



New Era  
Magazine



# صدائے عشق

سیدہ جویا یہ شہین

# بسم اللہ الرحمن الرحیم

\*WEB SPECIAL NOVEL\*

## صدائے عشق

از قلم سیدہ جویریہ شبیر۔

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین



## پیش لفظ!!!

اسلام و علیکم امید کرتی ہوں آپ سب خیریت سے ہوں گے۔۔ صدائے عشق میرا آٹھواں ناول ہے۔۔ اس ناول میں آپ کو بہت سے فرضی کردار پڑھنے کو ملیں گے آپسی محبت اور بلا جواز نفرتوں کو پڑھیں گے۔۔۔ یہ ناول جو انٹرنیٹ فیملی سسٹم اور بے پرواہ اکھڑ مزاج روکھے انسان پر مبنی ہے اس ناول کا مین اہم کردار شیر افگن، زرینہ گل، سعد، اور زینب سے ایک سبق ملے گا جس کا لب لباب میں ناول کے اختتام پر تمام قارئین سے پوچھا جائے گا۔۔ میں امید کرتی ہوں آپ سب کو یہ ناول پڑھنے میں مزہ آئے گا جس کا اظہار میں آپ سب سے چاہوں گی۔۔

صدائے عشق ایک ایسے انسان کی کہانی ہے جو اپنے وجود سے بے زار ان راہوں کا مسافر ہے جس کا انجام سوائے بھٹکنا ہے کیا اسے راہ راست نصیب ہوگی یا ٹھکرا دیں گے ساتھ چلنے والے

؟؟؟

سوال کا جواب آپ کو یہ ناول پڑھنے کے بعد ہی معلوم ہو سکے گا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

،،عشق" اس لفظ کا حق صرف اور صرف سبحانہ باری تعالیٰ کا ہے اسے انسان سے منسوب کرنا اس لفظ کی حق تلفی ہے اللہ نے بنی نوع انسان کیلئے صرف محبت کا لفظ قائم رکھا ہے عشق ہر انسان کی میراث نہیں ہے یہ جذبہ تو ابد سے دلوں میں رہتا ہے اور جو اس لفظ سے آشنائی حاصل کر لیتا ہے اس کے ارد گرد رب، رب صرف رب رہتا ہے وہ نایاب انسان صوفی بن جاتا ہے، قلندریا ولی اللہ۔۔۔۔

جس کی تلاش میں روح گرداں وہ دنیا کی چہل پہل چھوڑ کر ویرانے کو اپنا ٹھکانہ بنا لیتا ہے۔۔۔ تنہائی کو عزیز تر رکھتا ہے کہ اس میں ملاقات کا شبہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سے۔۔۔۔۔ انسان، انسان سے عشق نہیں کر سکتا قطعی نہیں کر سکتا کہ اس پاکیزہ اور مقدس جذبہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنا قرب پوشیدہ رکھا ہے جو اس کو پالیتا ہے اسے پھر کچھ کھونے کا غم نہیں رہتا عشق کا تعلق صرف اللہ تبارک و تعالیٰ سے ہے۔۔۔

صدائے عشق اس شخص کی صدا تھی جس نے ہر وہ کام کیا تھا جس کی ممانعت اللہ اور اس کے رسول نے کی تھی کیا وہ شخص معتبر ٹھہرایا جاسکتا تھا اپنے رب کے حضور؟؟؟؟؟؟ صبح پشانی پسینے سے شرابور تھی کپکپاتے ہاتھ کی پشت سے پسینہ صاف کرنے لگا۔۔۔ گلے میں چبھتے کانٹوں نے شدت سے پیاس کا احساس دلایا تھا۔۔ وہ اس چھوٹے سے کمرے میں چھائے نیم اندھیرے میں

پانی تلاشنے لگا۔۔۔

پلنگ کے ساتھ رکھی چھوٹی میز پر اسٹیل کاجگ رکھا ہوا تھا وہ صدیوں کا پیا سا جگ کو جھپٹ کر  
تشنہ لب سے لگا گیا۔۔ ایسا کرنے سے لب لب پانی جھلک پڑا۔۔

جاسمند روکھی تیری دریا دلی

تشنہ لب رکھا صدف کو بوند پانی کی نہ دی !!!

حلق تر کرنے کے باوجود بھی سکون اسے میسر نہ ہوا۔۔۔ وہ جب جب اس جھونپڑی میں ٹھہرتا  
تھا یہ خواب اس کے تن، من کو ہلا دیتا تھا۔۔

کیسی شدت تھی ان لفظوں میں جو بنا کسی رکاوٹ اس کو سنائی دیتے تھے لیکن کہنے والی کون تھی  
ان تیس سالوں میں اس نے اس چہرے کو دیکھنے کی سعی کی لیکن ندارد !!! چہرے سے پھوٹی  
شعائیں اس کی آنکھوں کو چھندھیانے لگتیں اور خواب ٹوٹ جاتا

ایک خواب میری نیند کو رکھتا ہے پریشاں

ایک خواب مجھے چین سے سونے نہیں دیتا!!!!

وہ خوبصورت نین نقوش کا مالک تیس سالہ مرد، مردانہ وجاہت کا خاصہ مغرورانہ اور رعب دار شخصیت کا حامل ہمیشہ اس خواب سے گھبرا جاتا جس کی تعبیر کا اس نے ایک سال پہلے سوچا اور اس پر عمل بھی کیا تھا لیکن مولوی صاحب کی ٹٹولتی نظریں اور نفرت امیز رویہ اسے دوبارہ اس جگہ نہ لے کر گیا۔۔۔ وہ ڈرتا تھا سوا ہونے سے، دھتکارے جانے سے، دنیا بدر کیے جانے سے۔۔۔ اور شاید اس کیلئے دوسرے جہاں میں بھی جگہ نہیں تھی ایسے میں وہ کہاں جاتا، کیا بھٹکنا ہی اس کا مقدر تھا؟؟؟؟

دور سے آتی آذانوں کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں آیا۔۔۔ اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ وضو سے اپنے آلودہ جسم کے اعضاء کو پاک کرتا۔۔۔ وہ ان آوازوں کو نظر انداز کر کے چت لیٹا اپنے منہ پر تھکیہ رکھ گیا نیند تو کیا ہی آنی تھی اسے۔۔۔۔۔ اگلے دو دن بیداریت اور بے چینی میں گزرنے والے تھے۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سنگ مرمر سے تراشاوہ محل جتنا باہر سے شاندار نظر آتا تھا اس سے کئی زیادہ اندر سے نفیس، نایاب اور پیش قیمت چیزوں سے سجا ہوا تھا بظاہر تو یہاں رہنے والے مکینوں کے دل اس محل کی

طرح وسیع لگتے تھے لیکن قبر کا عذاب تو مردہ ہی جانتا ہے۔۔۔

برہنہ پاؤں انکھوں میں ہمیشہ اس کے نمی رہتی جس سے آنکھوں کے پوٹے سرخ اور موٹے ہو گئے تھے لیکن اس کے بے داغ حسن میں حزن و ملال رچ بس گیا تھا شفاف چہرہ، باریک ہونٹ ستواں کھڑی ناک اسے ان سب سے خاص بنائے رکھتا۔۔۔

پانی کے جزیروں پہ حکومت ہے ہماری

سو بہتے ہوئے اشکوں پر قناعت نہیں کرتے !!!

چہل قدمی کرتی ہوئی وہ اس شخص کو تلاشتی نگاہیں دروازے کی جانب ہی لگی رہتیں کبھی تو آئے گا وہ اسے اس جہنم سے آزاد کروانے جب وہ اپنے منہ پہ لگائے قفل کو توڑ دیگی کسی کی نہیں سنے گی صرف اور صرف اپنے دل کی صدا پر لبیک کہے گی۔۔۔۔۔

نجانے کتنے سال آئے اور بیت گئے وہ اب تک اس کی منتظر ہے اور یقین ایسا کہ دیکھنے والا متاثر ہوئے بنانہ رہ سکے۔۔۔۔۔

"صبح صبح اس بدروح کا منحوس چہرہ دیکھ لیا سارا دن اب منحوسیت میں ہی گزرے گا۔۔۔"

ہتھورے برسائی کرخت آواز کی وہ عادی ہو چکی تھی لمبی سانس کھینچ کر رخ موڑ گئی:

اب کھڑی کھڑی میرا منہ کیا دیکھ رہی ہے ناشتہ تیرے فرشتے بنائیں گے؟؟؟

وہ بنا کچھ کہے پکن کی جانب چل دی۔۔۔

"نخرے تو دیکھو کلمو ہی کے مجال ہے جو منہ سے کچھ پھوٹ لے۔۔۔"

اس کی خاموشی انھیں ایک آنکھ نہ بھاتی تھی اور وہ اسی چپ کو ہتھیار بنا کر اپنا بدلہ پورا کر لیتی

-----

وہ اور دادی اس بھرے پرے گھر میں اکیلی نماز فجر کیلئے اٹھ جاتیں تھیں باقی سبھی مکین غفلت کی نیند کو کامیابی جان کر بستر میں گھسے رہتے۔۔۔۔

رضیا بڑ بڑاتی ہوئی اس کے پیچھے چل دیں۔۔۔

ہمدان حویلی چار منزل پر وسیع و عریض احاطے پر بنائی گئی تھی ہر منزل کھلی اور ہوادار تھی جس میں ہمدان کی اولادیں قیام پزیر تھیں۔۔

گراونڈ فلور میں ہمدان صاحب کی بیگم رئیسہ اپنی پوتی زرینہ اور ایک بیٹے مہراں اور اس کی بیوی بچوں کے ساتھ رہ رہیں تھیں جبکہ قیوم ہمدان بڑے بیٹے فرسٹ فلور پر اپنی بیوی بچوں کے ساتھ رہتے تھے

ان سے چھوٹے بھائی میران ہمدان سیکنڈ فلور میں مقیم تھے

قیوم ہمدان کے تین بچے دو بیٹے شہریار اور شیر افگن ایک بیٹی علیشہ تھی۔۔۔

جبکہ میران ہمدان کی پہلی بیوی وفات پا چکی تھی جن کی گود سے زرینہ گل نے جنم لیا تھا۔۔۔ (زر تاشہ بے حد حسین اور نازک اندام کی حساس سے گوندھی ہوئی تھی لیکن افسوس زرینہ گل پانچ سال کی ہی ہوئی تھی کہ وہ خالق حقیقی سے جا ملی)

رئیسہ بیگم سے چھوٹے بیٹے کی تنہائی دیکھی نہ گئی اور رضیا کو ان کے سنگ بیاہ لائیں لیکن ہر بار قسمت نے انھیں ہیرے سے نہیں نوازنا تھا رضیا شروع سے ہی تلخ مزاج اور اکھڑ ثابت ہوئیں اور چاپلو سی سے میران ہمدان کے دل میں جگہ بناتی چلی گئیں۔۔۔ شاید اللہ کو ان کا یہ چاپلو سانہ پن ناگوار گزرا تھا کہ پہلی اولاد پیدا ہوتے ہی انتقال کر گئی تھی اس کا ملبہ بھی بے چاری زرینہ گل پر آگرا تھا باپ تو پہلے ہی نالاں رہتا تھا ایسے میں رضیا کو کھلی چھوٹ مل گئی تھی تقدیر کو گل پر رحم آیا تو رضیا کے یہاں اس بار بیٹی نے جنم لیا جس کا نام اس نے عشبہ رکھا تھا عشبہ کے بعد منان ہمدان نے اکران کی فیملی کو مکمل کر دیا تھا۔۔۔۔۔

میران ہمدان بھول گئے کہ انھوں نے زرینہ گل کو بھی جنم دیا تھا معمولی سی بات پر اسے ننگے سر گھر سے نکال دیا رئیسہ بیگم بیٹے کی سخت دلی دیکھ کر دہل گئیں اور نو سال کی زرینہ گل کو اپنے سینے سے لگائے اپنا ٹھکانہ علیحدہ کر لیا کہ جب اولاد والدین کو انکھیں دکھانے لگ جائے تو

سر چھپانے کیلئے ایک چھت بھی جنت کے برابر لگتی ہے۔۔۔۔۔

لیکن مہراں ہمدان کو اماں کا اکیلا رہنا ہر گز گوارا نہ تھا وہ ان کو منا کر اپنے ساتھ رہنے پر مجبور کر گیا۔ بیٹے کے آنکھ میں آنسو دیکھ کر ان کا دل پسیج گیا اور وہ ان کے یہاں آکر رہنے لگیں۔۔۔۔۔  
یوں چھوٹی سی گل ان کے ساتھ ساتھ چلی آئی۔۔۔۔۔

مہراں کی بیوی آفیہ کم گوارا اور صلح جو خاتون تھیں مہراں ان کی ہم راہی میں پر سکون زندگی بسر کر رہا تھا ان کا ایک بیٹا ریان شرارتی نٹ کھٹ سا تھا

ابو کیا میں کالج کے بعد اپنی سہیلی کے ساتھ ریسٹورینٹ جاسکتی ہوں؟؟؟؟

علیشبہ کی بات پر میراں نے سر ہلا کر اسے اجازت دی ٹرائی گھسیٹ کر آتی زمینہ نے اٹڈ آنے والے آنسوؤں کا گلا گھونٹا۔۔۔۔۔

اس کیلئے تو آج تک ایک پیار بھر لفظ منہ سے نہیں نکلا تھا میراں کے کہنے کو وہ اس کی پہلی اولاد تھی۔۔۔۔۔

میراں ہمدان پر آس و امید بھری نگاہ ڈالتی وہ کپ میں چائے انڈیلنے لگی کہ دھیان بٹا اور چائے جھلک پڑی۔۔۔۔۔

"اندھی ہے نجانے کس کے خیال میں جو بیس گھنٹے گم رہتی ہے زرا کوئی کام دھیان سے کرے  
 ---"

رضیا جو پہلے ہی اس پر کڑی نظر رکھی ہوئیں تھیں موقع ملتے ہی اسے رگیزڈیا۔۔۔

میرا ان ہمدان کی غصہ بھری نظر اس پر اٹھی۔۔۔ وہ اپنی جگہ چورسی ہو گئی۔۔۔

"میں کہہ دیتی ہوں اس کا رشتہ ڈھندو اور دو بول پڑوا کر چلتا کرو ایسا نہ ہو کہ بڑھاپے میں خاک  
 ڈلوادے۔۔۔۔۔"

بڑی سی ڈانگ ٹیبل پر اس وقت تقریباً گھر کے تمام فرد براجمان تھے دادی اور چاچو کے علاوہ  
 قیوم ہمدان کو رضیا کا کٹیلالہجہ ناگوار گزارا تھا۔۔۔۔۔ لیکن بولنے والی وہ نہتی اس کی دادی ہی تھی

"یہ تمہاری ذمہ داری نہیں ہے بہواتنا ہی شادی کروانے کا شوق چڑھا ہے تو علیشہ کی کروادو  
 خیر سے بیس سال کی ہو گئی ہے۔۔۔۔"

دادی کا لہجہ سخت تھا لیکن وہاں پرواہ کس کو تھی۔۔۔

ایسا بھی کیا کہہ دیا میں نے جو آپ میری معصوم بچی کے پیچھے ہی پڑ گئیں؟؟

رضیا نے جاہل عورتوں کی طرح لڑا کا انداز اپنایا:

"خاموش ہو جاوڑیا میں ہر گز گوارہ نہیں کروں گا کہ اماں جان سے کوئی بھی گستاخی کرے۔۔۔"

قیوم ہمدان کالجہ نرمی سے عاری اٹل اور پتھر یلہ تھا۔۔۔ رضیانی گھور کر ان کے ساتھ بیٹھی تھینہ (قیوم کی بیوی) کو دیکھا جنھوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

بادل نخواستہ وہ کڑوے گھونٹ پی کر رہ گئی تھی۔۔۔

"گل یہاں آ کر بیٹھو اور ناشتہ کرو گھر کے فرد کی طرح۔۔۔"

مہران ہمدان جو کہ ریسہ کاسب سے چھوٹا بیٹا تھا اپنے برابر والی کرسی کی جانب اشارہ کر کے گویا ہوا۔۔۔

وہ تشکر امیز نگاہ ڈال کر ان کے ساتھ آ بیٹھی۔۔۔

"گل دل پہ مت لو آج آئس کریم پکی ہے۔۔۔"

وہ زرا سا جھک کر رازداری سے بولا لیکن قریب بیٹھی عشبہ نے واضح سنا تھا۔۔۔

چاچو میں بھی چلوں گی؟؟

مہران ہمدان نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا اس کیلئے تو سب ہی اہمیت کے حامل تھے لیکن گل

سب سے زیادہ اہم تھی کہ وہ معصوم، کم گو اور بن ماں کی بچی تھی باپ ہوتے ہوئے بھی نہیں تھا ایسے میں بظاہر کمزور مگر مضبوط سہارا دادی کا تھا اس کے بعد دوسرا وہ ہی تھا جو اس کی حمایت میں بولتا تھا قیوم ہمدان بولنا چاہتے تھے لیکن ان کی بیوی تہمینہ جس کی رضیا سے گاڑھی چھنتی تھی بلکہ دوہا تھا گے ہی تھی جب سے شیر افگن یہاں سے گیا تھا تب سے ہی وہ زمینہ سے کھار کھائے ہوئے تھی۔۔۔ یوں وہ بے چاری کوئی قصور نہ ہوتے ہوئے بھی مورد الزام ٹھہرائی جاتی

یہ اس گھر کا اصول تھا کہ ناشتہ کی ٹیبل دادی کے فلور پر ہی سجتی اور سب کی موجودگی اہم تھی برسوں پرانے اس اصول کو ہمدان اپنا کر چل بسے۔ ان کے بعد اب رائیسہ بیگم اس اصول و قواعد پر سختی سے کاربند تھیں۔۔۔

"مہراں آج آفس سے آتے ہوئے گل کا ایڈمیشن کروا آنا یہ جس کالج کا نام بولے اسی کالج میں۔۔۔"

دادی کے حکم پر جہاں مہراں کی فرمانبرداری سامنے آئی تھی وہیں رضیا کی رگ پھڑکی۔۔۔ تبھی اپنے برابر والی کرسی پر بیٹھے میراں ہمدان کو ٹھوکہ دیا؛

"اماں انٹر کر تو چکی ہے اب اس کا گھر بسانے کی سوچنا چاہیے یوں بھی گھر کی پہلی لڑکی ہے اس کے پیچھے بھی بہنیں بیٹھی ہیں اس کے فرض سے سبکدوش ہوں گے تو عشبہ، علیشہ کی طرف

دھیان جائے گانہ۔۔۔"

زمینہ کو نوالہ حلق میں پھنستا محسوس ہوا عجلت میں جو س کا گلاس لبوں سے لگا گئی۔۔

باپ کی لا تعلق اور سرد مہری ہر بار اسے ازیت میں مبتلا کر دیتی تھی باقی لوگوں کے ناروارویہ پر

تو وہ صبر کر جاتی تھی لیکن جس کے وجود کا حصہ تھی اس کی بات سینے میں نیاز خم چھوڑ جاتی

جس کی ادھیڑ بن میں وہ سرے سے کرتی۔۔۔

آج بھی ویسا ہی ہوا تھا۔۔۔

"میراں میاں اول تو تم سے بات کی نہیں ہے دوئم یہ کہ میں بہت اچھی طرح جانتی ہوں کہ تم

اپنی ذمہ داری کس طرح سرانجام دے رہے ہو گل میری بیٹی ہے اس کی ذمہ داری مجھ پر عائد

ہوتی ہے تم فکر نہ کرو تمہاری جیب سے نہیں جائیں گے پیسے۔۔۔"

دادی کی بات پر میراں نے سرخ انگارہ نظریں ساتھ بیٹھی رضیا پر ڈالیں جو دائیں بائیں نگاہیں

دوڑا کر اپنے آپ کو بری الذمہ ثابت کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔

مہراں تم رہنے دوریاں یونیورسٹی جا تو رہا ہے اسے اپنے ساتھ لے جا کر کروا آئے گا۔۔۔"

دادی سر ہلاتی کر سی چھوڑ کر اٹھیں تو گل نے ان کا سہارے کے طور پر ہاتھ تھام لئے۔۔

"جیتی رہ خوش رہ اللہ تیرے بھاگ جگائے۔۔۔"

"آمین ثمہ آمین"

مہران چاچو، ریان اور شہریار نے بے ساختہ کہا۔۔۔ جبکہ عشبہ کی کینہ تو ز نظریں گل پر گر ٹھ گئیں۔۔۔

وہ نم ناک کی سے دعا دیتی ڈانگ حال عبور کر گئیں۔۔ ان کے جاتے ہی تمام لوگ اپنی نشست سے اٹھ گئے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

استاد اگے کا کیا کرنا ہے؟؟؟

اکرام ہاتھ میں لکڑیاں اٹھائے چلا آیا اب انہیں ترتیب سے گہرے کی شکل میں کچی زمین پر رکھتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔

"کرنا کیا ہے تین دن تک یہیں رہنا ہے۔۔"

کمال کاٹھراو تھا اس کی گھمبیر آواز میں۔۔ اکرام نے سن کر منہ بنایا۔۔۔

استاد یہاں تو نیٹ ورک بھی نہیں آتا گراہمہر جنسی کال کرنی پڑ گئی؟؟؟

وہ ارد گرد لگے لمنے گھنے درخت کو بے زاری سے دیکھتا ہوا گویا ہوا۔۔۔

جبکہ وہ مصروف سے انداز میں لکڑیوں کو سلا کر مچھلی جو پہلے ہی چاک کر چکا تھا اس کو سیکنے لگا

----

سعد کدھر ہے؟؟

توقف کے بعد پوچھا؛

"وہ رات کو ہی شہر نکل گیا تھا کہہ رہا تھا اک ضروری کام ہے۔۔۔"

اکرام کی بات پر وہ محض سر ہلا کر رہ گیا:

"استاد بھوک لگی ہے جلد ہی سینک دو۔۔۔"

جمال نجانے کہاں سے برآمد ہوا تھا اور آتے ہی اپنا دکھڑا رونے لگا۔۔۔

"ہاتھ پاؤں دیئے ہیں نہ اللہ نے انھیں استعمال میں لاوا ایسا نہ ہو کہ دماغ کی طرح انھیں بھی

زنگ لگ جائے۔۔۔"

اکرام کے چوٹ کرنے پر جمال کی تیوری چڑھ گئی۔۔۔

"تو پہلے اپنی ٹانگ آڑنا!!! اب اگر تیری محبوبہ سے بات نہیں ہو رہی تو اس میں ہمارا کیا قصور

۔۔۔"

جمال کے پھٹنے پر اس نے بے اختیار شایان کی جانب دیکھا جو مکمل محویت سے اب چوتھی مچھلی

الٹ پلٹ کر کے سینک رہا تھا۔۔۔

وہ الگ بات تھی ان کی گفت و شنید سے لاعلم نہ تھا۔

"اپنا منہ بند نہیں کر سکتا بھانڈو۔"

اکرام نے دانت پیس کر کہا جس پر وہ ناک سے مکھی اڑا گیا۔۔۔۔۔

تبھی پر سکون ماحول میں گولیوں کی ٹرٹراہٹ نے کہرام مچا دیا پر ندے شور مچاتے درختوں سے اڑھ گئے۔۔۔

"اکرام ریوالور لاؤ جلدی۔۔۔"

لہجہ کی سنجیدگی پر اکرام نے پھرتی دیکھائی۔۔

استاد کیا دشمن کو ہمارا اٹھکانہ معلوم ہو گیا؟؟

"ایسا ممکن نہیں!! ہو سکتا ہے شکاری ہوں۔۔۔"

وہ چوکنا نظریں سرسراتے پیڑ پودوں پر لگائے ہوئے بولا۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔ گندے گندے تم سب گندے۔۔۔"

وہ بری طرح بلکتے ہوئے اپنا آپ چھڑوانے کی ناممکن سی کوشش کرتے ہوئے زور زور سے چیخ رہی تھی۔۔۔

"تم سارے نکلے ہڈ حرام، حرام خور ہو کہا تھا نہ انجیکشن ٹھوک دو اب دیکھو کتنا اوویلا مچا رہی ہے  
--"

وہ غضب ناک کی سے اپنے بائیں کھڑے مسٹنڈے آدمی پر غرایا۔۔

"ارے باو کیوں بگڑتا ہے یہاں کون سا اس کے ہوتے سوتے ہوں گے جو اسے بچانے آئیں  
گے۔۔۔"

وہ مکارا نانداز میں اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی امیز لہجہ میں بولا۔۔۔  
"اللہ بچائے گا تم ظالموں سے۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

زینب کی بات پر سناٹہ چھا گیا۔ وکی جس نے دونوں ہاتھوں سے اسے جکڑ رکھا تھا اس کے ہاتھوں  
میں لرزاطاری ہو اور یکا یک ایک جھٹکے سے اس سے دور ہٹا۔۔ وکی کے گھبرانے پر دوسرے  
آدمی نے اسے اپنے قابو میں کیا یا وہ بھاگ نہ جائے۔۔

کیا ہوا باو تو ٹھیک ہے نہ؟؟

وہ جو کچھ دیر پہلے اسے تسلی دے رہا تھا اب اس کے قریب آ کر استفسار کرنے لگا۔۔

وہ فق چہرے سے اس بچی کی جانب دیکھے گیا جو بھرائی نظروں سے اپنا سرخ ہوتا بازو مسل رہی

تھی جو کچھ دیر پہلے اس کی وحشی گرفت میں جکڑا ہوا تھا۔۔۔

"ہوں اول ہوں !!!"

تم اسے لے جا کر باندھو۔۔۔"

وہ پہلے والا اثر زائل کرنے کیلئے بلند آواز میں بولا۔۔۔

"چھوڑو مجھے چھوڑ دو۔۔۔"

وہ دو لوگ پھر سے اسے قابو کرنے میں کامیاب رہے۔۔۔

رک جاوا استاد نہتے مت جاو؟؟؟

اکرام کے چیخنے پر بھی شایان کے قدم نہ رکے تو وہ بھی اس کے پیچھے ہو لیا:

وہ اس بچی کی مسلسل رونے دھونے اور چیخنے چلانے کو خاطر میں لائے بغیر اس کو رسیوں سے

کسنے میں مشغول تھے۔۔۔

چھوڑ دو بچی کو؟؟؟؟

اس کی گھمبیر سخت آواز پروکی نے رخ موڑ کر دیکھا: جبکہ وہ دونوں اپنا کام ترک کر کے شایان

کو دیکھنے لگے۔۔۔

ابے کون ہے بے تو کہیں اس لڑکی کا جانشین تو نہیں؟؟؟

وکی نے مشکوک نظروں سے دیکھ کر اپنے ساتھ کھڑے آدمی کو اشارہ کیا جس نے ہاتھ کا مکہ بنا کر شایان کے منہ پر مارا اس اچانک افتاد پر وہ سنبھل نہ پایا اور پورے قد سے لڑھکڑایا تھا۔

اکرام اشتعال انگیزی میں اس آدمی پر چڑھ دوڑا جبکہ وکی بھاگ کر اس لڑکی کے پاس جا پہنچا۔۔۔ شایان نے اسے پیچھے شرت کے کالر سے دبوچا اور گھسیٹتا ہوا اسے دور لے جانے لگا۔۔۔

"اوائے خبیث کے بچے چھوڑ باؤ کو تیری اتنی ہمت۔۔"

وہ جو بچی کے پاس کھڑا تھا وکی کی حالت دیکھ کر طیش کے عالم میں شایان کی جانب آیا لیکن راستے میں ہی اسے جمال نے روک لیا۔۔۔

اب منظر یہ تھا کہ وہ تینوں گھتم گھتا ان چاروں کا مقابلہ کرنے لگے بچی رونا بھول کر ڈر و خوف سے انہیں دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

اکرام نے پستول سے وکی کو نشانہ بنایا تو وکی کی پکار پر اس کے چیلے ساکن ہو گئے اور دونوں ہاتھ ہو ا میں اٹھا کر اپنے آپ کو ان کی تحویل میں دینے کا عندیہ دیا۔۔۔

اکرام اور جمال نے ان تینوں کو رسیوں سے باندھ کر اوندھا لٹا دیا۔۔۔

شایان نے اس بچی کے گرد بندھی رسی کو کھول کر اسے زمین پر بٹھایا۔۔۔ گال تشدد کی شدت سے تہمتار ہے تھے انکھیں رو رو کر سوجھ گئیں تھیں۔۔۔ شایان کو اپنے سینے میں درد اٹھتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ اس نے انگلی کے پوروں سے اس کے گال صاف کئے اور کچھ کہے بنا اس کا ہاتھ پکڑ کر لکڑی سے بنی جھونپڑی کی جانب چل دیا جہاں انہوں نے قیام کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دادی آپو کہاں ہے؟؟؟

وہ عجلت میں کمرے میں جھانکتا ہوا پوچھنے لگا۔۔۔

"چھری کے نیچے دم تولے کیا ہائی تباہی آگئی۔۔۔"

دادی نے اس کی جلد بازی پر بے دریغ سنائی۔۔۔

اوہو دادی لڑکا ایک حسین لڑکی کی تلاش میں دیوانہ ہوا جارہا ہے اور دم لینے کی بات کر رہی ہیں

یہ کہاں کا انصاف ہے؟؟؟

وہ تھم کے شرارتی انداز میں بولا۔۔۔

چل چل اپنا فلسفہ نہ بگھار کیوں ڈھونڈ رہا ہے گل کو؟؟؟

دادی نے گویا اس کو آنے کا مقصد یاد دلایا۔۔۔

"اوہ ہاں دادی بھائی گیراج میں آپوکا انتظار فرما رہے ہیں۔۔"

"تو کچن میں جا اور کہاں ہو سکتی ہے وہ۔۔"

دادی نے یاسیت اور افسردگی سے کہا:

"اوکے۔۔"

ریان بول کر جھپاک سے کچن میں چلا آیا۔۔۔

"جان من آپ ابھی تک ریڈی نہیں ہوئیں بھائی آپ کے انتظار میں سوکھ رہے ہیں۔۔"

وہ غیر سنجیدگی سے آہیں بھرتے ہوئے بولا۔ جبکہ تہینہ کی موجودگی سے ناواقف وہ گل کا آنچل

تھامے آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی

جبکہ وہ گھبراہٹ میں تہینہ کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

ریان !!!

تہینہ کی تشبیہ آواز پر وہ بوکھلا کر سیدھا ہوا اور بالوں میں ہاتھ چلا کر زبردستی مسکرایا۔۔

"وہ تائی اپوکو بلانے آیا تھا۔۔"

کھسیا کر کہتا ہوا وہ ہاں سے واک آوٹ کر گیا جبکہ تہینہ بڑبڑاتی ہوئی کچن سے نکل گئیں۔۔۔

جانِ من بتایا کیوں نہیں تائی وہاں موجود تھیں؟؟

وہ اب گل کا سر کھانے لگا۔۔۔۔

"میں تو اشارہ کر رہی تھی لیکن تمہاری ہی ڈرامہ بازی ختم نہیں ہو رہی تھی۔۔"

وہ دونوں چلتے ہوئے پورچ کی جانب آئے جہاں وہ کھڑا محو انتظار تھا۔۔۔

تم اب آرہے ہو کب سے کھڑا ہوں میں؟؟

انتظار کے کوفت لمحات کی چڑچڑاہٹ ریان پر نکالی۔۔

اب عشبہ کو بلانے میں آدھا گھنٹہ اور لگاو گے تم؟؟

اس کا غصہ اور بڑھا۔۔۔

شہری غصہ مت ہو میں چیلنج کر رہی تھی جس کی بنا پر دیری ہو گئی اس بچارے کو کیوں ڈانٹ رہے ہو؟

گل نے اس کا اتر اہوا چہرہ دیکھا تو دفاع کرنا ضروری سمجھا۔۔۔

"دیکھ لو جانِ من ایک تمہیں چھوڑ کر سب مجھ بچارے غریب کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔۔"

وہ دہائی دینے والے انداز میں بولا تو شہریا نے رخ پھیر کر مسکراہٹ روکی۔۔۔۔

"اچھا اب چلو بھی کیا فضول کی ضد لے کر بیٹھ گئے۔۔۔"

گل کہتی ہوئی کرولا کافرنت ڈور کھول کر بیٹھنے ہی لگی تھی کہ عشبہ کی آواز پر رکی۔۔۔

گلابی پرنٹ میں کھلی کھلی رنگت انکھوں پہ گلاس چڑھائے عجلت میں وہاں پہنچی اپنے سامنے

شہریار کو دیکھ کر ٹھٹکی۔۔۔

بلیک تھری پیس میں ملبوس انکھوں پہ براؤن شیڈ چھڑھائے نفاست سے سبے بال اس کا دل

دھڑکا گئے۔۔۔

وہ بنا پلک جھپکائے اسے دیکھے چلی گئی۔۔۔

"لو آگئی آفت کی پر کالہ۔۔۔"

ریان کی آواز پر وہ ہوش میں آئی۔۔۔ شہریار کب کا ڈرائونگ سیٹ سنبھال چکا تھا گل بھی

فرنٹ سیٹ پر بیٹھ چکی تھی وہ ناچار پیچھے آکر بیٹھی دل چاہا گل کو سنا دے لیکن ریان اور شہریار کی

موجودگی میں زہر کے گھونٹ پی کر رہ گئی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس کو بے صبری سے کھاتا دیکھ ضبط سے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔ دس سال کی معصوم

کلی کو وہ لوگ اپنی حوس کا نشانہ بنانے لگے تھے اگر وہ بروقت وہاں نہ پہنچتا تو اس سے آگے اس

سے سوچانہ گیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

بھیا!!!

خوفزدہ آواز پر وہ اس کی جانب متوجہ ہوا۔

"گڑیا کھانہ کھاؤ میں ابھی آتا ہوں۔۔۔"

وہ اس کے سر پہ ہاتھ پھیر کر وہاں سے چلا آیا۔۔۔

جمال اور اکرام کافی درگت بنا چکے تھے ان چاروں کی۔۔۔ اپنے ہاتھ میں تیز قسم کا چاقو لئے وہ ان

تک آیا تو وہ دونوں خود بہ خود پیچھے ہو گئے۔۔۔

"استاد تیرھی کھیر ہیں ابھی تک کچھ نہیں پھوٹے منہ سے۔۔۔"

جمال نے نفرت سے کہا تو شایان نے چاقو کی کے پیٹ میں گھسایا۔۔۔ دل دہلا دینے والی چیخ

اس کے حلق سے برآمد ہوئی۔۔۔۔

اسی پر بس نہ کیا دل کے قریب اس نے پھر چاقو سے وار کیا وہ دوسرا تھی اپنے باو کی حالت دیکھ کر

بول اٹھے۔۔

"ہمیں کچھ مت کہنا ہم بتاتے ہیں۔۔۔"

شایان کے ہونٹوں پر زہر خند مسکراہٹ رینگئی۔۔۔۔

اور جتنی نگاہیں جمال پر ڈالیں۔۔۔

"کہاں سے لائے ہو اس بچی کو کیا مقصد ہے اس سب میں تمہارا بول جلدی ورنہ یہاں کے  
چیل کووں کو تمہاری بوٹیاں ملیں گی دوپہر کے کھانے میں۔۔۔"

وہ وکی کے سر کے بالوں کو کھینچتا ہوا پھنکارا۔۔۔

"یہ بچی باہر گلی میں کھیل رہی تھی اس کا باپ کون ہے ہم نہیں جانتے ہم اسے یرغمال کے طور  
پر کوٹھے پہ بیچنے کیلئے لائے تھے۔۔۔"

وہ آدھا جھوٹ اور سچ ملا کر کسی رٹوٹوٹے کی طرح بولتا چلا گیا۔۔۔

شایان کا چہرہ طیش سے خطرناک حد تک لال ہو گیا۔۔۔ اکرام اور جمال بھی چونکنا ہو گئے۔۔۔  
شایان نے ہاتھ کا اشارہ کیا جمال فوری طور پر سلگتی لکڑیوں میں سے ایک ادھ جلی لکڑی اٹھالایا

۔۔۔

شایان نے ان دونوں کو جانے کا اشارہ کیا مقصد گڑیا کے پاس بھیجنا تھا۔۔۔

شایان نے اس کے پاؤں داغے پھر بازو، کونی، اور ہاتھ۔۔۔

نیز ہر وہ اعضاء جس جس کو استعمال کر کے اس نے اس بچی پر تشدد کیا تھا ان سب کو جلاتا چلا گیا

۔۔ کھال کے جلنے کی بدبو فضا میں پھیلنے لگی اور ساتھ اس کے وحشت ناک چیخیں ماحول میں

خوف و ہراس پیدا کر گئیں۔۔۔۔

اس کے نزدیک یہ بھی کم سزا تھی ان درندوں کیلئے جو بد قسمتی سے انسان کے روپ میں حیوانیت پر اتر آئے تھے۔۔۔ شایان خود میں ہمت نہیں جتا پایا کہ معصوم کلی کے سامنے جا پاتا

☆☆☆☆☆☆☆☆

آج کا دن خاصہ مصروف گزرا تھا خود اس کیلئے بھی اور باقی لوگوں کیلئے بھی جیھی آٹھ بجے ہی سناٹا چھا گیا تھا ورنہ عموماً گیارہ بارہ بجے بھی دادی کے پورشن میں رونق لگی ہوتی۔۔۔

معمول سے ہٹ کر خوش کن بات یہ تھی کہ شہر یار اس کا داخلہ مہنگے اور بڑے گرز کالج میں کروا آیا تھا گلے ہفتہ سے اس کی کلاس شروع ہو جانی تھیں۔۔۔ یہ اہم کام مکمل ہوا تو اسے کورس کی فکر لگ گئی۔۔۔

"دادی آپ نہ ہوتیں تو شاید میں اگے پڑھ ہی نہ پاتی آپ میرے لئے مضبوط ستون ہیں۔۔۔"

آنکھوں میں چمک لئے وہ ان کی گود میں سر رکھے لیٹی ہوئی بولی۔۔۔

"نہ چندانہ اس سوہنے رب کا شکر ادا کر جس نے تہرے لئے اسباب بنائے ہم تو صرف وسیلہ

ہیں کام بنائے والا تو ہمارا رب ہے۔۔۔"

دادی نے تقاخر جذبات اور عاجزانہ لہجہ میں کہا؛

دادی اگر آپ نہ ہوتیں تو تب بھی میں اگے پڑھ رہی ہوتی؟؟؟

وہ معصومیت اور الجھن زدہ سی استفسار کرنے لگی۔۔

"ہاں چندا میں نہ سہی تو کوئی اور تیرے لئے وسیلہ بن کر آجاتا۔۔ رب سے مانگی گئی دعا کبھی رد

نہیں ہوتی۔۔۔"

دادی نے محبت سے اس کا سر سہلایا۔۔۔

"آپ اللہ تعالیٰ کا بنایا گیا بہترین وسیلہ ہیں میرے لئے آپ کے ہوتے ہوئے مجھے کسی

دوسرے وسیلہ کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی۔۔۔"

وہ فرط جذبات سے بولی۔۔۔

نماز عشاء ادا کی؟؟؟

دادی نے موضوع چینیج کرتے ہوئے پوچھا۔

"اج ذرا دیر ہو گئی کسلمندی چھائی ہوئی تھی طبیعت پر۔۔۔"

وہ شرمندہ ہوتے ہوئے بولی دادی کو کبھی نماز کے معاملے میں روک ٹوک نہیں کرنی پڑی تھی وہ ہمیشہ سے ہی ان کی ہر بات مانتی آئی تھی۔۔۔

"چند ارب اللہ تعالیٰ ہمیں روزانہ رزق دیتا ہے باوجود اس کے کہ ہم ناشکرے بندے اس کا احسان تک نہیں مانتے پھر بھی باقاعدگی سے وہ ہمیں رزق دیتا ہے اس لئے کہ وہ اپنے بندوں پر مہربان ہے تو کیا ہمارا فرض نہیں بنتا ہم پانچوں وقت کی پابندی کرتے ہوئے اس کا شکر بجالاتے ہیں۔۔۔"

دادی کے الفاظوں نے اسے شرمندہ نہیں کیا بس اپنے آپ کو ناشکری بنتے دیکھ اسے ندامت نے آگھیرا۔۔۔ وہ دادی کا ماتھا چوم کر وضو کی غرض سے اٹھ کر چلی گئی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ لکڑی کی چوکی پہ بیٹھا سگریٹ کے بڑے بڑے کش لیتا گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا ارد گرد ہر سواندھیرا اچھایا ہوا تھا فضا میں سلگتی ہوئی لکڑیوں کی بو عجیب سا تاثر دے رہی تھیں۔۔۔

اپنے تئیں وہ ان چاروں کو ہیبت ناک ازیت دے چکا تھا لیکن دل جو شعلوں کی چنگاری سے بھڑک رہا تھا کسی طور اس میں کمی نہیں آئی تھی۔۔۔

سگریٹ جل کر خاک ہوئی تو چوتھی سلگالی ہونٹ نیلے پڑنے لگے پہلو میں دھڑکتے دل کی طرح

---

دبے قدموں وہ اس کے برابر آبیٹھا۔۔۔۔۔

"تو کیوں اپنا کلیجہ جلا رہا ہے ظالموں کو کیف کر دار تک تو پہنچا دیا نہ۔۔۔"

سعد کی بات پر سرخ انگارہ آنکھوں سے اسے دیکھا:

اکرام اسے سب کچھ بتا چکا تھا سن کر تو اسے بھی اشتعال اٹھا تھا لیکن وہ شایان کی طرح جلد باز اور جذباتی نہیں تھا۔۔۔۔۔

"میرے سینے میں جو دل ہے نہ وہ مجھے سکون سے رہنے نہیں دیتا ہمارے ہوتے ہوئے بھی یہ لوگ دیدہ دلیری سے اپنے ناپاک اعزاز کو پورا کر رہے ہیں نجانے اگر وہ یہاں نہ آتے تو اس بچی کو تو یہ حیوانیت کا نشانہ بنا چکے تھے۔۔۔۔۔"

"تو ایسا کیوں سوچتا ہے ایسا ہونا ہوتا تو وہ تجھ تک نہیں پہنچ سکتے تھے۔۔۔۔۔"

شایان محض سر ہلا کر رہ گیا لیکن دل ہنوز سلگ رہا تھا۔۔۔۔۔

اکرام نے بتایا کہ تیرا یہاں تین دن قیام کرنے کا ارادہ ہے؟؟؟

سعد نے اس کی توجہ بٹائی جو کسی حد تک کامیاب بھی ٹھہری۔۔۔۔۔

"ہمم فحالی تو یہیں رہنا ہو گا جمال کی اطلاع کے مطابق۔۔۔"

میرا نہیں خیال وہ لوگ اس سن سان راستے پر تفریح کیلئے آئیں گے یا یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ اپنا ارادہ بدل لیں؟؟

"کسی حد تک ممکن ہے لیکن جہاں تک میرا اندازہ ہے سلطان اپنے فیصلہ میں رد و بدل کا قائل نہیں ہے وہ اپنی لیلیٰ کو لے کر یہیں آئے گا۔۔۔"

نگاہیں ایک ہی زاویہ پر ٹھہریں جبکہ ذہن رفتار سے تانے بانے بن رہا تھا۔۔۔

"تو کہتا ہے تو کر کے دیکھ لیتے ہیں یہ قیام بھی۔۔۔"

"زینب تیرا پوچھ رہی تھی۔۔۔"

کون؟؟

وہ سرسری سے انداز میں بولا۔۔۔

"وہ ہی جس کو صبح لایا گیا تھا کمال ہے یار تیری عقل پر اس کیلئے اتنا حساس ہو رہا ہے اور نام تک

نہیں پتا۔۔۔"

سعد نے استہزائیہ انداز میں کہا تو شایان نے گھور کر اسے دیکھا؛

اور کہاں تک تفصیلات معلوم کر لی تو نے؟؟

سعد نے گڑ بڑا کر رخ پھیرا۔۔۔

"بڑا ہی کوئی کمینہ ہے تو شیر و۔۔۔"

وہ اس پر کینہ تو زنگاہیں ڈال کر چلا گیا۔۔۔ جبکہ شایان سر جھٹک کر رہ گیا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"امی آپ جانتی نہیں ہیں وہ کتنی گھنی میسنی ہے فٹافٹ شیری کے ساتھ فرنٹ سیٹھ پر بیٹھ گئی جیسے کہیں کی مہارانی ہو۔۔۔"

عشبہ کالچہ نفرت زدہ تھایہ وہ ہی نفرت تھی جو رضیٰ نے اس میں منتقل کی تھی جب وہ ایک باپ کو متنفر کر چکی تھی تو اولاد کو کرنے میں کونسے ہاتھی گھوڑے لگنے تھے۔۔۔

"میں تو پہلے ہی کہہ رہی تھی تمہیں ہی محبتوں کے ابا ل اٹھ رہے تھے۔۔۔"

رضیٰ نے بے دریغ گھور کر کہا:

"امی میں اسے کسی گل وزیا کیلئے نہیں چھوڑ سکتی میں مر جاؤں گی امی اگر شہری نے مجھ سے شادی نہیں کی تو۔۔۔"

وہ آنسوؤں سے تر چہرے کے ساتھ روتے ہوئے سسکی۔۔۔۔۔

"چپ ہو جا میری بچی میں بات کروں گی نہ بھا بھی جان سے تو کیوں ہلقان ہوتی ہے شہریار تیرا

ہی ہے۔۔۔"

رضیانے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے پچکارہ۔۔۔

محبت کے پیاسے کو کیا چاہیے تھا صرف دلا سہ، تسلی۔۔ اسی کو کل کائنات جان کر وہ ساری  
زندگی گزار سکتے ہیں۔۔۔

آپ سچ کہہ رہیں ہے نہ؟؟

"ہاں بلکل سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔"

امی لیکن وہ تو مجھے دیکھتا تک نہیں ہے؟

ایک ہوک تھی ایک سسک تھی اس کے لہجہ میں۔۔ ابھی رضیا کچھ کہتی ہی کہ دروازے پر  
دستک ہوئی۔۔۔

عشبه نے اپنا ترچہ ہاتھوں سے صاف کیا۔۔۔

چچی میں ہوں شہریار!!!

وہ دستک کے ساتھ تعارف کروانا نہ بھولا۔۔۔

اس کی آمد غیر متوقہ تھی وہ دونوں چونکے بنانہ رہ سکیں۔۔۔

میں اندر آ جاؤں؟؟

ایک بار پھر اس کی آواز آئی تو اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے بولی۔۔

"ہاں بچے یہیں ہوں اندر آ جاؤ پوچھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی بھلا۔۔"

وہ لہجہ میں چاشنی سموتے ہوئے بولیں جبکہ عشبہ منہ دھونے کیلئے واش روم میں گھس گئی۔۔

"بڑی چچی عشبہ کو بھیج دیں عشبہ تو گئی ہوئی ہے امی کی طبیعت بو جھل ہے عشبہ چائے بنا دے

گی۔۔۔"

وہ آنے کا مقصد بیان کرتا ہوا ان کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔

"لو بھلا یہ بھی کوئی بات ہوئی علیشہ تو کب کی گئی ہوئی ہے تم اب چلے آرہے ہو۔"

رضیائے اچھنبے سے کہا اتنے میں دھلے منہ سمیت وہ بھی چلی آئی سفید دھلا دھلا یا منہ

خوبصورت نقوش میں وہ پیاری لگتی تھی لیکن گل سے زیادہ نہیں۔۔۔

"عشبہ جاو تائی جان کے پاس ان کو دوائی وغیرہ کا پوچھو اور بچے کو پراٹھے بنا دو اللہ جانے کب

سے بھوکے بیٹھے ہیں۔۔۔"

وہ سر ہلاتی ہوئی اس سے پہلے ہی کمرے سے نکل گئی۔۔۔ کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ بھی اپنے

پورشن کی جانب چلا آیا۔۔۔

"خواجواہ تمہیں پریشان کر دیا اس نے میں تو کہہ رہی تھی کہ باہر سے لے آؤ لیکن مجال ہے جو باہر کا کچھ کھالے۔۔۔"

"ارے تائی جان کوئی بات نہیں میں کھانا بنا دیتی ہوں۔۔۔"

عشبہ کے تو مانو بھاگ ہی جاگ گئے شہر یار بذات خود اس کی تلاش میں آیا تھا دل تھا کہ ناچنے کو مچل مچل رہا تھا وہ جو ہر کام کی گل کو کہتا تھا اسے کہا ہے تو یقیناً وہ بھی کچھ نہ کچھ محسوس کر رہا ہے میرے لئے۔۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم مسرور سی ڈوپٹہ سائیڈ پہ رکھ کر کام میں جت گئی۔۔۔

آٹا گھوند کر چھ پیڑے روٹی کیلئے رکھے۔۔ اور ساتھ ہی بھنتے گوشت میں نمک ڈال کر آنچ دھیمی کی۔۔۔

آدھے ایک گھنٹے میں کھانا تیار ہو چکا تھا۔۔۔۔

کھانا لگا کر وہ چولھے پر چائے کا پانی چڑھانے لگی۔۔۔۔ اتنے میں قیوم ہمدان بھی فیکٹری سے اچکے تھے۔۔۔

ریان جو ابھی ابھی یونی سے لوٹا تھا کھانے کی خوشبو سونگتا ہوا وہاں چلا آیا۔۔۔

تائی جان دس ازناٹ فسیر دعوت پر مجھے بھول گئیں آپ؟؟

تھکن اس کے چہرے سے عیاں تھی یونیورسٹی کا لمبا سفر اسے خوار کروانے کے ساتھ ساتھ تھکا بھی دیتا تھا۔۔۔

"تم اب آئے ہو بیٹا آج میری طبیعت کچھ ناساز تھی تو عشبہ کو بلوایا۔۔۔"

ارے تانی جان آپ پہلے بتائیں نہ چلیں میں آپ کو ڈاکٹر کے لے چلتا ہوں۔؟؟

وہ متفکر سا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

'پریشان نہ ہو دو والے لی ہے۔۔۔۔'

تہینہ نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا؛

"چلیں میں زر افریش ہوں۔۔۔"

"ہاں ہاں لیکن آجانا بس وہ کھانا لگا ہی رہی ہے۔۔۔"

تہینہ کی بات پر وہ مسکراتے ہوئے اپنا بیگ لئے چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

آج اسے پر سکون نیند آنے والی تھی جب وہ چائے دے کر پلٹی تو شہریار نے جس انداز میں اس کا

شکریہ ادا کیا تھا وہ کبھی نہیں بھول سکتی۔۔۔ اس کو یہ یقین ہو چلا تھا کہ شہریار بھی اس سے محبت

کرنے لگا ہے۔۔۔۔

انکھیں بند کیں تو شہریار کی شبیہ پردے پر لہرانے لگی لب آپ ہی آپ مسکرا اٹھے۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح کا ستارہ نمودار ہوا تو ہمدان ولا کے ملکین اپنی نیند پوری کر کے بیدار ہوئے۔۔۔ وہ ہی معمولات زندگی کسی کو یونی سے جلدی تھی تو کسی کو آفس جانا تھا۔۔۔۔

ایک فرد ایسا بھی تھا جو پیدا ہو کر بھی یہاں کا نابن سکا کون تھا اس کی وجہ وہ خود؟ یا حالات؟

"دادی آپ دعا کریئے گا میرا پہلا دن اچھا گزرے۔۔۔"

گل اشتیاق سے ان کے اگے جھکتی ہوئی بولی۔۔۔

"اللہ تجھے ہر امتحان میں کامیابی دے۔۔۔"

وہ کالج یونی فارم جو تین دن پہلے شہر یار نے اسے دلوا یا تھا وہ پہن کر سادہ سی چوٹی باندھے تیار کھڑی تھی۔۔۔۔

ناشتہ وہ بنا چکی تھی کہ کہیں دونوں چچیوں کو اعتراض نہ ہو۔۔۔۔ آج وہ خلاف معمول جلدی اٹھ گئی تھی۔۔۔

ناشتہ کی ٹیبل پر دادی اور گل پہنچے تو تقریباً سبھی وہاں موجود تھے۔۔۔۔

اسلام و علیکم اماں!!

قیوم کے سلام کا جواب دیتی وہ اپنی کر سی سنبھال گئیں۔۔۔

خاموش ماحول میں ناشتہ کیا گیا۔۔۔

چاچو آپ مجھے کالج ڈراپ کر دیں گے؟؟

وہ اپنے برابر میں بیٹھے مہران سے گویا ہوئی۔۔۔

آواز دھیمی تھی صرف مہران ہی سن سکا۔۔

"ہاں گل کیوں نہیں تم ناشتہ کرو میں پک بھی کر لوں گا۔۔"

"شکریہ چاچو۔۔۔"

وہ تشکرانہ انداز میں بولتی اپنی پلیٹ پر جھک گئی۔۔

بابا تو روز تمہاری ہیلپ کرتے ہیں اب کیا تم روزا نہیں ٹھینکس بولو گی۔؟؟

ریان کی موجودگی ہو اور رگ ظرافت نہ پھڑکے ایسا ہو سکتا ہے بھلا۔۔ وہ ریان کی بات پر

چونک کر اسے دیکھنے لگی انکھوں میں ناچتی شرارت پر اسے لٹے ہاتھ کا دھموکہ جڑا۔۔

جبکہ مہران مسکرائے بنانہ رہ سکا۔۔۔

"ہائے اللہ مار ڈال ظالم لوگو مجھ بچارے پر ظلم کرتے تم لوگوں کو ذرا رحم نہیں آتا۔۔۔"

اس کی دہائیاں عروج پر تھیں۔۔۔ جبکہ وہ خواہ مخواہ شرمندہ ہو گئی۔۔ شہریار جوان دونوں کی

طرف دیکھ رہا تھا گل کا سرخ چہرہ دیکھ کر بولا۔۔۔۔

"گل تم کیوں بلا وجہ شرمندہ ہو رہی ہو اس کی تو عادت ہے واویلا کرنے کی۔۔۔۔"

شہری کی بات پر وہ سر ہلا گئی۔۔

"شہری بھائی یہ غلط ہے جان من اور میرے بیچ میں آپ کیوں ظالم سماج بن کر ٹانگ اڑاتے ہیں۔۔۔۔"

ریان کا منہ لٹک گیا تھا جبکہ دادی ان کی آپسی نوک جھوک سے مسرور مسکرا رہی تھیں  
۔۔۔۔۔ "وہ جو رات سے خوش تھی شہریار کا گل کی سائیڈ لینا ساری خوشی پر پانی پھیر گیا  
۔۔۔۔۔

'جب تک یہ فتنایہاں ہے میں کبھی خوش نہیں رہ سکتی۔۔۔۔'

منان خاموش طبع لینے دینے والا مزاج کا حامل تھا موڈ ہوتا تو ہنسی مذاق کرتا ورنہ سنجیدہ ہی رہتا  
۔۔۔۔۔

وہ کڑھتی ہوئی ناشتہ سے ہاتھ کھینچ گئی البتہ جانے کی غلطی نہیں کی جب تک دادی اپنی کرسی نہ  
چھوڑ دیتیں کوئی نہیں اٹھتا تھا کہ یہ احترام تھا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تمہارا دماغ درست ہے شیر وہ محض دس سال کی بچی ہے ابھی تو اپنا اچھا برا بھی سمجھنے سے قاصر ہے تم کیسے اس کا نکاح کروا سکتے ہو کم از کم مجھے تم سے اس احمقانہ بات کی امید نہیں تھی

---

وہ جتنا ضبط کرتا اس سے کئی زیادہ یہ بات اس کے اشتعال کا سبب بنتی۔۔۔ محض وہ ہی کیوں جمال اور اکرام بھی تو تھے یہ قربانی دینے کیلئے۔۔۔

سعد نے بے یقین اور نا فہم نگاہوں سے شایان کو دیکھا جو بغور اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

"دس سال کی ابھی ہے تم چاہو تو انتظار کر سکتے ہو لیکن تمہیں مجھے زبان دینی ہوگی کیوں کہ میں اسے اب کہیں اور بھیجنے سے رہا تم جتنے سمجھدار اور معاملہ فہم ہو اس معاملہ کو بھی اچھے سے ڈیل کر ہی لو گے۔۔۔"

"اور تو تم مجھے اس سمجھداری کی سزا دینے پر تلے ہوئے ہو۔۔۔"

سعد نے خفگی سے کہہ کر رخ پھیر لیا۔۔۔

یہ تو طے ہے کہ اس کا نکاح تم سے ہی ہوگا آج یا پھر پانچ سال بعد اپنے مائٹڈ کو تیار کر لو سعد

۔۔۔ "دوسری صورت میں تمہیں اپنی راہیں الگ کرنی ہوں گی۔۔۔"

تم تم !!! تم شیر و تم !! مجھے الگ کر رہے ہو؟؟؟

بے یقینی ہی بے یقینی تھی سعد کی آنکھوں میں۔۔۔

"یہ میرا اٹل فیصلہ ہے تمہارے پاس دو آپشنز ہیں"

شایان کا لہجہ سرد اور پتھر یلہ تھا سعد اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔ ایک بچی کیلئے وہ بیس سالہ یاری کو پس پشت ڈال رہا تھا۔۔۔

"دو آپشنز کہاں ایک طرف کھائی ہے تو دوسری جانب آگ۔۔۔ دونوں صورتوں میں جان تو میری ہی جانی ہے۔"

"میں تمہارے فیصلہ کا انتظار کروں گا۔"

شایان روکھے لہجے میں کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

جبکہ سعد اس کی تقلید نہیں کر سکا وہ بات ہی ایسی کر گیا تھا۔۔۔ یاری پر تو وہ جان بھی قربان کرنے کو تیار تھا لیکن نکاح وہ بھی ایک بچی سے اس کے جذبات و احساسات سرد ہونے لگے

-----

یہ نہیں تھا کہ وہ کسی اور سے محبت کرتا تھا لیکن اس کے نزدیک شریک حیات سمجھدار ہونی چاہیے آخر کو زندگی بھر کا ساتھ ہوتا ہے۔۔۔ دونوں فریقین میں بردباری اور پروقاری ہونی

چاہیے۔۔

لیکن یہاں تو الٹا ہی معاملہ ہے۔۔۔

شایان کے خلاف جانے کا تو وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا یہ بات وہ بخوبی سمجھتا تھا جبھی تو اتنے یقین سے اس نے سعد کا چناؤ کیا تھا۔۔۔

وہ شایان تھا اس کے ہر کام کے پیچھے کوئی نہ کوئی لوجک ہوتی تھی اٹ کے پٹ فیصلے کرنا اس کے مزاج کا خاصہ نہیں تھا۔۔

یہ بات سعد سمیت جمال بھی جانتا تھا تبھی تو اب تک بغیر کسی حجت کے اس کے حکم پر بجا آوری کرتے آئے ہیں۔۔۔ اور وقت بتا دیتا تھا کہ اس کے بروقت کئے جانے والے فیصلہ غلط نہیں ہوتے تھے۔۔ لیکن کیا نکاح کا یہ فیصلہ اس کے حق میں ہونا تھا یا ایک شہ مات اس کے حصہ میں آنی تھی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جمال اور اکرام نے اسے کافی حد تک بہلا لیا تھا۔۔۔ لیکن ابھی بھی خونخوار جانور کی آواز اسے خوف میں مبتلا کر دیتی تھی۔۔۔

"بھائی آپ کے یہ دوست بھی اچھے ہیں لیکن آپ سب سے اچھے ہیں۔۔۔"

وہ بھاگ کر اس کی ٹانگوں سے لپٹ گئی۔۔۔

سعد کے دی جانے والی خبر پر اسے پیروں سے زمین نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

زینب کا والد غریب چھوٹے سے گھر میں رہتا تھا ایک ماہ پہلے اس کا انتقال ہوا تھا عزیز و اقارب نے بوجھ سمجھ کر پہچاننے سے ہی انکار کر دیا تھا نیاز جو کہ سالوں سے ان کے پروسی تھے اسے دارالامان چھوڑ آئے۔۔۔ کیا ہی کہنے دارالامان کے کہ وہاں کی انچارج عورت نے اسے ایک ایسے آدمی کو بیچا تھا جس کا تعلق شہر کے کونے میں آباد کوٹھے کی مالک ستارہ بانی سے تھا جو اس جیسی کم عمر یا کنورای لڑکیوں کو قید کر کے حسن بازار کو چلا رہی تھی۔۔۔ لیکن زینب کی قسمت اچھی تھی کہ وہ ایک دن کہ قیام کے بعد کوٹھے پر جانے کا راستہ طویل تھا لیکن یہاں پہلے سے ہی شایان کی موجودگی نے اسے بچا لیا تھا۔۔۔۔۔

"یہ تو فاول ہو گیا زینبی جاو ہم تم سے بات نہیں کرتے۔۔۔"

جمال نے منہ بسور کر کہا جس وہ کھلکھلا دی۔۔۔۔۔

آپ نے کھانا کھایا؟؟

شایان ایک گھٹنہ زمین پر ٹیک کر اس کے روبرو ہو کر پوچھنے لگا۔۔۔

"جی بھائی آپ بھی کھالو۔۔۔"

وہ معصومیت سے بولی تو شایان سمیت سب مسکرا دیئے۔۔۔

'وہاں بھئی ہم سے ناز برداری کروائی اور خد متیں استاد کیں۔۔۔۔"

اکرام نے مصبوعی سنجیدگی سے کہا تو زینب ان کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

"میں بہن ہوں نہ اور بہنیں تو خیال رکھتی ہیں بھائی کا آپ دونوں تو میرے دوست ہونہ

۔۔۔"

اس کی بات پر شایان کو حیرت نے آن لیا وہ دس سالہ بچی سے اتنی سمجھداری کی امید نہیں رکھتا

تھا۔۔۔۔

"واہ بھئی ہماری زہبی تو بہت ذہین ہے۔۔۔"

جمال ایک بار پھر اس سے باتوں میں لگ چکا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیا جان من جب دیکھو کچن میں پائی جاتی ہو بندہ اس کے علاوہ بھی کوئی کام کر لیتا ہے؟؟؟

وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا بھگو نے کا ڈھکن اٹھا کر دیکھنے لگا لیکن دوسری ہی جانب ڈھکن زمین

پر جا گرا۔۔۔

پاگل ہو تم کیا ضرورت تھی اسے ہاتھ لگانے کو؟؟؟

گل اس کے جلے ہاتھ کو دیکھ کر گھر کنے لگی اور کیبنٹ میں رکھا فرسٹ ایڈ باکس نکالا۔۔۔

"کچھ نہیں ہوا آپ پریشان نہ ہو۔۔۔"

کیسے کچھ نہیں ہوا پورا ہاتھ سرخ ہو گیا؟؟؟

وہ ڈپٹ کر بولی تو ریان نے فرصت سے اسے دیکھا یکایک اس کی آنکھوں میں شرارت اتر آئی

---

جان من ایک بات بتاؤ؟؟؟

ہاں پوچھو اور ہاتھ سیدھا رکھو بار بار کیوں ہل رہے ہو؟؟؟

وہ اس کے مسلسل حرکت کرنے پر چڑھ سی گئی۔۔

"مجھے لگتا ہے تمہیں پیار ہو گیا ہے۔۔۔"

ریان کی بات پر گل کے ہاتھ ساکت ہوئے۔۔

دیکھا میں نے ٹھیک اندازہ لگایا نہ؟؟؟

وہ اب اپنے اندازے پر مہر ثبت کرنے لگا۔۔

گل نے سرد نگاہوں سے اسے دیکھا جو سنجیدگی طاری کر چکا تھا۔۔۔

کیا کہنا چاہتے ہو؟؟؟

گل کے الفاظ کا سرد پین محسوس کر کے اسے اندازہ ہوا وہ غلط بات کر گیا تھا۔۔۔

کیوں تمہیں پیار نہیں ہو سکتا کیا؟؟؟

وہ ابھی بھی اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔۔

اچھا اور کس سے ہو گا۔؟

وہ ٹیوب سلیب پر پٹخ کر سیدھی کھڑی ہوئی۔۔۔

"مجھ جیسا کوئی بینڈ سم اور چار منگ بندہ ہے کیا اس گھر میں آف کورس میری ہی محبت میں

گوڈی گوڈی ڈوبی ہوئی ہو جان من۔۔۔۔"

وہ شان بے نیازی سے بول کر گل کا دل ہولا گیا۔۔

"فضول مت بولو ریان اور آئندہ میں تمہارے منہ سے یہ بات نہ سنوں کیا چاہتے ہو مہران

چاچو مجھے یہاں سے بھی نکال دیں۔۔۔"

گل کی آنکھوں میں اتری بے رخی نے ریان کے ہونٹوں سے مسکراہٹ چھین لی۔۔۔۔

"میں مزاق کر رہا تھا۔۔۔"

ریان کا لہجہ شوخی و شرارت سے پاک تھا وہ غلط سمجھ رہی تھی۔۔

"اپنا یہ مذاق آئندہ کسی کے سامنے نہیں کرنا صاف لفظوں میں کہہ رہی ہوں ریان یہاں سب ایک غلطی کی تلاش میں ہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا کہ یہ بات تم نے کہی ہو یا میں نے ہاں خصارہ میرے حصہ میں ہی آئے گا۔۔۔"

کمال کا ضبط تھا آشکوں پر جبکہ ریان اس کی بات پر سناٹے میں رہ گیا وہ سالن کا چو لھا بند کر کے اپنے اور دادی کے مشترکہ روم میں چلی آئی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆ ■ ☆☆☆ ■ ■ ■ ■ ☆☆

اوہو کیا رکالیا آج بڑی چچی نے بڑی خوشبوئیں آرہی ہیں؟؟؟

"کیا مطلب بڑی چچی نے بھئی میں کیا کسی سے کم ہوں۔۔۔"

عشبہ کی بات پر علیشہ نے بریانی دم پر لگاتے ہوئے فخریہ کہا؛

"ہاں ویسے امی بتا تو رہیں تھیں اس دن تم اکر بنا گئی تھیں کھانا۔۔۔"

"ہممم تم بتاؤ کیا چکر ہے کچھ زیادہ ہی چکر نہیں لگ رہے تمہارے ریسٹورینٹ اور پارک کے

۔۔۔۔"

علیشبہ کے معنی خیزی سے کہنے پر وہ ٹھٹک کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا کیا کہنا چاہ رہی ہو ذرا کھل کر کہو؟؟؟

عشبہ چوری پکڑے جانے پر شیر ہوتی اونچی آواز میں بولی جبکہ علیشبہ کاشک یقین میں بدل چکا

تھا۔۔۔۔۔

"کیوں نہیں کھل کر تمہیں نہیں بتاؤں گی تو کیا بڑی چچی کو بتاؤں گی۔۔۔"

وہ ہاتھ میں پکڑی پلیٹ سلیب پر رکھتی ازلی اعتماد سے بولی۔۔۔

تم مجھے دھمکی دے رہی ہو؟؟؟؟

عشبہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا جیسے اس کے اس اقدام پر اسے کوئی فرق نہیں پڑنا تھا۔۔۔

"نہیں بھئی میں کیوں دھمکی دوں گی۔ مگر ایسے چھوڑوں گی بھی نہیں۔۔۔"

تمہارے اس راز کی پوری پوری پردہ پوشی ہوگی لیکن ایک شرط پر؟؟؟؟

گر میں تمہاری شرط نہ مانوں تو تم بابا اور امی کو بتا دو گی؟؟؟

عشبہ نے ابرو اچکا کر گویا اس کا ارادہ جاننا چاہا۔۔۔

"بلکل ٹھیک سمجھی ہو تم وہ کیا ہے نہ ہر انسان کا کوئی نہ کوئی مطلب ضرور ہوتا ہے اس کی

چاپلوسی کے پیچھے۔۔۔ بے مطلب رشتے ماں، باپ یا بہن بھائی کے علاوہ کہیں نہیں پائے جاتے  
 "۔۔۔"

علیشبہ نے مسکراہٹ سجائے کہا جس پر عشبہ کا چہرہ سپاٹ ہو گیا۔۔۔

"اپنا فلسفہ اپنے پاس رکھو اور شرط بتاؤ۔۔۔"

عشبہ کی برہمی پر علیشبہ ہنس دی۔۔۔

"ویل تو ایسا ہے کہ تم تا یا جان اور تائی کو کنوینس کرو گی میرے اور شہریار کے رشتہ کیلئے

دوسری صورت۔۔۔"

"واٹ آر یو سینس میں تمہیں اپنی بھابھی بنانے کیلئے بابا اور امی سے کہوں۔۔۔ کیا بچپنا ہے

علیشبہ تمہیں اس گھر میں برداشت کر رہی ہوں کیا یہ کافی نہیں ہے کجا کہ اپنے گھر اپنی بھابھی

کے روپ میں۔۔۔"

عشبہ کا مزاق اڑاتا لہجہ اسے سخت ناگوار گزارا تھا مزید یہ کہ وہ بیچ میں اس کی بات کاٹ گئی تھی

۔۔۔

"تم مجھے سے دو سال چھوٹی ہو میری ماں بننے کی قطعی ضرورت نہیں ہے اور رہی بات بھابھی

کی وہ میں تمہیں بن کر دکھاؤں گی دوسری بات یہ کہ اب تم یہ سوچ لو کہ تایاجان کو کیا عذر  
پیش کرو گی اس پوشیدہ تعلق کا۔۔۔۔۔"

علیشبہ کا انکشاف اسے سکتہ کر گیا تھا وہ کافی حد تک اگاہ تھی لیکن کیسے۔۔۔۔۔؟؟؟؟

اسے سناٹوں کی ضد میں چھوڑ کر وہ کچن سے باہر چلی گئی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"جان من یار سوری نامیں نے غلط کہا اس کیلئے میں شرمندہ ہوں اب تم ختم کرو یہ نارضگی۔۔

قسم سے آپ مجھ سے روٹھی ہوئی ہو تو لگتا ہے دنیا روٹھی گئی۔۔۔"

وہ روم میں آیا تو دادی سوچکی تھیں جبکہ وہ کمرے سے ملحق بالکنی میں کھڑی آسمان پر بکھرے  
ستاروں میں اپنا ستارہ تلاش کر رہی تھی۔۔۔

"ریان جاو یہاں سے دادی سوچکی ہیں میں مزید کسی بحث کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔۔"

وہ ایک نظر بے خبر سوئیں دادی پر ڈال کر دو ٹوک بولی۔۔۔

"آپ کھانا کھا لو میں چلا جاؤں گا۔۔۔"

ریان پلر سے ٹیک لگا کر بولا لہجہ قائل کرنے والا تھا۔۔۔

"جب بھوک لگے گی کھالوں گی تمہیں میری فکر میں ہلقان ہونے کی ضرورت نہیں ہے  
 ---"

اس بار وہ سامنے نظر آتے فوارے کو دیکھ کر بولی۔۔۔ یہ فوارہ لان کے وسط میں نصب تھا طرح  
 طرح کی لائٹس گرتے پانی میں انوکھا منظر دکھلا رہی تھیں۔۔۔۔

لان میں جانے کا راستہ پورچ سے بنایا گیا تھا ولا کے اندر آنے کے بعد بالکنی سے صرف دیکھ سکتے  
 تھے جا نہیں سکتے تھے۔۔۔۔

"جب تک کھاو گی نہیں میں جانے والا نہیں میں جانتا ہوں آپ ہرٹ ہوئی ہو جب تک آپ  
 اپنا موڈ ٹھیک نہیں کر لیتیں میں یہیں کھڑا ہوں۔۔۔"

"میرا موڈ ٹھیک ہے ریان میں سووں گی صبح جلدی اٹھنا ہے پلیز جاو۔۔۔"

وہ بالکنی سے نکل کر صوفے پہ آ بیٹھی کمرے میں نائٹ بلب کی پھیلی روشنی اس پر کسلمندی  
 طاری کر گئی۔۔۔

ریان ایستادہ کھڑا اس کی حرکات و سکنات کا جائزہ لینے لگا۔۔۔۔

"آپ ابھی تک بھائی جان کے انتظار میں ہیں اتنے سال ہو گئے انھیں یہاں سے گئے ہوئے  
 ہو سکتا ہے انہوں نے اپنی فیملی بنالی ہو۔۔۔"

ریان کی غیر متوقعہ بات پر تھم گئی یہ خیال تو نجانے متعدد بار اس کے ذہن میں آیا تھا لیکن ہر بار وہ کوئی نہ کوئی جواز دے کر جھٹک دیتی۔۔

ریان کے منہ سے سن کر اس کو اپنا دل کٹا ہوا محسوس ہوا۔۔

"ایسا نہیں ہو سکتا سناتم نے میرا انتظار رائیگا نہیں جائے گا۔۔۔"

اٹل، پتھر یلہ لہجہ ریان اسے دیکھتا رہ گیا۔۔

بے اختیار اس کے دل سے دعا نکلی تھی اس کے مان اور امید کے قائم رہنے کی۔۔۔

"ظالم لوگو اپنا خیال نہیں تو کم از کم میرا ہی کر لو جان من میں جب سے آفس سے آیا ہوں مجال ہے جو کچھ کھایا ہو۔۔" دیان نے یک لخت موضوع اور لیجہ دونوں تبدیل کئے۔۔۔

وہ جو سونے کی پوری تیاری کر چکی تھی اس کی بات پر اچھنبے سے دیکھنے لگی مسکین شکل پر اسے ہنسی آئی تھی۔۔

"چلو اٹھو کچن میں بیٹھو چل کر حد ہوتی ہے لا پرواہی کی۔۔"

وہ اس کے کندھے پر ہاتھ مار کر سیلپر پہن کر کمرے سے نکلی وہ بتیسی نکالے اس کے پیچھے ہولیا

---

وہ جانتا تھا گل کے جو اس سے انسیت تھی خود چاہے سارا دن بھوکا رہ لیتی لیکن اس کو کبھی بھوکا

سونے نہیں دیتی تھی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"مجھے پتا تھا سعد تم میری بات کی نفی نہیں کرو گے۔۔۔"

شایان کی آنکھوں میں مان و امید کے کامل ستارے پوری آب و تاب سے چمک رہے تھے۔۔

وہ دونوں اس وقت برآمدہ میں موجود تھے مئی کی گرمیاں اپنے زوروں پر تھیں۔۔۔ زینب شایان کے کمرے میں سو رہی تھی جبکہ اکرام اور جمال باہر چارپائی ڈالے خواب و خرگوش کے مزے لوٹ رہے تھے۔۔۔

سعد نے سنجیدہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔

ہاں جی تو نے یہ حکم صادر کیا تھا لیکن یہ مت سمجھنا کہ میں تم سے خفا نہیں ہوں؟؟

سعد کے لہجے میں ناراضگی کا عنصر پہنا تھا جسے محسوس کر کے وہ کھل کر ہنسا تھا۔۔۔

روٹھی محبوبہ خفگی کی وجہ بھی تو پتا چلے؟؟؟

مسکراہٹ ابھی بھی اس کے نیلے لبوں پر تھی جو سعد کو تپانے کا سبب بنی۔۔۔۔

"تو جی بھر کہ قہقہہ لگالے پہلے۔۔۔"

دل کی بھڑاس نکالی تھی۔۔۔۔

اچھا چل سیریس ہوں بتا اب کیوں خفا ہے؟؟

لب سکیر کر گویا سنجیدہ ہونے کا اعلان کیا:

"مجھے یقین نہیں آ رہا تو مجھ سے لا تعلق کا فیصلہ کر چکا تھا رینلی یار!! محض اس بچی کیلئے جس کو ملے ہوئے ایک ہفتہ سے زیادہ نہیں ہوا صرف اس کیلئے تو سالوں کی دوستی اور وفاداری کو خاک میں ملانے چلا تھا۔۔"

سعد کا لہجہ پر تپش اور اکھڑا ہوا تھا اسے بہت زیادہ بری لگی تھی شایان کی بات جس کا برا ملا اظہار بھی کیا۔۔

"یہ صرف تیری سوچ ہے میرے یار حقیقت اس کے برعکس ہے شاید تو وہ نہ محسوس کر سکے جو میں زہی کیلئے کرتا ہوں پتا نہیں یار کوئی انجانی کشش ہے جو مجھے اس کی جانب کھینچتی ہے کون سی کشش خون کی یا پھر کسی ان چاہے رشتے کی پتا نہیں یار میں جب جب اس کو دیکھتا ہوں مجھے ایک شخص کی یاد آ جاتی ہے۔۔ وہ ہی شخص جس سے مجھے شدید ترین نفرت ہے اگر مجھ پر ایک قتل واجب ہوتا تو میں اس گھٹیا انسان کو دردناک موت دیتا۔۔"

سعد اس کی نفرت پر دنگ رہ گیا تھا آنکھیں شعلہ بھڑکنے کی حد تک سرخ انگارہ ہو چکی تھیں شایان کی نفرت سے اسے خود بھی خوف آتا تھا وہ اپنا بھی احساس نہ کرتا تھا ہیبت ناک سزا دیتا تھا اپنے وجود کو۔۔۔۔۔

"شیروریلیکس میری جان یہ تیرا وہم بھی ہو سکتا ہے۔۔۔"

وہ جانتا تھا شایان کبھی ہو میں تیر نہیں اچھالتا تھا یقیناً کوئی نہ کوئی تعلق تھا لیکن فلحال وہ اس بات کو مزید طول نہیں دے سکتا وہ پہلے ہی صرف ذکر پر بچھا ہوا تھا۔۔۔

سعد نے افسردگی سے اسے دیکھا جو دونوں ہاتھوں کی مٹھی سے سر کے بالوں کو جکڑے ہوئے لمبے لمبے سانس لے رہا تھا اپنے اندر اٹھتے ابال کو کم کرنے کی ناکام سی کوشش۔۔۔

"چل آ جا چل کر لیٹے ہیں زینب بھی تنہا ہے کمرے میں۔۔۔"

زینب کے نام پر شیرور نے سراٹھا کر اسے دیکھا آنکھوں کے کنارے آنسو ٹہرے ہوئے سعد کو اپنا دل مٹھی میں بھینچتا محسوس ہوا۔۔۔

تو کرے گا نہ اس سے نکاح؟؟؟؟

سعد نے اس کے کپکپاتے لبوں پر ہتھیلی جمائی تھی "شیرور تو التجا نہیں حکم دیتا بھاتا ہے نکاح تو کہے تو ابھی کہ ابھی اس سے شادی کر لوں تیرے لئے کچھ بھی میرے یار لیکن تو اس طرح نہیں کر۔۔۔"

سعد نے اس کا بہہ جانے والا آنسو صاف کیا تھا فرط جذبات سے شایان اسکے گلے لگا گیا

-----

وہ کمرے میں آیا تو زینب جاگ رہی تھی اسے حیرت نے آن لیا پچھلے دو ہفتے سے وہ جلدی سو جاتی تھی رات کا آدھا پہر تھا اس ٹائم تو آدھی دنیا سو چکی تھی زینب کا جاگنا سے تشویش میں مبتلا کر گیا:

زینب گڑیا کیا بات ہے آپ جاگ رہی ہو؟؟؟

آپ سوتے نہیں ہو بھائی؟؟؟

وہ اس کی معصومیت پر مسکرا دیا۔۔ اور اپنی چار پائی پر جا بیٹھا۔۔

"نیند آتی ہے تو سو جاتا ہوں آپ اتنے رات کو کیوں جاگ رہی ہو۔۔۔؟

اس کی بات پر زینب کا منہ اتر جاتا ہے۔۔۔

"ابا کی یاد آرہی تھی۔۔۔۔"

اماں کی نہیں آرہی؟؟؟

"اماں کی اتنی نہیں آتی میں چار سال کی تھی جب وہ مر گئیں تھیں اس کے بعد ابا تھے جو

میرے ساتھ رہتے تھے۔۔۔"

اور کوئی بہن یا بھائی نہیں ہے آپ کا؟

"نہیں میں اکلوتی ہوں۔۔۔"

وہ ہنوز اداسیت سے بتا رہی تھی۔۔۔۔

آپ کے بھی ماں باپ مر گئے؟؟؟

اپنے تئیں اس نے ازلی معصومیت سے پوچھا تھا لیکن شایان کے تاثرات سپاٹ تھے۔۔۔

"ہاں"!!!

آپ کو ان کی یاد نہیں آتی؟؟؟

زینب کے سوال سے طیش میں مبتلا کر رہے تھے جس کا اس معصوم کو ادراک بھی نہیں تھا

۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

"اب سو جاؤز یہی مجھے بھی نیند آرہی ہے۔۔۔"

وہ کہتے ساتھ ہی لیٹ گیا جبکہ زینب جو اگلا سوال کرنے والی تھی کندھے اچکا کر لیٹ گئی۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں اسے تو نیند آگئی تھی لیکن شایان بے تاثر آنکھوں سے بوسیدہ چھت کو گھورتا رہا

۔۔۔۔

یہ ایک ایسا بدنام لیبل تھا جو ساری زندگی اسے اپنے ساتھ لگائے گھومنا تھا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اماں جان اپنے یاد کیا طبیعت تو ٹھیک ہے نہ آپ کی۔؟؟

وہ ابھی آئے تھے فیکڑی سے کہ ایان کی اطلاع پر چلے آئے۔۔۔

"ہاں شکر ہے رب تعالیٰ کا ٹھیک ہوں۔۔۔۔"

"لو بھلا اتنی بھی کوئی جلد بازی نہ تھی مجھے آتے ساتھ ہی چلا آیا پانی تو پی لیتا۔۔۔۔"

دادی کے کہنے پر وہ مسکرا دیئے تبھی گل ٹھنڈا پانی کا گلاس لئے چلی آئی۔۔۔

اسلام و علیکم تیا جان!!

"و علیکم سلام پیٹا۔۔۔"

گل نے گلاس اگے بڑھایا تو قیوم ہمدان نے خوش دلی سے اس کا شکریہ ادا کیا۔۔۔۔

دادی کے بعد سب سے زیادہ جس شخص کی وہ عزت کرتی تھی وہ قیوم ہمدان تھے اس نے کبھی

انھیں اونچی آواز میں بات کرتے نہیں دیکھا۔ گل کو لگتا تھا فرمانبرداری کا یہ کریڈٹ قیوم

ہمدان ہی ڈیزرو کرتے ہیں۔۔۔۔

بچوں کی شادی کا سوچو تم بڑے ہو شہر یار کا کہیں رشتہ دیکھا ہے؟؟؟

گل کے جاتے ہی دادی نے نہایت اہم موضوع کی جانب توجہ دلائی۔۔۔

"اماں تہینہ کہہ تو رہی تھی لیکن شہریار نہیں مان رہا۔۔"

کس کے لئے نہیں مان رہا؟؟؟

دادی نے تھوڑی کے نیچے ہاتھ جماتے ہوئے نورانی پیشانی پر بل اکھٹے کئے بولیں۔۔۔

"علیشبہ کا کہہ رہی تھی لیکن شہریار کا صاف انکار سامنے آیا ہے۔۔۔"

"ٹھیک ہے اب زیادہ زور زبردستی نہیں کرنا جو ان اولاد ہے غلط قدم نہ اٹھالے۔۔۔ تم اسے

میرے پاس بھیجنا میں اس کی مرضی معلوم کر لوں گی۔۔۔"

"زور زبردستی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اماں جلد بازی اور نافرمانی میں اٹھایا جانے والا غلط

قدم آج بھی بھگت رہا ہوں۔۔۔۔"

"ایک نہیں دو اقدام سراسر غلط تھے تمہاری خود سری اور ہٹ دھرمی نے ایک اور قیوم ہمدان

کو جنم دیا ہے۔۔۔"

کندھے جھکے ہوئے حقیقت کتنی خطرناک اور ہیبت ناک شکل اختیار کئے ہوئے ان کے سامنے

کھڑی تھی اور وہ سر بھی نہ اٹھا سکے۔۔۔۔

"جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب تو جو بویا ہے وہ کاٹنا ہے تم جا کر کھانا کھاؤ بچے انتظار کر رہے ہوں گے

---"

دادی نے ان کے جھکے کاندھے کو تھکی دیتے ہوئے ادنیٰ سی تسلی دی۔۔۔

وہ سر ہلاتے اٹھ کر چلے گئے۔۔۔

کیا کہہ رہیں تھیں اماں؟؟؟

وہ لاونج میں داخل ہوئے تو تہینہ کی کھوجتی نگاہوں کا سامنا ہوا؛

"کچھ نہیں تم کھانا گاؤ۔۔۔"

وہ کہہ کر کمرے کی جانب چل دیئے۔۔۔

"دیکھا اپنے باپ کو جب جب اماں سے مل کر آتے ہیں مجھ سے یوں ہی اکھڑے اکھڑے رہتے

ہیں جیسے ان کے باپ کا خزانہ دبا کر بیٹھی ہوں۔۔۔"

وہ کھل کر قیوم سے نفرت کا اظہار نہیں کر سکتیں تھیں تبھی آئے دن عشبہ کے کان بھرتی

رہتیں۔۔۔

ہاں امی دیکھ رہی ہوں بابا کو آخر یہ چکر کیا ہے مجھے سمجھ نہیں آ رہا آپ پوچھے نہ بابا سے؟؟

"ہاں بتا ہی نہ دے گنوں کا پکا ہے تمہارا باپ مجال ہو جو آج تک کوئی بات مجھے بتائی ہو۔۔۔"

تہینہ کا انداز بغیر لگی لپیتی رکھے ہوئے تھا۔۔۔۔

امی آپ سے اچھی تو بڑی چچی ہیں دیکھا نہیں " کیسے میرا ان چاچو کو قابو میں کیا ہوا ہے مجال ہے جو ان کے فیصلہ سے اختلاف کریں۔۔۔۔ "

"ہم سے نہیں ہوتے یہ قابو شاہو مرد اور تمہارا باپ تو پکا آدمی ہے کہاں میری جی حضوری کرے گا۔۔۔۔ "

"اوف امی اب بس بھی کریں انسان میں کم از کم اتنے گٹس تو ہونے ہی چاہئیں کہ سامنے والا بندہ آپ کی بات سے متاثر ہو جائے۔۔۔۔ "

عشبہ نے جھنجھلا کر کہا تہینہ کی ایک ہی گردان پر تپ کر کہا۔۔۔

"تو مجھے بتائے گی کون سے گٹس ہوتے ہیں اور کون سے نہیں جا کر کھانا لگا آئی بڑی کہیں سے۔۔۔۔ "

تہینہ کی جھاڑ پر وہ منہ بناتی اٹھ گئی۔۔۔

"ہاں تو بات ہی کیوں کرتی ہیں جب سن نہ سکیں تو۔۔۔۔ "

عشبہ صرف سوچ ہی سکی تھی کہنے کی غلطی کی صورت میں دو چپل اور بہت سی لعن طعن پورا

ہمدان ولا سنتا۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تو ہو گا تو شاید کوئی غم نہ ہو

تو ہو گا تو شاید کوئی دکھ نہ ہو

تیرے ہونے سے میری راہیں پر سکون ہیں

تیرے نہ ہونے سے میرے لئے راحت کا لفظ دشوار ہے

یہ میری سوچ ہے یا گمان ہے میرا

کہ تیرے ہونے پر سب کچھ اور نہ ہونے پر کچھ باقی نہیں میرا!!!!!!

"اور کتنے دن کی مسافت باقی ہے

اور کتنے دن تک خود کو ہلقان کرنا ہے"

آج پھر وہ اسے شدتوں سے یاد آیا تھا۔۔۔ بے کل سادل کسی سکون کی تلاش میں تھا جو شاید اسے

کبھی میسر نہیں۔۔۔۔

تم ساری دنیا کو میسر ہو ایک میں ہی ہوں جو تمہاری صورت دیکھنے کو ترستی ہوں۔۔ میں جانتی ہوں تم نے مجھے سے کوئی وعدہ نہیں کیا کوئی وعید نہیں لیا اس دل کو تمہارے کسی وعدے کی تمنا نہیں بس تمہارے وجود کی، تمہاری محبت کی پھوار کی چاہت ہے۔۔۔۔

چودھویں چاند کی چاندنی میں بھیگی سوگوار حسن لئے وہ تہا فوارے کی کیاریوں پر بیٹھی تقریباً بھیگ چکی تھی۔۔۔۔

حیدرآباد کی ٹھنڈی ہوائوں نے دن کی گرمی کو یکنخت ختم کر دیا تھا۔۔۔۔

وہ گھٹنوں پر سر رکھے نگاہیں مین گیٹ پہ جمائے محو انتظار تھی جیسے وہ ابھی کہ ابھی اس دروازے سے اندر آئے گا اور اسے اپنی پناہوں میں چھپالے گا جدائی کے تکلیف دہ دنوں کا مداوا وہ ایک پل، ایک لمحہ میں کر دے گا پھر اس کے پاس کوئی غم، کوئی دکھ نہیں ہوگا۔۔ وہ خوش رہے گی بے حد خوش۔۔۔۔

پھیلی ہوئی سفید چاندنی میں سیاہ ہیولہ نظر آیا وہ جھٹکے سے سیدھی ہوئی۔۔ کیا اس کا انتظار ختم ہو گیا تھا وہ آگیا تھا۔ اسے لے جانے۔۔۔۔

وہ ننگے پاؤں بھاگ کر اس ہیولے کے قریب گئی۔۔۔

گل تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟؟

آواز تو جانی پہچانی تھی جبکہ اس نے تو اسے کبھی سنا ہی نہیں تھا وہ جب بولتا ہوگا تو کتنا حسین لگتا ہوگا۔۔۔ آواز میں رعب ہوتا ہوگا نہ اس کی شخصیت کی طرح۔۔

اس کی شخصیت کیسی ہوگی کس مزاج کا حامل شخص ہوگا وہ۔۔

بولتی کیوں نہیں کسی کا انتظار کر رہی ہو؟؟؟

اس کی آواز پر وہ ہوش میں آئی۔۔۔

"ہاں انتظار ہی تو کر رہی ہوں اتنے برسوں سے۔۔۔"

کس کا گل کیا تمہیں بھی کسی کا انتظار ہے؟؟؟

ہاں تم بھی کسی کے منتظر رہتے ہو؟؟؟

گل نے جیسے حامی بھرتے اپنے من چاہے جواب کا انتظار کیا۔۔۔

"ہاں میں منتظر ہوں ایک ایسی سہانی شام کا جس میں وہ شخص اپنے حسین وجود کے ساتھ میری

رات کو معتبر کرے گا اپنے وجود کی طرح۔۔۔"

کیسے لپکتے پاکیزہ جذبات تھے شہری کی آنکھوں میں وہ غور کرتی تو دیکھتی کہ شہری کا ساتھ اس کیلئے فخر اور خوش آئند ہے لیکن وہ تو یہاں تھی ہی نہیں گل تو وہاں پہنچی ہوئی تھی جہاں خواب

نگر کا شہزادہ رہتا تھا۔۔۔۔

آپ دونوں یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟

ماحول کی فسوں خیزی کو علیشہ کی چبھتی آواز نے توڑا۔۔۔۔

وہ کیسے جان سکتی تھی دو دیوانوں کی دیوانگی وہ قطعی نہیں جان سکتی تھی کہ وہ تو چھین جھپٹ کر حاصل کر لینا جانتی تھی جو وہ اب تک کرتی آئی تھی گل کے حق پر غاصب بن کر بیٹھی وہ اپنے دل کو محبت اور ایثار کے جذبہ سے خالی کر چکی تھی۔۔۔۔

گل نے بغور شہری کا چہرہ ٹٹولہ اپنی بے اختیاری میں وہ کیا کیا کہہ گئی تھی اس بل شہری کا چہرہ کسی بھی تاثر سے عاری تھا۔۔۔۔

بتایا نہیں آپ دونوں نے؟

علیشہ نے گھور کر گل کو دیکھا؛

تمہیں کیا دکھ رہا ہے؟

شہریار کا لہجہ اکھڑا ہوا تھا اسے علیشہ کی مداخلت ناگوار گزری تھی۔۔۔

"خفا کیوں ہو رہے ہیں گر آپ کو میرا آنا پسند نہیں آیا تو میں چلی جاتی ہوں۔۔۔۔"

"ارے نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے تم بھی بیٹھ سکتی ہو شہری کی تو مذاق کی عادت ہے۔۔۔۔"

وہ اسے گھور کر علیشہ کا ہاتھ تھامتی بٹھانے لگی جبھی علیشہ جو پہلے ہی ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر  
بھنائی ہوئی تھی اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے چھڑوا یا۔۔۔

"مجھے کوئی شوق نہیں رات میں یہاں بیٹھ کر دیواروں سے اپنا سر پھوڑنے کی تم ہی بیٹھو۔۔۔"

شہریار جو کب سے علیشہ کی بد تمزی برداشت کر رہا تھا اس کا بازو جکڑے دھاڑا۔۔۔

"تمیز اور لحاظ کچھ باقی نہیں رہا تم میں وہ بڑی ہے تم سے اور غالباً تمہاری بہن بھی ہے زیب دیتا  
ہے تمہیں تم اس سے یہ رویہ روار کھو؟؟؟"

گل منہ پہ ہاتھ رکھے شہریار کا غضب دیکھ رہی تھی۔۔۔

"چھوڑو شہری اسے کیا پاگل ہو گئے ہو۔۔۔"

وہ شہری کا بایاں بازو پکڑے بولی۔۔۔

معافی مانگو ابھی اور اسی وقت؟؟؟

علیشہ کی بھررائی آنکھیں بھی اس کے اشتعال کو کم نہ کر سکیں۔۔۔

"سوری۔۔۔"

اس کے کہنے پر شہر یار نے بازو چھوڑا تو وہ روتی ہوئی وہاں سے بھاگ گئی۔۔۔۔

"تم پاگل ہو افس خدایا شہری تمہیں آخر ضرورت کیا تھی اسے کچھ بھی کہنے کی۔۔۔"

گل اپنا سر تھام کر وہیں گھاں پر بیٹھ گئی۔۔۔

"تو میں خاموش تماشائی بن کر اس کی بتمیزیاں برداشت کرتا رہتا بڑی چچی اور چاچو کیا کم تھے

جو یہ بھی آگئی۔۔۔"

اور تم اتنا ڈر کس بات پر رہی ہو ہاں؟؟

گل نے کینہ تو زنگاہوں سے دیکھا۔۔

"تم لوگ کبھی نہیں سمجھو گے میرے لئے پریشانیاں مت بڑھاؤ شہری۔۔۔"

وہ اس سے التجا کرتے ہوئی اس کے پیچھے ہوئی۔۔۔۔

"تم فکر مت کرو تمام پریشانیاں اپنے نام کروالوں گا پھر دیکھنا کوئی تمہیں ہاتھ تو لگا کے دکھائے

جڑ سے ہی ہاتھ اکھاڑ دوں گا۔۔۔"

"ایسی فتنہ ہی میری ماں کو پسند آئی تھی حد ہوتی ہے ہر بات کی۔۔۔"

جیب سے سگریٹ نکال کر سلگاتے ہوئے غصے سے بولا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"میں اتنا بھی کوئی جلا دصفت نہیں ہوں تم نے ٹھیک کہا تھا وہ ابھی اپنا اچھا برا نہیں سمجھتی ہے ہمیں انتظار کرنا ہو گا جب تک وہ سمجھدار نہیں ہو جاتی میں اس پر جبری فیصلہ نہیں کر سکتا

---"

شایان کی بات پر سعد نے جا نچتی نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

اس دن والی بات میری بری لگی نہ تجھے؟؟

"ہر گز نہیں یار میں جذباتی ہو گیا تھا لیکن زینب تیری امانت ہے میرے پاس۔۔۔"

اور اگر میرا دل کسی اور حسینہ پر آ گیا؟؟

سعد نے غیر سنجیدگی سے کہا؛

"زیبی کیلئے کوئی اور شہزادہ لے آؤں گا۔۔۔"

شیر وکے کندھے جھٹکنے پر سعد نے گھوری سے نوازہ۔۔۔

"یہ والا آئیڈیا بیسٹ ہے شیر و بھائی۔۔۔"

زینب کی بات پر شایان ہنس دیا۔۔۔

"تم کب سے شیر و کہنے لگیں؟؟"

سعد نے شایان کے ہنسنے کا بدلہ چکایا۔۔۔

"جب سے آپ سے سنا ہے۔۔"

اس کے مزے سے کہنے پر سعد کو تپ چڑھی۔۔۔

"اسے صرف میں ہی شیر و کہوں گا تم بھائی بولو۔۔"

سعد کا لہجہ ذرا سخت ہو گیا۔۔۔۔۔

زینب کا منہ بن گیا۔۔۔

میں کیوں نہیں کہہ سکتی کیا آپ میرے شیر و بھائی نہیں ہیں؟؟؟

وہ براہ راست شایان سے بولی سعد کو اپنا نظر انداز کیا جانا برا لگا۔۔۔۔

"گڑیا آپ دونوں آپس میں ڈیسا بیڈ کر لو لیکن مجھے آپ کے منہ سے بھائی ہی اچھا لگتا

ہے۔۔۔"

شایان نے جھگڑا ہی ختم کر دیا۔۔۔۔۔

سعد بھی ریلیکس نظر آنے لگا۔۔۔۔

سعد بھائی آپ بھائی کو بھائی کیوں نہیں کہتے؟

جہاں شایان نے ہنسی دبائی تھی وہیں سعد کی پیشانی میں بلوں کا اضافہ ہوا۔۔۔۔

"میں تمہارا بھائی نہیں ہوں۔۔"

کسی قدر خفگی سے کہا تھا شایان کا قہقہہ بلند ہوا جبکہ زینب کا پورا منہ کھل گیا:

"اب ایسی بھی کیا دشمنی ہو گئی کہ بہن ہی ماننے سے انکار کر دیا۔۔۔"

زینب کی تو زبان پٹر پٹر چل ہی رہی تھی لیکن سعد کے غصہ کا گراف بھی بڑھتا جا رہا تھا۔۔

"یا اللہ کیسی مصیبت میرے پھندے ڈال دی۔۔۔"

سعد نے سر کے بالوں کو مٹھی میں دبوچا۔۔۔

تبھی جمال ہانپتا کانپتا بھاگا چلا آیا۔۔۔

بھل بھل بہتا خون لہورنگ بازو دوسرے ہاتھ سے دبائے وہاں موجود سارے نفوس کو دنگ کر

گیا۔۔۔

وہ نڈھال ساز میں پر گرا۔۔۔

"استاد ز بی۔۔۔ ز بی۔۔۔ کو لے۔۔۔ جاو۔۔۔ جاو استاد جاو سلطان سلطان یہاں پہنچنے والا ہوگا۔۔۔"

جان لیو وارد کو برداشت کرتا وہ کرہا رہا تھا۔۔۔

"سعدا سے اٹھاو جلدی کرو۔۔۔"

شایان ایک ہی جست میں کھڑا ہوتا ہوا بولا۔۔۔

اکرام جو ابھی ابھی ان سب کو کھانے کیلئے بلانے آیا تھا جمال کو اوندھام نہ گرے دیکھ کر ہڑ بڑا

گیا۔۔۔

"اکرام کیا ہوا تجھے استاد کیا ہوا اسے۔۔۔"

"اکرام تم سوئی دھاگہ ڈیٹول اور گیلا کپڑا لے کر آو۔۔۔"

شایان اور سعدا نے اکرام کو اٹھا کر چھوٹے سے برآمدے میں بچھی چارپائی پر احتیاط سے

لٹایا۔۔۔۔

بازو کا گوشت پھٹ گیا تھا بلیٹ بازو سے آر پار ہو گئی تھی لیکن لوہے کا زہر بازو میں خون کے

ذریعے پھیلتا جا رہا تھا

شایان نے کپڑا اس کی کوئی پر اس قدر کس کے باندھا کہ خود جمال کی چیخ نکل گئی۔۔۔۔

اس سب میں زینب خوف زدہ سی ایک کونے پہ جا بیٹھی اس کیلئے یہ سب نیا تھا۔۔۔۔

اس معصوم کو تو یہ بھی نہیں پتا کہ اگر وہ شایان کے ہاتھ نہ لگتی تو اپنا بچپن ہی گنوا بیٹھتی۔۔۔۔

جمال کی چیخیں تھمنے کی بجائے بڑھتی ہی جا رہیں تھیں شایان کو کٹھن لگ رہا تھا اس کا زخم سینا

کیوں کہ اس کے پاس سوائے ڈیٹول کے اور کچھ نہیں تھا جس سے وہ اس کا بازو سن کر سکے

زینب اس کی چیخیں سن کر اپنی سسکیاں دبانے لگیں۔۔۔۔

ہسپتال شہری آبادی میں واقع تھا یہاں جھاڑیاں اور جنگل کے علاوہ کچھ نہیں تھا زیادہ تر اس جگہ

شکار کرنے کیلئے ہی لوگ آتے تھے رہنے اور ٹہرنے کے لحاظ سے یہ جگہ انتہائی خطرناک ہے

۔۔۔۔

بہت مشکل سے ہی سہی شایان اس کا زخم سی چکا تھا۔۔ جمال درد ضبط کرتے کرتے غنودگی میں

چلا گیا تھا۔۔۔۔ اس کا غنودگی میں جانا شایان کیلئے آسانی پیدا کر گیا تھا۔

زوردار دستک پر شایان چارپائی سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"اکرام زینب کو پیچھے کے راستے مینشن لے جاو۔۔۔"

وہ سر ہلاتا سرعت سے زینب کے پاس پہنچا جو ڈری سہمی سی کونے میں سکڑی سمٹی بیٹھی تھی

"آز بی ہمیں یہاں سے جانا ہے۔۔۔"

اکرام اس کو گود میں اٹھا اور جاو سمجھ نہیں آرہا تھیں؟؟؟؟

شایان کو غصہ آیا تھا اس کے پاؤں مسلنے پر۔۔۔

رک جاو اکرام!!!۔

سعد کی آواز پر وہ جو جھک کر اسے اٹھا رہا تھا سیدھا ہوا۔۔۔

"تم شیر و کوپروٹیکٹ کرو گے اسے میں لے جاتا ہوں۔۔۔"

وہ عجلت میں زبی کو تھام کر کمرے میں بنے بڑے روشن دان سے باہر نکلا۔۔۔ زینب انکھیں

میچے اپنا سرا اس کی گردن میں گھسائے اپنے تئیں مضبوطی سے تھامے ہوئے تھی۔۔۔

حد ہوتی ہے میری تو کوئی عزت ہی نہیں جسے دیکھو حکم دیتا ہے۔۔۔ وہ شایان اور سعد کے

گھر کئے پربر ہم ہوا۔۔۔

"توڑو گے کیا بھائی ویسے ہی بوسیدہ لکڑی کا دروازہ ہے۔۔۔"

اسے بھی موقع مل گیا تھا جبھی سلطان کو سختی سے کہا:

"اوہ چل اوئے ہمیں مت بتا کہ تو کتنا غریب ہے بلا اپنے استاد کو۔۔۔"

گویا ناگھ سے مکھی اڑائی گئی۔۔۔

یہیں ہوں کہو کیا کہنے آئے ہو؟؟؟

شایان چار پائی پر بیٹھا سپاٹ انداز میں بولا۔۔۔

"کیا ہوا اتنا برہم کیوں ہو رہا ہے بھئی ہم تو مک مکا کر کے بات ختم کرنے آئے ہیں۔۔۔"

"مک مکا!!! میرے بندے پر گولی چلا کر تم مک مکا کی بات کرتے ہو سلطان!!"

جاو جاو بات خون سے شروع ہوئی ہے تو خون پر ہی ختم ہوگی۔۔۔۔"

شایان کا لہجہ کسی بھی نرمی سے عاری تھا۔۔۔۔

وہ آریا پار کر دینے کہ درپہ تھا۔۔۔

"یہ تمہارا بندہ ہے پھر تو تلافی بنتی ہے شایان صاحب وہ کیا ہے ہرنی کے شکار کے بیچ میں آگیا تھا  
 \_\_\_"

سلطان استہزائیہ لہجہ میں بولا جیسے وہ کوئی انسان نہ ہو بلکہ کوئی شکاری ہو۔۔۔

"سلطان تم جا سکتے ہو اکرام سے راستہ دکھاو۔۔۔"

وہ بیک وقت دونوں سے بول کر آٹھ کھڑا ہوا۔۔

"میں چلا جاؤں گا لیکن زینب کو مجھے واپس کر دو۔۔۔"

سلطان ڈھٹائی سے بولا تھا۔۔

"الو کا بیٹھا سمجھا ہوا ہے یا اپنے باپ کا ذر خرید غلام!!"

وہ دھاڑا تھا سلطان کے ساتھ آیا ہوا سانڈ نما آدمی نے

اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھوس لی تھیں۔۔۔

"دیکھو یوں چیخ چلا کر تم زینب کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتے۔۔۔"

کیوں تمہیں کیا ملنا ہے زینب کو لے کر بولو جو اب دو؟؟؟

وہ چلنا گھڑا تھا سلطان کے بہکاوے میں آجائے ناممکن تھا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کہاں ہیں وہ میسنی فتنہ لڑکی۔۔۔۔"

رضیانے دادی کے کمرے میں آکر زہرا گلا۔۔۔

رضیا بہو یہ کیا بہو دگی ہے؟؟؟

دادی جو تسبیح پڑھ رہیں تھیں یوں رضیا کو جاہلانہ انداز میں دیکھ کر غصہ سے بولیں۔۔۔

"میں کیا بہو دگی کروں گی وہ ہے نہ آپ کی لاڈلی، ہمدردیاں بٹورنے والی شاطر لڑکی۔۔۔

غضب خدا کا مردوں کو آنسو دکھا کر جھانسنے میں کرنا تو کوئی اس سے سیکھے بے حیا، آوارہ۔۔۔

"

بکواس نہیں کرو رضیا کیوں تماشہ بنا رہی ہو آخر کیا کیا ہے گل نے؟؟

وہ ابھی واش روم سے باہر ہی نکلی تھی کی رضیا چیل کی تیزی سے اس کی جانب بڑھیں اور اس کی

چٹیا کو پکڑ کر کھینچتے ہوئے اسے زوردار طریقے سے جھٹکے دیا۔۔۔

"منخوس، کلمو ہی تو ہوتی کون ہے علیشہ کو شہریار سے لڑوانے والی تجھ سے ہماری خوشیاں

دیکھی نہیں جاتی تو وہ سانپ ہے جسے ہم نے دودھ پلا پلا کر بڑھا کیا اور تو ہمیں ڈسنے سے باز

نہیں آتی۔۔۔۔"

سینے پہ ہاتھ باندھے علیشہبہ مسکراتے ہوئے یہ منظر دیکھ رہی تھی احتیاط کے طور پر دروازہ بند کر دیا تھا۔۔۔۔

"چھوڑیں امی میں نے کچھ نہیں کہا شہری کو۔۔۔"

"دیکھو ذرا کیسے غیر مردوں کے نام لیتی ہے بھائی کیوں نہیں کہتی تجھ سے تو بڑا ہے نہ۔۔"

اتنے میں مہراں جو اپنے کمرے میں جا رہا تھا دبی دبی مختلف آوازیں سن کر الجھتا ہوا وہاں پہنچا

---

دروازہ لاکڈ نہیں تھا ناب گھمانے سے کھلتا چلا گیا۔۔۔۔

ایک طرف گری گل کو دیکھ کر وہ تڑپ اٹھا تھا۔۔۔

گل میرے بچے کس نے کیا ہے یہ بھابھی اماں کیا ہوا ہے؟؟؟

"اگر اس کو اپنے سینے سے لگایا تھا تو تمیز بھی سکھانی تھی اماں گھر میں کھلے سر سے گھومتی ہے اور

تو اور جب دیکھو تب علیشہبہ کے پیچھے پڑی رہتی ہے۔۔۔"

علیشہبہ کی بھڑکانی آگ کسی طور کم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

بولو گل کیا کہہ رہیں ہیں بھابھی؟؟

"چاچو میں نے کچھ نہیں کیا اللہ کی قسم کھاتی ہوں چاہے تو آپ شہریار سے تصدیق کروالیں

---"

اب اور تماشہ بنوانا چاہتی ہو شہریار کو بلوا کر ہاں؟؟

بات خراب ہوتے دیکھ رضا گڑ بڑا گئی۔۔۔

"نہیں بھابھی اب بات شہریار ہی اکر بتائے گا آپ کاریکشن اتنا شدید تھا تو یقیناً کوئی خطا سرزد

ہوئی ہوگی گل سے میں بلواتا ہوں اسے۔۔۔"

مہران اسے صوفے پہ بٹھا کر خود کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔ رضیا تو رضیا عیشہ کی حالت ایسی

تھی کہ دونوں ہی اپنے بچھائے جال میں پھنس چکی تھیں۔۔۔

"چپ کر جا گل اللہ کرے گا انصاف۔۔۔"

وہ قہر بھری نگاہ رضیا پر ڈال کر گل کو بھلانے لگیں۔۔۔

اتنے میں شہریار اور مہران دونوں کمرے میں داخل ہوئے۔۔۔

اور پھر ساری بات کھل کر سامنے آگئی دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو گیا۔۔۔

"میرے دل میں جو ذرا بھی نرم گوشہ تھا تمہارے لئے آج وہ بھی ختم ہو گیا۔ میں نہیں جانتا تھا

تم اتنی کینہ پرور نکلو گی علیشہ۔۔۔"

شہریار کے الفاظ اسے برچھی کی طرح کاٹنے لگے۔۔۔ شرم کا مقام تھا کہ وہ اس کے منہ سے

اپنی ذات کو بے مایا ہوتے دیکھ رہی ہے جس کے خواب اس نے جاگتی آنکھوں سے دیکھے تھے۔۔۔۔

"مجھے معاف کر دو گل غلطی میری ہے مجھے اسی وقت بات ختم کر دینی چاہیے تھی۔۔۔"

وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر دونوں ہاتھ اس کے سامنے جوڑ گئی۔۔۔۔

رضیاد م سادھے کھڑی بیٹی کی کاپلٹ دیکھ کر دنگ رہ گئیں۔۔۔۔

"معافی کی بات نہیں ہے علیشہ تم میری بہن ہو۔ میں کبھی تمہارے خلاف جانے کا سوچ نہیں سکتی اپنے دل سے تمام کدورتوں کو دھو دو۔۔۔۔"

گل نے ہچکیوں کے درمیان اپنی بات مکمل کی تھی۔۔۔۔

معاملہ ٹھنڈا دیکھ سبھی چلے گئے سوائے رضیا کہ۔۔۔۔

"بہو بچوں کے دلوں میں نفرتیں بھرنا بند کر دو خون کو خون سے کوئی جدا نہیں کرتا خدا را

خاندان میں پھوٹ ڈلو انا بند کر دو۔۔۔۔"

دادی نے غضب ناک لہجے میں کہا رضیا چپ چاپ وہاں سے چلی آئی۔۔۔۔

"دادی ہر دفعہ میں ہی کیوں؟؟؟ میری ہی ذات کا تماشہ کیوں بنایا جاتا ہے۔۔۔ کیا میرا باپ

میرا نہیں ہے یا میری ماں زندہ نہیں ہے جس کو دیکھو بے دھڑک الزام لگانے چلا آتا ہے میں

اتنی ہی بے وقعت ہوں دادی۔۔۔"

وہ زار و قطار روتے ہوئے دادی کو بھی آبدیدہ کر گئی۔۔۔

"میں ہوں نہ گل یہ آزما نشیں ہیں اللہ کی۔۔۔"

"تو صبر رکھ۔۔۔"

"اور یہ سوچ اپنے دماغ سے نکال دے کہ تو بے وقعت ہے ہر انسان اہمیت کا حامل ہے اللہ کی نظر میں۔۔۔ یہ تو انسان ہی ہے جو ذرا سے اختیارات ملنے پر آپے سے باہر ہو جاتا ہے اور ہم نسل، ہم ذات کو کیڑے مکوڑے سمجھنے لگتا ہے۔۔۔"

دادی نے افسردگی سے کہا:

تو پھر انسان کیوں اپنے رب کو بھول جاتا ہے؟؟؟

"ہر وہ انسان خصارے میں ہے جو اپنے جیسے لوگوں کو کم تر سمجھتا ہے تمام انسانوں کو اللہ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔۔۔ تو جانتی ہے گل جب اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرما رہا تھا تو فرشتوں نے انسان کی تخلیق پر اعتراض اٹھایا تھا۔۔۔"

کیوں دادی فرشتوں نے کیوں اختلاف کیا؟؟

وہ اب اپنا مسئلہ بھول کر دادی کی بات کی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔۔۔

"تو قرآن کھول کر پڑھ گل سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرشتوں کا کہنا تھا کہ ایسے کو

خلیفہ بنائے گیں جو زمین پر جا کر خون ریزی اور جھگڑا کریں گے۔"

"تو اللہ کہتا ہے اے فرشتوں تم وہ نہیں جانتے جو میں جانتا ہوں۔۔۔"

"اس پر فرشتے اللہ کا حکم بجالاتے ہیں اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔۔۔"

اشرف المخلوقات کا درجہ فرشتوں سے زیادہ ہے باوجود اس کے کہ فرشتے معصوم اور فرمانبردار

ہوتے ہیں لیکن پھر بھی اللہ نے ہم انسانوں کو فرشتوں سے افضل رکھا ہے اس لئے نہیں کہ ہم

زمین پر اگر ناحق بے ضرر انسانوں کو نقصان پہنچائے یا ان کی حق تلفی کریں بلکہ اسی لئے کہ اگر

وہ صراط مستقیم کو اپنی راہ بناتا ہے تو یہ فضیلت اس انسان کیلئے ہے جو دوسرے انسان کے درد کو

اپنا درد سمجھتا ہے اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا ہے۔۔۔"

"تو صبر کا دامن تھامے رکھ گل پروردگار تجھ سے مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے

۔۔۔"

دادی نے اسے سینے میں چھپائے دلا سہ دیا۔۔۔

دادی وہ کب آئے گا؟ کب مجھے اس سب سے چھٹکارا حاصل ہوگا؟

"تو کیوں کرتی ہے اس کا انتظار کیوں اللہ سے رجوع نہیں کرتی انسان کی محبت توڑ دیتی ہے

میرے بچے انسان کی محبتوں کا صلہ کچھ نہیں انھیں زوال آنا ہے تو اس رب سے لو کیوں نہیں لگاتی جس کی محبت لازوال ہے۔۔۔"

"دادی میں اس کا برسوں سے انتظار کر رہی ہوں میری محبت رائیگا نہیں ہو سکتی۔۔۔"

رونا بھول کر وہ اٹل لہجے میں بولی اور دادی کی گود میں سر رکھ دیا۔۔۔

دادی آہستہ آہستہ اس کے بالوں میں اپنی نرم انگلیاں چلاتے ہوئے اسے راحت بخشنے لگیں۔۔۔

وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی دادی نے خاموشی اختیار کر لی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تم اپنی آنکھیں کھول سکتی ہو اب ہم سیوزون میں ہیں۔۔۔"

سعد نے اسے گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بٹھاتے ہوئے کہا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔۔۔

سعد کے کہنے پر بھی جب زینب نے آنکھیں نہ کھولیں تو اسے اندازہ ہوا کہ وہ کافی حد تک سہم

چکی تھی۔۔۔

مستقبل میں جب اس نے اس کی حفاظت کرنی تھی

تو ابھی سے کیوں نہیں شیر و ٹھیک ہی کہہ رہا تھا ابھی تو وہ بچی ہے لیکن آنے والے دنوں میں وہ بچی تو نہیں رہے گی۔۔۔

جو چیز اسے الجھا رہی تھی وہ تھا شیر و کا پوزیسورویہ۔۔ آخر ایسا کون سا رشتہ تھا زینب اور شیر و کے بیچ جو شیر و خود بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔

زیبی یہ لو پانی پیو شہیر!!!

وہ اسے بہلانے کے طریقہ سوچ رہا تھا فحالی تو اسے اس لوکیشن سے نکلنا تھا سلطان کے ساتھ یہیں کہیں پھیلے ہوں گے وہ اس قدر کایاں بندہ تھا کہ صدیوں کی دشمنی کا حساب ابھی تک رکھے ہوئے تھا۔۔۔

مجھے بھائی کے پاس جانا ہے؟؟؟

زینب کی بات پر وہ اسے سائیڈ مرر سے دیکھنے لگا جس کا چہرہ کھڑکی کی جانب تھا۔۔۔

"وہ بھی آجائے گا پہلے ہم تو نکلیں یہاں سے۔۔"

"مگر مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا۔۔"

منہ تو بسور اہوا ہی تھا ساتھ آواز میں بھی خفگی کا عنصر پہنا تھا سعد نے حیرت سے اسے دیکھا

---

میرے ساتھ کیوں نہیں جانا؟؟؟

"آپ گندے ہیں، ڈالٹے ہیں۔۔۔"

اوہ اچھا شیر و گندا نہیں ہے۔؟؟

مسکرا کر پوچھتا وہ موڑ کاٹنے لگا۔۔۔۔

"وہ کیوں گندے ہونے لگے ان سے اچھا کوئی نہیں ہے آپ بھی نہیں۔۔۔"

انداز ایسا تھا کہ اس بات میں کوئی رد و بدل کی گنجائش باقی نہ تھی۔۔۔۔

اچھا ناراضگی ختم کرو بتاؤ کیا کھانا ہے؟؟؟

وہ اب دو شہروں کے بیچ بنائے گئے پل پر محو سفر تھے جنگل سے نکل کر گاڑی آبادی میں داخل ہو چکی تھی۔۔۔۔

حیدرآباد کا یہ علاقہ قدرے سکون والا تھا۔۔

پیزاور زنگر برگر۔۔۔!!

ناراضگی اپنی جگہ لیکن کھانے پر نوکمپر و مائز۔۔۔۔

سعد نے ابرو اچکا کر محترمہ کا آرڈر سنا۔۔

پارکنگ لاٹ میں گاڑی کھڑی کر کے وہ لوگ ریسٹورینٹ کا گلاس ڈور کھول کر اندر قدم ہی رکھتے کہ گولی چلنے کی آواز سے لوگوں میں افراتفری مچ گئی جس کے ہاتھ میں جو جو سامان تھا اسے بھاڑ میں جھونک کر اپنی جان بچانے کیلئے سامنے والے کو کچل دینے سے بھی دریغ نہیں کر رہے تھے

- سعد بھگدڑ سے بوکھلا کر زینب کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر اس جگہ سے نکلنا چاہ رہا تھا لیکن رش میں پھنسا اپنے آپ کو گرنے سے بچا رہا تھا تو دوسری طرف زینب کا ہاتھ اس کے ہاتھ - میں تھا جب کہ وہ زمین پر گر گئی تھی رش کی وجہ سے سعد اس کے گرنے سے انجان ہی رہا

جب چلانے کی آواز سنی تو نیچے زمین پر پڑی بلک رہی تھی اس سے پہلے بھاری جسامت کا آدمی اسے روند دیتا سعد اس کے اوپر ڈھال کی صورت میں بیٹھ گیا ایسا کہ وہ اس کے سائے تلے چھب گئی۔۔ اس آدمی کو نجانے کس بات کا خوف تھا شاید اسے پتا چل گیا تھا کہ موت کا فرشتہ اسے ہی لینے آ رہا ہے اسے تو سعد کا مضبوط وجود بھی نہ دکھا اور اپنے بھاری جوتوں سمیت اس کی کمر پر چڑھ کر گزر گیا۔۔۔

تم ٹھیک ہو؟؟؟

وہ اس کے ماتھے پہ لگی گرد کو شفاف ہتھیلی سے صاف کر کے پوچھنے لگا۔۔۔

دیکھتے دیکھتے تمام علاقہ خالی ہو گیا۔۔۔ فائرنگ کس نے کی کسی کو کچھ پتا نہیں چلا۔۔۔

سعد اسے لئے گاڑی میں آ بیٹھا تھا۔۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں آپ کو چوٹ لگی ہے آپ ڈاکٹر کے پاس چلے جائیں۔۔۔"

سعد کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔۔۔۔

اس کا ارادہ جلد سے جلد مینشن پہنچنا تھا راستے میں رکنے کی غلطی اس نے دوبارہ نہیں کی تھی

-----

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تم نے ثابت کر دیا کہ تم اسی کی اولاد ہو اب کیا لینے آئی ہو جاو یہاں سے۔۔"

علیشبہ کوچن میں آتا دیکھ رضا کی سپاٹ آواز نے اسے وہیں روک دیا۔۔۔

"امی آپ سمجھ کیوں نہیں رہیں ہیں میں پہلے ہی ایک بے وقوفی کر چکی ہوں مزید بے وقوفی

کر کے شہریار کے دل میں بری نہیں بن سکتی۔۔"

اس کیلئے چاہے تمہیں اپنی ماں کو بے عزت کرنا پڑے اتنا اہم ہے شہریار؟؟؟

رضیا کی پاٹ دار آواز پر گڑ بڑا گئی۔۔۔

"نہیں امی میں کیوں ایسا کروں گی آپ نے دیکھا نہیں شہری کتنا حمایتی بنا ہوا تھا گل کا!! اگر میں اپنی ضد پر قائم رہتی تو شہری تو ایک طرف چاچو کے دل میں بھی میرے لئے گرہ پڑھ جاتی۔۔۔ گل سے کتنی ہی نفرت سہی لیکن مہراں چاچو کے خلاف نہیں جاسکتی۔۔۔ اگر وہ گل سے محبت کرتے ہیں تو ہم سے بھی کرتے ہیں۔۔۔"

"تو پھر جاوان کے پاس یہاں کیا کرنے آئی ہو وہی تو سگے ہیں تیرے ماں تو دشمن ہے۔۔۔"

رضیا کو اس کی بات ہتھے سے اکھاڑ گئی۔۔۔۔

علیشبہ تھوڑی دیر تک وہاں کھڑی رہی لیکن رضیا کا غصہ کسی طور کم نہ ہوا تو وہ بنا کچھ کہے اٹے قدموں لوٹ گئی۔۔۔۔

سنا ہے کل کسی کی بے حد عزت افزائی ہوئی تھی بھائی سے؟؟؟

برآمدہ میں لگے جھولے پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی رضیا ماں تھی اسے برا لگا تھا اپنی ماں کا ایسے کہنا۔۔۔ تبھی عشبہ کی ہنسی اڑتی آواز پر اس نے سر اٹھایا۔۔۔۔

"میرا بحث کرنے کا کوئی موڈ نہیں ہے جاو یہاں سے۔۔۔"

"بابا بابا بابا بابا ایک ہی رات میں محبت کا بھوت اتر گیا ہاں ویری اسٹریج تم تو مجھے گرانے چلی تھیں

یہاں تو خود چاروں شانے چت گری ہو ۔۔۔"

عشبه ہاتھوں کی تالی مارتی ہوئی زور سے ہنسنے لگی۔۔۔

"میں تم سے کب سے معافی مانگ رہی ہوں کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتیں گل نے بھی

معاف کر دیا جبکہ تم تو میری دوست بھی ہو۔۔۔"

علیشبہ کی ٹون کے بدلنے پر عشبہ کی ہنسی یلکخت غائب ہوئی تھی۔۔۔ وہ حیرت سے اسے دیکھنے

لگی جو اس کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی تھی۔۔۔

پھر مڑ کر پیچھے دیکھا تو منان اور شہریار دونوں سیاہ گلاس لگائے وہیں چلے آ رہے تھے آواز اتنی

اونچی تھی کہ بخوبی ان دونوں تک پہنچ گئی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہو رہا ہے یہاں؟؟؟ کیوں رو رہی ہو تم؟؟؟

شہریار کو معاملہ کی سنگینی پر پوچھنا ہی پڑا۔۔۔

"کچھ نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔"

علیشبہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا:

"شہریار میں تم سے بھی معافی مانگتی ہوں کل جو کچھ ہو اس سب کیلئے۔۔۔۔۔"

معافی مجھ سے نہیں گل سے مانگو؟؟؟

شہریار کا لہجہ سرد ہوا۔۔۔

کیا ہوا تھا کل؟؟

منان نے پہلے علیشہ اور پھر شہریار کو دیکھا؛

"کچھ نہیں تم جاوا اندر۔۔۔"

شہریار نے منان کو بھیجا تو علیشہ نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔۔

"میں گل سے دادی سے سب سے مانگ چکی ہوں تم سے بھی مانگ رہی ہوں اگر کوئی بات

تمہیں بری لگی ہو تو معاف کر دینا۔۔۔"

وہ فاتحانہ نگاہ عشبہ پر ڈال کر اندر چلی گئی۔۔۔ "رسی جل گئی پر بل نہیں گیا۔۔۔"

کیا مطلب ہے عشی؟؟؟

وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"بھائی یہ جتنا بن رہی ہے یہ صرف دکھاوا ہے علیشہ بی بی اور اتنی آچھی۔۔۔"

کتے کی دم کبھی سیدھی ہوئی بھی ہے۔۔۔"

"خاموش رہو بڑی ہے وہ تم سے اندر جا کر چائے بناو میرے لیے اور خبردار آئندہ فضول بولا تو

---"

شہر یار نے برہمی انداز میں اسے ٹوکا تو وہ پیرچ پٹیم کر اندر بھاگ گئی۔۔۔

"میں تو لگتا ہوں جیسے سب کی صلح کروانے کیلئے ہی دنیا میں آیا ہوں۔۔۔"

بڑبڑاتا ہوا سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بس بھی کر دے گل صبح سے جُستی ہوئی ہے کاموں میں سانس لے لے دو گھڑی۔۔۔"

"ہاں دادی ختم ہو ہی گیا ہے۔۔۔"

پچھلے ایک گھنٹے سے وہ یہ ہی کہہ رہی تھی۔۔۔ کل رات جو اچھا خاصہ تماشہ لگا تھا رضیا کا موڈ تو

پہلے ہی آف تھا اور آج اتفاق سے کھانا بھی اسی نے بنایا تھا۔۔۔ وہ رہتی تو مہران کے پاس تھی

لیکن کام سارے رضیا کے کرتی آج اسے رضیا سے کچھ زیادہ ہی خوف محسوس ہو رہا تھا اس لئے

اپنے ساتھ دادی کو بھی لے آئی کہ ان کی موجودگی میں امان ہوتی۔۔۔۔

تھک کے چورچور ہو گئی تھی لیکن وہ نہیں چاہتی تھی کہ دوبارہ رضیا کے عتاب کا شکار ہو اس

لئے اپنے تئیں وہ رات کی روٹیاں بھی ڈال رہی تھی۔۔۔ علیشہبہ کا موڈ ہوتا تو کچن میں جھانکتی

تھی ورنہ ان کے کچن کا کام گل ہی کرتی۔۔۔۔

"ہاں دادی چلیں میں آپ کے سر میں مالش کر دوں۔۔۔"

وہ ہاتھ منہ دھو کر آئی تو سہارے سے انھیں اٹھایا۔۔۔

"کھانا کھا کر آرام کرنا میں خود کر لوں گی مالش۔۔۔"

"دادی یار کیوں خفا ہو رہی ہیں آج دیکھا ہے آپ نے کام کرتے ہوئے!!! میں تو روزیہ ہی کرتی ہوں۔۔۔"

"غضب خدا کا آنکھوں پہ پٹی باندھ رکھی ہے بن ماں کی بچی کو مفت کی ملازمہ سمجھ رکھا ہے۔۔۔"

"اماں یہ باتیں کس کو سنارہی ہیں اپنے گھر میں تو سب ہی کام کرتے ہیں اس مہارانی نے کون سا کوئی احسان عظیم کیا ہے۔۔۔"

رضیا جو بھری بیٹھی تھی ذرا سی بات پر بھڑک اٹھی اور بوتل کے جن کی طرح نازل ہوئی۔۔۔

"چل گل یہاں تو رانی کا پہاڑ بنانے میں ذرا دیر نہیں لگتی۔۔۔"

دادی نے گل کا ہاتھ پکڑا اور دروازہ عبور کر گئیں۔۔۔

ہوں رانی کا پہاڑ!!!

وہ نخوت سے کہہ کر پھر کمرے میں گھس گئی۔۔۔

ارے اماں کہاں سے آرہی ہیں؟؟؟

میرا اپنے پورشن کے داخلی دروازے سے اندر داخل ہوا۔۔

"میری چھوڑو اپنی بیوی کو دیکھو جا کر اگر اتنا ہی کام پہاڑ لگتا ہے تو نوکرانی رکھ لو گل نہیں آئے

گی اب کام کرنے۔۔۔"

کچھ کہا ہے رضیانی؟؟؟

گل کی جانب دیکھ کر میرا نے پوچھا:

"پوچھ لو جا کر تمہیں کون سا ماں کی بات پر یقین ہے۔۔۔"

"اچھا میں پوچھتا ہوں آئیں میں آپ کو چھوڑ دوں۔۔۔"

میرا نے کہا تو گل پیچھے ہو گئی۔۔۔

ان کے آتے ہی بچہ پارٹی نے دھوا بول دیا۔۔ شہریار کے ہاتھ میں کھانے کے شوپر جبکہ پیچھے

ریان اور عشبہ کو لڈر نک اٹھائے چلے آئے۔۔

منان اور عشبہ ساتھ داخل ہوئے۔۔۔

آجاو بچوں یہ کیا لے آیا شہریار؟؟

دادی نے عینک ناک کے پاس کرتے پوچھا:

"ارے دادی ہم نے سوچا اتنے دن کوئی پارٹی نہیں ہوئی آج کر ہی لیتے ہیں۔۔۔"

"ہاں ضرور کرو۔۔۔"

"میں تو دادی کے پاس بیٹھوں گا۔۔۔"

منان نے ہانک لگا کر اپنی جگہ کا تعین کیا۔۔۔

"اجانچے اور علیشہ کو بھی بلا لے۔۔۔"

میں بلا کر لاتا ہوں دادی!!

ریان کہتے ساتھ ہی چل دیا۔۔۔۔۔

"اچھی سی ہارر مووی لگاؤ بھئی۔۔۔"

منان نے عشبہ کو چڑایا۔۔۔ آج وہ فل موڈ میں تھا۔

"خبردار کسی نے ہارر مووی کا نام بھی لیا کوئی نہیں دیکھ رہا بس۔۔۔"

یعنی کہ تم مانتی ہو کہ تم ڈرپوک ہو؟؟؟

ریان لاونج میں داخل ہوتے بولا۔۔۔

اس کے پیچھے علیشہ تھی۔۔۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے اچھا!!!!"

پچھلے ہفتہ تو دیکھی تھی۔۔۔"

"تم مان کیوں نہیں لیتیں کہ تم ڈرتی ہو۔۔۔"

"جب میں ڈرتی ہی نہیں ہوں تو کیوں مانوں۔۔۔"

"تو پھر بحث ہی ختم۔۔۔"

"چل ریان لگا پھر کوئی زبردست سی ہارر مووی۔۔۔"

منان نے دبنگ انداز میں کہا تو ریان نعرہ لگاتا ایل ای ڈی کی طرف آیا چھتیس انچ کی ایل ای ڈی

سامنے دیوار پر نصب تھی۔۔۔

"میں اٹھ کر لائٹ بند کرتا ہوں۔۔۔"

منان نے عشبہ کی جانب دیکھ کر آنکھ ماری۔۔۔

"بھئی جس کو ڈر لگے وہ اٹھ کر جاسکتا ہے بعد میں روح فنا ہو گئی تو ہمیں الزام مت دینا۔۔۔"

"

"بس کر دو ریان کیوں تنگ کر رہے ہو عشبہ کو۔۔۔"

گل نے عشبہ کی سائیڈلی تو ریان کا منہ بن گیا۔۔۔

"یہ غلط ہے جان من ہم پارٹنر ہے تم چیٹنگ کر رہی ہو۔۔۔"

"اوں ہوں گل آپو یہ اسمیل کہاں سے آرہی ہے لگتا ہے کوئی بری طرح جل رہا ہے۔۔۔"

عشبہ کا کہنا تھا سب کا مشترکہ قہقہہ برآمد ہوا۔۔۔ سوائے ریان کے۔۔۔

اوائے تو ڈیسا ٹیڈ کر لے ہماری ٹیم میں ہے یا لڑکیوں کی؟؟؟

ریان نے منان کے ہنسنے پر چوٹ کی۔۔۔

"بات تو سہی ہے منان لڑکیوں کی ٹیم ایک طرف ہے۔۔۔"

شہریار نے ریان کی حامی بھری۔۔۔ علیشہ نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا وجیہہ پروقار چہرہ عنابی

ہونٹوں پر رقصاں نرم مسکراہٹ لئے وہ آرام دہ صوفہ سے ٹیک لگائے بیٹھا اس کا دل دھڑکا گیا

۔۔۔ شہریار کو نظروں کا احساس ہوا تو حیرانگی سے علیشہ کو دیکھا جس نے لمحہ کے ہزاروں حصہ

میں نظروں کا زاویہ بدلا۔۔

ارے دادی آپ کہاں چلیں؟؟؟

شہر یار نے انھیں اٹھتے دیکھا تو استفسار کرنے لگا۔۔

"میں آرام کروں گی۔۔"

شہر یار محض سر ہلا کر رہ گیا۔۔۔۔۔

ماحول یہ تھا کہ لاونج پورا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اور ایل آئی ڈی پر چلنے والی فلم کی روشنی منظر

بدلتے تبدیل ہو رہی تھی۔۔۔

پہلا ہی منظر اس قدر خوفناک تھا کہ عشبہ کی چیخ تو نکلی ہی ساتھ گل کی بھی نکلی تھی۔۔

یا اللہ چڑیلوں کا سایہ تو نہیں ہو گیا تم پر ایسی خوفناک چیخ کون مارتا ہے؟؟؟

ریان نے باقاعدہ دل پر ہاتھ رکھ کر غیر سنجیدگی سے کہا:

"یہ کیا بکواس ہے کوئی دوسری مووی لگاؤ۔۔"

گل نے اونچی آواز میں کہا تو ریان نے اونچا قہقہہ لگایا۔۔۔

مووی تو نہیں ہوگی چیخ ابھی کوئی کہہ رہا تھا کہ ہم ڈرپوک نہیں ہیں؟؟؟

منان نے مسکراہٹ دبا کر عشبہ کو کہا جو گل کے پیچھے چھب گئی۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر تم لوگ دیکھو۔۔۔"

گل کہتے ساتھ ہی اٹھ کھڑی ہوئی لیکن قدم اگے نہ بڑھا سکی کیوں کہ اس کی مرمری دودھیا  
کلانی شہری کے ہاتھ میں قید ہو چکی تھی۔۔۔

گل نے بوکھلا کر پہلے اسے پھر ارد گرد دیکھا سب اپنی اپنی نوک جھوک میں لگے ہوئے تھے۔۔  
"وہ کلانی جھٹک کر صوفہ پہ جا بیٹھی۔۔۔"

علیشبہ کا چہرہ مارے غصہ سے سرخ ہونے لگا۔۔۔ وہ شہریار کی حرکت دیکھ چکی تھی۔۔۔  
جبکہ گل کی آنکھوں میں بے یقینی کے ساتھ احساس توہین بھی تھا۔۔۔ اسے شہریار سے اس  
حرکت کی قطعی امید نہیں تھی۔۔۔

اس بہت سارو نا آنے لگا مگر وہ یوں اٹھ کر جا بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔

"مووی دوسری لگا دو لڑکیاں کمزور دل کی ہیں ہارٹ اٹیک ہی نہ آجائے

۔۔۔۔"

شہریار کے کہنے پر ہو!!! کانگرہ لگا تھا۔۔۔۔۔

ارے بھئی مجھے نہیں بلایا کسی نے؟؟

مہران چاچو کے آتے ہی ان کا استقبال تالیوں سے کیا گیا۔۔۔۔۔ مہران نے شہریار کے برابر والی جگہ سنبھالتے ہوئے محفل میں رونق لگائی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ایوب کو تم نے ہی اغوا کروایا ہے یہ بات میں جانتا ہوں کیوں کروایا ہے یہ تم بتاؤ گے شایان

۔۔۔"

میں نے تم سے پوچھا تھا جمال پر گولی کیوں چلائی تھی؟؟؟

شایان پینٹ کی جیب میں ہاتھ پھنسائے سپاٹ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

"اوہ کم آن شایان وہ ایک حادثہ تھا کیا جمال اتنا نازک ہے بس ایک گولی سے مر جائے

۔۔۔۔۔"

وہ اس بات کو خاطر میں لائے بغیر لاپرواہی سے بولا۔۔۔۔۔

"یہ تم بہت اچھی طرح جان جاؤ گے کہ انسان ایک گولی سے مرتا ہے یا پھر دو۔۔۔۔۔"

شایان کے چہرے کی طنزیہ مسکراہٹ سلطان کولب بھیچنے پر مجبور کر گئی۔۔۔۔۔

"تم ایوب کو کچھ نہیں کرو گے شایان وہ میرا بھائی ہے جمال سے کون سا تمہارا خون کا رشتہ ہے

ایسے وفادار کتے تو آئے دن بازاروں میں بکتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ تم یہ بے وقوفی کرو گے۔۔۔۔"

سلطان اپنے آپ کو کمپوز کرتے ہوئے بولا۔۔۔

"وہ بازاری کتے تم اپنے لئے خرید لو کیوں کہ اب تمہیں اس کی ڈیڈ باڈی بھی نہیں ملے گی۔۔۔ رہی بات جمال کی تو۔۔۔!!"

وہ رخ موڑ کر ایک نظر ہوش سے بے گانہ جمال پر ڈال کر سیدھا ہوا لٹے ہاتھ کا مکہ (چار انگلیوں میں پہنے لوہے کا کٹر جو ہمہ وقت اس کی انگلیوں میں رہتا تھا) اس کی ناک پہ مارا وہ کٹر ناک کے اندر تک گھس گیا۔۔۔ سلطان کی ہولناک چیخ درختوں سے ٹکرا کر لوٹتی ہوئی سنائی دی۔۔۔ درد سے بلبلا تا وہ رکوع کے انداز میں دونوں ہاتھ ناک پہ جمائے جھک گیا۔۔۔

"باہر پھینکو اسے اٹھا کر۔۔۔"

شایان نے قہر بھرے انداز میں کہا تو اکرام نے اسے دروازے سے باہر دھکیل دیا۔۔۔

"یہ لو استاد پانی پی لو۔۔۔"

اکرام کے ہاتھ میں پکڑا گلاس شایان نے تھام کر ایک ہی سانس میں پانی چڑھایا۔۔۔

میانی چال چلتا ہوا چارپائی کی جانب آیا اور جمال کے برابر میں بیٹھ کر اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا  
 --- ہلکا ہلکا بخار ہو رہا تھا۔۔۔

"میرا خیال ہے اسے ہسپتال لے جانا چاہیے۔۔۔"

شایان نے اس کے سوتے وجود کو دیکھ کر کہا؛

"اس کی ضرورت نہیں پڑے گی استاد میں نے ڈاکٹر کو بلوایا ہے آدھے گھنٹے میں وہ یہیں ہوگا  
 ---"

شایان نے اس کی بات پر سر ہلایا۔۔۔۔۔

زینب کی پروٹیکشن ہر حال میں کرنی تھی اسے یہاں سے دور لے جانا ہوگا سلطان گھاٹ لگائے  
 بیٹھا ہے آخر تیس کروڑ لگائے ہیں زینب پر ایسے کیسے جانے دیتا۔۔۔

سلطان کے ساتھ کتنے لوگ اور ہیں جو اس جنگل میں ٹھہرے ہوئے ہیں؟؟؟

وہ تیز دھار والا کٹر انگلیوں سے نکال کر خون صاف کرتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔

"کوئی پانچ، چھ لوگ ہیں استاد سامان سے لگ رہا ہے کافی دن رکنے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں  
 ---"

سلطان کی لیلیٰ کی کوئی خبر؟؟؟

"ابھی تک تو نہیں استاد۔۔۔"

ہمممم سعد کی کوئی خیر، خبر؟؟؟

وہ مٹی کے پیالے میں پانی بھر کر اب منہ دھونے لگا۔۔۔

"نہیں فحاحل تو کچھ خبر نہیں یہاں تو پہلے ہی کوئی سنگنل نہیں آرہے۔۔۔"

چوکی سے اٹھ کر وہ اپنے استعمال شدہ کمرے میں آیا۔۔۔

استاد شفیق کہہ رہا تھا ایوب کا کیا کرنا ہے؟؟؟

"میں وہیں جا رہا ہوں تم جمال کا دھیان رکھنا ڈاکٹر سے اچھی طرح معائنہ کروا کر ہی اسے بھیجنا

۔۔"

"ہاں استاد آپ فکر نہ کرو میں ہوں جمال کے پاس۔"

کف کے بٹن لگاتا وہ جھونپڑی سے نکل گیا:

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نفاست سے پیاز کاٹتا ہوا ساتھ آستین سے آنکھیں بھی رگڑنے کا کام انجام دے رہا تھا

۔۔۔۔

"انتا بڑا گھر ہے اور عجیب بات ہے یہاں کوئی رہتا ہی نہیں۔۔۔"

زینب حیران نظروں سے پورے مینشن کو گھوم پھر کر دیکھتی آخر میں کچن میں چلی آئی۔۔۔

"رہتے ہیں سب رہتے ہیں ابھی کام سے گئے ہوئے ہیں۔۔۔"

سعد نے پن میں پیاز ڈالتے ہوئے مصروف سے انداز میں کہا؛

بھائی کا کمرہ کون سا ہے؟؟؟

"سیڑھیاں چڑھ کر سامنے والا کمرہ اسی کا ہے۔۔۔"

اچھا!!!

وہ متعجب انداز میں بولی جیسے اس کیلئے یہ اہم خبر سے کم نہ تھی۔۔۔

اکرام بھائی اور جمال بھائی کا وہ والا ہے؟؟؟

وہ کچن سے ملحق بنے ہوئے بڑے سے روم کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"نہیں ہمارا ہے۔۔۔"

میرا کی بجائے لفظ ہمارا اس کے منہ سے نکلا تھا وہ حیران ہوا۔۔۔ تو کیا وہ اس بے جوڑ بندھن کو

تسلیم کر چکا ہے۔۔۔؟

زینب کا منہ کھلا دیکھ کر وہ اندازہ نہیں لگا پایا کہ ہمارا پر حیران ہوئی تھی یا کمرے پر۔۔۔

یہ اتنے بڑے کمرے میں آپ اکیلے رہتے ہیں؟؟؟

وہ کیا ایکسیپٹ کر رہا تھا ایک دس سال کی بچی سے اسے ابھی ان سب کیلئے ایک عمر گزارنی تھی وہ بہت کم عمر تھی۔۔۔ سرد سانس کھینچ کر ابلا ہوا پاستا پین میں ڈالا۔۔۔۔۔

ہاں تمہیں کوئی اعتراض ہے؟؟؟

سعد نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا جس کی غلافی گول آنکھیں پوری کھلی ہوئیں تھیں۔۔۔

زینب کا اثبات میں ہلا سرد دیکھ کر وہ اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

کیا اعتراض ہے؟؟؟؟

وہ دائیں بائیں دیکھتی جھٹ میز سے اتری اور اس کے قریب گئی۔۔۔

اسے اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر ایک گھٹنہ موڑ کر بیٹھا۔ ایسا اس نے کیوں کیا تھا یہ اسے خود بھی معلوم نہیں تھا۔۔۔۔۔

"ابا کہتے تھے بڑی جگوں پر جنات کا بسیرا ہوتا ہے اکیلے انسان کو وہاں نہیں رہنا چاہیے۔۔۔"

تقریباً اس کے کان میں گھسی اہم گوہر افشانی کر رہی تھی۔۔۔۔

سعد نے چونک کر اس کا چہرہ دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"میں اب اکیلا تھوڑی رہوں گا تم بھی تو ساتھ رہو گی۔۔۔"

سعد نے اسی کے انداز میں کہا:

"میں آپ کے ساتھ کیوں رہوں گی بھائی کے ساتھ رہوں گی ان کے کمرے میں۔۔۔"

کیوں تم میرے ساتھ کیوں نہیں رہ سکتی؟؟؟

"دیکھیں بات کو سمجھیں نہ اگر میں آپ کے ساتھ رہی تو بھائی ناراض ہو جائیں گے نہ۔۔۔"

اور میری ناراضگی؟؟؟

وہ پہلے تو اس کو دیکھتی رہی پھر کندھے اچکا کر لایا علمی کا اظہار کیا۔۔۔

اچھا فرض کروا اگر تمہارے بھائی کی شادی ہو گئی جو کہ ناممکن ہے لیکن فرض کروان کی وائف

آئیں تو وہ تو تمہیں نہیں رہنے دیں گی بھائی کے ساتھ پھر کیا کرو گی؟؟؟؟۔

وہ ایسا کیوں کریں گی بھلا؟؟؟

زینب کا سوال ایسا تھا کہ اس کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔۔۔

"کچھ نہیں تم بیٹھو ٹیبل پر میں پاستا لے کر آتا ہوں۔۔۔"

وہ اٹھ کر کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔۔۔ جبکہ زینب الجھ کر میز پر جا بیٹھی۔۔۔۔

بتائیں وہ ایسا کیوں کریں گی اگر انہوں نے مجھے نہیں رہنے دیا تو میں کہاں جاؤں گی؟؟؟۔

وہ کھا نہیں رہی تھی ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھی فکر مندی سے سعد کو دیکھ کر بولی۔۔۔۔

سعد کو افسوس ہوا تھا اسے نہیں کہنا چاہیے تھا جو وہ سننا چاہ رہا تھا اس کیلئے اسے بیس سال کا ہونا تھا۔۔۔۔

"میرے پاس آجانا میں نہیں نکالوں گا تمہیں۔۔۔"

سعد نے پلیٹ میں کانٹا رکھتے ہوئے گھمبیر آواز میں کہا۔۔۔۔

آپ کی وائف نہیں نکالے گی مجھے؟؟؟

اس کا بھولپن اور اس کی باتیں سعد دلچسپی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"وہ تو تم ہو گی نایاد نہیں شیر و نے کہا تھا جب تم پندرہ سال کی ہو جاؤ گی تو تب ہمارا نکاح ہو گا

۔۔۔۔"

تو پھر آپ کی وائف تو نہیں نکالے گی نہ؟؟؟؟

وہ ایک ہی نکتہ پر اٹک گئی تھی۔۔۔

نہیں میری ماں نہیں نکالے گی کھانا کھاوا ب آواز نہیں آئی چاہیے۔۔۔

سعد کی جھنجھلاہٹ حد سے سوا تھی

"دیکھا جی میں آپ کے ساتھ نہیں آرہی تھی یوں ہی ڈانٹ لگاتے ہیں۔۔۔"

وہ خفگی سے بول کر پلیٹ پر جھک گئی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سارے بچے کہاں ہیں بھی آج ناشتے کی ٹیبل پر اتنا سناٹا کیوں ہے؟؟؟

قیوم صاحب اپنی مخصوص کرسی سنبھالتے ہوئے وہاں بیٹھے نفوس سے گویا ہوئے۔۔۔

"رات گئے تک سب اماں کے یہاں ہی بیٹھے تھے تھک ہار کر وہیں سو گئے۔۔۔"

تہمینہ نے ان کی جانب جو س کا بھرا ہوا گلاس بڑھاتے ہوئے کہا:

اب تو دس بج رہے ہیں کیا ناشتہ نہیں کرنا؟؟؟

"اتوار کا دن ہے آج سب گھر میں ہی ہیں نیند کھلے گی تو اٹھ جائیں گے آپ تو ناشتہ کریں۔۔۔"

تہمینہ نے ان کی توجہ ناشتے کی جانب مبذول کی۔۔۔

اماں آپ نے بات کی شہریار سے؟؟؟

"نہیں میرے ذہن سے نکل گیا آج کر لوں گی تم لوگ آپسی رائے کر کے بتادو اس رشتے پر کسی کو اعتراض تو نہیں بعد میں اٹھنے والی چیقلش مجھے گوراہ نہیں۔۔۔"

اماں نے رضیا کی جانب چبھتی ہوئی نگاہیں ڈالیں جسے رضیا نے واضح محسوس کی تھی لیکن چپکی رہی کہ یہاں موضوع گفتگو اس کی بیٹی کی آنے والی زندگی تھی۔۔۔۔

"اماں ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے اپنے دیکھے بھالے بچے ہیں ساتھ رہتے ہیں ایک دوسرے کو سمجھتے بھی ہیں اس سے اچھی اور کیا بات ہوگی۔۔۔"

قیوم نے سب کی رضامندی پر سجھاو سے کہا؛

اچھا بات ہے آپس میں اتحاد اور یک جہتی سے رہو ایک ماں کو اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیے ہوگا

۔۔۔۔

"لیکن اماں میں چاہ رہا تھا کہ گل کی بھی ساتھ ہی کر دیتے ہیں شادی آخر کو بڑی بیٹی ہے گھر کی

۔۔۔۔"

قیوم ہمدان کی بات پر رضیا کا چہرے کا رنگ یکسر تبدیل ہوا۔۔۔۔

"ہاں گل کی بھی کرنی ہے کوئی اچھا رشتہ آئے تو بات چلاؤں نہ۔۔۔۔"

"اب تو ہوش کے ناخن لے لو میرا ان ایک باپ کا فرض ہی نبھانے کیلئے اس کے بارے میں سوچ لو۔۔۔۔"

اماں کی پر امید نگاہیں میرا ان ہمدان پر اٹھیں۔۔۔۔ لیکن وہ تو ایسے نظر آرہے تھے جیسے یہاں ہیں ہی نہیں لا تعلق بے زار۔۔۔۔

تھکی ہوئی نگاہیں واپس پلٹ گئیں نجانے اس کا دل کون سا پتھر بن گیا تھا جسے محبت کی لگاتار بوند بھی شق نہ کر سکی۔۔۔۔

ڈھیلے ڈھالے ٹراؤزر میں ملبوس فریش چہرہ لئے شہر یا ڈاؤنگ ایریہ میں داخل ہوا۔۔۔۔

بلند آواز میں سلامتی بھیج کر اپنی کرسی گھسیٹ کر براجمان ہوا۔۔۔۔

"اماں ابھی ہی بات کر لیں اچھا ہے نہ ہمارے سامنے اس کی رائے بھی آجائے گی۔۔۔"

رضیا کی بات پر تہمینہ کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمودار ہوئے۔۔۔۔

کس بارے میں بات ہو رہی ہے؟؟

شہر یار نے پہلے رضیا اور پھر اماں کو دیکھا؛

ناشتہ کرونے پتا چل جائے گا۔۔۔

اور باقی کہاں ہیں؟؟

"وہ لوگ گھوڑے گدھے سب بیچ کر سوئے ہیں اس لئے اٹھنے کی تو کوئی فکر ہی نہیں ہے

نہ۔۔۔"

یہ مہراں بھی نظر نہیں آ رہا؟؟

"وہ بھی سو رہے ہیں بابارات دیر تک جاگے تھے وہ بھی۔۔۔"

شہریار نے جو س کا گلاس لبوں سے لگایا۔۔۔۔۔

"لو بھلا یہ بھی حد کرتا ہے بچوں کے ساتھ کچھ ہی بن جاتا ہے۔۔۔"

قیوم ہمدان نے نیکن سے منہ صاف کرتے ہوئے کہا؛

"کوئی تو بڑا اس گھر میں سمجھدار ہے جس کو اپنے رشتوں پر عبور حاصل ہے۔۔۔"

اماں کی بات پر جہاں قیوم ہمدان کو سانپ سونگھا تھا وہیں میران نے پہلو بدلا۔۔۔

"شہریار ناشتے سے فارغ ہو تو صحن میں چلیں آنا۔۔۔"

کوئی خاص بات دادی؟؟؟

"ہاں خاص ہی ہے لیکن ناشتے سے زیادہ نہیں۔۔۔"

دادی مسکرا کر کہتیں ڈانگ ایریہ سے نکل گئیں۔۔۔۔۔

"حد کرتی ہیں اماں بھی خوشی کے موقع پر طنز کرنا بھی نہیں بھولتیں۔۔۔"

رضیا کڑھ کر برتن سمیٹنے لگی جبکہ تہینہ نے سکھ کا سانس لیا شہریار سے کچھ بعید بھی نہ تھا بات سن کرتے سے اکھڑ جاتا۔ تو کیسے سامنا کرتی وہ رضیا کا۔۔۔۔۔ کہنے کو وہ گھر کی بڑی بہو تھیں لیکن رعب میں رضیا کے رہتیں۔۔۔۔۔

"دادی گستاخی معاف لیکن میں علیشہ سے شادی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔"

شہریار نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ رکھیں تھیں۔۔۔

کوئی اور پسند ہے؟؟؟

دادی کے صحیح اندازے پر وہ انھیں تعجب سے دیکھنے لگا۔۔۔

"تمہارے باپ کی ماں ہوں اس کی رگ رگ سے واقف ہوں تم تو پھر اسی کی اولاد ہو۔۔۔۔"

آپ صحیح سمجھیں دادی میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں۔۔۔"

"دیکھو شہریار برادری سے باہر تو سوچنا بھی نہیں ہاں کوئی جاننے والی ہے تو ضرور بتاؤ تمہارے ساتھ کوئی زبردستی نہیں ہوگی۔۔۔"

دادی نے سچاؤ سے کہہ کر اس کو پر سکون کر دیا وہ نارمل انداز میں صوفے کی بیک سے ٹیک لگا گیا۔۔

"برادری کی تو آپ ٹینشن نہ لیں دادی اور ذات کیا خاندان بھی اپنا ہی ہے آپ کو خوشی ہوگی میری پسند سن کر۔۔۔"

چہرے سے پھوٹی روشنی دل کے کھلنے کا راز افشاں کر رہی تھی۔۔۔۔

کون ہے وہ اب بتا بھی دے کیوں دادی کا ضبط آزما رہا ہے؟؟

"گل دادی زرینہ گل میری پسند ہے اور میری اولین چاہت اور محبت بھی۔۔۔"

دادی کا چہرہ یک دم سپاٹ ہوا یہ وہ خواہش تھی جو انہوں نے بھی کی تھی لیکن خواہش کا پورا ہو کر سامنے آنا بہت سے جھگڑوں کا سبب بن سکتا ہے۔۔۔

کیا ہوا دادی آپ کو پسند نہیں آئی میری بات؟؟؟

وہ دادی کی خاموشی کو محسوس کر کے گویا ہوا۔۔۔

"مجھے کیوں نہیں آئے گی پسند لیکن تمہارے ماں باپ کو یہ بات گراں گزرے۔۔۔"

"دادی یہ ان کا مسئلہ ہے میرا نہیں زندگی میں نے گزارنی ہے میرا حق ہونا چاہیے شادی کے فیصلہ پر اور آپ نے ہی کہا تھا کہ کوئی زبردستی نہیں ہوگی۔۔۔"

"میں نے صورت حال تمہارے سامنے رکھ دی ہے اپنے ماں باپ کو اب تم ہی سنبھالو میں تمہارا انکار ان تک پہنچا دوں گی۔۔۔۔"

"بہتر دادی۔۔۔"

وہ سوچوں کے تانے بانے بننے لگا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ایوب خان" "سلطان خان کا بایاں ہاتھ، اس کا چھوٹا بھائی اور ہم راز۔۔۔"

دروازے کے کھلنے پر گھپ اندھیرے کمرے میں روشنی نے اس کی آنکھیں چھندیا دیں۔۔۔

کون کون ہو تم؟؟؟؟؟؟

آواز میں نقاہت پہناں تھی آخر کو تین دن کی بھوک پیاس تھی۔۔۔۔

تمہاری موت ہوں ایوب خان!!!

وہ اس کے برابر چمیر گھسیٹ کر بیٹھ گیا پاؤں پہ پاؤں چڑھائے شہانہ انداز میں بیٹھا وہ کسی

ریاست کا بادشاہ معلوم ہوتا انداز و اطوار کسی شہنشاہی سے کم نہ تھے۔۔۔

موت لیکن میں میں !!! میں نے کیا کیا ہے تمہارا؟؟؟

کانٹے اگلے گلے سے بمشکل آواز نکال کر وہ ہکلاتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

سلطان کا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے؟؟؟؟

وہ سپاٹ لہجے میں بولا تو دوسری جانب سناٹہ چھا گیا:

"میں اس کا بھائی ضرور ہوں نہ کہ اس کا ہم راز جسے وہ ہر بات سے آگاہ کرے۔۔۔۔"

"دیکھو ایوب موت تو تمہاری پکی ہے دردناک یا پھر آسان اس کا فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے

۔۔۔۔"

وہ اس کی بات کو نظر انداز کر کے سرد لہجہ میں گویا ہوا۔۔۔۔

"تو پھر مار دو لیکن میں سلطان کا کوئی راز فاش نہیں کروں گا۔۔۔۔"

"اچھا ہوا جلد فیصلہ کر لیا تم نے۔۔۔۔"

کاشف !!!

ہاں صاحب !!!

کاشف نامی آدمی اس کی ایک پکار پر حاضر ہوا۔۔۔

"بھوکے کتوں کو چھوڑ دو اس پر۔۔۔۔"

وہ تلخ مسکراہٹ کے ساتھ کہتا ٹھہ کر جانے لگا تو ایوب کی پکار پر رکا۔۔۔

میں بتاتا ہوں پلیز ایسا مت کرنا۔۔۔۔،

"خوش نصیب ہو جو دوسرا موقع دے رہا ہوں ورنہ شایان کسی کو موقع نہیں دیتا بلکہ آخری

موقع بھی چھین لیتا ہے۔۔۔۔۔"

شایان کی سرد پھنکارتی آواز ریٹھ کی ہڈی میں سنسنساہٹ پیدا کر گئی۔۔۔۔

"سلطان یہاں زینب نامی بچی کو لینے آیا تھا جسے اس نے منور سے لاکھوں کے دام میں خریدا تھا

وکی سلطان کا آدمی تھا جس کے پاس وہ بچی تھی سلطان کا اگلا قدم اسے دبئی لے جا کر اپنے کلب

کی رونق بنانا تھا مشرقی حسن دبی میں ناپید ہے۔۔۔۔"

موت کی تلوار اپنے سر پر لٹکتی محسوس ہوئی اور وہ بھی ازیت ناک یہ تو وہ اچھی طرح جان گیا تھا

کہ وہ اس وقت شایان ڈیوڈ کی جیل میں ہے جرم کی دنیا میں ایک کامیاب نام۔۔۔۔ بقول اس

کے کہ جس طرح لوہے کو لوہا کاٹتا ہے اسی طرح جرم کو ختم کرنے کیلئے مجرم بننا لازمی ہے یہ

شریف انسان کے بس کی بات نہیں۔۔۔۔۔

لیکن تعجب کی بات یہ تھی کہ وہ تو خود مجرم ظالم و جابر تھا تو پھر جرم کو کیسے ختم کر سکتا تھا یا پھر

دنیا نے اسے اس لقب سے نوازا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔

نام بتاؤ کلب کا؟؟؟؟

"سینسیشن نائٹ کلب"

"لیکن تم سلطان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے کیوں کہ وہ سلطان نہیں ہے جو اس وقت یہاں موجود

ہے وہ صرف سلطان کا نام استعمال کر رہا ہے وہ بھی سلطان کا ایک مہرہ ہے۔۔۔۔"

تم مجھے گمراہ کرنا چاہ رہے ہو؟؟؟؟

شایان نے اچھٹی نگاہ سے دیکھا۔۔۔۔

"نہیں حقیقت سے آگاہ کر رہا ہوں سلطان کو میں جانتا ہوں وہ میرا بھائی ہے۔۔۔۔"

"تم مجھے نہیں جانتے ایوب خان اگر یہ بات جھوٹ نکلی تو تم موت مانگو گے لیکن تمہیں موت

نہیں ملے گی۔۔۔۔"

"تم سلطان کے شہر میں جانے کی غلطی نہیں کرنا ورنہ پاکستان آنا نصیب نہیں ہوگا۔۔۔۔۔"

بابا بابا بابا !!!

"اوہ واقعی چلو کوئی تو دم دار ہے ورنہ تم جیسوں کہ ساتھ لڑنے میں ذرا مزہ نہیں تھا۔۔۔"

"تم ہلکالے رہے ہو شایان۔۔۔"

ایوب نے اس کے قہقہہ پر دانت بھیجے۔۔۔

"بکو اس بند تم سے رائے نہیں مانگی انتظار کرو اس وقت کا جب میں سلطان حبیب خان کا کلب

خاک میں ملا دوں گا۔۔۔"

"کاشف اسے کھانا دیا اور ہاتھ پاؤں کھول دو اسے تنہائی دو ایسی تنہائی کہ اسے اپنے آپ سے بھی

وحشت ہونے لگے۔۔۔"

"جی سر جیسا آپ کہیں۔۔۔"

کاشف نے شایان کو دیکھے بنا سر ہلایا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اپنے انکار کی وجہ بتا اور وہ ٹھوس وجہ ہونی چاہیے۔۔۔"

تہینہ بیگم کا انداز پتھر یلہ اور سرد تھا وہ بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھنے لگا۔۔۔

"امی آپ کا یہ انداز مجھ پر واضح کر رہا ہے کہ آپ مجھ پر اسے ترجیح دے رہیں ہیں۔۔۔"

قیوم ہمدان نے بیگم کے تاثرات ملاحظہ کئے جو آریا پار فیصلہ کر دینے پر پر زور تھیں۔۔۔

"جو سمجھ رہے ہو سمجھ لو لیکن مجھے وہ وجہ جانی ہے جس کے بل بوتے پر آج تم پورے قد سے ماں

کے سامنے کھڑے ہو۔۔۔"

"امی میں علیشہ سے نہیں بلکہ گل سے شادی کرنا چاہتا ہوں محبت کرتا ہوں اس سے۔۔۔"

قیوم ہمدان کو ساٹھ والٹ کا کرنٹ لگا جبکہ تہینہ کو اپنی گویائی پر یقین نہ آیا۔۔۔۔

کیا؟؟؟

کیا کہا تم نے گل سے؟؟؟

"ہاں امی گل سے۔۔۔"

"مجھے یہ رشتہ منظور نہیں اگر اس کے علاوہ اور کوئی لڑکی ہوتی تو میں تھوڑا نرم پڑ جاتی لیکن گل

ہر گز نہیں۔۔۔۔"

تہینہ آپے سے باہر ہوتی بری طرح چیخی۔۔۔۔

کیوں آخر کیا پر خاش ہے آپ کو گل سے بتائیں امی؟؟؟

"تم جانتے ہو سب۔۔۔ بس کہہ دیا نہ!!! میں نے۔۔۔ نہیں تو نہیں۔۔۔"

وہ کمزور پڑنا نہیں چاہتیں تھیں۔ نگاہیں چرا کر لہجہ کو مضبوط رکھا۔۔۔

"میں گل کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گا۔"

سن رہیں ہیں آپ؟؟؟

تمہینہ نے خاموش بیٹھے قیوم ہمدان کو پکارا۔۔۔

"ہاں سن رہا ہوں اور دیکھ بھی رہا ہوں مجھے شہریار کی بات میں کوئی برائی نظر نہیں آئی۔۔۔"

"ہاں ہاں آپ کو کیوں آئے گی نظر بھتیجی کی محبت کی پٹی جو چڑھی ہوئی ہے آنکھوں پر۔۔۔"

"امی بابا اور بھائی کا فیصلہ اتنا برا بھی نہیں ہے گل آپ کو کئی درجہ بہتر ہے علیشہ سے۔۔۔"

"منہ بند رکھو تم سے کسی نے رائے نہیں مانگی۔۔۔"

تمہینہ نے شوہر کا غصہ عیشہ پر نکالا۔۔۔

: میں کہہ چکا ہوں امی آپ کو اپنا نظریہ بدلنا ہو گا تب جا کر آپ کو اچھے اور برے کی سمجھ آئے

گی۔۔۔"

شہریار کی آواز قدرے دھیمی اور مفاہمت پرست تھی

"باپ بننے کی کوشش مت کرو میرے۔۔۔ کر لینا خود ہی شادی اور لے آنا اس منحوس کو گھر

۔۔۔ لیکن میرے سامنے نہ آنا۔۔۔"

تہینہ بے دریغ جھاڑ کر روم سے نکل گئیں۔۔۔

وہ دادی کیلئے دودھ کا کپ لئے کچن سے نکل ہی رہی تھی کہ تہینہ کی آمد پر وہیں رک گئی۔۔۔

"اسلام و علیکم تائی جان۔۔۔"

"ختم کرو یہ پارسائی گل بی بی تم کتنی معصوم ہو سب کو پتا ہے۔۔۔"

کیا ہوا ہے تائی جان؟؟

گل ہقہ بقہ ان کے منہ سے نکلے الفاظوں پر غور کرتی رہ گئی۔۔۔

"واہ داد دیتی ہوں تمہاری بے خبری پہ یہ چالبازیاں کہاں سے سیکھ لیں تم نے ماں تو تمہاری

بچپن میں ہی انتقال کر گئی تھی کیا اماں تمہیں یہ ہی سبق دے رہیں ہیں کہ گھر کے بھائیوں پر

نظر رکھو اور ادائیں دکھا کر انہیں اپنی جانب راغب کرو بولو!!!

تہینہ نے اس کا بازو اپنے شکنجے میں لیتے ہوئے گھور کر اسے دیکھا:

گل اپنی ذات پر لگنے والی اس کیچڑ کی گندگی سے تڑپ اٹھی متضاد یہ کہ اس کی مری ہوئی ماں کو جن لفظوں میں یاد کیا گیا وہ صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ بیٹھی۔۔۔

"یہ جھوٹ ہے سراسر الزام ہے آپ مجھ پر تہمت نہیں لگا سکتیں۔۔۔"

کیا واقعی تہمت!!! پاگل سمجھ رکھا ہے تم نے مجھے۔۔۔

"میرا بیٹا جو میرے اگے سر نہیں اٹھاتا تھا وہ نہ کہ میرے اگے کھڑا ہوا ہے اور بد تمیزی کا مرتکب بھی ہوا ہے۔۔۔ تمہارا کیا دھرا ہے سب تمہاری شہ پر وہ اتنا پر یقین اور پر اعتماد تھا۔۔۔"

"تائی جان میں شہریار سے کچھ نہیں کہا ہے بہتر ہے آپ یوں چیخ چلا کر رانی کا پہاڑ مت بنائیں۔۔۔"

تہینہ تو گل کے لہجہ پر غصہ سے بولی۔۔۔ اندر سے وہ خوفزدہ تھی کہ پھر کوئی تماشہ کھڑا نہ ہو جائے۔۔۔ تہینہ کا ہاتھ اٹھا اور گل کے چہرے پر نشان ثبت کر گیا دودھ کا گلاس سنگ مرمر کے فرش پر گر کر چکنا چور ہو گیا۔۔۔

"بے حیا، بے شرم زبان دیکھو گز بھر کی ہے ایسی بد ذات کو میں اپنی بہو بناؤں گی ناممکن!!!"

ابھی جاوا اور انکار کر دو شہریار کو ورنہ تمہارا اس گھر میں رہنا دشوار کر دوں گی۔۔۔"

تہمینہ قہر بھری نگاہ ڈال کر تن فن کرتی چلی گئیں۔۔۔

وہ پلر سے لگی زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔۔

شہریار تم ایسا کیسے کر سکتے ہو مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔۔

وہ سر ہاتھوں میں تھامے سسکیاں دبانے لگیں۔۔۔

"کس نے مارا ہے تمہیں گل بتاؤ مجھے واضح نشان ہے انگلیوں کا تمہارے گال پر اس لئے

چھپانے کی غلطی ہر گز نہیں کرنا۔۔۔"

وہ تہمینہ کی بات پر اشتعال میں اٹھی۔۔۔ اس کا رخ شہریار کے کمرے کی طرف تھا۔۔۔

شہریار نے اس کے سرخ رخسار کو دیکھ کر ضبط سے مٹھیاں بھینچیں۔۔۔

تم نے تائی جان سے کیا کہا ہے؟؟؟

"مجھے گھماومت گل جو پوچھ رہا ہوں جواب دو اس کا۔۔۔"

"شادی کرنا چاہتے ہو مجھ سے ہاں!!!"

کب تم سے میں نے عہد و پیمانہ باندھے تھے۔۔۔؟

امی نے!! امی نے مارا ہے تمہیں؟؟؟

اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا۔۔۔

"ہاں مارا ہے خوش ہونہ تم یہ سن کر مجھے تم میں کوئی انٹریسٹ نہیں ہے شہریار ہمدان اور

افسوس سے کہنا پڑھ رہا ہے آج اپنا نایاب دوست بھی گنوا بیٹھی۔۔۔"

شہریار کو لگا جیسے اس کے پیروں سے زمین نکل رہی ہو وہ کیا کہہ رہی تھی وہ انکاری تھی محبت کی

۔۔۔۔

"تم غصہ میں ہو گل میں جانتا ہوں تم غصہ میں ہو میں کرتا ہوں تم سے محبت۔۔ اگر میں نے

امی کو بتایا تو کچھ برا نہیں کیا۔۔ لیکن ان کی یہ حرکت مجھے اندھی کھائی میں دھکیل گئی۔۔"

کیا کچھ نہیں تھا اس کی سرخ انگارہ آنکھوں میں گل نے بے اختیار نگاہیں چرائیں۔۔۔

"میں تم سے محبت نہیں کرتی سنا تم نے"

دھڑ دھڑ دھڑ!!! سارے خواب، سارے مان، سارے احساسات زمین پر بکھرتے چلے گئے

۔۔۔

گل تم غصہ میں ہونہ اسی لئے کہہ رہی ہو ہیں نہ۔۔۔؟

شہریار نے مغرور حسینہ کو التجائیہ انداز میں دیکھا:

"ایسے مت دیکھو شہریار علیشہبہ تمہارے لئے بہترین جیون سا تھی ثابت ہوگی میں منحوس

تمہاری زندگی کو برباد کر دوں گی۔۔۔"

گل نے بے دردی سے آنکھیں رگڑیں۔۔۔۔

خاموش!!

شہریار کی دھاڑ پر وہ کانپ گئی۔۔۔

آنکھوں لہولہان جیسے دل کا خون آنکھوں میں سمٹ آیا ہو۔۔۔۔

"کون ہوتی ہو تم ہاں خود کو منحوس کہنے والی آئندہ یہ لفظ تمہارے منہ سے سنا تو زبان کاٹ

دوں گا تمہاری سمجھی۔۔۔"

گل نے سہمی سہمی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"تم میرے لئے قیمتی ہو بہت اہمیت کی حامل جیسے انسان کیلئے سانس کی اہمیت ہوتی ہے جیسے

پھولوں کو پانی کی اہمیت از بر ہے۔۔۔"

کتنا حسین انداز تھا شہریار کا کیا وہ اتنی شوم سی قسمت والی تھی کہ ایک مرد اسے اس طرح چاہتا

۔۔۔ لیکن اس کی چاہت کا کیا وہ تو شہریار سے محبت نہیں کرتی تھی وہ تو اس سے محبت کرتی تھی

۔۔۔

"میں تمہارے لئے نہیں ہوں شہری یہ بات سمجھ لو خدا را مجھ لا وارث پر رحم کرو۔۔۔"

گل نے بے ساختہ ہاتھ جوڑے تھے

"ایسے مت کہو گل خدا کا واسطہ ہے تمہیں۔۔۔"

"یہ ہی حقیقت ہے شہریار میں کسی اور سے محبت کرتی ہوں آج سے نئی بلکہ کئی سالوں سے

۔۔۔"

محبت نے رد کیا تھا ایک محبت کو۔۔۔

وہ قدرت کی اس ستم ظرفی پر دہل گیا اتنا کہ زبان گنگ اور سوچ مفلوج ہو گئی۔۔۔

"میری محبت تم پر زور زبردستی کی قائل نہیں ہے گل لیکن میں علیشہبہ سے شادی نہیں کروں

گا۔۔۔ تم جاسکتی ہو۔۔۔"

دل کے ریزہ ریزہ ہونے پر وہ چیخنا چاہتا تھا چلانا چاہتا تھا بتا دینا چاہتا تھا کہ گل یہ کیسی محبت ہے

تمہاری کے ایک محبت کے سوالی کو خالی ہاتھ لوٹا رہی ہو کیا تم میں ایثار کا جذبہ نہیں ابھرا

۔۔۔۔

"ٹھیک ہے شہری تم نہ کرو عیشبہ سے شادی یہ تمہارا اپنا مسئلہ ہے لیکن پھر میرے پیچھے مت  
آنا کیوں کہ میں جہاں جاؤں گی وہ میرا اپنا ذاتی معاملہ ہوگا۔"

وہ اتنی بے حس خود غرض کیسے ہو سکتی ہے کیا وہ گل نہیں تھی۔۔۔

شہر یار نے اس کے قدموں کو کمرے سے نکلتے دیکھا۔۔۔ اور پھر ڈھے گیا ہاں وہ ہار گیا تھا اپنی  
محبت، شاید وہ اب کبھی محبت نہیں کر سکے گا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ بنا دستک دیئے کمرے میں داخل ہوئی تو سعد و سہج اور کشادہ بیڈ پر سینے کے بل لیٹا ہوا نظر آیا

--

کمر پر بری طرح گھسیٹ لگی تھی جس سے جگہ جگہ متاثرہ حصہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ سائڈ ٹیبل پر  
پڑی ٹیوب بھی کھلی ہوئی تھی۔۔۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر بیڈ کی جانب آئی۔۔۔

جھک کر دیکھنے پر معلوم ہوا کہ سعد سوچکا تھا۔۔۔

اب وہ کبھی ٹیوب کو دیکھتی اور کبھی اس کے بے خبر وجود کو۔۔۔ ایک نتیجے پر پہنچ کر اس نے

پہلے اپنے چہرے پہ آئی کچھ لٹوں کو کان کے پیچھے آڑ سا پھر ٹیوب اٹھا کر گھٹنوں کے بل بیڈ پر چڑھی اس کے ایسا کرنے پر سعد کی نیند ٹوٹ گئی۔۔۔

وہ گردن گھما کر آنے والے کو دیکھنے لگا۔۔۔

زینب ہاتھ میں ٹیوب لئے بیڈ کے کنارے پر ہی ساکت ہو گئی۔۔۔ سعد نے حیرانگی سے اسے دیکھا اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔ مسلسل دو دن کی اس بھاگ دوڑ میں وہ سو نہیں سکا تھا

تم یہاں کیا کر رہی ہو سوئی نہیں اب تک؟؟؟

وہ ایک نظر اسے وجود پر ڈال کر گھڑی کی جانب دیکھنے لگا جو رات کا ایک بج رہی تھی۔۔۔

"سونے ہی تو آئی تھی لیکن آپ کی کمر پر چوٹ دیکھی تو یہ لگانے لگی کہ آپ اٹھ گئے۔۔۔"

"سو جاؤ میں لگا چکا ہوں۔۔۔"

وہ اس کے ہاتھ سے ٹیوب لے کر ڈار میں رکھنے لگا۔۔۔

سعد پھر سابقہ پوزیشن میں چلا گیا تو زینب بھی جمائی لیتی ہوئی وہیں لیٹ گئی۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں دونوں کے خراٹے کمرے میں گونجنے لگے۔۔۔۔۔

یہ زینب کی مینشن میں پہلی رات تھی۔۔۔۔۔

"استاد میں ٹھیک ہوں بھلا چنگا ہوں مجھے بھی لے چلو اپنے ساتھ۔۔۔"

وہ دونوں اس وقت پیلس میں موجود تھے رات کا تہائی پہر تھا جب وہ یہاں پہنچے۔۔۔

"جمال ضد نہیں کرو تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو جہاز کا سفر صحیح نہیں ہوگا۔۔۔"

"استاد بستر پر پڑے پڑے زنگ لگ گیا مجھے اور پھر وہاں نجانے کیسے حالات پیش آجائیں دونوں

ہوں گے تو تسلی رہے گی۔۔۔"

"استاد یہ نہیں مانے گا تم لے جاؤ اسے۔۔۔۔"

۔ اکرام جو کب سے خاموش کھڑا جمال کی مسکین صورت دیکھ رہا تھا اس کے دفاع میں

بولے۔۔۔۔

"اچھا چلو پھر کر لو تیاری ورنہ تم دونوں نے کہاں جان چھوڑنی ہے۔۔۔"

شایان نے حامی بھری تو ان دونوں نے ہر رے کا نعرہ لگایا۔۔۔

"دماغ ٹھیک ہے دونوں کا اس گھر میں اور بھی لوگ ہیں۔۔۔"

شایان نے گھور کر ڈیٹا:

"سوری استاد دبئی جانے کا سن کر مجھ سے خوشی چھپائی نہیں گئی۔۔۔"

"اچھا اب منہ بند کرو اور جاو یہاں سے۔۔۔"

"سوٹ کیس میں کپڑے رکھ کر وہ پرفیوم اور دیگر استعمال کی چیزیں رکھنے لگا۔۔۔ نجانے کتنے

دن لگ جاتے اس مشن میں۔۔۔۔۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آخر کار اس نے وہ کر دیا تھا جس کا کبھی اس نے سوچا بھی نہ تھا۔۔۔ اس رشتہ کی حامی وہ جب دادی کے سامنے بھر گیا تھا تو دادی نے جانچتی نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھا جو دھواں دھواں ہو رہا تھا۔۔۔

وہ خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار آیا تھا گل کے علاوہ اس نے کسی کو اپنے خوابوں میں آنے کی اجازت نہیں دی تھی تو وہ کیسے ان چاہے وجود کو اپنا سا تھی بنا لیتا۔۔۔ لیکن وہ ایسا کر چکا ہے اس کی ہاں پوری حویلی میں خوشیاں لے آئیں تارتی خدینے کی یہ رسم دھوم دھام سے ہونا مقرر کی گئی تھی۔۔۔

وہ خوش نہیں تھا اپنی یہ شادی کی تارتی پر وہ افسردہ تھا۔۔۔ کئی دفعہ تو اس کے دل میں آیا کہ گل کو بھاگالے جائے یہاں سے اس سے زبردستی نکاح کر لے کم از کم وہ اس کے سامنے اس کے پاس تو ہوگی لیکن وہ ایسا نہ کر سکا وہ گل کو تکلیف میں کیسے دیکھ سکتا ہے باوجود اس کے کہ وہ

محبت کا دعویٰ ہے!!!!

آنسو قطرہ قطرہ گالوں سے لڑھک کر کالر میں جذب ہونے لگے۔۔۔

باہر تہمینہ بیگم مٹھائی کے ٹوکے لئے رضیا کے پورشن میں جانے کو تیار بیٹھیں قیوم صاحب کا

انتظار کرنے لگیں جو عشاء کی نماز پر ہنسنے مسجد گئے ہوئے تھے۔۔۔۔

سینے میں روتا تڑپتا کر لاتے دل کو کیسے سمجھائے کہ گل اس کیلئے نہیں تھی وہ کسی اور سے محبت

کرتی تھی۔۔۔ کون تھا وہ جو اسے شکست دے بیٹھا تھا۔

کیوں گل میرے ساتھ تم نے ایسا کیوں کیا آخر؟؟

کیا کمی تھی مجھ میں۔۔۔ میں تو تمہیں اپنی جان سے عزیز رکھتا تمہارے سارے دکھ درد کم

کر دیتا!!!!

وہ تھکیے میں منہ دیئے سسک رہا تھا وہ ہمت نہیں کر پایا اس سب ہنگامے کو روکنے کی جو اس کی

موت پر منائی جا رہے تھے۔۔۔ ہاں موت ہی تو ہوئی تھی اس کی محبت کی موت۔۔۔۔ تم

میرے معاملے میں ظالم کیوں بن گئیں گل۔۔۔۔ کاش میں تم سے نفرت کر سکوں کاش

!!!۔۔۔۔

سرکار دوزور پکڑتا جا رہا تھا لیکن اسے پرواہ نہیں تھی اپنے آپ سے یکسر غافل دل کی دنیا کے

تہہ و بالا ہونے پر وہ اپنے آپ کو سنبھال نہیں پارہا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تیار ہو گئیں تم؟؟؟

رضیائے کمرے میں جھانک کر پوچھا:

وہ جو آئینہ کے سامنے کھڑی لپ اسٹک لگا رہی تھی مڑ کر ماں کو دیکھنے لگی۔۔۔

"ماشاء اللہ۔۔ اللہ تمہیں حاسدوں کی حسد سے بچائے۔۔"

رضیائے نوٹ اس کے سر سے گھما کر صدقہ لیا۔۔

امی آپ مجھ سے ناراض ہیں نا؟؟؟

"اب نہیں ہوں میری جان چھوڑو سب کو اور اچھا سوچو۔۔"

امی کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ اس تاریخ میں گل نہ آئے؟؟؟

"میں بھی یہ ہی چاہتی ہوں لیکن یہ ناممکن ہے۔۔۔ مگر تم فکر نہ کرو میں اسے کچن میں

مصروف رکھوں گی نہ سامنے ہو گی نہ منحوست چھائے گی۔۔"

"یہ ٹھیک ہے امی۔۔۔ مجھے تو حیرت ہو رہی ہے شہر یار مان کیسے گئے میرے لئے؟؟؟

"ایسا تو ہونا ہی تھا میری بیٹی ہے ہی اتنی پیاری۔۔"

رضیانے اس کی پیشانی چومی۔۔۔

گھر کے تمام فرد آج میران ہمدان کے پورشن میں جمع تھے۔۔۔ گھر کے بڑے بیٹے کی تاریخ رکھی جا رہی تھی کچھ اضافی مہمان بھی آچکے تھے۔۔۔ دادی نے قیوم ہمدان کی آنکھوں میں افسردگی کی جھلک واضح محسوس کی۔۔۔

ایک سرد لمبی سانس کھینچ کر انہوں نے اس کے دل پر بیتنے والے درد کو خود پر محسوس کیا۔۔۔ کاش تم ہمت کر لیتے ہمدان تو آج یوں اس طرح تو نہ بیٹھے ہوتے۔۔۔

وہاں تھیں ایک زندگی گزار رہی تھی انہوں نے۔۔۔

قیوم ہمدان کی نگاہیں اٹھیں اور دادی سے ملیں تو بھولی بسری بے رونق مسکراہٹ ان کے کھدرے ہونٹ پر آئی۔۔۔۔۔

بھائی جان یہ لیں پڑھنا شروع کریں!!!!

میران ہمدان نے لمبے منہ کا ڈبہ جس کا سرا گول سا تھا قیوم ہمدان کی جانب بڑھایا۔۔۔

اوپری دھڑکن کھول کر اس میں سے گولڈن رنگ کا مخملی ورق نکالا اس ورق پر لکھی تحریر نہایت صاف اور عمدہ تھی۔۔۔

بچہ پارٹی اشتیاق سے انہیں دیکھنے لگی۔۔۔

دادی نے گل کو زبردستی اپنے ساتھ بٹھایا ہوا تھا ورنہ وہ تو یہ ہی سوچ کر وہاں چلی آئی تھی کہ  
کچن میں رہے گی تو باتیں بھی نہیں بنیں گی۔۔۔

قیوم ہمدان تاریخ پڑھ چکے تو یا ہوا کا شور بلند ہوا۔۔

ایک ہفتہ بعد باقاعدہ ان کی شادی شروع ہو جانی تھی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد گل عشبہ کو بھی وہیں لے آئی تھی۔۔۔

تہینہ نے اٹھ کر اس کا ماتھا چوما اور باری باری دونوں ہاتھوں میں گلاب اور موتیے سے بھرے  
گجرے پہنائے۔۔۔

جبکہ علیشہ منہ بنائے الگ تھلگ دادی کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی

گانوں کی آواز شہریار کے کمرے تک آرہی تھی جو اسے کسی تازیانے کی طرح لگی۔۔۔

اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ وہاں ٹھہرنا گاڑی کی چابی لئے وہ حویلی سے نکل گیا۔۔۔ کوئی بھی

وہاں نہیں تھا ورنہ اس کا اس طرح جانے پر ضرور ٹوکتا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میشن کے داخلی حصہ میں کافی رونق لگی ہوئی تھی جمال اور اکرام نے زینب کو پورا مینشن دکھایا

تھا جبکہ شایان سعد کو اپنے جانے کا مقصد بتانے لگا۔۔۔۔

کب نکلو گے دس تو بچ گئے؟؟؟

سعد نے اسے وقت کے گزرنے کا احساس دلایا۔۔۔۔

"آدھے گھنٹے تک نکلتا ہوں۔۔۔"

"جب تک میں نہیں آجاتا تو زینب کو ایک منٹ کیلئے بھی اکیلا نہیں چھوڑے گا۔۔۔"

سعد نے اسے گھورا۔۔۔

"سلطان کتے کی طرح زینب کو ڈھونڈ رہا ہے میں امید کر سکتا ہوں کہ تو میری غیر موجودگی میں

اس کو کھروچ بھی نہیں آنے دے گا۔۔۔"

"اور یہ ہی سہی وقت ہے اس کے سر غنّہ کا ٹھکانہ معلوم کرنے کا۔۔۔"

یہ اتنا آسان نہیں ہے شیر۔۔۔؟

"جانتا ہوں لیکن یوں ہاتھ دھرے نہیں بیٹھ سکتا۔۔۔"

تمہارے ذمہ زینب کو چھوڑے جا رہا ہوں۔۔۔"

اور کوئی حکم عالی جاں؟؟؟

سعد نے بھڑکتے ہوئے کہا۔۔۔ شایان کے ہونٹ پھیلے تھے۔۔۔۔۔

"وہ زینب خود دے دے گی۔۔۔"

"بھائی آپ کا گھر اتنا بڑا اور بہت اچھا ہے میں یہاں سے کبھی نہیں جاؤں گی۔۔۔"

وہ لیونگ روم میں داخل ہوتے لاڈ سے بولی۔۔۔

تو کس نے کہا ہے جاو!!

"یہاں رہو سکون سے کھاو پیو عیش کرو۔۔۔"

شایان نے اسے اپنے اور سعد کے بیچ بٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔

اور رہنے بھی دو۔۔۔!

سعد نے جلدے دل سے کہا۔۔۔

"دیکھا بھائی آپ نے جب سے میں یہاں آئی ہوں ان کا منہ اسی طرح بنا ہوا ہے۔۔۔"

زینب کو تو موقع مل گیا تھا۔۔۔۔۔

نہیں کرو سعد۔۔۔!

شایان نے گھرک کر کہا تو وہ منہ بناتا ٹیک لگا گیا۔۔۔

جمال نک سک ساتیار شیار سفری بیگ تھامے چلا آیا۔۔۔۔

چلیں استاد فلائٹ کا ٹائم ہو گیا۔۔!

کہاں جمالی آپ کہاں جارہے ہیں؟؟؟

زینب کی بے صبری پر جمال کی بتیسی نکلی۔۔۔۔

شایان نے اسے کینہ تو ز نظروں سے دیکھا جس کو بات کی نوعیت کا ادراک ہوا۔۔

پاگل خانے چھوڑے جارہا ہوں آپ کے جمالی کو۔۔۔!

لفظوں کو چباتے ہوئے کہا تو اکرام نے منہ پر ہاتھ رکھ کر مسکراہٹ چھپائی۔۔ جبکہ جمال کا منہ کھل گیا۔۔

بھائی ویری فنی بتائیں نہ؟؟؟

"پوری چلا کو ماسی ہے اور شیر و کہتا ہے معصوم ہے۔۔"

سعد نے بڑبڑاتے اس چھوٹی آفت کو دیکھا جو محض ایک مہینہ میں اس کی جگہ لے چکی تھی

۔۔۔۔

"گڑیا ہم ایک کام سے جارہے ہیں تب تک آپ سعد کے ساتھ رہو گی اکرام بھی آپ کے

ساتھ ہو گا اور پریشان نہ کرنا۔۔۔۔"

سعد کے تاثر کچھ ڈھیلے پڑے شایان کی بات پر۔۔

کسے پریشان نہ کروں اور جمالی کیوں جا رہا ہے اسے بھی چھوڑ دیں۔۔۔؟

"اکرام کو۔۔۔۔"

شایان نے شرارت سے سعد کو دیکھا۔۔۔

سعد اپنے آپ کو لاپرواہ ظاہر کرنے کیلئے موبائل میں مصروف ہو گیا۔۔۔۔

اچھا نہیں کروں گی پر یہ تو بتائیں آپ جا کہاں رہیں ہیں؟؟؟

"دبئی۔۔"

جمال ہے جو جمال کو اپنی زبان پر قابو ہو۔۔۔

"جمال اگر تم نے اپنی شکل گم نہ کی تو مینشن سے اٹھا کر باہر پھینک دوں گا۔۔۔"

شایان کا پارہ ہائی ہوا۔۔۔

وہ زینب کو باتوں میں بہلا رہا تھا لیکن جمال اس کیلئے دشواریاں پیدا کر رہا تھا۔۔۔

سعد کا بے وجہ قہقہہ بلند ہوا۔۔۔

پہلے والی بات کا بدلہ لیا گیا تھا۔۔۔

گڑیا آپ کو اجازت ہے جتنا دل کرے اسے تنگ کر میں آوں تو اس کے سر پہ بال نہیں ہونے  
چاہئیں۔۔۔!

کمینہ۔۔۔!

سعد نے وہاں سے راہ فرار اختیار کی۔۔۔۔

کیا ہوا تمہارا منہ کیوں اتر گیا؟؟؟

سعد باہر گیا تو اب وہ مکمل طور پر زینب کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔

کیا ایسا نہیں ہو سکتا آپ نہ جائیں؟؟

جیسا موڈ تھا لہجہ بھی اسی طرح تھا بچھا ہوا۔۔۔

کیا میری گڑیا کو باربی ڈولز، باربی ہاوس نہیں چاہیے وہ بھی بڑا والا۔۔۔!

شایان تو کبھی اتنا نرم مزاج نہیں رہا تھا یہ انقلاب تو زینب کی آمد کے بعد ہوا تھا اکثر سعد بھی

اسے پہروں دیکھے چلا جاتا بھلا کوئی اتنا بھی بدل سکتا ہے۔۔۔۔

"ہاں چاہیے کیوں نہیں چاہیے۔۔۔"

وہ بھولپن سے اثبات میں سر ہلاتی بولی۔۔۔

تو پھر جاؤں گا نہیں تو لاؤں گا کیسے۔۔۔؟

اچھا!!!

یہ بات ہے تو پھر آپ جلدی آجائے گا۔۔۔'

زینب کی بات تبدیل کرنے پر شایان مسکرایا تھا۔۔۔

سعد کو بلکل بھی تنگ نہیں کرنا وہ جو کہے بنا سوال و جواب کئے مان لینا ٹھیک ہیں نا۔۔۔؟

وہ اسے سمجھا رہا تھا یا شاید پابند کر رہا تھا۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔"

سعد جو ایک بار پھر اسے یاد دہانی کروانے آیا تھا اس کی بات سن کر مسکرا دیا۔۔۔

زینب تم کتنی ہی چلا کوماسی سہیں لیکن ایسے مردہ شخص کو ہسنا سکھا دیا جسے میں نے اپنی پچیس

سالہ زندگی میں کبھی مسکراتے نہیں دیکھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"امی بھوک لگ رہی ہے ہم کب تک ایسے پھرتے رہیں گے اب تو میرے پاؤں بھی دکھنے

لگے ہیں۔۔۔"

بڑی سی کالی چادر میں اپنا آپ چھپائے وہ حسرت بھری نگاہوں سے ان بڑے بڑے بنگلوں پر  
ڈالتے اس کا ننھنا سا ہاتھ پکڑے سڑک کے کنارے چل رہی تھی اپنے چار سالہ بیٹے کی بات پر  
دل ڈوب کر ابھرا۔۔۔۔۔

میرا شہزادہ تو مضبوط ہے نہ وہ ان چھوٹی چھوٹی

تکلیفوں سے لڑنا جانتا ہے ہیں نا؟

وہ اس کے روبرو بیٹھ کر ڈبڈباتی آنکھوں میں بہادری سے بولی۔۔۔۔۔

پہلے والی حسرت اور بے بسی کا شبہ تک نہ تھا۔۔۔۔۔

بچہ اپنی ماں کے پختہ یقین کو دیکھ ہتھیلی سے آنکھیں رگڑنے لگا۔۔۔۔۔

"تم مرد ہو فانی۔۔۔ اور مرد کبھی نہیں روتے۔۔۔"

اس عورت کے لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی وہ چار سالہ بچہ اپنی ماں کی سنجیدہ آنکھوں میں

پتھر کیلے تاثر دیکھ کر ابلتے ہوئے آنسوؤں کو روکنے کی سعی کرنے لگا تھا جو پاؤں میں اٹھنے والی

ٹیسوں سے آنکھوں میں جمع ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

اس بچے کا وہ پہلا قدم تھا جو اس نے اپنی ماں کی دلیری اور بہادری کو اپنانے کیلئے اٹھایا تھا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کے تہائی پہرہ حویلی میں داخل ہوا تو ہر سونائٹ بلب کی مدہم روشنی نے اس کا استقبال کیا۔۔۔۔

بے تحاشہ سگریٹ پھونکنے سے آنکھیں خطرناک حد سرخ اور ہونٹ نیلے ہو رہے تھے۔۔۔۔

اس نے کسی کے ناہونے پر سکھ کا سانس لیا اور سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔۔  
شاہ لیا تو کشیدہ اعصاب پر سکون محسوس ہوا۔۔۔۔۔

نیند تو جیسے روٹھ ہی گئی تھی آنکھوں سے۔۔۔۔ گھٹن کا احساس ہوا تو لان میں کھلنے والی کھڑکھی کے پٹ واگئے۔۔۔۔۔

سر سراتے پیڑوں سے ٹکراتی ہو اس کے چہرے کو چھو کر گزری۔۔۔۔۔  
کچھ دیر آنکھیں موند کر وہ وہیں کھڑا رہا۔۔۔۔۔

تھکن حد سے سوا تھی دل کو بہلانے کی تگ و دو جو ذہن کے ہزاروں حیلے، بہانوں کی تجویز دیتا دل کو جھکانے پر مجبور کرتا جنگ کرنے پر تلا ہوا تھا۔۔۔۔ مگر صلح پسند دل، ذہن کی ناسنتے ہوئے اپنے موقف پہ آڑا تھا۔۔۔۔۔

نگاہیں خاموش ماحول پر گھما کر وہ ہٹنے ہی لگا تھا تبھی نوارے کے قریب جلتی سات رنگوں کی

لائٹس وہاں موجود وجود کو واضح کر رہیں تھیں۔۔۔

جلتی انکھیں چھوٹی کر کے وہ دیکھنے لگا کہ کون ہو سکتا ہے۔۔۔ اس کی جانب نازک پشت تھی

۔۔۔ لمحہ کے ہزاروں حصہ میں وہ پہچان گیا۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی قدم اس کی جانب چل پڑے۔۔۔

ہاہ!!!!!! کاش وہ اپنے دل پر عبور حاصل کر سکتا۔۔۔

کیا تم اپنے فیصلے پر پچھتا رہی ہو؟؟؟

وہ اس کی پشت پر کھڑا استفسار کرنے لگا۔۔۔ وہ یہاں آ تو گیا تھا لیکن نگاہیں ملانے کی ہمت اس

میں نہیں تھی۔۔۔

گل نے جانی پہچانی آواز پر گھٹنوں سے سر اٹھایا۔۔۔

تم کیوں آئے ہو یہاں شہری؟؟؟

وہ اس کا سوال نظر انداز کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

شہریار کو اپنا رد کیا جانا گہری کھائی میں دھکیل گیا۔۔۔۔۔

گل تم اتنی سنگ دل تو کبھی نہیں رہیں۔۔۔؟

ٹوٹا بکھرا لہجہ گل کو پچھتاوا ہوا۔۔۔۔

"شہریار مجھ پر غور کرنے کی بجائے عشبہ کی ذات میں دلچسپی لو۔۔۔۔"

گل کا ٹیلا لہجہ اس کو دو حصوں میں تقسیم کر گیا۔۔۔۔

وہ قدم بڑھا کر اس کے قریب آیا اور بازو سے پکڑ کر اسے اپنے روبرو کیا؛

"تم سمجھتی ہو زبانی کلامی کہنے سے دل کو بہلایا جاسکتا ہے تو بہت غلط سوچتی ہو تم۔۔۔"

تمہیں میری دیوانگی نظر نہیں آتی۔۔۔ آنکھوں کو پڑھنا نہیں جانتی یا جان بوجھ کر انجان بن

رہی ہو۔۔۔۔"

حد میں رہو شہریار اس دن کی حرکت پر میں نے تمہیں کچھ نہیں کہا تو کمزور مت سمجھو۔۔۔

وہ اس کے بازو پکڑنے پر چوٹ کرتی ہوئی غصہ سے بولی۔۔

اگر تم دیوانے ہو تو میں بھی پاگل ہوں۔۔۔ تمہیں میرا روزانہ یہاں بیٹھنا نظر نہیں آتا کیا

۔۔۔؟

میں شوقیا نہیں بیٹھتی یہاں شہریار ہمدان۔۔۔

انکھوں کی سفیدی نہیں بتاتی کہ یہ کسی کے انتظار میں پتھر ہو چکی ہیں۔۔۔ یہ کیسی خود غرضی ہے کہ تمہیں صرف اپنی محبت نظر آرہی ہے۔۔۔ میرا پاگل پن نظر نہیں آتا تمہیں۔۔۔

کیا اسی لئے کہ میں منہ سے نہیں بولتی۔۔۔؟

"یہ جوان سب کے طعنہ، تشنہ، گھٹیا الزامات برداشت کئے بیٹھی ہوں صرف اس آس پر کہ وہ آئے گا اور پورے حقوق کے ساتھ مجھے یہاں سے لے جائے گا تب میں کسی کی نہیں سنوں گی۔۔۔"

وہ دم سادھے، لب بھینچے اسے سن رہا تھا نجانے کہاں سے آگئی تھی اتنی ہمت اس میں وہ جتنا حیران ہوتا کم تھا۔۔۔

وہ واقعی بڑے دل کا مالک تھا جی تو اس کیلئے دل کی دنیا جاڑ کر بھی مطلبی لفظ کا تمغہ سجا کر بھی لبوں پر قفل ڈال رکھا تھا۔۔۔

وہ کمزور یا بزدل ہر گز نہیں تھا دو منٹ میں اس کی سنے بغیر اسے حاصل کر سکتا تھا۔۔۔

"جسم کا حاصل کرنا کیا حاصل کرنا ہوا گل کی روح تو اس کے پاس تھی۔۔۔"

محبت کی توہین تھی جبراً اور زبردستی۔۔۔

محبت کی پہلی سیڑھی عزت ہے اور اس نے کی بھی تھی لیکن گل شاید سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی

-----

وہ اس کی سن کر چلا گیا جبکہ وہ ایک بار پھر آسمان تلے تنہا رہے گی۔۔۔۔۔  
 اسے یہاں بیٹھے دو سے تین گھنٹے ہو چکے تھے۔۔۔ ایک دم بیزاریت سی محسوس ہوئی تو اپنے اور  
 دادی کے مشترکہ کمرے کی جانب چل دی۔۔۔۔۔

دل دکھا کر بھلا کون سکون سے رہا ہے!!!!!!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لمبی لمبی عمارتوں کو دیکھتا وہ تار کول کی پختہ سڑک کنارے چل رہا تھا۔۔۔۔۔ کل ہی وہ اور جمال  
 دبئی پہنچے تھے۔۔۔۔۔

زینب کی روتی آنکھیں دیکھ کر اسے اپنا دل بھینچتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔  
 ایک تو زینب کا پاسپورٹ نہیں بنا تھا دوسرا وہ اسے مر کر بھی یہاں نہیں لانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔  
 لونگ کوٹ میں ہاتھ ڈالے وہ اسٹریٹ لائٹ کی روشنی میں آتے جاتے مسافروں کو دیکھنے لگا

-----

کتنا پاک اور عظمت والا ہے یہ ملک جہاں پلید انسانوں نے یہاں پلیدگی مچائی ہوئی تھی

اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شہر اس ملک میں واقع ہے اس سے زیادہ  
اس ملک کی کیا عظمت ہونی تھی۔۔۔۔

چاہے اس مشن میں میری جان کیوں نہ چلی جائے میں یہاں سے ان گندے کیڑوں کا خاتمہ  
کروں گا۔۔۔ میں اپنے سامنے ان کے پاک شہر کی حرمت نہیں ہونے دوں گا۔۔ شاید یہ  
کام ہی میرے لئے مغفرت کا سبب بن جائے۔۔۔

جمال اپارٹمنٹ میں آرام کر رہا تھا وہ سرسری سادیکھنے اور راستوں سے جان پہچان کیلئے نکل آیا

مغربی ممالک کی ہوا اسے یہاں محسوس ہو رہی تھی نفرت کی ایک لہر اس کے گرد پے میں دوڑ  
گئی۔۔۔

کثیر تعداد میں لمبا سفید چغہ پہنے لوگ دیکھائی دیئے۔۔۔۔

ایک پل سے گزرتے وہ سائن بورڈ پر لکھی تحریر پڑھنے لگا۔۔۔ جو عربی اور انگریزی دونوں  
میں لکھی تھی۔۔۔۔

یہ پل ایک شہر سے دوسرے شہر تک باآسانی جانے کیلئے بنایا گیا تھا۔۔۔ جو دو شہروں کے

درمیان میں مضبوط اور کافی بڑا بنا تھا۔۔۔۔۔

وہ چلتے چلتے کافی دور نکل آیا تھا۔۔۔۔۔

کل وہ یہاں سے آگے کا ارادہ کرتا ہوا واپس پلٹ گیا۔۔۔۔۔

مین گیٹ کے کی ہول میں چابی گھمائی اور اندر بڑھا۔۔۔

دوسفری بیگ ایسے ہی رکھے ہوئے تھے۔۔۔ وہ افسوس سے سر ہلاتا دونوں ہاتھوں میں بیگ

اٹھائے دوسرے کمرے میں لگیا۔۔۔۔۔

بھوک ستائی لیکن پہلے شاور لینے کا سوچتا وہ کپڑے نکال کر کمرے میں بنے لکڑی کا دروازہ کھول

کر اندر بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قریب پندرہ بیس منٹ میں وہ گیلے بالوں کو گرگڑتا چھوٹے سے کچن کی جانب چلا آیا۔۔۔

جمال نیند بھری آنکھیں اور جمائی لیتے منہ کے ساتھ وہاں آیا۔۔۔۔۔

"استاد مجھے تو بہت اچھی نیند آئی قسمے۔۔۔۔۔"

وہ سنگ پر جھکتا منہ پہ پانی کے جھپکے مارنے کے بعد بولا۔۔۔۔۔

آملیٹ بنانے کیلئے آنڈے پھینٹ رہا تھا اسے گھور کر دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

"چلو اب کھانا بناواتے میں بھی نیند لے لوں۔۔"

شایان جتنی نظریں ڈال کر کچن سے نکل گیا جبکہ جمال اپنی بے لگام زبان پر بیچ و تاب کھانے لگا

---

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دادی شہری کہتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے تو پھر وہ میرے دل کی بات کیوں نہیں سمجھتا؟؟؟

اسے خود بھی دکھ ہوا تھا وہ جان بوجھ کر شہری کو دکھ دینا نہیں چاہتی تھی لیکن لیکن وہ اپنے اس

دل کا کیا کرتی جسے بس ایک ہی شخص کی تمنا تھی چاہت تھی۔۔۔۔

کچھ کہا ہے اس نے؟؟؟

دادی نے اچھنبے سے پوچھا۔۔۔۔

"بہت کچھ کہتا ہے دادی کل رات بھی بہت کچھ کہا تھا تب میں نے اسے جھڑک دیا۔۔"

آنکھوں پہ چھائی افسردگی اس سے پچھتاوے میں بدلی ہوئی تھی۔۔۔۔

"وہ بھی تو پیار کرتا ہے تم سے۔۔۔"

"دادی عشبہ بھی تو اس سے محبت کرتی ہے دیکھا نہیں آپ نے جب سے تاریخ طے ہوئی ہے

کس طرح کھلی کھلی سی رہتی ہے مجھے اگر اس شخص سے محبت نہ ہوتی تو تب بھی میں عشبہ سے

اس کی محبت نہیں چھین سکتی کبھی نہیں دادی۔۔۔"

"یہ تو نصیب کی بات ہوتی ہے گل دل کو قابو میں رکھنا پڑتا ہے جیسے اپنے نفس کو ہم قابو میں رکھتے ہیں نجانے کتنی ہی خواہشات بیدار ہوتی ہیں دل میں اگر ہم اس کی سننے لگے تو پھر زندگی گزارنا دشوار ہو جائے گا۔۔۔ بہت سی خواہشات کا گلہ گھونٹنا پڑتا ہے۔۔۔"

دادی اگر وہ کبھی نہیں آیا تو؟؟

انکھوں میں ہلکورے لیتا خوف لیے وہ خدشات کے زیر اثر تھی۔۔۔

اللہ جانتا ہے گل۔۔۔

اللہ کو پسند نہیں ہے گل کہ اس کے بندے اس سے غافل ہو جائیں۔۔۔!

دادی میں نماز تو پڑھتی ہوں پھر کیسے غافل ہو سکتی ہوں۔۔۔۔۔؟

وہ فرض ادا کرتی ہونہ تم اللہ سے بھی ویسی ہی محبت کرتی ہو جیسے اس سے کرتی ہو۔۔۔۔۔؟

دادی کی بات پر وہ چونک کر انھیں دیکھنے لگی۔۔۔

جس طرح اس کی یاد میں گزارتی ہو اسی طرح اللہ کی بھی یاد تمہارے ساتھ ہوتی ہے۔۔۔۔۔؟

وہ لاجواب ہوئی تھی۔۔۔

"نہیں دادی لیکن میں اس سب میں بے بس ہوں۔۔"

"بے بس نہیں ہو گل تم وہ ہی کر رہی ہو جو نفس چاہتا ہے۔۔۔"

دادی نے پختہ لہجے میں اس کی بات کی تردید کی۔۔

وہ تمہارے سامنے نہیں ہے تو تمہارا نفس تمہیں بہلاتا ہے کہ آجائے گا۔۔

چلو اگر آ بھی گیا تو کیا گارنٹی ہے کہ وہ تم سے محبت کرتا ہو گا۔۔؟

دادی ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ نہیں دادی ایسا نہیں ہو سکتا کبھی تو اس کے دل نے یاد کیا ہو گا میری

محبت اتنی بودی اور کمزور نہیں ہے دادی۔۔۔۔

اس کا لہجہ کمزور نہیں تھا پھر بھی الفاظ میں لڑکھڑاہٹ واضح تھی۔۔۔۔

"اللہ کی محبت تم سے زیادہ مضبوط اور بھرپور اثر رکھتی ہے۔۔۔۔ اور اسے ناگوار گزرتا ہے

کہ جس بندے کو اس نے بنایا، وہ ہی بندہ اپنے جیسے بندہ کی طلب میں اپنے بنانے والے کی محبت

سے غافل ہو جائے۔۔۔"

دادی کی نظریں کسی زاویہ پر ٹھہری ہوئی تھیں۔۔۔

دادی میں نہیں بھولی اللہ کو۔۔۔ آپ سمجھتی کیوں نہیں ہیں۔۔۔"

وہ جھنجھلا کر گویا ہوئی۔۔۔

"دادی مجھے آپ کی گہری باتیں نہیں آتیں سمجھ۔۔۔"

اب وہ پریشانی سے بولی۔۔۔

"آجائیں گی گل جب وہ تمہیں اپنے لئے چن لے گا تو تمہیں میری ساری کہی باتیں سمجھ

آجائیں گی۔۔۔"

دادی نے اس کا سر تھکیہ پر رکھ کر کہا؛

اور وہ بس غور ہی کرتی رہ گئی جبکہ دادی ناشتے کیلئے جا چکیں تھیں۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آپ کے پاس کوئی کام نہیں ہے کیا۔۔۔؟

وہ اسے ایل ای ڈی کی جانب دیکھتا بولی۔۔۔

کیوں پوچھ رہی ہو؟؟؟

سر سری نگاہ سے دیکھتا دوبارہ اسکرین کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔

"دل چاہ رہا ہے۔۔"

اکرام کے پاس چلی جاوا گر بور ہو رہی ہو تو۔۔؟

وہ اس کی بیزاریت محسوس کرتے ہوئے بولا۔۔

اکرام کا بچہ گھر میں ہو گا تو جاؤں گی نہ صبح سے نجانے کہاں گیا ہوا ہے۔۔

وہ۔ کچھ زیادہ ہی ان دونوں سے فری ہو گئی تھی جبھی عمر کا لحاظ کئے بنا ان کے نام لیتی۔۔

"زینب اکرام بڑا ہے بھائی بولا کرو۔۔۔"

وہ ڈپٹ کر بولا۔۔۔

"آپ کونہ کمدوں بھائی۔۔ ہوں۔۔۔!"

وہ سخت چڑی تھی جبھی منہ کا تیرٹھا زاویہ بنا کر بولی۔۔۔

زینب۔۔۔!!

سعد کی تنبیہ پر وہ اٹھ کر چلی گئی۔۔۔

اس کا بھی انتظام کرنا پڑے گا۔۔۔ وہ سوچ کر ایک نمبر ڈائل کرنے لگا۔۔۔

تبھی شیر وکالنگ پر چونکا۔۔۔

اس کا جانا ایک میسٹری تھا یقیناً کوئی بات تھی جیھی وہ اسے کال کر رہا تھا۔۔۔

ہاں شیر و سب ٹھیک ہے نا۔۔۔؟

سعد کے لہجہ میں فکر تھی۔۔۔

دیکھ لیتا ہوں۔۔۔ گر میں وہاں جاؤں گا تو پھر زینب؟

کیا اکرام کے پاس چھوڑنا ٹھیک ہے؟؟؟

"فلحال میں جائزہ لیتا ہوں حالات کا دوبارہ کال پر سیچویشن بتاؤں گا۔۔۔"

بمشکل پانچ سیکنڈ کی بات کر کے اس نے فون رکھا تھا۔۔۔

"سعد بھائی سلطان اس شہر سے جا چکا ہے۔۔۔"

اکرام کی اطلاع پر اس نے سانس خارج کی۔۔۔

ہمممممم!!

"نظر رکھو۔۔۔ ایوب کو لئے بناوہ جانے والا تو ہے نہیں ہو سکتا ہے ہمیں یہ ظاہر کروا رہو کہ وہ گیا

ہوا ہے۔۔۔"

"ممکن ہے لیکن یہ خبر سچی ہے کہ اس بار وہ لیلیٰ کو روپوش کروا چکا ہے اسے ڈر ہے کہ ہم اس کی

عورت کو محاذ بنائیں گے۔۔۔۔"

اکرام نے آج کے دن کی تمام اہم معلومات اس کے سامنے رکھیں۔۔۔۔۔

"ہوں!!! ایسی گھٹیا سوچ وہ ہی سوچ سکتا ہے اندازہ تھا مجھے۔۔"

سعد نے نخوت سے کہا؛

"تم زینب کا سائز کو اور لڑکوں کے کپڑے خریدو۔۔۔ جس میں کیپ وغیرہ ہونا چاہیئے۔۔۔۔"

"

"ٹھیک ہے۔۔۔"

اکرام حامی بھر کر چلتا بنا۔۔۔۔

اب اسے زینب کا مائنڈ واش کرنا تھا جس کیلئے اسے کافی محنت درکار تھی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دعا مانگ کر اٹھی تو نظر فرش پر سوئے انی کی جانب گئی۔۔۔۔۔

کیا میں اسے مضبوط بنا سکوں گی۔۔۔۔؟

وہ اس کے پاس بیٹھتی ہوئی آہستگی سے بولی۔۔۔۔

تبھی زوردار دستک نے اسے ہڑبڑانے پر مجبور کر دیا۔۔۔

وہ چادر سنبھالتی اٹھی۔۔

کون؟؟؟

شانزے!!!

مردانہ آواز پر اسے اپنے پیروں سے زمین نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔

یہ ہی تو وہ مرد تھا جسے اس نے رسوا کیا تھا اس کی آواز کیسے نہ پہچانتی۔۔۔

"یہاں کوئی شانزے نہیں رہتی۔۔"

کرخت لہجے میں بول کر وہ دروازے سے ہٹی۔۔۔

دل معمول سے ہٹ کر بھاگے چلا جا رہا تھا۔۔

"شانزے مجھے میرا بیٹا دے دو کبھی تمہارے در پر نظر تک نہیں آوں گا۔۔"

وہ تھم گئی!!!! تو وہ جانتا ہے۔۔ یعنی تم غافل نہیں تھے میرے حالات سے پھر بھی مجھے

دلا سہ دینے سنبھالنے نہیں آئے۔۔۔!

متضاد سوچیں اس کی نفرت کو بڑھاوا دینے لگیں۔۔۔

اور وہ لوہے کی زنجیر کو دروازے سے نکال کر پٹ واکیا۔۔۔

وہ تو ویسا ہی تھا کچھ نہیں بدلا تھا اُس میں.... بدلی تو وہ تھی پوری ہستی سمیت۔۔۔۔

کالی چادر میں چمکتا چہرہ زمانے کے سرد و گرم تھپیڑے سے بے رونق ہو گیا تھا آنکھوں کے نیچے

گہرے کالے ہلقتے رت جگوں کی کہانی سنار ہے تھے۔۔۔۔

کیا دیکھ رہے ہو؟؟؟

یہی کہ ایک عورت کو تسخیر کر کے بے یار و مددگار زمانے کی ٹھوکر کھا کر اب کیسی دیکھتی ہوگی

۔۔۔؟

تو بتاؤ کیسی دکھ رہی ہوں۔۔۔؟

وہ آنکھوں میں دنیا جہان کی نفرت سجائے اسے استہزائیہ انداز میں دیکھنے لگی۔۔۔

اسنی ماں کی اونچی آواز سن کر کمرے سے نکل آیا تھا۔۔۔۔

"میں تم سے معافی مانگنے کے قابل نہیں ہوں بس مجھے میرا بیٹا دے دو۔۔۔"

وہ آج بھی اسے عزت دینے نہیں آیا تھا بلکہ جو بچا تھا وہ بھی چھین لینے کے در پر تھا۔۔۔ کس منہ

سے اسے اپنا بیٹا کہہ رہے ہو تم۔۔۔؟

"میں اسے ایک مضبوط آدمی بناؤں گی سنا تم نے تمہارے جیسا بزدل، ڈرپوک، کائر نہیں۔۔۔"

ایک دن آئے گا کہ وہ تمہارے کردار کے بخبیہ اڈھیڑ کر تمہیں باپ ماننے سے انکاری ہو جائے  
گا۔۔ اس وقت مجھے لگے گا کہ میرا بدلہ پورا ہوا۔۔۔۔"

وہ دم سادھے حیرت اور بے یقینی سے اسے دیکھنے لگا جو بیٹے دنوں اس کے نام کی مالا چپتی نہ  
تھکتی تھی اور اب۔۔۔۔

وہ اس سے یہ بھی نہیں کہہ سکا کہ تم ایسا نہیں کر سکتیں۔۔۔

"کیا تم مجھے وقت نہیں دے سکتیں میں سب ٹھیک کر دوں گا۔۔۔۔"

"اب وقت گزر گیا۔۔ گزرے وقت کی وہ تکالیف اور درد کا مداوا تم مر کر بھی نہیں کر سکتے  
۔۔۔۔"

انکھوں کا درد اس کی ہستی کو ہلا گیا تھا جذباتیت میں اٹھایا گیا قدم نسلوں کی تباہی کا سبب بن گیا  
تھا جس کا شاید اسے اندازہ بھی نہ تھا۔۔۔۔۔

"اگر تم واقعی مرد ہونہ تو یہاں آنے کی غلطی بھولے سے بھی نہیں کرنا۔۔۔۔"

ان الفاظوں میں کیا کچھ نہیں تھا پہ در پہ لگنے والے الفاظوں کے وہ تمانچہ اسے نڈھال کر گئے  
تھے۔۔۔

شانزے نے دروازہ اس کے منہ پہ بند کیا تھا۔۔۔۔

گھسیٹتے قدموں کے لوٹنے کی آواز پر وہ ضبط ہار گئی اور دروازے سے لگی بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

میری تباہی کا دن تھا وہ جب میں نے تم جیسے کمینے انسان سے محبت کی تھی۔۔۔۔

وہ لمحہ بہ لمحہ سسک رہی تھی تبھی اپنے کندھے پر نھنھے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا۔۔۔

وہ حیرانگی سے اپنی بہادر ماں کو ٹوٹے، بکھرتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جاننا چاہو گے کون تھا یہ؟

اسفی نے اسے کے گالوں کی نمی کو صاف کیا؛

شانزے نے اپنی چھوٹی سی جان کو دیکھا؛

نہیں!!!

وہ اس کے پختہ لہجے پر سانس بھر کر رہ گئی

"کاش تم کبھی نہ جان سکو۔۔۔"

"میں تمہیں زندہ لاش بنتے نہیں دیکھ سکتی اسفی۔۔۔ کاش ایسا معجزہ ہو جائے کہ وہ تم تک کبھی

نہ پہنچ سکے۔۔۔ کچھ باتیں ایسی ہوتیں ہیں جس کی لاعلمی ہمارے لیے سکون کا باعث ہوتی ہے۔۔۔"

بس اس کی بہتی آنکھوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آیا اس کی ماں کیا کہہ رہی ہے لیکن اسفی نے نہ ہی بات کی وضاحت مانگی اور نہ اس انسان کا پوچھا۔۔۔  
شازے نے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بل بورڈ پہ بڑا سا سینسیشن نائٹ کلب رات کے اندھیرے میں جگمگا رہا تھا۔۔۔

گلاس ڈور کے دونوں سائیڈوں پر کھڑے گارڈ نے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

سرد سانس کھینچ کر گلاس ڈور کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔۔۔

ہر سو عریانت ہی عریانت پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ شراب کے نشے میں مست لڑکیاں مردوں کی

باہوں میں بچتے میوزک پر تھرک رہی تھیں۔۔۔ ان کے چہروں سے یہ تک واضح نہیں ہو رہا

تھا کہ وہ جبراً یہ دھندا کر رہی ہیں۔۔۔۔۔ وہ قدرے کونے والی جگہ پر بیٹھتا سگریٹ سگا کر

اندرونی عمارت کا جائزہ لینے لگا۔۔۔۔۔

چاروں اور شیشے کی دیواریں بنائی گئی تھیں۔۔۔ بظاہر دیکھنے میں لگتا تھا کہ وہ صرف ہال نما بنا ہے

لیکن کاونٹر کے اس پار اندر جانے کے کئی راستے ترتیب دیئے ہوئے تھے۔۔۔

ایک بات جو غیر معمولی تھی وہ یہ کہ وہاں کی تمام لڑکیوں کے برہنہ بازو پر پاشا کندا تھا۔۔۔

اس کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟؟؟۔۔۔ وہ سوچتی نگاہوں سے ارد گرد دیکھنے لگا۔۔۔

Hello Handsome;

باریک نسوانی آواز پر اس نے سیگریٹ کارپیٹ پر پھینک کر بوٹوں تلے مسلا اور ذرا سا سہرا اونچا کر کے مخاطب کرنے والی کو دیکھا:

وہاں موجود لڑکیوں کے برعکس وہ کوٹ اور جینس میں اپنے جسم کو ڈھانپے ہوئے تھی۔۔۔

انکھوں میں کسی قسم کا نشہ نہیں تھا وہ اس وقت پورے ہوش و حواس میں تھی۔۔۔

مسٹر ایکس، وائے، زی۔۔۔ ڈانس کرنا پسند کریں گے؟؟

انگریزی لب و لہجے میں بولتی وہ بھرپور اعتماد کے ساتھ اسے آفر کر رہی تھی۔۔۔

"نو۔۔۔"

ایک لفظی جواب پر وہ ٹھٹکی ضرور لیکن ظاہر کئے بنا مسکرا دی۔۔۔ بڑی دلکش مسکراہٹ تھی

--

"اچھی لگتی ہے یہ مغروریت تم پر۔۔۔ گڈ۔۔"

وہ ایک ادا سے بولتی ڈھیٹائی سے برابر والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔

شایان کو اس کا بیٹھنا ناگوار گزرا۔۔۔

"مجھے تمہاری کمپنی میں کوئی انٹریسٹ نہیں ہے اب جاویہاں سے۔۔"

شایان کا لہجہ کافی اکھڑا ہوا اور بے زاریت لیے ہوئے تھا لیکن سامنے والا اول درجے کا ڈھیٹ تھا۔۔۔ یا۔۔۔

شایان نے چونک کر سر اٹھایا۔۔۔ کہیں یہ سلطان کا کوئی مہرہ تو نہیں۔۔۔!

وہ اسے یک ٹک دیکھے جا رہی تھی جب شایان گویا ہوا۔

کیا تم میرے لئے ایک پیگ بنا کر لا سکتی ہو؟

اب کہ شایان کا لہجہ تھوڑا نرم تھا لیکن آنکھوں کی میں کر خنگی چھائی ہوئی تھی جسے وہ پہچان ہی نہ سکی۔۔۔۔

"شیور۔۔"

کمر تک لہراتے بالوں کو جھٹکتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

اور جب وہ آئی وہ وہاں سے نکل آیا تھا۔۔۔۔

کافی معلومات اسے مل چکی تھی جلد بازی وہ کرنا نہیں چاہتا تھا کہ سلطان کو ذرا بھی شک گزرتا

کہ شایان اس کے شہر اس کے ہی کلب میں آیا ہے تو وہ ساری دنیا کو ہلا دیتا۔۔۔۔

یہ شایان کی قسمت تھی کہ روبرو دونوں کی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اب وہ اسی مہرے کے ذریعے اس تک پہنچے گا۔۔۔۔

کیب میں بیٹھا وہ اپارٹمنٹ جارہا تھا۔۔۔۔

انکھوں کی چمک حد سے سوا تھی۔۔۔۔۔

"تم ایک غلطی کرو سلطان میں اسی غلطی کو سیڑھی بنا کر تمہیں دھول چٹواؤں گا خاک میں ملا

دوں گا تمہارا پلید وجود۔۔۔۔۔"

اسے نہیں پتا تھا یہاں اسے اور کتنے دن لگتے۔۔۔۔

اب یہ لڑکی خود مجھے تمہارے پاس لے جائے گی اور وہ دن آخری دن ہوگا۔۔۔۔۔

سلطان حبیب خان۔۔۔۔!!!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"گھر میں بھائی کی شادی کی تیاریاں ہو رہی ہیں میں تم سے ملنے نہیں آسکتی۔۔۔"

وہ واش روم میں گھسے قدرے دھیمی آواز میں بولی۔۔۔

"ٹھیک ہے میں آجاتا ہوں پھر دیتی رہنا صفائی۔۔۔"

ایئر پیس سے آتی آواز پر اس کے اوسان خطا ہوئے۔۔۔

تم اس طرح کرو گے میرے ساتھ۔۔۔ اب جب میرا اعتماد حاصل کر لیا تو مجھے ہی بلیک میل کرو گے؟؟؟

وہ روہانے لہجہ میں بولی تھی۔۔۔

"بیوی ہو تم میری تم سے ملنے کیلئے مجھے تمہاری بھی اجازت کی ضرورت نہیں ہے وقت اور

جگہ میسج میں سینڈ کر دو آ جاؤں گا۔۔۔"

دوسری طرف وہ بھی نرم پڑا تھا۔۔۔

"یا اللہ میں کیسے جاؤں گی۔۔۔؟"

وہ پریشان سی واش روم سے نکل آئی۔۔۔ اور بیڈ پر سر تھام کر بیٹھ گئی۔۔۔

کیا مجھے امی کو سب بتا دینا چاہیے؟؟

"نہیں نہیں اگر امی نے بھائی کو بتایا تو وہ مجھے زندہ گاڑ دیں گے۔۔۔ کتنی بدنامی ہوگی ان کی۔۔۔"

میں کیسے ہینڈل کرو"

"گل آپ ہی ہاں انھیں بتاؤں گی تو ہو سکتا ہے وہ بھائی کو سمجھالیں۔۔۔ لیکن ابھی نہیں بھائی کی شادی مکمل ہو پھر ہی کوئی بات کروں گی۔۔۔"

تہینہ کمرے میں آئیں تو اس نے آنکھوں کی نمی کو مٹایا۔۔۔

تم ابھی تک تیار نہیں ہوئیں؟

وہ وارڈروب سے چادر نکالتی بولیں۔۔۔

"مجھے نہیں جانا امی سر میں درد ہے۔۔۔"

چڑچڑے پن سے بول کر لیٹ گئی۔۔۔

"نجانے کیا پر خاش ہے دونوں بہن، بھائیوں کو اس لڑکی سے۔۔۔ وہاں اس کے مزاج نہیں مل

رہے یہاں تمہارے نخرے ختم نہیں ہو رہے۔۔۔"

وہ جو شہریار کے رویہ پر کڑھے ہوئے تھیں علیشہ پر ساری بھڑاس نکالی۔۔۔

"انفامی میں ابھی بہت پریشان ہوں پلیز اپ جائیں یہاں سے۔۔۔"

اسے یہ ہی فکر کھائے جارہی تھی کہ وہ کیسے اس سے ملنے جائے؛

"میں کہہ دیتی ہوں اگر عشبہ سے کوئی بھی بدکلامی کی تو مجھ سے برا نہیں ہوگا۔۔"

وہ غصہ میں کہہ کر کمرے سے نکل گئیں۔۔

"ہاں بڑی کوئی افلاطون ہے نہ میری توجوتی کو بھی پرواہ نہیں۔۔۔ نجانے بھائی کو کیا ہوا جو گل

آپی کی بجائے اس چلاک لومڑی سے شادی کر رہے ہیں۔۔۔

خیر مجھے کیا۔۔۔

بھاڑ میں جائے میری بلا سے۔۔"

وہ موبائل پر ٹھکا ٹھک انگلیاں چلاتی ہوئی میسج لکھنے لگی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆

گل کیا تم میرے ساتھ مارکیٹ جاسکتی ہو؟؟؟

گل پسینہ سے شرابور کچن میں کھڑی دوپہر کی روٹیاں ڈال رہی تھی۔۔۔

"ابھی تو نہیں جاسکتی۔۔۔ ہاں آدھے گھنٹے اگر رک سکتی ہو تو رک جاو۔۔۔"

گل مصروف سے انداز میں بولی۔۔۔

"ہاں ٹھیک ہے میں انتظار کر رہی ہوں تم فری ہو کر آجانا۔۔۔"

وہ اس کے نارمل بی ہیوئیر پر تعجب کا شکار ہوئی اور جلدی جلدی روٹیاں بنانے لگی۔۔۔۔

جان من کہاں گھسی رہتی ہو نظر ہی نہیں آتیں؟؟

وہ فریج سے ٹھنڈے پانی کی بوتل نکالتے ہوئے بولا۔۔۔

گل نے مڑ کر دیکھا۔۔

کوٹ کر سی پر پڑاٹائی کی ناٹ ڈھیلی اور بازو فولڈ تھے حالت بتا رہی تھی وہ ابھی آفس سے آیا ہے

-

"ہاں عشبہ کی شادی کی تیاریوں میں دن یوں ہی نکل جاتا ہے۔۔۔ تم کھانا کھا لو میں لگا رہی

ہوں۔۔۔"

"ابھی نہیں فحالی تو فریش ہوں گا پھر کچھ کھاؤں گا۔۔۔"

اس کی بات پر وہ چولہا بند کرتی سر ہلا گئی۔۔۔

ریان بات سنو۔۔۔؟

ہاں بولو جان من آج مجھ غریب کی کیسے یاد ستا گئی۔۔۔

ریاں نے غیر سنجیدگی سے کہا؛

"شٹ اپ ریاں۔۔۔"

لو ہو گیا شٹ اپ بولو۔۔۔۔؟

گل نے مسکراہٹ روکی۔۔۔

"عشہ مارکیٹ جانے کا کہہ رہی تھی اگر تم بھی ساتھ چلو۔۔۔"

جانا کب ہے؟؟

کچھ سوچتے ہوئے بولا۔۔۔

"پندرہ بیس منٹ میں۔۔۔"

"ٹھیک ہے چلتے ہیں میں زرافریش ہولوں۔۔۔"

"شکریہ ریاں۔۔۔"

اے لڑکی یہ شکریہ کیا ہوتا ہے ہاں؟؟

وہ کڑے تیوروں سے بولا تو گل کی ہنسی پھوٹ پڑی۔۔۔

"لاوا چھاوا پس کردو میرا شکریہ۔۔۔"

"دی ہوئی چیزیں لینا کم ظرفی کی علامت ہوتی ہے۔۔۔"

"او کے او کے نہیں لیتی تم جاواب۔۔۔"

وہ کندھے اچکا تا کچن سے نکل گیا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔؟

وہ سعد کے ساتھ چل نہیں بلکہ دوڑ رہی تھی۔۔۔

"منہ بند کرو اب بولنا نہیں۔۔۔"

وہ گھور کر ڈپٹنے لگا۔۔۔۔

چیک کی اسکن رنگ کی شرٹ اور وائٹ پینٹ اس پروائٹ ہی کیپ جو اس کی آنکھوں تک  
آتا۔۔۔ دیکھنے والے کو وہ لڑکا ہی لگتی۔۔۔

یہ ساری محنت سعد نے قریب ایک گھنٹے لگا کر کی تھی۔۔۔۔

ایک تو یہ کیپ مصیت اوپر سے آپ بھاگ رہے ہیں مجھے نہیں جانا کہیں۔۔۔۔؟

سعد کی گرفت ہلکی تھی تبھی با آسانی ہاتھ چھڑاتی وہ وہیں زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

"یہ کیا حرکت ہے زینب کھڑی ہو۔۔۔"

وہ روڈ پہ چلتے ٹریفک کو دیکھتا سے گھرک کر بولا۔۔۔

"نہیں ہو رہی کھڑی جو کرنا ہے کر لو۔۔۔"

اس کا موڈ ہنوز خراب تھا۔۔۔

سعد نے دانت پیسے۔۔۔

"اچھا اب دھیرے دھیرے چلوں گا بس اس سامنے گھر میں جانا ہے چلو جلدی کرو۔۔۔"

وہ قدرے آہستگی سے بولا۔۔۔

اٹھ جاو زینب ورنہ چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔۔۔

اسے اپنی ضد پہ آڑے دیکھ کر اسے غصہ آیا۔۔۔

زینب اس کے تیور دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

مجھے میم ٹمرن سے ملنا ہے؟؟؟

وہ دروازے پر تعینات حفاظتی گارڈ کو دیکھ کر بولا۔:

تھوڑی دیر بعد وہ باہر آکر اسے اندر جانے کی اجازت دی۔۔۔

اسلام و علیکم سعد صاحب بیٹھے۔۔۔

تیس پینتیس سالہ عورت نے نہایت شگفتگی سے کہا؛

"میں نے آپ کو بتایا تھا نہ یہ وہ ہی بچی ہے۔۔"

سلام کے جواب کے بعد پچھلی ٹیلی فونک گفتگو کی یاد دہانی کروائی۔۔

"جی جی میں سمجھ گئی ہوں آپ بے فکر رہیں۔۔"

سعد جو فیس وغیرہ کی بابت دریافت کرنے لگا تھا زینب کی جانب جھکا جو اس کی آستین کھینچ رہی تھی۔۔۔

کیا تمیزی ہے زینب۔۔!

پانی تو منگوادیں۔۔؟

کمال معصومیت سے کہا؛

زینب کی بات پر سعد نے کینہ تو زنگا ہوں سے گھورا۔۔۔

"وہ آپ پانی منگوادیں۔۔"

سعد کو عجیب لگا لیکن وہ آفت کی پرکالہ تھی۔۔ صبر نام کا لفظ نہیں سنا تھا اس نے۔۔

اوہ سوری مجھے یاد نہیں رہا۔۔۔

وہ شرمندگی سے اٹھیں۔۔۔۔

سعد کی متواتر گھوریوں پر وہ بے پرواہ یہاں وہاں دیکھنے لگی۔۔۔

"یہ لیجیئے۔۔۔"

سعد نے تشکر بھری نگاہوں سے دیکھا اور گلاس تھام کر زینب کی جانب بڑھایا۔۔۔

دو تین باتوں کے بعد وہ دونوں وہاں سے اٹھ آئے اب ان کا رخ مارکیٹ کی جانب تھا

۔۔۔۔۔

شام کے سائے گہرے ہوئے تو وہ لوگ مینشن لوٹے۔۔۔

زینب کی تمام پسندیدہ چیزیں سعد نے دلائیں تھیں معمول کے مطابق آج وہ کافی خوش تھی

۔۔۔۔

سعد باہر سے لایا کھانا پلیٹوں میں نکال کر وہین لاونج میں چلا آیا۔۔۔ جہاں وہ اپنی چیزیں

پھلے بیٹھی تھی۔۔

چلو پہلے کھانا کھاو بعد میں دیکھتی رہنا یہ سب۔۔۔!

وہ ایل ای ڈی آن کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

زینب منہ بسور کر رہ گئی۔۔۔ سر سے کیپ اتار اتو بال بکھر کر چہرے پہ سمٹ آئے۔۔۔

بے ارادہ نگاہ اٹھی اور پلٹنا بھول گئی۔۔۔

وہ اس کی نظروں سے بے نیاز اپنا سامان سمیٹنے لگی۔۔۔۔

وہ جو ایک ہاتھ کے فاصلے پر بیٹھی تھی سعد وہ فاصلہ ختم کرتا ہوا قریب ہوا۔۔۔

چہرے پہ آئے بالوں کو سمیٹ کر سائیڈ پہ کیا۔۔۔

وہ اپنے ہی دھن میں تھی سعد کی حرکت پر آنکھیں پھاڑے دیکھنے لگی۔۔۔

معصومیت ہی معصومیت تھی زینب کے چہرے پر۔۔۔ کیا ہوا؟؟

اسی لحاظ سے سوال آیا تھا سعد نے لمحوں میں اپنے آپ کو کمپوز کیا تھا۔۔۔

ہسٹر بینڈ کہاں ہے تمہارا۔۔۔؟

وہ تو پتا نہیں کہاں گر گیا۔۔۔

لا پرواہی سے کہنے لگی۔۔۔

ہر بار وہ بے خودی کی کیفیت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔۔۔

اپنے آپ کو سرزنش کرتا ہوا بریانی کی پلیٹ اس کی جانب بڑھائی۔۔۔

یہ بال کافی لمبے ہو گئے ہیں مجھ سے سنبھلتے نہیں ہیں انھیں چھوٹے کر دوں؟؟؟

منہ میں بھرے چاولوں سے بمشکل بولا گیا۔۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے چٹیا باندھ لو۔۔۔"

"مجال ہے جو میری کوئی بات مان لے اکرٹو۔۔۔"

ٹیڑھے میڑھے منہ بنا کر وہ کھانا کھانے لگی۔۔۔

"ہاں بس یہیں روک دیں میرے فیوریٹ کارٹوں آرہے ہیں۔۔۔"

سعد چینل سرچنگ کر رہا تھا جب اس کی آواز سنائی دی۔۔۔

کھانا کھا لو پھر دیکھ لینا۔۔۔

"ہاں تاکہ جب ختم ہو جائیں مجھے ابھی دیکھنے ہیں۔"

اففف کہاں پھنسا دیا مجھے۔۔۔!

وہ ریوٹ صوفے پہ اچھال کر کھانا کھانے لگا۔۔۔ جبکہ وہ کھاکم اور دیکھ زیادہ رہی تھی۔۔۔

میم ثمرین پبلک اسکول کی پرنسپل تھیں یہ اسکول مینشن سے دس قدم کے فاصلہ پر واقع تھا

۔۔۔

سعد چاہتا تھا کہ وہ تعلیم حاصل کرے تاکہ شعور کی دنیا میں قدم رکھ کر اپنے لئے باآسانی فیصلے لے سکے۔۔۔ عورت کا تعلیم یافتہ ہونا نسلوں کو سنوارنے کا سبب بنتا ہے جس طرح مرد کیلئے تعلیم ضروری ہے اسی طرح عورت کی بھی تعلیم کی اتنی ہی اہمیت ہے۔۔۔۔۔ یہ وہ سوچ تھی جو شایان نے سعد اور باقی سب کے ذہنوں میں ڈالی تھی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ دونوں تنہا اس وقت ہوٹل کے روم میں موجود تھے۔۔۔

کیوں بلا یا معاذ تم نے؟؟؟

"تمہیں پتا ہے نہ بہت مشکل سے آئی ہوں۔۔۔"

"جانتا ہوں سوٹ ہارٹ لیکن اس دل کا کیا کروں جسے تمہیں دیکھے بغیر سکون نہیں آتا۔۔۔"

اس کی بے باک نگاہیں آواز میں رچے جذبات پر وہ نرم پڑی۔۔۔۔

معاذ کا ہاتھ مستقل اس کے جسم پر سرایت کر رہا تھا جسے وہ چاہ کر بھی نہ جھٹک سکی۔۔۔۔

"معاذ پلیر ایسا نہیں کرو۔۔۔"

وہ اس کی بڑھتی جسارتوں پر بوکھلا کر دور ہٹی۔۔۔

معاذ کی آنکھوں میں چھائے جذبات ایک دم سر دپڑ گئے۔۔۔

واپس آویہاں؟؟؟

وہ غصہ سے بولا۔۔۔

"نہیں معاذ پر دفعہ تمہاری نہیں چلے گی۔۔۔ بیوی بن چکی ہوں عزت کی متلاشی ہوں جب تم

دوگے تو تبھی تمہاری بات مانوں گی۔۔۔"

جو تم چاہ رہی وہ ابھی ناممکن ہے۔۔۔"

معاذ نے پختہ لہجہ میں کہا؛

کیوں ناممکن ہے بتاؤ؟

"کیوں کہ ماما بابا ایب روڈ ہیں جب تک وہ پاکستان نہیں آجاتے میں کیسے رشتہ لینے آسکتا ہوں

۔۔۔"

تو پھر نکاح کیوں کیا آخر انتظار کرنا تھا نہ اپنے پیرنٹس کا؟؟؟

علیشبہ کا چہرہ غصہ کی شدت سے لال ہوا۔۔۔

"کیوں کہ میں تمہیں کھونا نہیں چاہتا۔۔۔ تم جانتی ہو نہ۔۔۔"

وہ اب قدم قدم چلتا عین اس کے سامنے آیا۔۔۔

تھوڑا جھک کر اس کی پیشانی پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑا۔۔

علیشبہ اس کے استحقاق بھرے انداز پر سمٹ گئی۔

بہت دیر ہو گئی مجھے گھر سے نکلے ہوئے پلیزاب گھر چلیں۔۔؟

"اوکے جیسی تمہاری مرضی۔۔"

وہ جاندار مسکراہٹ سے کہتا ہے بھی مسکرانے پر مجبور کر گیا۔

"لیکن ڈنر کے بعد۔۔"

علیشبہ نے کچھ سوچ کر حامی بھری۔۔۔

آپ لوگ چلیں میں گاڑی پارک کر کے آتا ہوں؟

ریان کت کہنے پر گل عشبہ کے ساتھ بوتیک کی جانب چل دی۔۔۔

آدھے ایک گھنٹے کی شاپنگ کی جس میں عشبہ نے ہی سارے اپنے ڈریسز لئے تھے۔۔۔

ریان تم بھی لے لو اب کیا بار بار چکر لگاؤ گے؟؟؟

گل کا دھیان اس کی جانب گیا جو شاپنگ بیگز اٹھائے ان کے پیچھے تھا۔۔۔۔۔

"آپ بھی لے لو پھر چلتے ہیں۔۔۔"

"میں کیا لوں کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا کافی جوڑے ہیں میرے پاس۔۔"

گل نے ہینگ کئے ایمبرائیڈری سوٹ کو بے زاری سے دیکھا۔۔

ہممم اچھا یہ آسمانی فرائگ کیسا ہے۔۔؟

ریان کو وہ فرائگ سب سے پہلے دیکھی تھی اور پسند بھی آئی تھی۔۔

ہاں اچھی ہے لیکن کافی ہیوی نہیں ہے؟؟؟؟

"کوئی ہیوی نہیں ہے۔۔۔"

"واواٹ آونڈر فل فرائگ۔۔۔ یہ تو میں لوں گی۔۔۔"

عشبہ کے کہنے پر جہاں گل نے سرد سانس کھینچی وہیں ریان کے ماتھے پہ بل نمایاں

ہوئے۔۔۔

"سوری آپ لیٹ ہو عشبہ آپی یہ میں لے چکا ہوں۔۔"

تم نے کس کیلئے لیا ہے؟

"گل کیلئے۔۔۔"

"اوہ۔۔۔"

کافی لمبا کھینچا گیا تھا۔۔۔

"کوئی بات نہیں تم لے سکتی ہو۔۔۔"

گل نے فراغ دلی کا مظاہرہ کیا۔۔۔

"لیکن میں یہ لے چکا ہوں۔۔۔"

اُس اوکے گل کوئی بات نہیں۔۔۔

وہ نجانے کس موڈ میں تھی تبھی درگزر کرتے بولی۔۔۔۔۔

ان لوگوں کا رخ ریسٹورینٹ کی جانب تھا۔۔۔

یہ تو علیشہ ہے نہ؟؟؟؟

عشبہ کی آواز کافی بلند تھی۔۔۔ لیکن وہ لوگ گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔۔۔۔

ریان نے بھی انھیں دیکھ لیا تھا۔۔

یہ کون ہو سکتا ہے اس کے ساتھ؟؟؟

گل نے گھور کر اسے دیکھا جو چپ ہونے کی بجائے ریان کے غصہ کو ہوا دے رہی تھی۔۔۔۔

"چلو گھر۔۔۔"

ریان کا چہرہ غصہ سے سرخ تھا۔۔۔

عشبہ نے کندھے اچکائے اور وہ دونوں پارکنگ لاٹ کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔

ریان کا ارادہ اس سے پوچھنا تھا کہ کرنے کا تھا لیکن گل کی تنبیہ پر وہ چپ رہا۔۔۔

وہ گلیوں بازاروں میں ہماری عزت نیلام کر رہی ہے اور تم ہو کہ اس کے جرم کی پردہ پوشی کر رہی ہو"

گل کا ریان کو سمجھانا عشبہ کو ایک آنکھ نہ بھایا۔۔۔

"یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے اور کافی رازوں کی پردہ داری تو تمہاری بھی کی ہے۔۔۔"

گل کا لہجہ بہت کچھ جتنا ہوا تھا۔۔۔ عشبہ اسے گھور کر اپنے پورشن کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"دیکھو تم سمجھ دار ہو اچھا برا جانتی ہو۔۔۔ حقیقت میں تمہیں بھی کسی سہارے کی ضرورت

ہے اور پھر تمہارے ساتھ تو چھوٹا بچہ بھی ہے۔۔۔"

وہ آدمی جو اس گھر کا مالک مکان تھا شانزے سے کہنے لگا۔۔۔

آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں ایک بیٹے کی ماں ہوں؟؟

شانزے کے دل میں کئی خدشات تھے جس کا فلحال وہ برا ملا اظہار کرنے سے عاری تھی۔۔۔

"سچائی یہ ہے کہ مجھے ضرورت ہے ایک ایسی عورت کی جو میری لاچار ماں کا دھیان رکھ سکے

۔۔۔ اور تمہاری ضرورت یہ ہے کہ تمہیں مضبوط سائبان چاہیے۔۔۔"

حالات اس نہج پر پہنچ جائیں گے اس نے کبھی سوچا نہیں تھا۔۔۔۔۔

اپنی نیک بختی کے دروازے خود اس نے اپنے اوپر بند کئے تھے پھر شکوہ کیسا۔۔۔

ٹھیک صابر صاحب میں تیار ہوں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔؟؟؟

لیکن کیا؟؟؟

دیکھیں جو بھی آپ کی ڈیمانڈ ہے کھل کر بتا سکتی ہیں۔۔۔

"کیا ہم کہیں اور جا کر رہائش اختیار کر سکتے ہیں اصل میں کچھ رشتے دار ایسے ہیں جن سے میں

ملنا نہیں چاہتی سگاتو کوئی نہیں ایک بھائی تھا جو اب دوسرے شہر منتقل ہو گیا ہے۔۔۔"

"اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے لیکن مہینہ لگے گا اس سب میں۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔"

لمبی سی سانس کھینچ کر اس نے اپنی زندگی کا فیصلہ کیا تھا اور وہ مطمئن تھی اس فیصلے سے زیادہ اس

فیصلے پر۔۔۔۔

"سامنے بیٹھا شخص اسے عزت کی چادر اوڑھانے کی بات کر رہا تھا تو کیا وہ مطمئن بھی نہ ہوتی  
 --"

اسے صابر کے یہاں کرائے کے مکان میں رہتے ہوئے تین سال سے اوپر ہو گیا تھا گھر گھر جا کر  
 کام کاج کر کے وہ کرایا نکالتی۔۔۔ صابر مستقل مزاج امن پسند آدمی تھا پہلی بیوی شادی کے  
 ایک سال بعد ہی انتقال کر گئی تھی دوسری شادی ماں کی وجہ سے نہیں کی اب بھی وہ ماں کے ہی  
 کہنے پر یہاں آیا تھا۔۔۔ اور ناامید واپس نہیں گیا تھا۔۔۔۔۔

دوسرے دن ہی سادگی سے نکاح پڑھوایا گیا۔۔۔

اس کی پہلی شادی تھی اور کیسی ویرانی تھی اس کے چہرے پر۔۔۔۔

کتنے خواب تھے جو میں نے آج کیلئے دیکھے تھے کاش ان کی تعبیر کیلئے میں غلط راستہ نہیں چنتی  
 ----

وہ اپنی ماں کے پہلو میں بیٹھا درد گرد کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

"اسنی جاو آپ اب سے دوسرے کمرے میں سوگے۔۔"

وہ اسے سمجھانے لگی۔۔۔۔۔ ضد تو وہ پہلے بھی نہیں کرتا جس عمر میں بچے کھلونے کیلئے ضد کرتے  
 تھے اس عمر میں وہ خاموش رہتا تھا۔۔۔

وہ خاموشی سے اٹھ کر چلا گیا تھا۔۔۔۔

آخر کو آٹھ سال کا ہو چکا تھا۔۔۔۔ اور اپنی عمر سے کافی سمجھدار بھی۔۔۔۔

وقت گزرتا رہا مہینے سال میں بدلتے رہے لیکن نہ بدلا تو اس کا ٹھکانہ۔۔۔۔۔

ایک تو وہ گھراتنا بوسیدہ بنا ہوا تھا کہ ذرا سی آندھی آنے پر گر پڑتا دوسرا ماں کی دوائیوں میں ہی آمدنی لگ جاتی۔۔۔۔۔

وہ محنت اور لگن سے صابر کے گھر کو سنبھالنے کے ساتھ اسفنی کی بھی پرورش کرنے لگی۔۔۔

خود جو جھاڑو برتن کر کے پیسے کماتی وہ سارے اسفنی کی پڑھائی میں لگا دیتی۔۔۔

اس کی طرف سے کبھی کوئی شکایت نہ آئی۔۔۔۔

وہ جیسا چاہتی تھی وہ ویسی ہی پرورش پاتا تھا۔۔۔۔۔

شادی کے دس سال بعد ان کے یہاں بیٹی پیدا ہوئی۔۔۔ صابر تو پھولے نہ سہا رہا تھا۔۔۔ کم

خوش تو شانزے بھی نہ تھی۔۔۔۔ اور اسفنی کو تو کھینے کیلئے کھلونا مل گیا تھا۔۔۔۔۔

انھی دنوں صابر کی اماں بیماری سے لڑتے لڑتے جان کی بازی ہار گئی تھی۔۔۔۔

زندگی آہستہ آہستہ پھر ڈگر پر آگئی۔۔

شانزے کی قسمت میں سکون کے دن بہت تھوڑے ہی لکھے گئے تھے۔۔۔۔۔

اس ایک رات جب وہ لوگ چار پائی پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے تو زوردار دستک پر شانزے کا دل

لرزا۔۔۔ نجانے کیوں اسے لگا تھا کہ اگر یہ دروازہ کھلا تو اس پر خوشیوں کے سارے در بند

ہو جائیں گے۔۔۔۔۔

تم کھانا کھاؤ میں دیکھتا ہوں۔۔!

صابر چار پائی سے اٹھ کر دروازے کی جانب گیا۔۔۔

جی آپ کو کس سے ملنا ہے؟؟؟

"شانزے سے۔۔۔"

صابر کے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے۔۔۔۔۔

صابر دروازے سے ہٹ گیا اور وہ کچے صحن میں چلا آیا۔۔۔۔۔

شانزے کو اسے دیکھ کر نوالہ حلق میں پھنسا۔۔ وہ بری طرح کھانس کھانس کر دوہری ہو رہی

تھی اسفی نے پانی کا گلاس شانزے کے منہ سے لگایا۔۔۔۔۔

اور اس وقت اس کی نگاہ اس لڑکے پر پڑی تھی۔۔۔

میرا بیٹا!!!!

الفاظ تھے یا کوئی نوکیلے خنجر شانزے کو اپنے سینے میں چھتے ہوئے محسوس ہوئے۔۔

کون ہیں آپ؟؟؟؟

چودہ سالہ لڑکانا گواری سے بولا۔۔۔

"تم نے بتایا نہیں شانزے کہ میں۔۔۔ میں اس کا باپ ہوں۔۔۔؟"

"میرا باپ مرچکا ہے میں آپ کو نہیں جانتا باا آپ انھیں باہر نکالئے۔۔۔"

اسنی کی دلیری پر وہ دم بخود رہ گیا۔۔۔۔۔

"اوہ تو تم نے شادی کر ہی لی۔۔۔ جب تم اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکی ہو تو حقیقت بتا کر مجھے

میرا بیٹا دے دو اور خوش رہو اپنی زندگی میں۔۔۔"

"آپ نکالتے کیوں نہیں اسے نکالے یہاں سے۔۔۔"

شانزے خوف سے چیخی تھی۔۔۔۔

صابر نے اس کا زرد پڑتا چہرہ بڑی غور سے دیکھا تھا۔۔۔

"اوہ بھائی تم جاو یہاں سے خوا مخواہ تماشہ بنا رہے ہو۔۔۔ دکھنے میں تو امیر لگتے ہو۔۔۔ میں تو سالوں سے یہاں رہتا ہوں کبھی تمہیں یہاں دیکھا نہیں اگر یہ سچ میں تمہارا بیٹا ہے تو پہلے ہی کیوں نہ لے گئے

جاو بھائی جاو۔۔۔"

شانزے کی دل میں امید جاگی تھی۔۔۔

"میں اپنا بیٹا لئے بغیر یہاں سے نہیں جاؤں گا یہ حویلی کا پہلا وارث ہے۔۔۔"

کیون دماغ گھما رہے ہو؟؟؟ جو بات ہے وہ بتاویہ تمہارا بیٹا کیسے ہے اگر شانزے سے تمہاری شادی ہوئی تھی تو اسے چھوڑا کیوں۔۔۔ اور شانزے نے کیوں کہا کہ اس کا شوہر مرچکا ہے۔۔۔؟

صابر کو بھی جلدی تھی آخر کیا چکر تھا یہ۔۔۔!!!

شانزے نے جھوٹ کیوں بولا یہ تو یہ ہی بہتر بتا سکتی ہے لیکن میری اور شانزے کی شادی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

دھڑ دھڑ دھڑ آخری چھت بھی چھین لی تھی اس منحوس آدمی نے۔۔۔۔۔

وہ طوفانوں کی زد میں تھی شدید طوفان کی زد میں لیکن اس بار وہ اکیلی نہیں تھی ساتھ اس کا بیٹھا بھی تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دھواں دھواں چہرے سے وہ کسی کو نہیں اپنے بیٹے کو دیکھنے لگی۔۔۔ اسے اس وقت صابر کی بھی پرواہ نہیں تھی پرواہ تھی تو اسنی کی۔۔۔ شانزے کو اس بات کا ڈر نہیں تھا کہ وہ اگر یہاں سے نکالی گئی تو کہاں جائے گی۔۔۔ اسے خوف تھا کہ اگر اسنی کو یہ حقیقت پتا چل گئی تو شاید وہ سراٹھا کر زمانے میں نہیں چل سکے گا اور اس دنیا کے واسی اسے روندتے ہوئے گزر جائیں گے

-----  
"قیوم تمہیں خدا کا واسطہ چلے جاویں گے تم اس سے آگے کچھ نہیں کہو گے۔۔۔"

نڈرا اور بے خوفی سے کہتی وہ اس کے روبرو تھی۔۔۔

اس کے سامنے ایک ماں کھڑی تھی جو ان بیٹے کی ماں۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے نہیں کہتا کچھ تم میرے بیٹے کو میرے ساتھ روانہ کرو۔۔۔۔"

وہ سفاکی سے کہتا منہ موڑ گیا۔۔۔۔۔

"سنگ دل، بے حس، بے مروت تم مرد کہلانے کے لائق نہیں ہو جس کو عزت دے کر اپنے

ساتھ رکھا ہوا ہے اس سے مانگو بیٹا۔۔۔ مجھ پر اور میری اولاد پر کوئی حق نہیں ہے تمہارا۔۔۔  
دفع ہو جاو یہاں سے ذلیل انسان۔۔۔۔۔"

"شانزے اپنی حدود میں رہو مت بھولو کہ جس چھت کے نیچے کھڑی ہو اسے گرانے میں  
ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا۔۔۔۔۔"

"ہاہ اس کے علاوہ تم کر ہی کیا سکتے ہو بڑا نام ہے نہ تمہارا قیوم ہمدان میری نظر میں تم گرے  
ہوئے بد کردار انسان ہو۔۔۔۔۔"

قیوم کا ہاتھ اٹھا اس سے پہلے شانزے کے چہرے پر نشان چھوڑتا بروقت اسنی کے ہاتھ نے اسے  
کے ہاتھ کو پیچ میں روک لیا۔۔۔۔۔"

"قیوم صاحب اپنے ہاتھ پاؤں کو اپنے قابو میں رکھیں۔۔۔ بابا نے کبھی امی کو سخت نگا ہوں سے  
دیکھا تک نہیں تو تم کون ہوتے ہو میری ماں پر ہاتھ اٹھانے والے۔۔۔۔۔"

اسنی کا لہجہ بنا خوف و خطر کے گرجا رہا تھا۔۔۔۔۔ شانزے نے نم آنکھوں سے اپنے مضبوط  
سہارے کو دیکھا:

واہ صابر ماننا پڑے گا تمہارے جگرے کو تم نے میری محبوبہ کو جو عزت دی سو دی اس سے بڑھ کر میرے بیٹے کو اپنے سینے سے لگایا۔۔۔ کیا واقعی اتنے اعلیٰ ظرف ہو یا بے وقوف ہو۔۔۔؟

مطلب کیا ہے تمہاری بات کا؟؟

صابر کو اس کی بات آگ لگائی۔۔

"وہ تمہیں شانزے بہتر بتا سکتی ہے۔۔۔ اور رہی بات بیٹے کی وہ ایک نا ایک دن میرے پاس

آہی جائے گا اس دن کاشدت سے انتظار کروں گا۔۔۔"

اور وہ چلا گیا تھا دلوں میں نفرتوں کے بیج بو کر۔۔

ماں سے اولاد کو جدا کر کے شوہر کو بیوی سے علیحدہ کر کے۔۔۔

ایک چھوٹی سی فیملی کو بکھیر کر خود چلا گیا تھا اپنا آشیانہ بنانے۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہمدان حویلی میں گہما گہمی رائج تھی پوری حویلی کو برقی قلموں سے سجایا سجا رہا تھا۔۔۔۔

دادی تشکر کے نوافل پڑھتی رہتی رہتی رتب کے شکر گزار تھیں۔۔۔۔۔

"ارے بھئی کپڑے پر پریس ہو گئے تو پار لڑ کیلئے نکلو۔ مہمان آنا شروع ہو گئے ہیں۔۔۔"

تہمینہ بیگم نے عشبہ کو کہا جو کب سے کمرے میں گھسی بیٹھی تھی۔۔۔

ہاں امی بس ہو گئے لیکن میں جاؤں گی کس کے ساتھ؟؟؟

"تم تیار تو ہو میں دیکھتی ہوں ریان لے جائے گا۔۔۔"

وہ اسے کہتیں عافیہ کے پاس آئیں۔۔۔

جو مہندی کے تھال میں موم بتی لگا رہی تھی۔۔۔ ارے بھابھی کسے ڈھونڈ رہیں ہیں؟

"ریان کہاں ہے عشبہ کو پار لے جانا ہے۔۔۔"

وہ دوپہر کا باہر نکلا ہوا ہے ابھی تک گھر نہیں لوٹا۔۔۔" آپ ایسا کریں گل کو ساتھ بھیج دیں

مہراں اندر ہیں وہ لے جائیں گے۔۔۔"

"گل تو کہاں جائے گی وہ عادی نہیں ہے میک اپ کی۔۔۔"

تہمینہ کے نخوت سے کہنے پر عافیہ چپ ہو گئیں۔۔۔

بیٹے کی شادی کر رہیں تھی لیکن دل میں ابھی بغض اور نفرت لئے تھیں۔۔۔

"دادی میں نے آپ کا چکن کاسفید سوٹ استری کر دیا ہے بس آپ وہ ہی پہنیں گی۔۔۔"

"ارے گل کیوں ضد کرتی ہے گرمی میں نہیں پہنے جاتے ایسے کپڑے۔۔۔"

وہ اس کی ایک ہی رٹ سے عاجز آچکی تھیں۔۔۔۔

"تو پھر آپ مان لیں میں نہیں کروں گی ضد۔۔۔"

"اچھا چل لادے بلکل اپنے باپ پر گئی ہے ذرا جو اپنی بات سے ایک انچ ہل جائے۔۔۔"

کہنے کو تو وہ کہہ گئیں تھیں لیکن گل کے سینے میں ہوق اٹھی تھی۔۔۔

سر جھٹک کر اپنے کپڑے پر پیس کرنے لگی۔۔۔۔۔

رات کے سائے گہرے ہوئے تو سبھی بینکیوٹ چلے گئے۔۔۔

پورے ہال میں گیندے کے پھول سجے تھے اسٹیج کو جھولے کی شکل میں بنایا گیا تھا سب موجود

تھے سوائے شہریار کے۔۔۔۔

تہمینہ کو ڈھر کہ لگا ہوا تھا گر کہیں شہریار نہ آیا تو۔۔۔۔۔

"آپ فون کریں نہ تقریباً سبھی آچکے ہیں نجانے یہ لڑکا کہاں غائب ہو گیا ہے۔۔۔۔"

قیوم ہمدان نے دیکھا پریشانی ان کے چہرے سے عیاں تھی۔۔۔۔

بلاشبہ وہ اماں کی پسندیدہ بہو تھیں۔۔۔۔۔

"میں کرتا ہوں فون آپ رسم تو شروع کروائیں۔۔۔۔"

وہ کہتے ساتھ ایک طرف ہو کر کال ملانے لگے۔۔۔

اماں رسم شروع کریں؟؟؟

تہمینہ نے ان سے اجازت چاہی۔۔۔

"ہاں بسم اللہ کرو آجائے گا بچہ بھی۔۔۔"

"چلیں پھر آپ ساتھ چلیں۔۔۔"

وہ اٹھیں تو گل شش و پنج میں مبتلا وہیں کھڑی رہی۔۔۔

تہمینہ نے اسے کہنا تو درکنار دیکھنا بھی مناسب نہیں سمجھا۔۔۔

سارے کے سارے اسٹیج کے قریب کھڑے نعرہ بازی کر رہے تھے۔۔۔ ریان نے گل کی

غیر موجودگی محسوس کی تو اسے ڈھونڈتا ہوا آیا۔۔۔

"جان من یہاں کس کے انتظار میں ہو چلو وہاں چلو بہت مزہ آرہا ہے۔۔۔"

وہ اس کی سنے بغیر اسے کھینچتا ہوا اسٹیج کی جانب لے آیا۔۔۔

تمام بڑوں کے رسم کرنے کے بعد دادی نے گل کو بھیجا۔۔۔

وہ رضیا کی گھوریوں کو نظر انداز کرتی عشبہ کے پاس جا بیٹھی۔۔۔

سر سوں کا پھول لگ رہی تھی دل کی خوشی چہرے سے عیاں تھی۔۔۔

گلاب جامن کا پیس اٹھا کر اس کے منہ میں رکھا۔۔۔

تو کمرے میں نے اس کا مسکراتا چہرہ کیمرے میں مقید کیا۔۔۔

شہر یار کے وہاں قدم رکھتے ہی ہو ہا کا شور بلند ہوا۔۔۔

تہمینہ کی جان میں جان آئی اسے دیکھ کر۔۔۔۔

"اوہو دلہے صاحب تو بڑے ہی بے صبر نکلے۔۔۔"

ریان کے فقرے پر زبردست قہقہہ بلند ہوا۔۔۔

گھونگھٹ میں بیٹھی عشبہ کا دل کسی اور ہی لے پردھڑک۔۔۔ آج وہ اس کے نام کی مہندی

لگائے بیٹھی ہے۔۔۔۔

"اپنے شہری کی چمک دمک دیکھنے لے لائق ہے ریان۔۔۔ خوشی چھپائے نہیں چھپ رہی

۔۔۔۔"

مہران کا طرز مخاطب تو ریان تھا لیکن نظریں اس پر تھیں۔۔۔

جس کی نظروں کا محویت وہ ایک شخص تھا۔۔۔ پیلے جوڑے میں ملبوس وہ سادگی میں بھی اس

کے دل میں اتاری جا رہی تھی۔۔۔

وہ اپنے نظروں کی بے ایمانی سے بخوبی واقف تھا جمبی تو یہاں آ نہیں رہا تھا۔۔ وہ کبھی نہ آتا گر  
بابا کا سخت لہجہ سننے کو نہ ملتا۔۔۔

گل اسے آتا دیکھ کر وہاں سے اٹھنے لگی۔۔

"بیٹھ جاو گل تمہاری جگہ کوئی نہیں لے سکتا خود میں بھی نہیں۔۔۔"

اس کی ذومعنویت پر جہاں گل نے خائف ہو کر اسے دیکھا وہیں عشبہ کا پہلو بدلنا بے ساختہ تھا

---

وہ سر جھکائے اس کے الفاظوں کی باریک بینی پر غور کرنے لگی۔۔۔۔

آئی مہندی کی یہ رات

سجائی سپنوں کی بارات

سجنا سا جن کے ہے ساتھ

گئے ہاتھوں میں ایسے ہاتھ

گوری کرت سنگار گوری کرت سنگار۔۔۔

جواد احمد کی آواز بینکویٹ میں گونجتی انوکھا سا باندھ رہی تھی۔۔۔

تہمینہ مطمئن سی مہمانوں سے مل رہیں تھیں۔۔۔

قیوم ہمدان بیٹے کے سنجیدہ چہرے کو بغور دیکھ رہے تھے۔۔۔

وہ کئی سال پہلے بھی اپنے ہاتھ بندھے محسوس کر رہے تھے اور آج بھی یہ ہی حال تھا فرق تھا

صرف اتنا کہ آج ان کی جگہ ان کا بیٹا اپنے خوابوں کا گلا گھونٹ رہا تھا۔۔۔۔

"بتائی جان میں تو آپ کے ساتھ بارات میں شریک ہوں گا ابھی سے کہہ رہا ہوں۔۔۔"

وہ لوگ فنکشن نبٹا کر فرصت سے لاونج میں جمع تھے۔۔۔ عشبہ تھکاوٹ کی وجہ سے کمرے

میں چلی گئی تھی۔۔۔ جبکہ شہریار کو کسی نے راہ فرار اختیار نہ کرنے دی۔۔۔۔۔

اور وہ ناچار ان کے نرغے میں پھنسا بیٹھا تھا۔۔۔۔

ہاں ہاں لیکن ذرا جلدی تیار ہو جانا کل بارات کا دن ہے تو جلد ہی جانا پڑے گا۔۔۔۔۔

"بتائی جان ہم دلہا والے ہیں دیر سے ہی جائیں گے۔۔۔۔"

ریان نے تفاخر سے کہا؛

"اماں آپ پہلے ہی چلی جائیے گا۔۔۔۔۔"

تہینہ نے اماں کو دیکھ کر بولیں۔۔۔۔

اتنے میں گل چائے کی ٹرے لئے وہاں چلی آئی۔۔

ڈریس اس نے ابھی تک چینج نہیں کیا تھا شہریار کی بے اختیار نگاہیں اس کی جانب اٹھیں۔۔

لبے کالے سیاہ بالوں کو اونچا کر کے بن میں باندھا ہوا تھا دو لٹیں شفاف چہرے پر طواف کر رہیں تھیں۔۔

گل کو شہریار کی نگاہوں کی تپش اپنے چہرے پہ محسوس ہوئی تو وہ وہاں ر کے بغیر اپنے کمرے میں چلی آئی۔۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی شہریار کا دل سب چیز سے اچاٹ ہو گیا۔

وہ اپنا کپ اٹھائے وہاں سے چلا آیا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اب کیا روز میں اسی حلیے میں جاؤں گی؟؟؟

زینب کی خفگی بھری آواز پر وہ کف کے بٹن لگاتا سیدھا ہوا۔۔

"ہاں۔۔"

کیوں؟؟؟

فٹافٹ سوال آیا تھا۔۔۔

"کیوں کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔۔۔"

"اس سے بہتر تھا کہ آپ مجھے برا پہناتے۔۔۔ آپ نے تو جنس ہی چنچ کر دی۔۔۔"

زینب کا موڈ ہنوز خراب تھا۔۔۔

"زینب سچو ذرا تم عبایا میں کیسی لگتی۔۔۔ جیسے چھوٹی سی موٹی سی عورت۔۔۔"

باہا باہا!!

اکرام نے اس کی بات اچک کر قہقہہ لگایا۔۔۔

سعد کے ہسنے پر زینب نے خفگی سے دیکھا۔۔۔

"خود ہی ہوں گے موٹے۔۔۔"

زینب نے اپنے تئیں حساب برابر کیا اور اپنا بیگ اٹھائے کمرے سے نکل گئی۔۔۔

"کیوں تنگ کرتے رہتے ہو اب دیکھنا سارا دن منہ پھلائے بیٹھی رہے گی۔۔۔"

سعد نے ہلکے پھلکے انداز میں سرزنش کی۔۔۔

"ہاں آپ کے پاس ایک کام سے آیا تھا۔۔۔ سلطان نے ایوب کے اغوا کی خبر اپنے پاس تک پہنچادی۔۔۔ یہ خطرے کی بات ہے۔۔۔ آپ استاد سے رابطہ کر کے انھیں آگاہ کریں۔۔۔"

"اوہ ایسے تو شیر و کود شوری ہو جائے گی۔۔ تم ایسا کرو دو دنوں میں سلطان کی دکھتی رگ کا پتا لگواؤ۔۔۔ میں شیر و سے رابطہ کرتا ہوں۔۔۔"

"جی ٹھیک ہے۔۔۔"

"ایوب دن بادن سائیکو ہوتا جا رہا ہے گھنٹوں خود سے بولتا رہتا ہے آصف بتا رہا تھا وہ ہر وقت ایک دروازے کا ذکر کرتا رہتا ہے۔۔۔"

"اس کا سائیکو پن ہمارے لیے آسانیاں پیدا کر سکتا ہے۔۔۔ اس سے ملاقات کرو۔۔۔۔۔ پتا تو چلے کون سا دروازہ ہے وہ۔۔۔۔۔"

ابھی تو میں زینب کو اسکول چھوڑنے جا رہا ہوں۔۔۔

"تمہارا ناشتہ بنا دیا تھا ساتھ ہی کھا لینا۔۔۔۔۔"

اتنے سالوں سے وہ چاروں ساتھ رہتے آرہے ہیں جس کا ہاتھ لگتا وہ ہر کام کر لیتا۔۔۔

خیر اگر وہ یہ کام نہ بھی کریں تو اور بھی بہت کام ہیں ان کے کرنے کے۔۔۔۔۔

فرنٹ سیٹھ پر بوائے یونیفارم میں ملبوس اس پہر وہ اسے معصوم روٹھا ہوا بچہ لگی۔۔۔۔

"زیادہ بات نہیں کرنا کسی سے اور میں ہی لینے آؤں گا لچ یاد سے کھا لینا۔۔۔"

وہ ایک ماں کی طرح اسے گائیڈ کرنے لگا۔۔۔

سن رہی ہونا؟؟؟

کوئی جواب نہ پا کر اس نے ذرا اونچا کہا۔۔۔

مجھے پتا ہے کبھی کبھی کیا لگتا ہے؟؟؟؟

ون وے پر وہ گاڑی چلاتا ہوا امر میں اسے دیکھنے لگا۔۔۔

کیا؟؟

سعد نے گاڑی سگنل پر روکی۔۔۔

"آپ میری ماں ہیں۔۔۔"

سعد نے چونک کر اس کا چہرہ دیکھا جو ہلکا ہلکا سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

اکرام مذاق میں کہہ رہا تھا پہلے تو کبھی تم نے اس کی بات کا برا نہیں مانا؟

"میں نے ان کی بات کا برا کب مانا ہے میں تو آپ سے ناراض ہوں۔۔۔"

ہاہ لیکن میں نے کیا کیا ہے؟؟؟

"ایک تو آپ مجھے اس حلیے میں اسکول بھیج رہے ہیں دوسرا کرام کی بات پر کیسے ہنس رہے تھے  
 ---"

"اسی حلیے میں جایا کروگی زینب تم اب دوبارہ اس موضوع پر بحث نہ سنوں ---"

سعد کا لہجہ سخت ہوا ---

زینب نے بھرائی آنکھوں سے اسے دیکھا جس کی نگاہیں ونڈا سکرین پر تھیں ---

خاموشی سے باہر دیکھنے لگی ---

سعد نے بھی اسے نہ چھیڑا --- اسے شیرو کی طرف سے فکر ہو رہی تھی ---

زینب کو چھوڑ کر وہ مطلوبہ جگہ آیا ---

یہ عمارت خاصی بوسیدہ تھی جسے پلاٹ کی شکل دی گئی تھی اور کسی وجہ سے اسے مزید بنانے کی

بجائے ادھورا چھوڑ دیا تھا جو اب کسی کھنڈ کا منظر پیش کر رہی تھی ---

اُگ آنے والی جھاڑیوں کا ہٹا تا راستہ بنا تا وہ اگے بڑھنے لگا ---

وہ کافی اندر آچکا تھا --- بڑے بڑے ڈرم رکھ کر دروازہ بنایا گیا تھا ---

وہ قدموں کی چاپ کئے بنا احتیاط سے ڈرم ہٹاتا بڑے سے کمرے میں آیا جہاں احتیاطی طور پر دو گارڈ تعینات کئے ہوئے تھے۔۔۔ قریب ہی شراب کی بوتل گری تھی۔۔۔

جس کا مطلب وہ اس وقت نشے کی حالات میں تھے۔۔۔۔

سعد نے اسی چیز کا فائدہ اٹھایا اور دھیرے دھیرے اندر بڑھا لیکن اگے تو دروازہ بند تھا اور تالا بھی لگا ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ تالا توڑ کر اندر کے حالات کا جائزہ لیتا عین اسی وقت ہائی روپ کے ٹائر چڑچڑائے۔۔۔۔

واپس جانے کی غلطی کئے بنا وہ دیوار پھلانگ کر پیچھے جھاڑیوں میں چھب گیا۔۔ ایسا کہ غور کرنے پر بھی شبہ نہ ہو اس کی موجودگی کا۔۔۔۔۔

"پوری پچاس لڑکیاں ہیں ستارہ بانی اور ساری ایک سے بڑھ کر ایک۔۔۔ تم دیکھو گی تو تعریف کئے بنا نہ رہ سکو گی ایسا مال لایا ہوں۔۔"

"اس بار میں لڑکیاں دبئی نہیں لے جانے دوں گی اپنے کوٹھے کی زینت بناؤں گی۔۔ سلطان

کیلئے اور لڑکیوں کا بندوبست کر دینا۔۔"

مسلسل چلتے منہ سے ستارہ بائی نے بات مکمل کی...

"ایسا سوچنا بھی نہیں ستارہ بائی سلطان تمہیں سفاہستی سے مٹا دے گا۔۔۔"

اس کے لہجے میں غیر معمولی پن تھا جو ستارہ بائی کو چونکانے کا سبب بنا۔۔۔۔

"مفت میں نہیں لے جا رہی یہ لڑکیاں پورے پچاس لاکھ دوں گا۔۔۔ میرا خیال ہے یہ

گھائے کا سودا نہیں ہے۔۔۔"

"دیکھو ستارہ بائی دس سے زائد لڑکیاں میں تمہیں نہیں دے سکتا اگر ڈیل کرنی ہے تو چلو اندر

ورنہ واپس چلی جاو۔۔۔ تم شاید سلطان کو جانتی نہیں ہو۔۔۔"

ستارہ بائی نے ترچھی نظروں سے بھاری جسامت والے انسان کو دیکھا؛

"چل تو دکھا تو ابھی میں دس لے جاتی ہوں لیکن آئندہ ماہ مجھے پوری پچاس لڑکیاں چاہئیں

۔۔۔"

اوہ ہاں ٹھیک ہے تو ابھی تو اپنا مال لے کر جا۔۔۔

وہ جان چھڑانے والے انداز میں بولا۔۔۔۔

سعد جوان کی گفت و شنید کو بخوبی سن اور سمجھ رہا تھا ساتھ ریکارڈ کرنے کا کام بھی انجام دیتا رہا

۔۔۔

ستارہ بائی کے کوٹھے سے لڑکیاں کل بھی چھڑائی جاسکتی ہیں لیکن اگر الیگل طور پر دبئی لے جانی گئیں تو بہت مشکل ہے ان کا واپس پاکستان آنا۔۔۔

اسے یہاں چھپے چار گھنٹے ہو چکے تھے۔۔۔ ستارہ بائی اپنا مال لے کر جا چکی تھی لیکن چار مسٹنڈے اصلحے سے لیز آدمی ابھی بھی وہاں موجود پہرہ دے رہے تھے۔۔۔ اس کا نکلنا ممکن تھا ان کی موجودگی میں۔

ہاتھ پہ بندھی ریسٹ و ایج دیکھی جو دن کے ساڑھے بارہ کا وقت بتا رہی تھی۔۔۔ اوہ میرے خدا زینب؟؟؟

افسوس یہاں تو مجھے جلد نکلنے کہ کوئی اتار نظر نہیں آرہے اب کیا کروں۔؟؟

وہ پریشانی کے عالم میں یہاں سے وہاں دیکھنے لگا تبھی بڑے سے پتھر پر نگاہ جاتے ہی انکھیں کسی احساس کے تحت چمک اٹھیں۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تم سمجھ رہے ہونہ میں کیا کہہ رہا ہوں؟؟؟؟

"ہاں استاد سمجھ گیا پہلے تم جانا پھر ایک گھنٹے بعد میں اندر آؤں گا۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔ تم کا ونٹر پر جا کر ریجسٹریشن کروالینا۔۔۔"

پاکستان سے سعد کی کال آئی تھی ؟؟؟؟

"نہیں استاد حیرت ہوئی مجھے۔۔"

"حیرت کیسی اشارہ واضح ہے کہ وہ میشن میں موجود نہیں ہے۔۔"

"میں جانتا ہوں تم آتے رہنا۔۔"

اب اسے وہاں بیٹھے ایک سے زائد گھنٹے گزر چکے تھے لیکن جمال ابھی تک کلب نہیں پہنچا تھا۔۔۔

کال کر لیتا لیکن یہ ان کے پلان میں شامل نہیں تھا۔۔۔

وہ پچھلے پانچ دنوں سے باقاعدگی سے یہاں آ رہا تھا۔۔ اور ان دنوں میں وہ لڑکی اپنی پوری کوشش کے باوجود اس کے قریب نہ ہو سکی تھی کہ اس کی وجہ شایان کا سرد اور تلخ رویہ تھا۔۔

پینسل ہل کی ٹک ٹک اس کی موجودگی کا پتا دینے لگی۔۔۔

نظروں کا زاویہ بدل کر اسے دیکھا۔۔ سیاہ سیلو لیس میکسی میں ملبوس وہ میانی چال چلتی شایان کے سامنے والی سیٹ پر بیٹھی۔۔۔

ہیلو ہینڈ سم !!!

پہلی ملاقات کا طرز عمل وہ ہر ملاقات میں اپنائے ہوئے تھی۔۔۔

شایان کی بیگانہ نگاہیں اٹھی تھیں اور سرعت سے پلٹیں۔۔۔

"تم جانتے ہو ہینڈ سم تمہاری بے رخی، بے مروتی مجھے تمہارے قریب کھینچتی ہے۔۔۔"

وہ نازک ہاتھ کو گال کے نیچے رکھتے ہوئے گھائل ہونے والے انداز میں بولی۔۔۔۔

شایان اس کی بات کو نظر انداز کر کے سگریٹ کے گہرے کش لیتا دھواں ہوا میں تحلیل کرنے لگا۔۔۔

"اور میں یہ ہر گز نہیں پوچھوں گا کہ تم یہ بات کتنے مردوں سے کر چکی ہو۔۔۔"

شایان کی آنکھیں اس کی آنکھوں سے ملی تھیں ایک میں سکوں تھا تو دوسری میں اشتعال۔۔۔  
تم لیلی حبیب کی توہین کر رہے ہو مسٹر۔۔۔!

انداز کٹیدہ اور الفاظ سخت تھے۔۔۔

شایان چونکا تھا لیکن ظاہر کرنے کی غلطی نہیں کر سکا۔۔۔

اسی وقت انٹرنس سے اندر آتے جمال کو دیکھا جو سامنے ناچتی لڑکیوں کو دیکھ کر اب کاونٹر کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

"نہال عظیم کر سکتا ہے کیوں کہ اسے تم میں کوئی دلچسپی نہیں۔۔۔"

وہ اپنے رد کئے جانے پر زور پکڑتے اشتعال کو مٹھی بھینچ کر دبانے لگی۔۔۔

ٹیبل پر رکھاواؤن کا ادھ بھر اگلاس سرخ لپسٹک زدہ ہونٹ سے لگایا۔۔۔

شایان کی نگاہ جمال کے گرد رقصاں تھیں۔۔۔

اٹھلاتی نامکمل لباس میں ایک لڑکی اس کے ساتھ جا کھڑی ہوئی۔۔۔

شایان کی استہزائیہ نگاہیں لیلیٰ کی جانب اٹھیں۔۔۔

یعنی نئے آنے والے مردوں کو دام میں پھنسانے کا کام وہ بھی کر رہی تھی۔۔۔۔

لیلیٰ کی آنکھیں سرخ تھیں وہ معمول سے ہٹ کر کچھ زیادہ ہی ڈرنک کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ جمال کا ہاتھ پکڑے ڈانس فلور پر لے آئی۔۔۔ جمال وہ ہی کر رہا تھا جو اب تک پلان میں

ڈسکس کیا گیا تھا۔۔۔

وہ چکراتے سر کے ساتھ بڑبڑاتی نجانے کیا کہہ رہی تھی شایان نے غور نہیں کیا۔۔۔

"میں تم سے محبت کرتی ہوں نہال اور تم نخرے دکھاتے ہو۔۔۔"

ٹوٹے پھوٹے الفاظوں میں کہتی وہ اپنی کرسی سے اٹھ کر اس کے نزدیک آئی اور بے تکلفی سے  
اپنی کلائی شایان کی گردن کے گرد لپیٹی۔۔۔

پچھے ہٹو لیلی!!!

نرم آواز تھی لیکن الفاظ سخت۔۔۔۔۔

"آج میں تمہیں اپنے حسن کے آگے گٹھنے ٹیکنے پہ مجبور کر دوں گی مائے لو۔۔۔"

وہ اس کی سنے بغیر اپنی کہے جا رہی تھی نشہ حد سے سوا تھا وہ ہوش میں نہیں تھی شایان کو بخوبی  
اس بات کا اندازہ ہوا۔۔۔۔۔

لسن ٹومی؟؟؟

پاس سے گزرے ویٹر کو کہا۔۔۔

جی سر؟

"میڈم کو سنبھالو کچھ زیادہ ہی پی لی۔۔۔"

لیکن سر میں کیسے؟؟؟

یہ ساری گفتگو انگریزی میں ہو رہی تھی۔۔۔

کیا مطلب؟؟

شایان کا لہجہ کھر در اتھا۔۔

"سر ہمیں میڈم کو ہاتھ لگانے کی اجازت نہیں ہے آپ ان کو روم میں پہنچادیں۔۔"

شایان نے جانچتی نگاہوں سے اس ویٹر کو دیکھا۔۔

اگر یہ اتنی اہم تھی تو گھبراہٹ کیوں نہیں تھی اس کے چہرے پر جیسے روز کا کام ہو۔۔

آخری نتیجہ پر پہنچ کر اس نے حامی بھری۔۔

شایان نے اسے ہاتھ کا سہارا دیا تو وہ پوری اس پر آگئی۔۔

ڈانس فلور کے سامنے سے گزر کر وہ کاؤنٹر کی جانب آیا۔۔

جمال ہتھ بقبہ شایان کو جاتا دیکھے گیا۔۔۔

"منہ بند کرو جمال تمہارے ساتھ کھڑی لڑکی تمہیں ہی دیکھ رہی ہے۔۔"

ایئر پیس سے آتی شایان کی پتھرلی آواز پر وہ ہوش میں آیا۔۔

کیا تھا وہ شخص شیر کی نگاہ رکھتا تھا۔۔۔

جمال ہر دفعہ اس کے انداز پر قائل ہو جاتا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شہریار کی صحرابندھائی کی رسم اپنے عروج پر تھی۔۔۔۔ ہمدان حویلی کی گہما گہمی دیکھنے لائق تھی۔۔۔

دلہنوں کی طرح سجتی حویلی کے اندرونی مناظر اتنے دلکش تھے کہ مہمان بینکویٹ جانے کی بجائے اس کی رسم دیکھنے آن پہنچے۔۔۔

علیشبہ بھائی کو کلہ پہناتے ہوئے کافی چہک رہی تھی۔۔ اس کے برعکس ان سب سے وہ مکمل طور پر عاجز آچکا تھا اسے یہ سب وحشت زدہ لگ رہا تھا۔۔۔

دل ویران تھا تو آنکھیں بھی اسی طور مر جھائی اور بے نور تھیں۔۔ لیکن یہ سب دیکھنے کی فرصت یہاں کسی کو نہیں تھی۔۔۔۔۔ سب کو اپنی اپنی خوشیاں عزیز تھیں۔۔۔۔۔

ارے بھئی گل کہاں چھپی ہوئی ہے بلا واسے وہ بھی تصویریں بنوالے گی؟؟

قیوم ہمدان کو اس کی غیر موجودگی کا احساس ہوا تھا۔۔۔

"جی تاجا جان۔۔۔"

بے تاب نگاہوں کی پیاس بجھتی محسوس ہوئی۔۔۔

میک اپ سے عاری چمکتا چہرہ وائٹ میکسی میں ملبوس دلکش لگ رہی تھی بڑی بڑی آنکھوں میں

خوف کا عنصر پہنا تھا۔۔۔

"آ جاوے تصویر بنوالو بس پھر نکلتے ہیں۔۔۔"

تایا جان کے کہنے پر وہ اس کے برابر میں اکھڑی ہوئی تو شہریار کو اپنا پہلو آ باد لگا۔۔۔۔۔

"سر سامنے دیکھیں۔۔۔"

وہ محویت سے ارد گرد سے لاپرواہ اپنی آنکھوں کی پیاس بجھا رہا تھا جب کیرے مین کی آواز پر

ناگواری سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

دھوم دھام سے اس کی بارات بینکلوئیٹ پہنچی ریان اور مہران ہمدان باقاعدہ ڈانس کرنے

کھڑے ہو گئے۔۔۔۔۔

گل عشبہ کے پاس برائیڈل روم میں چلی آئی۔۔۔

تم بارات کے ساتھ آئی ہو؟؟؟

عشبہ کی حیرانی دیدنی تھی۔۔۔

"دادی کے ساتھ۔۔۔"

وہ گول مول جواب دے کر مسکرانے لگی۔۔۔۔۔

گل تم سے ایک بات پوچھوں؟؟؟

گل نے الجھ کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

کیا تمہیں سچ میں شہری سے محبت ہے؟؟؟

گل اس کے سوال پر سکتے میں آگئی۔۔۔

اس سوال کا یہاں کیا مقصد؟؟؟

"مقصد واضح ہے گل تم جھٹلا رہی ہو تو وہ الگ بات ہے۔۔۔"

عشبهہ کا لہجہ سرسراہٹ زدہ تھا۔۔۔

"میں اس سے محبت نہیں کرتی عشبہہ اپنے دماغ سے یہ خدشات نکال دو۔۔۔"

گل کا لہجہ اٹل تھا۔۔

وہ تو تم سے کرتا ہے نہ؟؟؟

"میری نظر میں اس بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے میں کس سے محبت کرتی ہوں یہ بات میرے

لئے قابل اہمیت ہے رہی بات اس کی محبت کی تو مردوں کی محبت وقتی ہوتی ہے آنے والے

دنوں میں تم خود اس بات کی حامی بھرو گی۔۔۔"

"نکاح خواں آرہے ہیں۔۔۔"

ریان کی ہانک پر گل نے آگے بڑھ کر اس کا گھونگھٹ نکالا۔۔۔۔۔

رضیا، تہمینہ اماں جان، قیوم ہمدان اور میران ہمدان نکاح خواں کے ساتھ اندر داخل ہوئے

شہریار ہمدان ولد قیوم ہمدان کا نکاح عشبہ ہمدان ولد میران ہمدان سے پچاس ہزار سکہ رائج

الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟؟

قاضی صاحب کی آواز پر سب خاموشی سے انہیں دیکھنے لگے۔۔۔

"جی قبول ہے۔۔۔"

تین دفعہ دہرانے کے بعد یہ قافلہ اسٹیج کی جانب روانہ ہوا۔۔۔

عشبہ ہمدان ولد میران ہمدان کا نکاح شہریار ہمدان ولد قیوم ہمدان سے حق مہر پچاس ہزار سکہ

رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟؟

شہریار کی شکوہ کناں نگاہیں اٹھیں گل کی نگاہیں بھی اسی کی جانب تھیں گل کو اس کی نگاہوں کا

شکوہ شدت سے محسوس ہوا تھا۔۔۔

"قبول ہے۔۔۔"

آنسو بے مول ہو کر کشادہ ہتھیلی پر گرا۔۔۔

"مبارک ہو بھائی صاحب

بھابھی مبارک ہو۔۔"

ملی جلی آوازیں اس کے کانوں سے ٹکرا رہی تھیں کسی نے اسے اٹھا کر گلے لگایا تھا۔۔۔۔۔ لیکن

اس کا سر ہنوز جھکا ہوا تھا اپنی محبت کی شکست پر۔۔۔۔۔

گل کو شدت سے احساس ہوا تھا اس کے درد کا وہ پھر دوبارہ اسٹیج پر نہ گئی کیوں۔؟؟

وہ کہیں نہ کہیں شہریار کی مجرم تھی اور اس بات کا اقرار شہریار کی بے رونق آنکھوں نے بخوبی کیا

تھا۔۔۔۔۔

مبارک ہو تم کو یہ شادی تمہاری۔۔۔

صد خوش رہو تم دعا ہے ہماری۔۔۔

ریان لہک لہک کر گاتا سبھی کو مسکرانے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔۔

رضیا اور میران ہمدان عشبہ کو لیے اسٹیج کی جانب آئے تو احتراماً شہریار بھی کھڑا ہوا۔۔۔۔۔ دل باغی

ہی سہی لیکن یہ رشتے تو خون اور۔۔۔۔۔ محبت کے تھے۔۔۔۔۔

"بھائی ہاتھ آگے تو بڑھائیں۔۔۔"

ریان کی بات پردہ دبی دبی مسکراہٹ وہاں موجود لوگوں کے ہونٹوں پہ مچلی۔۔۔

شہر یار نے ہاتھ آگے بڑھایا تو عشبہ نے لرزتا ہاتھ اس کی چوڑی ہتھیلی پر رکھا۔۔

ایک اسٹیپ چڑھ کر وہ اس کے پہلو میں جا کھڑی ہوئی۔۔

شہر یار نے نگاہ غلط ڈالنا بھی مناسب نہ سمجھا۔۔۔

دودھ پلائی کی رسم شروع ہوئی تو گل کو پکارا گیا۔۔۔ جس پر دادی کا انکار سامنے آیا یوں رضیا بھی

خود چاہتی تھی کہ اس کا سایہ عشبہ پر نہ پڑے۔۔۔ دادی دونوں کی دلی کیفیت سے واقف

تھیں اسی لئے صفائی سے منع کر دیا۔۔۔ دادی کے انکار کے سامنے پھر کسی نے ضد نہیں کی

---

شہر یار کا ضبط جواب دے رہا تھا تبھی قیوم ہمدان نے رخصتی کا کہا تو سب چلنے کی تیاری کرنے

لگے۔۔۔

یوں شہر یار عشبہ کو رخصت کروا کر اپنے سنگ ہمدان حویلی لے آیا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہوٹل کا یہ روم نہ زیادہ بڑا اور نہ چھوٹا بلکہ درمیانے سائز کا بنا ہوا تھا۔۔۔

بظاہر تو کوئی ایسی چیز نگاہ سے نہ ٹکرائی۔۔۔ لیکن شایان کو یقین تھا کہ یہاں پر بھی ایک ایسا راستہ

ضرور ہے جو سلطان حبیب خان تک جاتا ہے۔۔۔ لیکن وہ اس طرح کی کوئی بھی حرکت کر کے انھیں چونکنا نہیں کر سکتا تھا کیوں کہ وہ اس بات سے واقف تھا کہ وہ کیمرے کی آنکھ میں واضح دیکھا جا رہا ہے۔۔۔۔

کان میں لگے آلے نے سعد کالنگ کا عندیہ دیا۔۔۔۔

وہ ایک نظر بیڈ پر نشے میں دھت پڑی لیلی پر ڈال کر لائٹ آف کرتا روم سے نکل گیا۔۔۔  
ر سپشن پر ہدایت دے کر کلب سے نکل آیا۔۔۔ اس دوران جمال اسے کہیں نظر نہیں آیا۔۔۔  
نمبر ری ڈائل کر کے وہ کیب میں آ بیٹھا۔۔۔۔

ہاں سعد؟؟؟

کیسی خبر؟؟؟

شایان نے ڈرائیور کو دیکھا جو حلیے سے وہاں کا ہی رہائشی لگاتار کرنے پر اسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ اردو زبان سے ناواقف ہے۔۔۔۔

جگہ کون سی ہے؟؟؟

"پھر میں نکلتا ہوں تم فکر مت کرو۔۔۔۔"

"ہاں پہنچ جاؤں گا۔۔۔"

"اللہ حافظ۔۔"

"جمال کلب سے واپسی پر تم مارکیٹ سے زینب کیلئے کھلونے لیتے آنا۔۔"

جمال کو کال ملا کر حکم سنایا گیا؛

"لیکن میں تو اپارٹمنٹ پہنچ گیا۔۔"

"میرا خیال ہے دوبارہ جانے میں تمہاری ٹانگوں میں تکلیف نہیں ہوگی۔۔"

شایان نے سنجیدگی سے کہا؛

"کیا استادز بی کیلئے کھلونے اور ہمارے لئے تو ایک شرٹ بھی نہیں لی کبھی۔۔"

اب کیا بیس سال کا نوجوان پانی والی بندوق سے کھیلتا اچھا لگے گا۔۔۔ کہو تو دلوادوں۔۔؟

شایان کی بھرپور سنجیدگی پر جمال منہ بسور گیا۔۔

"جاتا ہوں استاد۔۔"

"ہمم گڈ۔۔"

"بے وقوف۔۔"

شایان بڑبڑاتارات کی فلائٹ کنفرم کروانے لگا۔۔

پاکستان جانے کا فیصلہ عجلت میں لیا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اگر آپ کے لیٹ آنے پر میں ناراض نہیں ہوں تو احسان مانیں میرا۔۔۔"

زینب نے گویا اس پر اپنا احسان واضح کیا؛

سعد جو کچھ دیر پہلے شایان سے بات کر رہا تھا اب زینب کی بات پر ایک ابرو چڑھائی۔۔۔

محترمہ میں آپ کے اس عظیم احسان کا بدلہ کیسے چکا سکتا ہوں؟؟

"زیادہ مشکل نہیں ہے بس اتنا کہ ہم ابھی آئس کریم پارلر جائیں پھر فن لینڈ۔۔۔"

کہنے کو تو وہ ابھی اسکول سے آئی تھی لیکن تھکن نام کو نہیں تھی اس کے چہرے پر۔۔۔

"پہلے کپڑے بدل لو پھر کھانا کھاؤ بعد میں دیکھیں گے۔۔۔"

سعد کو ابھی نکلنا تھا وہ اکرام کا انتظار کر رہا تھا کیوں کولے جانے کیلئے راستہ مقرر کیا تھا اس کا

نقشہ تیار کر رہا تھا۔۔۔

وہ شبرو سے پہلے اسے ہدایات جاری کر چکا تھا۔۔۔

"کیا بعد میں بعد میں جب بھی کوئی فرمائش کرو آپ کا بعد میں بعد میں شروع ہو جاتا ہے

۔۔۔"

وہ سعد کے صفاچٹ انداز پر بھنا گئی۔۔۔

"زینب ضد نہیں کرو مجھے کام سے جانا ہے۔۔۔"

زینب بنا کچھ کہے اپنا اسکول بیگ اٹھائے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

اتنے میں اکرام وہاں چلا آیا۔۔۔

"یہ لیس یہ چھوٹی سے چھوٹی جگہ کاراستہ بنا ہوا ہے بھائی لیکن دبئی پانی کے راستے جائیں گے وہ

بھی راتوں رات اور آج ہی۔۔۔"

کتنے لوگ ہوں گے شپ میں ؟؟؟؟

"دس لوگ ہیں جو اصلحے سے لیز یہاں یہاں تعینات ہیں۔۔۔۔"

اکرام نے نقشہ پر اشارہ کر کے بتایا۔۔۔۔

"تم ایئر پورٹ جاؤ وہ بس فلائی کرنے والا ہوگا۔۔۔"

"اچھا کھانا میں بنا چکا تھا آپ اور زینب کھا لینا۔۔۔"

"ہمارا پلان شپ میں نہیں بلکہ اس سے پہلے لڑکیوں کو بازیاب کروانا ہے میں تمہیں اس جگہ

کی لوکیشن سینڈ کرتا ہوں۔۔ اس کو ایک بار خود بھی دیکھ لو اور جمال خو بھی دکھا دو دوسرا پرنٹ بھی کروا لانا۔۔ شیر و کے آتے ہی بس نکلیں گے۔۔۔۔۔"

اکرام لوکیشن دیکھتا گاڑی کی چابی انگلی میں گھمائے پورچ کی جانب آیا۔۔۔۔۔۔۔

کھانے کی ٹرے ہاتھ میں لئے کمرے میں آیا۔۔ زینب بغیر یونیفارم بدلے بیڈ پر لیٹ کر سو چکی تھی۔۔۔۔

وہ اتنی ٹینشن میں بھی مسکرا دیا۔۔۔ سائیڈ ٹیبل پر ٹرے رکھ کر وہ اس کے قریب ہی بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

"سعدی زینب ابھی چھوٹی ہے اس کی باتوں پر کبھی بہت غصہ اور کبھی ہنسی آئے گی۔۔ تم عمر کے جس حصے میں ہو سنجیدہ مزاج ہو۔۔۔ وہ لا و بالی اور بچپنہ جی رہی ہے تم اس بات سے ہی اندازہ لگا سکتے ہو کہ وہ اس واقعے کو سمجھ ہی نہ سکی جو اس کی زندگی برباد کر دیتا۔۔۔۔۔"

تمہیں اسے سمجھنا اور کبھی کبھی برداشت کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔ اور کبھی ضدیں بھی پوری کرنی پڑیں گی۔۔۔ تو اپنے غصہ اور انا کو نیچ میں لائے بغیر اسے ایسے ٹریٹ کرنا جیسے ایک بچہ کو کیا جاتا ہے۔۔۔۔۔"

شیر و کاموڈ تھا جب وہ اس سے اتنی لمبی گفتگو کر گیا ورنہ چھوٹی اور کام کی بات کرنا اس کے مزاج کا خاصہ ہے۔۔۔۔۔

زینب ناراض ہو؟؟؟

سعد نے اس کا سر سہلاتے ہوئے کہا:

وہ کچی نیند میں تھی کسمسا کرا نکھیں کھولیں۔۔

"کھانا کھا لو پھر سو جانا۔۔"

سعد نے اسے بٹھاتے ہوئے نرمی سے کہا:

"مجھے نہیں کھانا ناراض ہوں میں اور ابھی تک منایا بھی نہیں گندے ہیں آپ۔۔"

نین کٹوروں میں نمی تیرنے لگی۔۔۔

"منانے ہی تو آیا ہوں دیکھو کھانا بھی لے کر آیا ہوں۔۔"

ایسے مناتے ہیں؟؟

انکھیں چھوٹی کر کے دیکھا تو ٹھہرا ہوا آنسو گالوں پہ بہہ نکلا۔۔۔

سعد نے نہایت آہستگی اور نرمی سے اس کا گال صاف کیا۔۔

میری آفت کی پرکالہ پھر کیسے مناتے ہیں۔۔۔؟

سعد نے اس کے سامنے ٹرے رکھی۔۔۔

"زینب میرا بچہ میری پیاری گڑیا مان جاو میں تمہاری ہر بات مانوں گا پلیز مان جاو۔۔۔"

زینب نے باقاعدہ اپنی نازک آواز کو بھاری کرتے ہوئے اس کی نقل اتاری۔۔۔

سعد کو ہنسی آئی تھی لیکن کمال مہارت سے چھپا گیا۔۔۔

"زینب میرا بچہ میری آفت کی پرکالہ پلیز کھانا کھا لو میں تمہاری ساری نہیں تو تھوڑی سی بات

مانوں گا۔۔۔"

وہ شرارت سے کہتا مسکرا دیا۔۔

زینب کا منہ کھل گیا۔۔۔

ساری کیوں نہیں؟؟؟

منہ بسوار۔۔۔

"اگر تمہاری ان ساری باتوں میں مجھے چھوڑ جانے کی بات شامل ہوئی تو وہ کیسے مان سکتا ہوں

۔۔۔"

سعد کی آنکھوں میں آنے والے وقت کی حقیقت پہناں تھی جسے اپنی نادانی میں وہ سمجھ نہ سکی

---

میں ایسا کیوں کہوں گی؟

"میں تو ایسا نہیں کہوں گی"

ابھی تو تم نے کہا تھا کہ میں گندا ہوں؟؟؟

سعد نے چاولوں سے بھرا چچ اس کے منہ میں دیا۔۔۔۔

وہ تو میں غصہ میں تھی اس لئے کہہ دیا تھا۔۔۔۔

"آپ اتنا خیال رکھتے ہیں میرا۔ مجھے اسکول لے کر جاتے ہیں کھانا کھلاتے ہیں۔۔۔"

وہ کھاتے ساتھ باتیں بھی کرتی جا رہی تھی۔۔۔۔

اچھا گر میں یہ سب نہ کروں تو پھر گندا ہوں؟؟؟

سعد کو خود پتا نہیں تھا وہ کیا کہہ رہا ہے ہاں وہ اسے بہلا رہا تھا اور اسے کامیاب بھی ہوا۔۔۔۔

زینب اس بار کچھ نہیں بولی۔۔ بس اسے دیکھنے لگی۔۔۔ جو پانی کا گلاس بھرنے لگا۔۔۔

"نہیں پھر بھی نہیں چھوڑوں گی۔۔۔"

سعد کے ہاتھ تھے دل دھڑکنا بھول گیا حیرت کی زیادتی سے وہ اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

زینب معصومیت سے مسکرا دی۔۔۔۔۔

انجانی خوشی ہوئی تھی سعد کو جسے وہ نام دینے سے قاصر رہا۔۔۔۔۔

"آپ بھی کھالیں کھانا میرا پیٹ بھر گیا۔۔۔"

وہ کہتے ساتھ ہی سابقہ پوزیشن میں چلی گئی۔۔۔

زینب یونیفارم چینج کرو یا راتھو فوراً؟

وہ اپنے آپ کو کمپوز کرتے بولا۔۔۔۔۔

"بھئی کیا ہے یار نیند آرہی ہے۔۔۔"

وہ جمائی روکتے بولی۔۔۔۔۔

شیر و آنے والا ہے اور تم سو رہی ہو؟؟؟

وہ جانتا تھا کہ اس خبر پر اس کی ساری نیند ہوا ہو جائے گی۔۔۔

کیا کب آئیں گے وہ؟؟؟؟

"بس آتا ہی ہو گا تم اچھے بچوں کی طرح کپڑے بدل کر نیچے آ جاو۔۔۔۔۔"

وہ کہتا کمرے سے نکل گیا لیکن اس سے پہلے وہ سعد کی وارڈروب کے آگے کھڑے ہو کر اپنے کپڑے نکالنے لگی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شہریار کمرے میں داخل ہوا تو اسے محو انتظار پایا۔۔۔ ریڈ بلڈ سوٹ میں ملبوس اس پر کئے گئے نفاست سے میک اپ میں پیاری لگ رہی تھی لیکن شہریار کو نہیں اس کی آنکھوں میں جو سادہ سا چہرہ بسا تھا وہ اس چہرے کے آگے کچھ نہ تھا لیکن اگر وہ دل کی سنتا تو وہ بھی محبت کی متلاشی تھی اس کی محبت میں ڈوبی ہوئی لیکن اس وقت اسے اپنے غم کا سوگ منانا تھا۔۔۔

"میرا انتظار بے کار ہے میری دلی وابستگی سے تم واقف ہوگی ہی پھر یہ انتظار نجانے کس گماں میں ہو۔۔۔۔"

"میرا خیال ہے تمہیں سو جانا چاہیے۔۔۔۔"

وہ کمال مہارت سے اس کے سجائے سپنوں، امیدوں کو خاک میں ملاتا چلا گیا۔۔۔۔

زخمی نگاہوں سے نگاہیں چڑاتا وہ سائینڈ ٹیبل کی جانب آیا۔۔۔۔

"یہ تمہاری منہ دیکھائی پہنو، پھینکو، مرضی ہے تمہاری۔۔۔"

واضح تھا کہ یہ بھی اس کی خریدی نہیں ہے اور نہ ہی اسے کوئی فرق پڑے گا۔۔۔۔

ایک منٹ شہری!!!

اتنی باتوں کے بعد یہ طرز مخاطب وہ ٹھٹکا۔۔۔

"یہ سب باتیں کہہ کر آپ یہ ثابت کرنا چاہ رہے ہیں کہ اس شادی میں آپ کی رتی برابر بھی

منشاء نہیں ہے۔۔۔"

استہزائیہ مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر آرکی۔۔۔

"سمجھدار ہو۔۔۔"

تو آپ کو بھی پھر سمجھداری کا مظاہرہ کرنا چاہیے تھا نہ منع کر دیتے تب سانپ سونگ گیا تھا

؟؟؟

وہ چیخ کر چیخی تھی جس طرح شہر یار نے اسے دو کوڑی کا کیا تھا اس لحاظ سے تو یہ کچھ بھی نہ

تھا۔۔۔

وہ بجلی کی تیزی سے بیڈ کے قریب آیا اور اس کا بازو دبوچ کر اپنے ہمقدم کیا۔۔۔

"اپنی زبان کو بند رکھو گی تو اسی میں تمہاری بھلائی ہے میں اس لہجہ کا عادی نہیں ہوں۔۔۔ چیخ چلا

کربات کرنی ہے تو دفع ہو جاو روم سے اور اگر یہاں رہنا ہے تو خاموشی اختیار کرنی ہوگی

---

وہ سرخ آنکھیں اس کی خوف زدہ آنکھوں میں ڈال کر سرد لہجہ میں غرایا۔۔۔

"اور رہی بات منع کرنے کی تو لایا تھا اپنی ماں کو اس روز لیکن یہ جو تم چھوٹی چچی سے بے حیاب کی طرح محبت کا رونا رہیں تھیں ناسن لیا تھا میری ماں نے۔۔۔"

اس کے شکنجے میں دبا بازو کا درد تو کہیں جاسویا تھا ہاتھ پاؤں سن تھے جیسے جان ہی باقی نہ ہو

---

اب اسی محبت کو نبھاؤ ذرا میں بھی تو دیکھوں جس کا دعواتم اتنے دلیرانہ انداز میں کر رہیں تھیں کتنی سچائی ہے اس محبت میں۔۔۔!

اس کا مذاق اڑاتا لہجہ تازیانی کی طرح لگا تھا۔۔۔

سر جھکا تھا محبت کے روندے جانے پر، جھوٹا کہے جانے پر۔۔۔ کیا محبت کرنے والے اتنے خود غرض ہوتے ہیں۔۔۔

جو تذلیل شہریار نے اس کی کی تھی اس کے بعد تو کوئی بھرم ہی نہیں رہ گیا تھا اس کی نظر میں۔۔۔

وہ شیردانی چینیج کر کے کمرے کی لائٹ آف کرتا ہوا صوفہ پہ جا لیٹا۔۔۔

عشبہ کو اس قدر ناقدری پر دھاڑے مار کر رونا آیا۔۔۔

کاش میں تمہیں زور زبردستی حاصل نہ کرتی کہ تم میرے لئے لا حاصل ہو۔۔۔۔۔

وہ اس کی کشادہ کمر کو دیکھ کر پچھتا رہی تھی اور نجانے کن کن باتوں پر پچھتا رہا تھا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہمدان حویلی میں اترتی صبح ہر سو کو دکھائی اور نکھار بخش رہی تھی۔۔۔ سورج کی کرنیں لان میں پڑتے ہی حویلی کے مکینوں کی نیندیں کھلیں۔۔۔۔۔

سبھی کو اس صبح کا انتظار تھا انہیں یقین تھا کل رات نکاح میں بندھنے والے فریقین کی صبح اجلی اجلی ہوگی لیکن یہ ان کا گمان ہی رہا۔۔۔۔۔

ارے بھئی بیگم زرا جلدی کرو بھائی جان ناشتے کی ٹیبل پر منتظر ہوں گے؟؟؟

میرا ان ہمدان نے کچن میں گھسی رضیا کو دیکھ کر ہانک لگائی۔۔۔

وہ خود تو گھسی ہوئی تھی ساتھ گل کو بھی صبح سویرے بلا لیا تھا۔۔۔۔۔

"ہاں آرہی ہوں منان کو تو بھیجیں زرا۔۔۔"

وہ باسکیٹ میں فروٹ، انڈے، حلوہ پوری، آلو کے پراٹھے نیز ہر قسم کی انواع واقسام رکھی ہوئی

تھی۔۔۔ کچھ بازار سے منگوا لی تھی اور کچھ خود نے گل کے ساتھ مل کر بنائی تھی۔۔۔۔

اتنے میں منان آیا تو رضیا کچن سے نکل چکی تھی۔۔۔ آخر کو بیٹی کا ناشتہ لے کر جا رہی تھی اس کا بس چلتا تو دنیا کی ہر شے سے اس کے قدموں میں ڈھیر کر دیتی۔۔۔

گل کو شدت سے اپنی ماں کی کمی محسوس ہوئی۔۔۔ اور یہ پہلی دفعہ تھا جب اسے زرتاشہ کی یاد ستائی تھی ورنہ دادی کی محبت نے اسے کبھی زرتاشہ کی یاد نہ دلائی۔۔۔۔۔

"امی آگر آج آپ زندہ ہوتیں تو میرے لئے بھی اتنے شوق سے ناشتہ لے کر جاتیں۔۔۔"

کیوں گل کیا دادی تیرے لیے ناشتہ نہیں لے کر جاسکتی؟؟

دادی کی آواز پر وہ مڑ کر انھیں دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں آج تو تاجا جان کی طرف تھا ناشتہ۔۔۔۔۔، اور آپ کو پہلے چلے جانا

چاہیے تھا۔۔۔"

وہ اپنی بڑ بڑا ہٹ کا اثر زائل کرتے ہوئے خفگی سے بولی۔۔۔

"ہاں تو جاتو رہی ہوں چل تو ساتھ۔۔۔۔۔"

دادی نے عینک ناک پر ٹھیک کی۔۔۔۔۔

گل نے مسکرا کر انھیں دیکھا اور کچن کی لائٹ آف کرتی ہوئی ان کے ساتھ ہوئی۔۔۔

نہاد ہو کر وہ فریش پہلے ہی ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

وہ واش روم سے نکلا تو عشبہ ہنوز کمفرٹ میں منہ دیئے سو رہی تھی۔۔۔

وہ صبح کا اٹھنے والا عشبہ کو سوتے دیکھ کر کوفت کا شکار ہوا اسی حساب سے غصہ بھی عود آیا۔۔۔

سائیڈ ٹیبل کی ڈرار کو تیزی سے کھولتا بند کرتا وہ عشبہ کی نیند میں خلل پیدا کر گیا۔۔۔

کمفرٹ سے منہ نکال کر جان و بال کو دیکھنے لگی۔۔۔

"بستر چھوڑو۔۔۔"

کر خنگلی سے حکم سنایا گیا؛

ہیں کیا؟؟؟؟۔۔۔

اس پر ابھی بھی نیند کا غلبہ تھا۔۔۔

سنائی دیا تمہیں؟؟؟

وہ کمفرٹ کھینچ کر غرایا۔۔۔

عشبہ کی نیند پھک سے ہوا ہوئی۔۔۔

وہ زبردستی آنکھیں کھول کر اٹھ بیٹھی۔۔۔

ساری رات اپنی ناقدری پر آنسو بہاتے گزری تہجد کے وقت آنکھ لگی اور اب وہ کسی مصیبت کی طرح اس کے سر پہ نازل تھا۔۔۔۔

"یہ نیستی یہاں نہیں چلے گی میں جلد اٹھنے کا عادی ہوں سنا تم نے۔۔۔"

وہ اس کے بکھرے الجھے حلیے کو یکسر بھلائے سکتی سے بولا۔۔۔

"لیکن میں رات دیر سے سوئی تھی۔۔۔"

دبا دبا سا احتجاج کیا کیا شہریار کو تو گویا موقع مل گیا۔۔۔

"تو پھر کیا کروں میں ناشتے کی ٹیبل پر سب انتظار کر رہے ہیں حلیہ درست کرو اور چلو نیچے

۔۔۔۔"

شہریار کا لہجہ بے پرواہ سا تھا۔۔۔۔

"میں بتا دوں گی کوئی کچھ نہیں کہے گا آپ کو جانا ہے تو جائیں۔۔۔"

عشہ نے اس کے غصہ کی پرواہ کئے بغیر کہا اور کمفرٹ میں جا گھسی۔۔۔۔

شہریار کو تو اپنی بات رد کئے جانے پر جو سکتے ہو اسوہو امتضاد یہ کہ اسے موقع کی نزاکت کا قطعی

کوئی اندازہ نہیں ہے۔۔۔۔

میں پاگل نظر آتا ہوں تمہیں؟؟

بیڈ پر بیٹھ کر کچھ اس انداز میں اسے جھنجھوڑا۔۔۔

وہ اس اچانک افتاد پر سنبھل نہ پائی سر بری طرح بیڈ کراون سے ٹکرایا۔۔۔

آنکھوں کے آگے تارے ناچ گئے۔۔۔

"میری ایک دفعہ کی کہی بات کو نہیں مانو گی تو بہت برا پیش آؤں گا سن لو کان کھول کر۔۔۔"

وہ کینہ توڑ نگاہوں سے گھورنے لگا۔۔۔ آنکھیں پھاڑے اسے اپنے نزدیک دیکھتی وہ سمجھ نہ پائی

۔۔۔

تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

"آج پہلی اور آخری دفعہ نیچے سے کوئی بلانے آیا ہے آئندہ تمہاری اس قسم کی کوتاہی پر سارے

لحاظ بلائے طاق رکھ دوں گا۔۔۔"

آنکھوں میں استہزائے سی معنی خیزی پر وہ کٹ کر رہ گئی۔۔۔

شہر یار پیچھے ہٹا اور دروازے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

بے شرم، بد تمیز۔۔۔!

وہ اٹانے والے آنسو کو صاف کرتی واش روم میں چلی آئی۔۔۔

منہ پہ ہاتھ رکھے سسکی کو دباتی سرخ ہونے لگی۔۔۔۔

وہ تو اسے عظیم رتبہ پر فائز کئے ہوئے تھی اور وہ کیا نکلا تھا۔۔۔۔

بھل بھل بہتے آنسو سمیت اس نے منہ پہ پانی کے چھپا کے مارے۔۔۔۔

بھابھی یہ بہت زیادہ کر لیا آپ نے گھر کی ہی تو بات تھی۔۔۔

قیوم ہمدان نے نرمی سے کہا:

"بھائی جان عشبہ بیٹی ہے میری میرے بھی تو سو آرمان ہیں۔۔۔۔"

تہمینہ نے رضیا کی لائیں اشیاء کو میز پر سلیقے سے چن دیا۔۔۔۔

اسلام و علیکم:

بلند آواز میں وہ سب پر سلامتی بھیجتا اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا۔۔۔

عشبہ نے دادی کے پاس جا کر ان سے دعائیں لیں پھر قیوم ہمدان نے اسے تحفتاً پانچ ہزار کا

نوٹ دیا جھجک کر لیتی وہ اپنی کرسی پر بیٹھنے لگی جو رضیا کے ہی برابر میں تھی تبھی ریان کی ہانک

پر گڑ بڑا گئی۔۔۔

"اُوئے بڑی بھابھی وہاں کہاں آپ کی جگہ تو شہریار بھائی کے برابر میں ہیں۔۔۔۔"

وہ نخل سی ہو کرتا یا جان کو دیکھنے لگی جو ناشتہ کرنے میں مکمل طور پر محویت اختیار کئے ہوئے تھے۔۔۔

عشبه کی نگاہیں شہریار کی جانب اٹھیں جو دونوں لب آپس میں پیوست کئے بیٹھا تھا۔۔۔

"آجاو علیشبه بھابھی یہاں۔۔۔ ویسے بھی بہت شوق تھا آپ کو میری بھابھی بننے کا۔۔۔"

علیشبه ریان کی بات پر کرسی چھوڑ کر عشبه کی کرسی کی جانب آئی اور جھک کر پھنکارتی بولی۔۔

عشبه نے ذرا کی ذرا نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا جو زبردستی مسکرا رہی تھی۔۔

بے جان قدموں سے چل کر وہ شہریار کی برابر والی کرسی پر آ بیٹھی۔۔۔۔

"اللہ تم دونوں کو خوشیاں دکھائے۔۔۔"

دادی نے صدقے دل سے ان دونوں کی دعادی تھی۔۔۔۔

عشبه نے انکھیں میچ کر آمین کہا۔۔۔

جب تک وہ وہاں بیٹھا ناشتہ کرتا رہا اس کی پوری کوشش رہی کہ نگاہیں گل کے دیدار میں نہ

اٹھیں۔۔۔ ایک جنگ تھی جو دل و دماغ کی شروع ہوئی تھی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شایان کی گاڑی کا مخصوص ہارن پہچان کر وہ سرپٹ دوڑی۔۔۔

جمال ہاتھوں میں شاپنگ بیگز اور سفری سامان اٹھائے اپنی ہی دھن میں چلا آ رہا تھا نازک سی

چھوٹی سی زینب کو دیکھ سکا اور زبردست تصادم پر زینب کی چیخ پورے مینشن میں گردش

کر گئی۔۔۔

شایان پیچھے ہی چلا آ رہا تھا زینب کی آواز پر دو چار قدم چل کر اندر داخل ہوا۔۔۔

اچانک ٹکرانے پر وہ اپنے آپ کو سنبھال نہ پائی اور زمین پہ جا گری۔۔۔ گرنے سے کوئی جو وہ

بچا و کیلئے اگے لے آئی تھی بری طرح متاثر ہوئی۔۔۔

ایڈیٹ آندھے ہو تھیں گڑیا نظر نہیں آئی۔۔۔؟

شایان جمال کو زبردست ڈانٹ پلا کر اس کے پاس آیا جو اٹھنے کی بجائے مسلسل روئے جا رہی

تھی۔۔۔۔

میرا بچہ کہاں لگی بتاؤ؟

وہ اپنے ہاتھ کی ہتھیلی سے اس کے بہتے موتیوں کو صاف کرتا ہوا بچکا رتے ہوئے بولا۔۔۔

اسے گود میں اٹھا صوفہ پہ لے آیا۔۔ جبکہ جمال ندامت میں گھرا فرسٹ ایڈ باکس لے آیا

-----

"یہاں لگی ہے دیکھیں خون بھی نکل رہا ہے۔۔"

وہ بائیں ہاتھ کی کونی اس کے سامنے کرتی ہچکیوں سے بولی۔۔۔۔

سوری زہبی مجھے نہیں پتا تھا تم آرہی ہو؟؟؟

وہ وہیں کھڑا جھکی سر سے بولا۔۔۔۔

زینب نے چونک کر اسے دیکھا۔۔

اُس اوکے جمالی۔۔۔!

اتنی دیر میں شایان اس کے دوالگا چکا تھا۔۔۔

سعد کہاں ہیں گڑیا؟؟؟

وہ تو یہیں تھے ابھی پتا نہیں کہاں چلے گئے۔۔۔۔؟

"اچھا چلو چھوڑو یہ دیکھو جمال تمہارے لئے کیا کیا لایا ہے۔۔"

وہ جمال کو اشارہ کر کے اسے بہلانے لگا۔۔۔

وہ چیزیں دیکھنے میں مگن ہوئی تو شایان اٹھ کر اپنے کمرے کی جانب آیا۔۔۔ پانچ منٹ وہ شاور لے کر بلیک ہوڈی زیب تن کئے اپنے استعمال شدہ اصلحہ الماری سے نکال کر پینٹ کے پیچھے اڑسا۔۔۔ نوک دار زہر میں بجھے چاقو کو جراب میں اس طرح چھپایا کہ وہ با آسانی نکال سکے

۔۔۔۔

وہ اپنی تیاری مکمل کر کے نیچے آیا تو سعد بھی لاونچ میں داخل ہوا۔۔۔۔

"رکوپانچ منٹ میں آتا ہوں۔۔۔"

سعد نے کہا تو شایان نے اسے روک دیا۔۔۔

سعدی!!!

"پلان تھوڑا چینج ہو گیا ہے میرے ساتھ جمال اور اکرام وغیرہ جائیں گے تم یہیں رکو گے

زینب کے پاس۔۔۔"

لیکن کیوں؟؟

سعد نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔

میں جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔۔۔!

شایان کا لہجہ اٹل تھا۔۔۔

شیر و بات مکمل کرو اپنی۔۔۔؟

"وہ جان گیا تھا کچھ نہ کچھ گڑ بڑ ہے۔۔۔"

شایان نے گھور کر اسے دیکھا اور ان دونوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے مینشن نے نکل گیا۔۔۔

جمال کی بات ہوئی ہے؟؟؟؟

وہ جو مڑ کر جانے لگا تھا سعد کی پکار پر رکا۔۔۔

جمال نے لا علمی سے کندھے اچکائے۔۔۔

"کمینہ سارے فیصلے خود کر لیتا ہے۔۔۔"

وہ بولتا وہیں بیٹھ گیا۔۔۔۔

تبھی بے ارادہ نگاہیں زینب کی جانب اٹھیں۔۔۔

یہ ہاتھ کو کیا ہوا بھی کچھ دیر پہلے تو ٹھیک تھیں تم؟؟؟؟

سعد اٹھ کر اس کے برابر آ بیٹھا۔۔۔

"جمالی کے بچے نے گرا دیا۔۔۔"

انداز رونے والا تھا۔۔۔۔

زیادہ تو نہیں لگی؟؟

وہ اس کا ہاتھ تھام کر جائزہ لینے لگا۔۔

"ہاں لگی ہے ابھی بھی درد ہو رہا ہے۔۔۔"

انکھوں کی نمی پھر عود آئی۔

"اچھا کوئی بات نہیں میں ڈانٹوں گا جمال کو۔۔"

وہ اسے بچکارتا ہوا بولا۔۔۔

"نہیں آپ نہ ڈانٹنا نہ بھائی نے ڈانٹ دیا سے۔۔۔"

وہ اس کی بات پر ہولے سے مسکرا دیا۔۔۔۔

"اچھا چلو نہیں ڈانٹ رہا میں ہلدی کا دودھ لاتا ہوں وہ پی لوگی تو درد نہیں ہوگا۔۔۔"

تھوڑی دیر بعد سعد گرم دودھ کا گلاس لئے چلا آیا۔۔

"ایسی پیو یہ اچھا نہیں ہے بلکل۔۔۔"

وہ تھوڑا سا پی کر ناک پہ ہاتھ رکھ کر بولی۔۔۔۔

"پی لوزینب رزق کو دیکھ کر ایسے نہیں کرتے۔۔۔"

وہ سمجھانے والے انداز میں بولا۔۔۔

لیکن اس ذاتقہ عجیب ہے؟؟

وہ منہ بسور کر بولی۔۔۔

"تھوڑا سا پی لو۔۔۔"

وہ موبائل کی اسکرین پر انگلیاں چلاتے بولا۔۔۔۔

نجانے کی بات تھی جو شایان نے اس کا جانا ترک کروا دیا۔۔۔

کاشف کتنے لوگ ہیں شیرو کے ساتھ۔؟

موبائل کان سے لگائے وہ دہیمہ انداز میں بولا۔۔۔

ہمممم ایوب کی کوئی خبر؟؟؟

"کرنے دو اسے موت کا انتظار۔۔۔۔۔"

وہ پریشانی نے زینب کو دیکھ کر سوچنے لگا۔۔۔۔۔

اب وہ زینب کو کس کے پاس چھوڑے۔۔۔۔۔

ناچار اسے بھی رکنا پڑا کہ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آسمانی رنگ کی فراک پہنے میک اپ سے عاری چہرہ لئے معصومیت سے وہ ایک طرف بیٹھی  
تہمینہ بیگم اور رضیا کو مہمانوں سے ملتے دیکھ رہی تھی۔۔۔

تبھی عشبہ موبائل کان پہ لگائے عجلت میں اس کے سامنے سے گزری اس کا دھیان موبائل کی  
طرف تھا جبھی وہ گل کو نہ دیکھ سکی۔۔ گل نے اسے ہال سے نکل کر ایک طرف جاتے ہوئے  
دیکھا؛

شہریار اور عشبہ کے ریسپشن کا فنکشن اپنے زوروں پر تھا۔۔ عشبہ اسٹیج پر بیٹھی اپنی سہیلیوں  
سے باتیں کرنے میں مصروف رہی جبکہ شہریار اپنے کاروباری یار دوستوں میں گہرا تھا۔۔۔  
گل اپنا بھاری کام کا ڈوپٹہ سنبھالتی اس کے پیچھے نکل آئی۔۔۔

تم یہاں میرا تماشہ بنوانے آئے ہو؟؟؟؟

علیشبہ کی دبی دبی غراتی آواز پر گل نامحسوس انداز میں پلر کی آڑ میں ہوئی۔۔۔۔

منہ بند رکھو علیشبہ میں تمہیں پاگل نظر آتا ہوں۔۔ پچھلے پانچ دنوں سے میں تمہارے فراق  
میں مرے جا رہا ہوں اور تم یہاں ولیمہ انجوائے کر رہی ہو؟؟؟

گھورتی آنکھوں میں اپنی تزیل کا احساس واضح تھا۔۔۔

"تو پھر کرتے نہ عزت سے نکاح چوری چھپے نکاح کیا ہے تم نے میرے گھر والے اس سب سے

بے خبر ہیں۔۔۔ گر چاہتے ہو کہ داماد کی حیثیت حاصل ہو تو بھیجو اپنے والدین کو۔۔۔"

زبردستی نکاح کیا ہے یا گن پوائنٹ پر بولو؟؟؟

جو تم سارا کا سارا الزام مجھے دے رہی ہو؟؟؟

علیشبہ لاجواب ہو کر اسے دیکھے گئی۔۔۔

: میں یہاں تمہارا تماشہ بنوانے نہیں بلکہ تمہیں دیکھنے آیا تھا بیوی ہو تم میری۔۔۔"

بھر پور سنجیدگی سے کہتا وہ محبت سے لبریز نگاہوں سے علیشبہ کو دیکھنے کے بعد چلا گیا۔۔۔

علیشبہ کے کو اپنے کٹیلہ لہجہ کا احساس ہوا تو ندامت نے آگھیرا۔۔۔

وہ جانے کیلئے پلٹی گل کو کھڑے دیکھ کر چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑھ گیا۔۔۔۔۔

"شہری اسٹیج پر جا کر بیٹھو عشبہ کب سے اکیلی بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔"

تہمینہ بیگم اس کی بے دلی، اور بے زاری کافی دیر سے دیکھ رہیں تھیں اس سے پہلے کوئی اور اگر

انہیں کچھ کہتا وہ پہلے ہی شہریا کے پاس پہنچ گئیں۔۔۔

"اب کیا اس کے گھٹنوں سے لگا بیٹھا ہوں میرے دوست کھڑے ہیں انھیں ٹائم نہ دوں آخر کو میرے لیے ہی آئے ہیں۔۔۔ رہی آپ کی بہو کی بات تو اس کو پوری زندگی ہی بھگتنا ہے۔۔۔"

شہریار کا انداز کرخت تھا تہمینہ نے زبردست گھوری سے نوازہ اور وہاں سے اسٹیج کی جانب چلی آئیں۔۔۔

"گل آپی یہ معاذ ہیں میں نے ان سے چھب کر نکاح کیا ہے۔۔۔"

علیشبہ نے شرمندگی سے کہا۔۔۔ گل نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔۔

"یہاں نہیں گھر چل کر بات کروں گی ابھی خاموش رہو۔۔۔"

گل کے برہمی سے کہنے پر وہ آس و امید سے لئے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"جمال تم اور کاشف تہہ خانے کے پیچھے سے ان کے آدمیوں کو قابو میں کرو گے۔۔۔ اگرام تم

دروازے میں کھڑے گاڑ پر نظر رکھو گے میں اکیلا اندر جاؤں گا۔۔۔"

شایان نے تائیدی نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

لیکن استاد اندر جانا آسان نہیں ہے نہ جانے کتنے لوگ پہرہ دے رہے ہوں؟؟؟

اکرام نے خدشہ کے زیر اثر کہا؛

اس کے علاوہ اور کوئی اعتراض؟؟

شایان نے یکسر نظر انداز کرتے ہوئے کہا؛

"ٹھیک ہے اپنے ایئر فون ریڈی رکھو لمحہ بہ لمحہ حالات سے آگاہ کرتے رہنا۔۔۔"

اچھا استاد!!!!

گن ہاتھ میں تھامے وہ خراماں خراماں چلتا کھنڈر کے جانب بڑھا۔۔ گھپ اندھیرا میں چاند کی

روشنی کو سہارا بنائے وہ راستہ تلاش آگے بڑھا۔۔۔

سیدھے ہاتھ میں گن منتقل کر کے دوسرے ہاتھ سے جھاڑیاں بٹائیں۔۔۔ جھاڑیوں کے ہٹتے

ہی لوہے کا دروازہ نمودار ہوا۔۔۔۔۔

گردن گھما کر اپنے پیچھے دیکھا اکرام اور جمال اسی کے اشارے کہ منتظر کھڑے تھے۔۔۔

"پوزیشن سنبھالو۔۔۔"

شایان کی آواز دہی تھی۔۔۔۔۔ لیکن ان کے کان میں وائیر لیس ایئر فون میں با آسانی سنائی

دی۔۔۔۔۔

تالے کو نشان لگا کر ٹریگروں میں لگے سینسر نے بنا آواز کئے تالا ٹوٹ گیا۔۔۔

زنگ کے دروازے کو کھولنے کا مقصد انھیں اپنی موجودگی سے آگاہ کرنا تھا۔۔۔

"استاد یہاں سب قابو میں ہیں۔۔۔"

اکرام کی آواز پر شایان نے بے اختیار سانس خارج کی۔۔۔

اب دوسرا مرحلہ اس دروازے کو کھولنا تھا۔۔۔ ان کے پاس صرف ایک گھنٹہ اور بیس منٹ

تھے اور اسی دوران انہوں نے لڑکیوں کو بازیاب کروانا تھا۔۔۔

شایان نے دروازے پر زور ڈالتے ہوئے اس انداز میں کھینچا کہ ذرا بھی آواز پیدا نہیں ہوئی

۔۔۔۔

لیکن چاند کی ہلکی روشنی نے اندر کرگھپ اندھیرے میں ہلچل مچادی۔۔۔۔

کون ہے؟؟؟؟

بھاری بھر کم آواز پر شایان گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا۔۔۔

اوائے سلطان کے آدمی وقت سے پہلے آگئے؟؟

اسی آدمی نے اپنے ساتھی سے تائید چاہی۔۔۔

"لگ تو یہ ہی رہا ہے تو رک دیکھتا ہوں۔۔۔"

پہلے والا آدمی دوسرے آدمی کو کہہ کر کھلے دروازے سے نکلا اس کے نکتے ہی شایان نے  
دوسرے آدمی کو جالیا منہ پہ ہاتھ جما کر گن کی نالی اس کی کھوپڑی کی جانب رکھی اور لمحہ ضائع  
کئے بنا ٹیگر دبا یاد دوسرے ہی پل وہ جھٹکا کھا کر زمین بوس ہوا۔۔۔۔۔ شایان نے لوہے کے  
زنگ آلود دروازے کو اندر سے بند کیا۔۔۔۔۔

موبائل کی فلیش لائٹ آن کر کے پورے ہال میں گھمائی۔۔۔ دیوار کے قریب جا کر پنہوں  
کے بل بیٹھا اور اکھٹا کئے سوکھی گھاس پھونس ہاتھوں سے ہٹانے لگا۔۔۔  
لوہے کا چوکور نما کالے رنگ کا ڈھکن ہٹایا۔۔۔

اس طرح کے ڈھکن عموماً گھروں میں بنے ٹینک کو کور کرنے کیلئے لوہے کے ڈھکن بنائے جاتے  
ہیں۔۔۔

شایان نے موبائل کی روشنی اس جانب کی تو لکڑی کی سیڑھی نظر آئی۔۔۔  
وہ قدم قدم اترتا اس جلس زدہ کمرے میں داخل ہوا۔۔۔

فلیش لائٹ کی مدد سے سوئچ بورڈ ڈھونڈنے میں کامیاب رہا۔۔۔

ہاتھ مار کر تمام بٹنوں کو کھولا زرد رنگ کی روشنی اس چھوٹے سے کمرے میں پھیل گئی۔۔۔  
سامنے کا منظر اس کو دہلہ کے رکھ گیا۔۔۔

ان کے برہنہ بازو کو بری طرح داغ کر پاشا لفظ کندا کیا گیا تھا یہ وہ ہی لفظ تھا جو بار کی ان لڑکیوں کے بازو پر کندا تھا۔۔۔۔

پیروں میں بڑی بڑی زنجیریں اور آنکھوں پر سیاہ رنگ کی پٹی باندھی گئی تھی یہ لڑکیاں تیس سے پینتیس کے قریب تھیں۔۔۔

اس نے وقت ضائع کئے بنا ان کی پٹی کھولیں چیخوں کا طوفان تھا جو اٹھا تھا وہ ان سب کو چپ کروانے کی بجائے اپنے کام میں لگا رہا۔۔۔

"پندرہ بیس منٹ میں وہ ان سب لڑکیوں کی آنکھیں کھول چکا تھا۔۔۔ اگر نئی زندگی چاہتی ہو جیسا کہہ رہا ہوں ویسا کرنا ہو گا آپ سب نے۔۔۔"

کون ہو؟؟؟

ایک لڑکی کے حواس بہال ہوئے تو استفسار کیا۔۔

"نئی زندگی کی نوید۔۔۔"

وہ کہتے ساتھ ہی زنجیروں پر فائر کرنے لگا

ایسا کرنے سے زنجیر دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔۔۔

تم دونوں تہہ خانے میں آؤ۔۔۔؟

وہ کان میں لگے آلے میں پیغام دیتا مٹی کے مٹکے کی جانب بڑھا۔۔۔

وہ سب پانی کی طرف ایسے بڑھیں جیسے صدیوں کی پیاسی ہوں۔۔۔

"یہ سیڑھیاں دیکھ رہی ہو ایک ایک کر کے اس پر چڑھو جلدی کرو۔۔۔"

وہ دوسرا حکم سناتا انھیں چڑھنے میں مدد دینے لگا۔۔۔

اسے ڈر تھا کہ وہ وقت سے پہلے وہاں نہ آجائیں۔۔۔ شایان کو اپنی زندگی کی نہیں بلکہ انھیں

زرگ میں جھونک دینے سے ڈر تھا۔۔۔

استاد آگے کا حکم؟؟؟

جمال کی آواز پر وہ اوپر کی جانب دیکھنے لگا جہاں سے وہ آیا تھا۔۔۔

لڑکیوں کو نکالو یہاں سے۔۔۔

"اکرام تم کھنڈر سے باہر نکل کر سوزو کی کو اندر لے آؤ۔۔۔"

بیک وقت دونوں سے بول کر وہ آس پاس طائرانہ نگاہ ڈالنے لگا۔۔۔

سوزو کی ان لڑکیوں کی تعداد کو دیکھ کر بک کر وائی گئی تھی۔۔۔۔

سوزو کی گھڑ گھڑ کرتی آواز اس خاموش موحول میں ارتعاش پیدا کر گئی۔۔۔

چلو جلدی کرو بیٹھو اس میں جلدی جلدی۔۔۔!

شایان کی آواز قدرے اونچی تھی۔۔۔

تبھی گولی چلی اور شایان کے بازو کو چیرتی ہوئی اس کے ساتھ کھڑی لڑکی کے عین دل میں جا گھسی۔۔۔

استاد استاد!!!

"دونوں بیک وقت اس کی جانب لپکے۔۔۔ تم دونوں لے کر جاؤ انھیں اور یہاں سے نکل کر سعد کو خبر دو۔۔۔"

وہ بازو پکڑے گھٹنوں کے بل بیٹھا پوری قوت سے ڈھارا۔۔۔

لیکن تمہیں کیسے چھوڑ۔۔۔؟

میں جو کہہ رہا ہوں وہ سنائی نہیں دیا جاو!!!

اس بار وہ پوری قوت سے چیخا تھا۔۔۔

اکرام نے دھندلائی آنکھوں سے اسے دیکھا جب کہ جمال ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا۔۔۔

جایا مجھ سے زیادہ ان کو یہاں سے لے جانا ضروری ہے۔۔۔!

درد سے دہرا وہ دہیمہ لہجہ میں بولا۔۔۔ اکرام کا آنسو لڑھک کر گریبان میں جذب ہوا۔۔۔

وہ الوداعی نگاہ اٹھا کر سوز و کی میں سوار ہوا۔۔۔

چونکہ باہر اندھیرا تھا اس لئے وہ اندھادھند فائر چلاتے سوز و کی کو نشانہ بنانے لگے شایان گھٹنوں

کے بل چلتا بنا آواز کئے اس جگہ سے نکلنے لگا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

روئل بلو اور سلور کے امتزاج کے کام والی میکسی زیب تن کئے نفاست سے کئے گئے میک اپ میں حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔

آئینہ کے سامنے کھڑی وہ اپنی تیاری کو نظر بھر کر دیکھنے لگی۔۔۔

قابل صورت شکل ہے مانا کہ گل کی طرح بے حد خوبصورت نہیں لیکن اتنی بھی بری نہیں

ہوں شہریار کے آپ کو مجھ سے نفرت ہو۔۔۔۔!!!

ہاں سہی کہا تم نے!

وہ ابھی کمرے میں آیا تھا اس کی بات پر وہ گھبرا کر مڑی۔۔۔۔

نیوی بلو تھری پیس میں ملبوس پرکشش مگر تیکھے نقوش سپاٹ چہرے کے ساتھ وہ سست روی

سے چلتا ڈریسنگ ٹیبل کی جانب آیا۔۔۔۔

تمہاری صورت قابل صورت نہیں بلکہ خوبصورت ہے لیکن تمہاری سیرت؟؟؟؟

وہ دم سادھے اس کی بات سننے لگی۔۔۔ اگلے جملے کو سننے کیلئے سارا جسم کان بن گیا۔۔۔۔

کاش تمہاری سیرت بھی صورت کی طرح ہوتی۔۔۔ تم جانتی ہو گل کے معاملے میں۔۔۔ میں بے بس کیوں ہوں؟؟؟

دائیں جانب ٹیس سی اٹھی۔۔۔ کیا وہ کبھی اس کے سامنے کھڑا اس کی بات نہیں کرے گا کبھی اس کی محبت کے زیر اثر وہ اسے نہیں مہر کائے گا؟؟؟

"کیوں کہ وہ جیسی اندر سے معصوم ہے باطن بھی ویسا ہی ہے وہ کبھی کسی کا برا نہیں سوچ سکتی وہ کبھی کسی کو لیٹ ڈاون نہیں کر سکتی کیوں کہ وہ گل ہے عشبہ نہیں۔۔۔"

انکھوں کے کنارے نمی میں ڈوبنے لگے۔۔۔۔

عشبہ۔۔۔! عشبہ کیا ہے پھر؟؟؟

مدہم آواز میں لب پھڑ پھڑائے۔۔۔۔۔

"وہ غاصب ہے اپنی بہن کے حق پر اپنا حق جمانے والی غاصب۔۔۔۔ تمہیں یاد ہے اس رات

جب تم نے گل کا تماشہ بنوایا تھا۔۔۔ ہاں اس رات تم میرے دل سے اتر گئیں تھیں۔۔۔۔"

کتنی نفرت تھی اس کی آنکھوں میں کیسے کرے گی اس نفرت کے ساتھ گزارہ ساری زندگی

----

"میں نے معافی مانگ لی تھی۔۔۔"

اس کے احتجاج پر وہ تمسخر ہنسی ہنسا۔۔۔

"معافی مانگ لینے سے پہلے والی اہمیت برقرار نہیں رہتی۔۔۔۔ ایک بار کیا ہزار بار معافی مانگو

لیکن گل کی جگہ تم مر کر بھی نہیں لے سکتیں۔۔۔"

وہ اس کے دل کو کمال مہارت سے ملیا میٹ کر کے کوٹ اتار کر ڈریسنگ ٹیبل کے برابر میں

رکھے صوفہ پہ ڈالا۔۔۔۔

وہ زخمی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی جو اس پل بے نیازی سے اپنے کف لنکس کھول کر بازو کے

آستینیں چڑھا کر اب جوتے کے لیس کھولنے لگا۔۔

وہ بے دردی سے ڈوپٹہ میں آٹکی پنیں کھینچنے لگی۔۔۔ پن کے نکلتے ہی ڈوپٹہ پھسل کر پیچھے گرا

-----

آنسو قطرہ قطرہ آنکھوں سے بہہ چلے جا رہے تھے

نوچ نوچ کر اپنی جیولری اتارتی اپنی تزیین پر آج پھر سوگ میں تھی۔

ڈریس چینج کرنے کی غرض سے کھڑا ہوا تو اسے ہنوز آئینہ کے سامنے دیکھا؛

جھک کر نیچے گرا دوپٹہ اٹھایا۔۔۔

"ان اداؤں سے تم مجھے زیر کرنا چاہتی ہو صاف کہو یوں آپنا آپ عیاں کر کے تم رہی سہی کسر

بھی پوری کر رہی ہو۔۔۔۔۔"

عشبہ کا چہرہ اہانت اور سسکی کے احساس سے سرخ ہو گیا۔۔۔

وہ اس کے ہاتھ سے ڈوپٹہ جھپٹ کر واش روم میں جا گھسی۔۔۔۔

تلخ نگاہ بند دروازے پر ڈال کر وہ وارڈروب میں سے آرام دہ سوٹ نکالنے لگا۔۔۔۔

قریب آدھا گھنٹہ روچکنے کے بعد شاور لے کر وہ باہر آئی تو کمرے کی لائٹ بند ہو چکی تھی۔۔۔

لبی سانس کھینچ کر وہ بیڈ پر اکر بیٹھی۔۔۔

گیلے بال پشت پر پڑے تھے وہ انھیں جھٹکے سے اگے کر کے لیٹنے ہی لگی تھی تبھی شہریار کی

جھنجھلائی آواز پر کرنٹ کھا کر اٹھ بیٹھی۔۔۔

کیا مصیبت ہے پانی کیوں پھینک رہی ہو؟؟؟

وہ تو سمجھی تھی کل رات کی طرح آج بھی وہ صوفہ پہ ہی سوئے گا لیکن اسے بیڈ پر موجود دیکھ کر

دل اچھل کر حلق میں اگیا۔۔۔۔

سوری۔۔۔!

دیہمہ انداز میں بول کر وہ صوفہ پہ جا لیٹی۔۔۔۔

شہریار کی بھاری سانسیں نیند میں ہونے کا پتا دے رہی تھیں۔۔۔۔

وہ سوچوں میں گہری کب نیند کی وادی میں اتری پتا ہی نہیں چلا۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بھل بھل بہتے خون پر ہاتھ جمائے وہ سن سان سڑک پر بھاگ رہا تھا۔۔۔ کیوں کہ اس وقت

ان چار پانچ مسٹنڈوں کا سامنا کرنا اس کے بس میں نہیں تھا۔۔۔

بازو کا درد لمحہ بہ لمحہ شدت اختیار کرنے لگا۔ گن کب کہاں گری اسے یاد نہیں رہا۔۔۔

البتہ کانوں میں لگے وائر لیس ایئر فون اپنی جگہ موجود تھے لیکن دوسری جانب سے رابطہ منقطع

تھا۔۔۔ ان کے قدموں کی آواز کانوں میں پڑی تو تکلیف کو بھولے اس کے بھاگنے میں روانی در

آئی۔۔۔۔۔

اس سے زیادہ اس میں ہمت نہیں تھی بھاگنے کی۔۔۔ وہ چوڑی گلی میں گھستے ہی ایک گھر کے پاس لگے درخت کی اوٹ میں چھپ گیا۔۔۔

"تمہیں یہ قدم اٹھاتے ذرا شرم نہیں آئی تا یا جان کی عزت کا ہی پاس رکھ لیتیں۔۔۔"

گل کا ارادہ اس پر نرمی کرنے کا ہرگز نہیں تھا۔۔۔

اس وقت رات کا تہائی پہر تھا سب اپنے کمروں میں گھسے خواب و خرگوش کے مزے لوٹ رہے تھے۔۔۔

لیکن وہ قیوم ہمدان کے پورشن میں علیشہ کے کمرے میں بے چینی سے چکر کاٹی اسے بھی سنا رہی تھی جو خاموش سر جھکائے آنسو بہانے میں مصروف۔۔۔

"مجھے معاف کر دیں گل آپی میں محبت کرتی ہوں اس سے۔۔۔۔"

یہ کیسی محبت ہے تمہاری؟؟؟

"ایسی محبت سوائے رسوائی کے اور کچھ نہیں۔۔۔"

تو کیا میں اس سے طلاق لے لوں؟؟

اس کا خود کا بھی دل لرزاتا تھا اس سوچ پر۔۔۔

ایک اور غلطی۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے وہ اتنی آسانی سے تمہیں طلاق دے دے گا؟؟؟

"نہیں!!!!!! جب تک تم اس کی تسکین کا باعث نہیں بنو گی وہ کبھی تمہیں نہیں چھوڑے گا  
۔۔۔ اور علیشہ بی بی اگر مرد کو عورت سے محبت ہوتی ہے تو اس کی پہلی ترجیح عزت ہوتی ہے

۔۔۔"

لیکن شہری بھائی کو تو آپ سے محبت تھی نہ؟؟؟

وہ چونک کر پلٹی۔۔۔۔

"ہو گی محبت لیکن اس کی محبت مجھے وہ مقام نہیں دے پاتی جس کی میں متمنی ہوں۔۔۔"

لیکن عزت تو دیتے نہ؟؟؟؟

"یہاں بات میری نہیں تمہاری بات ہو رہی ہے بہت ساری خوش فہمیوں میں مبتلا ہو تم

۔۔۔۔ کل مل لو اور آزادی کا مطالبہ کرو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔۔۔"

گل نے دو ٹوک کہا علیشہ نے دہل کر اسے دیکھا۔۔

وہ کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔۔

اس پل وہ اسے شدت سے یاد آیا تھا وہ اپنے کمرے میں جانے کی بجائے لان میں نکل آئی۔۔۔

نجانے کب میرا انتظار ختم ہوگا اور کتنی راتیں یوں جاگ کر گزاروں گی کون سادن ہوگا جس  
کی رات کا سکون مجھے میسر ہوگا۔۔۔۔

وہ اداسیت میں گہری فوارے کے پاس آکر بیٹھ گئی۔۔۔

ٹھاہ!!!

گولی بائیں ٹانگ میں پیوست ہوئی۔۔۔

ان چاروں میں سے ایک نے اس کے درخت سے نکلنے پاؤں دیکھ لئے تھے تبھی اس کے پاؤں کا  
نشانہ لگا کر گولی چلائی رات کے آدھے پہر ہو کا عالم کتوں کے بھونکنے کی ڈراونی آواز بھیڑیہ کی  
آواز کی مانند لگتی خوف سا پیدا کر رہی تھی۔

جان لیو وارد کو برداشت کرنے کیلئے وہ اپنے دونوں مضبوط ہاتھ منہ پر جما کر اٹھ آنے والی چیخ کا  
دم توڑ گیا۔۔۔

"اوائے یہاں تو کوئی نہیں ہے اگر وہ ہوتا تو اب تک گولی اس کے جسم میں گھس چکی ہوتی  
"۔۔۔۔۔"

سیاہ لباس میں ملبوس وہ طائرانہ نظر گلی میں دوڑا کر اپنے ساتھی سے گویا ہوا جس نے بھی وہی

لباس پہنا ہوا تھا۔۔۔۔

تو ٹھیک کہتا ہے چل اس طرف سے نکلتے ہیں ایسا نہ ہو کوئی پاگل کتا پیچھے لگ جائے۔۔۔

کھبے سے زراسا سر نکال کر اس نے ان دونوں کو گلی کے آخری سرے پہ دیکھا تو سکھ کا سانس لیکر بیٹھنے ہی لگا تھا کہ اپنے سامنے بھیڑے نماخو نخواستہ کو دیکھ کر بد مزہ ہوا۔۔۔

اب یہ سالہ کہاں سے آگیا؟؟؟؟

وہ ایک ہاتھ اپنے بازو پہ جما کر بھل بھل بہتے خون کو روکنے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔۔۔۔

نامحسوس انداز میں وہ ہاتھ پشت پر لے گیا۔۔

آہستہ آہستہ پیچھے قدم بڑھاتا ہوا وہ کتے سے دور ہونے لگا۔۔۔ گلی کے ختم ہوتے ہی سڑک شروع ہو گئی تھی۔۔ ایک ہی سطر میں بڑے بڑے بنگلے بنے جن کے کشادہ لان باہر سے ہی دیکھائی دے رہے تھے

اتفاق تھا یا اس کی قسمت کا نیا دروازہ جسے وہ پار کر گیا۔۔ شومی قسمت کہ گارڈ گھوڑے

گدھے سب بیچ کر کرسی پہ سویا ہوا تھا۔۔۔

در در جب حد سے سوا ہوا تو وہ لان میں لگے ایک درخت کے پاس گرنے کے سے انداز میں بیٹھ

گیا۔۔۔۔

یہ لان وسیع رقبے پر بنایا گیا تھا۔۔۔

تبھی سامنے کا منظر اس کی آنکھوں کو خیرہ کر گیا۔۔۔

رنگین روشنیاں سنگ مرمر کے بنے فوارے سے بہتے ابشار پر عجب ہی جھپ دکھلا رہی تھیں  
مزید یہ کہ نازک سی حسینہ جس کی پشت پر کالی سلکی زلفیں کمر کو ڈھانپنے ہو اسے لہرا رہی تھیں  
۔۔ اپنے دو آتشہ حسن سے یکسر بے نیاز گھٹنوں میں سر دیئے تنہا بیٹھی ہوئی تقریباً بھینگ چکی تھی  
لیکن اسے اس سب کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔۔

وہ درد کو فراموش کئے تھوڑا اگے ہو کر تجسس کے مارے اس مکھڑے کو دیکھنے لگا۔۔ وہ گھٹنوں  
میں سر دیئے ہوئے ہولے ہولے جھٹکے کھا رہی تھی۔۔ شاید رو رہی تھی یا کچھ گنگنار ہی تھی وہ صحیح  
اندازہ نہ لگا پایا۔۔۔۔۔

ہممت مجتمع کر کے وہ پیڑ کے سہارے سے اٹھا اور میکاکی انداز میں قدم فوارے کی جانب بڑھا  
دیئے۔۔۔

عین فوارے کے قریب جا کر اس نے جیسے ہی پانی میں ہاتھ ڈالا کہ اپنا زخم دھوسکے وہ پانی کی  
سر سر اہٹ پر جھٹکے کھا کر سر اونچا کر گئی۔۔۔۔

جھیل سے گہری آنکھیں جس میں تیرتا پانی انھیں رونق بخش رہا تھا میدے جیسی صاف رنگت  
باریک گلابی ہونٹ کیا تھی وہ ایک شاہکار یا کوئی پری۔۔۔

وہ سنگلاخ قلب رکھنے والا ٹھٹکا تھا اس کے جھلمل کرتے حسن کو دیکھ کر۔۔۔۔۔ لیکن یہ

احساس کچھ پل کا ہی تھا اسے اپنے دل پر قابو پانا اچھے سے آتا تھا۔۔۔

یہ ایک آنکھیں چمکیں۔۔۔ بے یقین نگاہیں پلک جھپکنا بھول گئیں۔۔۔ گر اس نے آنکھ بند کی اور

وہ خواب کی طرح غائب ہو جائے۔۔۔۔۔ بے شک وہ پندرہ سالہ مغرور لڑکا مضبوط تو انامرد بن

کر اس کے سامنے کھڑا تھا لیکن اس کی کنچی آنکھیں یہ ہی تو اس کی پہچان کا سبب تھیں اسے ذرا

بھی شبہ نہیں ہوا۔۔۔ سینے میں دھڑکتے دل نے سوچ کی تصدیق کر دی تھی۔۔۔ پھر تو کسی شک

و شبہ کی گنجائش ہی نہیں بچتی۔۔۔

نڈر اور بے خوف انداز آنکھوں سے آنکھیں ملانا اعتماد وہ حیران رہ گیا۔۔۔

ایک الہڑدوشیزہ کیا اسے اس کی آنکھوں میں ٹہرا جنون نظر نہ آیا جو اسے کے اعتماد کو متزلزل نہ

کر سکا۔۔۔

"شیر افگن۔۔۔!"

کنچی آنکھیں پل بھر میں لہورنگ ہوئیں۔۔۔ دماغ کی رنگیں تن گئیں اور جڑے بھینچے وہ

اشتعال کو دبانے کی سعی کرنے لگا۔۔۔۔۔

سر سراتی باریک آواز پر پیشانی پر ان گنت بل نمودار ہوئے۔۔۔۔۔

"انی تمہارا پورا نام شیر آفگن ہے لیکن مجھے اس نام سے نفرت ہے کیوں کہ یہ تمہارے باپ کا تجویز کردہ ہے میرے لئے تم صرف شایان ہو۔۔۔"

شانزے کی آواز اسے بہت قریب سے سنائی دی۔۔۔

گل کی آنکھوں میں آس تھی امید تھی وہ اب کہے گا کہ تم گل ہونہ جو میرے خواب میں آیا کرتی ہے جس سے میں محبت کرتا ہوں۔۔۔!!!

کون ہو تم؟؟؟

گل کے نازک جسم نے کرنٹ کھایا۔۔۔

دھڑ دھڑ دھڑ۔۔۔۔۔ حویلی کی دیواریں اس پر آگریں۔۔۔

"تمام انتظار رائیگاں۔۔۔ سارے خواب ریزہ۔۔۔"

ابھی اور چلنا ہے منزل مقصود تک۔۔۔"

محبت کا اظہار تو دور کی بات وہ پہچاننے سے انکاری ہے۔۔۔

گل کی محبت کی شکست تھی جس کیلئے آنکھیں پتھرائی تھیں اس کی آنکھوں میں اجنبیت ہی  
اجنبیت تھی۔۔

کتنی ڈھیٹ واقع ہوئی تھی وہ ابھی بھی اپنے پیروں پر کھڑی ہے۔۔۔۔

دوسری جانب اس کی رہی سہی ہمت بھی جواب دے گئی تھی تبھی اوندھے منہ گرا۔

اس کے گرنے پر وہ ٹپ اٹھی۔۔۔

افگن کیا ہوا تمہیں؟؟؟

اس کی نظر جیسے ہی لہورنگ بازو پر پڑی بے اختیار اس کے منہ سے نکلا۔۔

وہ بمشکل اپنی آنکھیں کھولتا انتہائی سرد لہجہ میں پھنکارا:

"آئندہ اس نام سے پکارنے کی غلطی بھولے سے بھی نہیں کرنا ورنہ تمہیں بولنے کے قابل

نہیں چھوڑوں گا۔۔"

دردناک آواز کے باوجود وہ اس کی سرد آواز پر منجمد سی رہ گئی۔۔۔

آخر کار قسمت نے اسے چاروں شانے چت گرایا تھا۔۔

کس کے در؟؟؟

اس کے جس نے اسے بے یار و مددگار بے نام چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

یہاں وہ قسمت کے اس وار پر بری طرح ٹوٹا تھا۔۔۔

گل اس کے الفاظوں پر غور کرتی رہ گئی جبکہ وہ ہوش و خروش سے بیگانہ ہو گیا۔۔۔۔۔

وہ لمحہ ضائع کئے بنا وہاں سے بھاگی۔۔۔

گل کیا بات ہے آماں کی طبیعت ٹھیک ہے؟؟؟

مہراں آنکھوں میں نیند کا خماری لئے متفکر سا بولا۔۔۔

"چاچو وہ آماں نہیں وہ لان میں وہ بے ہوش ہو گیا۔۔۔"

گل روتے ہوئے بے ترتیب ٹوٹے پھوٹے بے ربط جملوں سے گویا ہوئی۔۔۔

کون گل اور تم اس طرح کیوں رو رہی ہو؟

مہراں نے ایک نظر اندر کمرے میں ڈالی۔۔۔

"شیر افکن آگیا چاچو وہ مر جائے گا سے بچالو۔۔"

وہ روتے ساتھ بولتی مہراں کو گنگ کر گئی۔۔۔

شیرا فگن؟؟؟

بے یقین سا بولا۔۔۔۔

"ہاں چاچو وہ آگیا ہے۔۔۔"

گل کی آنکھوں میں آنسو اور مہراں کی نگاہوں میں بے یقینی سی تھی۔۔۔۔

اسے گل کی بات پر یقین نہ آیا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کہاں گئیں سب کی سب؟؟؟

وہ صدمے کی زیادتی سے چیخا۔۔۔

سلطان نے قہر برساتی نظریں لرزتے کانپتے آدمیوں پر ڈالی۔۔۔

"ہم تو انھیں لینے آئے تھے یہاں اکردیکھا تو سب مرے پڑے تھے راجندا اور کمار لاپتا ہیں

---"

ان کے لیڈر نے لڑھکڑاتی زبان میں کہا۔۔۔

سلطان نے زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا وہ دور جا کر گرا۔۔۔۔

"تو یہاں اپنی منحوس شکل لئے کیوں کھڑے ہو ڈھنڈوا نہیں اور آدھے گھنٹے میں ستارہ بانی

یہاں چاہیئے۔۔۔۔"

سلطان کا غصہ کسی طور کم نہ ہوا لاکھوں کا نقصان ہوا تھا۔۔۔

"بہت بڑی غلطی کی ہے تم نے شایان اس کا خمیازہ برابر بھگتو گے تم اور اس طوطی کو تو ایسا

غائب کروں گا ساری زندگی بھی خاک چھانو گے تب بھی اس تک نہ پہنچ پاؤ گے۔۔۔"

لہورنگ آنکھوں سے گھورتا وہ ان چاروں پر گن تان گیا۔۔۔

ایسے بے کار نامردوں کا دنیا میں کوئی کام نہیں !!!

بندوق کی چار گولیاں ان چاروں کو دوسرے جہان میں پہنچا گئیں۔۔۔

"تم اگر زندگی چاہتے ہو تو جو کہا ہے وہ صبح کا سورج نکلنے سے پہلے پورا کرو ورنہ ان سے بدتر سزا

دوں گا۔۔۔۔"

وہ اس کی قبر برساتی نگاہوں سے بچنے کیلئے حامی بھرتا کھنڈر سے نکل گیا۔۔۔

یہ تھا سلطان حبیب خان کا وہ خاص مشیر جو اس کا نام استعمال کر کے پاکستان میں کئے جانے

والے دھندوں کا خفیہ لیڈر۔۔۔

اور ان سب کا باپ سعودیہ عرب میں بیٹھا وہ سلطان حبیب خان تھا۔۔۔

جاری ہے:-

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صدائے عشق از قلم سیدہ جویریہ شبیر

قسط نمبر: 14

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آئی سی یو کے باہر دو نفوس کی بے چینی و بے قراری کسی طور کم نہ ہو پارہی تھی۔۔۔ مہران

اسے جس حالات میں ہسپتال لایا تھا وہ لفظوں میں بیان کرنا ایک مشکل امر تھا۔۔۔

خود اس کی شرٹ جگہ جگہ سے خون آلود ہو چکی تھی جب وہ اسے گارڈ کی مدد سے گاڑی میں

بٹھا رہا تھا تو شہریار کے ساتھ ساتھ خود اس کی سانسیں بھی تھمنے لگی تھیں۔۔۔

خون کا اثر انتہائی گہرا اور زور آور ثابت ہوا۔۔۔

"گل چندا پانی پی لو۔۔۔"

مہراں ہمدان ہاتھ میں ٹھنڈے پانی کا گلاس لئے اس کے برابر میں رکھی بیٹیچ پر آبیٹھا۔۔۔

چاچو وہ ٹھیک ہو جائے گا نہ؟؟؟

اس کی آنکھوں میں چھایا خوف مہراں ہمدان کو گنگ کر گیا۔۔۔۔

"ان شاء اللہ چندا وہ ضرور ٹھیک ہو گا۔۔۔"

بہت سے سوالات پیدا ہوئے اس پل مہراں ہمدان کے ذہن میں جسے وہ جھٹک کر تسلی آمیز لہجہ

میں بولا۔۔۔۔

آئی سی یو کا گلاس دوڑ کھول کر بے داغ سفید آور آل میں سینئر ڈاکٹر ہاتھوں میں پہنے گلوں اتار

کر ان دونوں کی جانب آیا۔۔۔

پیشنٹ کا آپ سے کیا ریلیشن ہے؟؟؟

سنجیدہ آواز پر گل سوچوں کے گرداب سے باہر نکلی۔۔

"میں چاچو ہوں اس کا۔۔"

کیسا ہے وہ؟؟؟؟

"ہی از فائن۔۔ گھبرانے یا فکر کرنے کی کوئی بات نہیں ہے وہ اب خطرے سے باہر ہیں چونکہ گولی ٹانگ میں رہ گئی تھی تو ہمیں مجبوراً آپریشن کرنا پڑا فلحال تو وہ اٹھ کر بیٹھ بھی نہیں سکتے لیکن جیسے جیسے زخم مند میل ہوں گے وہ ناکہ چل بھی سکتے ہیں بلکہ بھاگ بھی لیں گے۔۔۔"

آخر میں ڈاکٹر کا ہلکا پھلکا لہجہ گل کو پر سکون کر گیا بے اختیار تشکر کے آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر بہہ نکلے۔۔۔۔

وہ پیشہ ورانہ مسکراہٹ کے ساتھ اپنے کیمین کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

"اللہ کا شکر ہے گل وہ ٹھیک ہے چلو آؤ میں تمہیں حویلی چھوڑ آؤں۔۔۔"

"نہیں چاچو جب تک اسے ہوش نہیں آجاتا میں کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔"

مہران ہمدان نے اس کے نفی میں ہلتے سر کو فرصت سے دیکھا۔۔۔

گھر میں سب کو کیا جواز دو گی پھر؟؟؟

گل نا سمجھی سے انہیں دیکھنے لگی۔۔۔

"دیکھو گل فلحال تو اس کی موجودگی کو سب سے لاعلم ہی رکھنا ہے جب تک وہ مکمل طور پر

صحت یاب نہیں ہو جاتا۔۔۔ پھر جیسا وہ چاہے گا ویسا ہی ہو گا۔۔۔"

گل نے صورت حال سمجھ کر سر ہلایا دل تھا کہ اس کی پائنتی سے لگے بیٹھنے کو بے تاب۔۔۔۔  
 کاوٹر پر اپنا نام لکھوا کر اور ایک نرس کو چوبیس گھنٹے اس کی نگہداشت کا کہہ کر گل کو ساتھ لئے  
 گاڑی میں آبیٹھا۔۔۔۔۔

"گل تم بالکل بھابھی کا عکس ہو بے شک ان کا ساتھ زیادہ نہیں رہا لیکن جتنا بھی تھا صدیوں تک  
 یاد کیا جانے والا ہے۔۔۔ پتا نہیں میرا بھائی یاد کرتے ہیں یا نہیں لیکن جب میں تمہیں  
 دیکھتا ہوں مجھے محسوس ہوتا ہے زرتاشہ بھابھی ہمارے درمیان ہیں۔۔۔"

کبھی تو اتنی مضبوط حوصلے کے ساتھ مشکل سے مشکل فیصلہ لمحوں میں کر لیتیں تھیں اور کبھی  
 ذرا سی بات پر بکھر جاتیں۔۔۔۔"

وہ جو فرنٹ سیٹ پر بیٹھی سو سوں سوں کر رہی تھی مہراں ہمدان کی بات پر چونک کر دیکھا جس کی  
 نظریں سامنے چار کول کی پختہ سڑک پر مرکوز تھیں۔۔۔۔

"جب تم محض دس سال کی تھیں وہ پہلی دفعہ ہمدان حویلی آیا تھا اس وقت وہ پندرہ سال کا تھا  
 اس حویلی نے نہ ہی اس کی ننھی کلکاریاں سنیں اور نہ ہی اس کا بچپن دیکھا۔۔۔ یہ اس کی نہیں  
 حویلی کی بد قسمتی تھی کہ حویلی کا پہلا وارث پہلا بیٹا اپنے ننھے قدموں سے چل کر یہاں نہ  
 آسکا۔۔۔۔"

وہ بغور مہراں ہمدان کو تنکنے لگی جن کی آنکھوں میں گزرے ماہ و سال کا کرب پہناں تھا۔۔۔

"وہ کیسے بھول سکتی تھی وہ دن پہلی دفعہ ہی تو اس کے کورے دل پر وہ شخص تمام تر مغروریت اور بے زاریت لئے دستک دے گیا تھا۔ اس بات سے یکسر غافل کے وہ اتنے سال بعد بھی کسی کے دل میں پوری جزائیت کے ساتھ رہا ہے۔۔۔۔"

اس وقت اس کی محبت ایک دوست کے جیسی تھی لیکن جیسے جیسے گل جوانی کی دہلیز پر پاؤں رکھتی گئی وہ محبت کسی اور ہی معنی سے اس کے دل و دماغ میں جڑیں مضبوط کرتی چلی گئی

-----

چاچو اسے روکا کیوں نہیں کم از کم آپ ہی روک لیتے تو وہ ہمیں اس حال میں تو نہ ملتا؟؟؟  
مہران نے ذرا کی ذرا انکا ہیں اس کے اترے چہرے کی جانب ڈالیں۔۔۔۔

کتنے سالوں بعد آنکھوں میں مکمل سکون محسوس ہوا۔۔۔۔ پتھرائی آنکھوں میں جان پڑ گئی

-----

"وہ اس وقت بچہ نہیں رہا تھا اپنی عمر سے کئی زیادہ بڑا اور ہم سب سے زیادہ مضبوط بن گیا تھا

---

اس کے پاس ہر بات کی دلیل تھی۔۔ میں کیا اسے تو بھائی جان بھی نہ روک سکے۔۔۔۔"

چاچو ایسا کیا ہوا تھا میں بارہا پوچھتی ہوں دادی سے لیکن جواب میں خاموشی کے سوا کچھ نہیں ملتا

-- آپ بتائیں چاچو تمہینہ تائی نے اپنے بڑے بیٹے کو روکنے کیلئے قسمیں واسطیں نہیں دیئے  
آخر کو وہ ماں ہیں کیوں ان کی متاثریہ افکن کیلئے نہیں سسکی۔۔۔؟

"جو بات تمہیں اماں جان نہ بتا سکیں وہ میں کیسے بتا سکتا ہوں کچھ حقیقتوں کا پوشیدہ رہنا ہی بہتر  
ہے۔۔۔"

مہراں ہمدان کا لہجہ قطعیت بھرا تھا گل کی پھر دوبارہ ہمت نہیں ہوئی کچھ بھی پوچھنے کی۔۔۔  
یہ موڈ اس کا انتہائی نازک معاملات میں ہوتا ورنہ وہ بے حد ٹھنڈے مزاج کا شخص واقع ہوا تھا  
۔۔۔

وہ کہہ رہا تھا کہ کسی سے اس بات کا ذکر نہیں کرنا تو کوئی نہ کوئی خاص وجہ ہوگی۔۔۔  
افق پر ہلکی ہلکی سفید چادر پھیلنے لگی جب وہ دونوں حویلی پہنچے۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تم دونوں منہ اٹھائے چلے آئے میں پوچھ رہا ہوں شیر و کہاں ہے؟؟؟؟  
راتوں رات وہ ان سب لڑکیوں کو ان کے ٹھکانے پہنچا آئے تھے۔۔۔ دونوں کے قدموں کے  
ساتھ ساتھ کندھے بھی بوجھل تھے۔۔۔۔۔

سعد جو رات سے ہی جلے پیر کی بلی بنا ہوا تھا یوں ان دونوں کو آتا دیکھ غصہ سے ڈھاڑا۔۔۔

زینب ڈانگ ایریا میں موجود ناشتہ کر رہی تھی تب سعد کی گرجدار آواز پر دہل گئی۔۔۔۔

"استاد کا حکم تھا کہ ان کی زندگی سے زیادہ ان لڑکیوں کی زندگی کی اہمیت ہے۔۔۔"

بکو اس کرتے ہو۔۔ اس نے کہا اور تم چھوڑ کر آگئے؟؟

یہ ہے تم دونوں کی وفاداری؟؟؟؟؟؟

اس کا بھڑکنا انھیں مزید شرمندگی میں دھکیل گیا؛

"میں بھی کیا تم دونوں سے سر پھوڑ رہا ہوں سنبھالو زینب کو میں آتا ہوں اسے لے کر۔۔۔"

دانت پیس کر الفاظ چباتے وہ جس حلیے میں تھا اسی میں ہی باہر نکل گیا۔۔۔

"شیر و تو ٹھیک ہو۔۔۔"

آنکھوں کی سرخی حد سے سوا تھی۔۔۔۔

دل میں جگہ بناتے و سوسوں کو یکلخت جھٹکتا گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا۔۔ اسے نہیں پتا تھا وہ

کہاں جا رہا ہے بس اسے جانا تھا اپنے شیر و کوڈھونڈنے، اپنی زندگی کے بہانے کوڈھونڈنے

!!!۔۔۔

"شیر و اس رات اگر تو مجھے نہیں ملتا تو میں شاید زندگی ہار دیتا۔۔۔"

بارہ سالہ سعد کو اپنی ہی بازگش سنائی دی۔۔۔

"سعد تمہیں پتا ہے زندگی ہمیں ان مشکل راہوں سے گزارتی ہے جس سے گزر کر ہمیں  
صرف موت کی تمنا ہوتی ہے۔۔۔"

میں نے کئی بار اپنے آپ کو مارنا چاہا ختم کر دینا چاہا اس ذلت بھری زندگی سے جان چھڑانی چاہی  
۔۔ لیکن میں بہت چاہ کر بھی ایسا نہیں کر سکا کیوں کہ جب میں نے اپنے سامنے ایسے لوگوں کو  
دیکھا جو مجھ سے بھی بدتر زندگی خوشی خوشی گزار رہے ہیں تو مجھ میں زندگی کو چیلنج کی طرح  
ایکسیپٹ کرنے کی امنگ بیدار ہوئی۔۔۔

اس سے پہلے میں اپنے آپ کو دنیا کا وہ انسان سمجھتا تھا جس کی تخلیق بھی حلال نہیں تھی اس  
کے باوجود میری امی نے مجھے وہ تربیت دی جو کوئی عورت اپنی من چاہی اولاد کو بھی نہ دیتی ہوگی  
۔۔۔۔۔"

"اور جب وہ چھوڑ کر چلی گئیں تو میں بھول گیا کہ میں کیا ہوں۔۔۔۔۔"

اپنے بازو پر نمی کا احساس ہوا تو ہاتھ بے اختیار گال کو چھو گیا۔۔۔

وہ رو رہا تھا۔۔۔۔۔

"شیر تو تنہا نہیں ہے بے شک میں آنٹی کی کمی پوری نہیں کر سکتا لیکن میرے لئے تو جینے کا

بہانہ ہے شاید ہم جیسے لڑکوں کو ایک دوسرے کے سہارے ہی اس زندگی کو جینا پڑتا ہے  
 "----"

تو آج بھی میری خوشیوں کا بہانہ ہے میری زندگی کی رونق صرف تو ہے اور میں جانتا ہوں سب  
 سے پہلے تو مجھ سے ہی رابطہ کرے گا۔۔۔۔

"میرا رواں رواں منتظر ہے۔۔۔۔"

گاڑی فل اسپیڈ سے تمام قوانین کو توڑتی ہوئی بھاگنے لگی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شادی کے دنوں کی تھکن تھی جیھی سورج کی سنہری کرنیں بھی حویلی کے میکینوں کی نیند نہ اڑا  
 سکیں سب اپنے اپنے نرم بستروں میں گھسے ہوئے تھے۔۔۔

اس کے برعکس شہریار کے کمرے میں دو نفوس بیدار ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

وہ جب مارنگ واک کر کے آیا تو عشبہ صوفہ پہ بے خبر سوئی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

شہریار فسوس سے دائیں بائیں سر ہلاتا اپنے کپڑے لئے واش روم میں گھسا اور دروازہ اتنی زور  
 سے بند کیا کہ گہری نیند سے چونک کر اٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔

یا اللہ خیر۔۔۔!

دل پہ ہاتھ رکھے وہ ہونقوں کی طرح پورے کمرے میں نگاہیں گھمانے لگی۔۔۔

شاہور کے کھلنے کی آواز پر سمجھ آیا تو سر تھام کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

"صبح صبح ان کا کڑوپن دیکھ لیا اب نجانے سارا دن کیسا گزرے گا۔۔۔"

منہ کے ٹیڑھے میڑھے زاویہ بناتی بلینکٹ طے کرنے لگی۔۔۔

اے سی آف کر کے کھڑکھی کے پردے ہٹائے تو ٹرانسپیرنٹ پٹ میں سے اجلی روشنی آنکھوں

کو چھندھیا گئی۔۔۔ نیلے نائٹ بلب کی روشنی کہیں دب سی گئی۔۔۔۔

عشبہ دھلے منہ کے ساتھ فریش سی آئینہ کے سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔۔۔

"اپنا ہار سنگھار بعد میں کرنا ناشتہ بناو جا کر۔۔۔"

نرم جذبات سے عاری آواز پر وہ ٹھٹک کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

میں۔۔۔؟

"نہیں دیواروں سے کہا ہے مجھے عادت ہے بے وجہ دیواروں سے باتیں کرنے کی۔۔۔"

کیا تھا یہ شخص ٹھنڈے طنز میں پی ایچ ڈی کر رکھی تھی۔۔۔

بے دلی سے کنگاڈرینگ ٹیبل پر پٹھا اور اچھے بالوں کو لپیٹ کر کیچر میں جکڑا۔۔۔

کیا کھائیں گے بتادیں؟؟؟

وہ پلٹ کر اپنا ڈوپٹہ سر پہ جماتی مصروف سے انداز میں بولی۔۔۔۔۔

کمال ہے کہاں تو محبت کے دعوے ہو رہے تھے اور اب یہ بھی نہیں پتا کہ کیا کھاتا ہوں ناشتے میں۔۔۔؟

عشہ بی بی یہ ڈرامہ بازی اس کے سامنے جا کر کرو جو تمہاری فطرت سے ناواقف ہو۔۔۔ شادی سے پہلے تو ڈانگ ٹیبل پر بیٹھ کر نظروں کا طواف کرتے یہ نہ دیکھا کہ میں روز کیا کھاتا ہوں۔۔۔؟

اففففف۔۔۔ ایک سادگی میں کی گئی بات کو وہ کیا سے کیا رنگ دے گیا تھا عشہ فق منہ سے ٹکر ٹکر دیکھتی چلی گئی۔۔۔۔۔

آنکھیں لباب پانی سے بھرا ٹھیں۔۔۔ آنکھوں میں مذاحقہ خیز مسکراہٹ لئے وہ ایک بار پھر اس کی ذات کے پر نچے اڑا گیا تھا۔۔۔۔۔  
کتنا کم ظرف ثابت ہو رہا تھا وہ مرد۔۔۔۔۔

آنسو بہہ بہہ کر گال کو نرم کرنے لگے جنھیں بے دردی سے رگڑ کر وہ کچن کی جانب چلی آئی

۔۔۔۔۔۔۔

تہمینہ بیگم پہلے سے ہی وہاں موجود تھیں اس کے سلام کی آواز پر پلٹ کر دیکھا۔۔۔

ارے تم اتنی جلدی کیوں اٹھ گئیں اور چکن میں کیوں چلی آئیں۔۔۔؟

"شہری کہہ رہے ہیں ناشتہ بنا دو ان کی میٹنگ ہیں وہ جلدی جائیں گے۔۔۔"

وہ کہتے ساتھ ہی فریق کی جانب بڑھی اور اس میں سے انڈے نکالے۔۔۔

روکو میں بات کرتی ہوں اس سے۔۔۔؟

"تم جا کر بیٹھو اندر۔۔۔"

وہ اسے حکم سناتی شہریار کے کمرے میں چلی آئیں۔۔۔

کہاں جا رہے ہو تم؟؟

کڑے تیور لئے وہ اس کے روبرو کھڑی تھیں۔۔۔

"میجر کی کال آئی تھی ارجنٹ میٹنگ ہے دو تین گھنٹے میں آ جاؤں گا۔۔۔"

وہ ہلکے پھلکے انداز میں کہہ کر مسکرا دیا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔۔

"کینسل کرو اور اس میٹنگ کو فوراً" ....

"کیوں امی بہت ضروری ہے یہ میٹنگ کلائنٹ آسٹریلیا سے آرہے ہیں۔۔۔"

"تم باتیں سنو اوگے مجھے ارے رضیا کیا کہے گی شادی کو چار دن بھی نہ گزرے اور تم آفس چلے گئے۔۔۔"

اور تم نے اسے ناشتہ بنانے کو کہا ہے؟؟؟؟

"چلو بھئی۔۔۔ ہاں کہا ہے۔۔۔"

عشہ کی فطرت تھی جو کبھی نہیں بدل سکتی۔۔۔ آخر کو گھٹی میں گھول کر پلائی گئی تھی۔۔۔

دماغ درست ہے تمہارا اگر ناشتہ ہی کرنا تھا تو مجھے بول دیتے اسے کیوں بھیجا کچن میں؟؟؟

"انف ف امی فور گوڈ سیک کون سی قیامت اگئی اگر وہ محترمہ ذرا سا کام کر لیں گی۔۔۔"

"اور جس شہنشاہ مزاج کی آپکی بہو ہے وہ مجھے قطعی نہیں پسند۔۔۔ مجھے ہاتھ پہ ہاتھ دھر کر بیٹھنے

والے لوگ انتہائی زہر لگتے ہیں۔۔۔ آپ کی بہو کو میرے مطابق چلنا ہوگا بہت شوق تھا اسے

مجھ سے شادی کرنے کا۔۔۔"

شہریار کا لہجہ روکھا تھا۔۔۔

تہمینہ بیٹے کی خود سری پردنگ رہ گئیں۔۔۔

گل کا بدلہ تم عشہ سے لے رہے ہو۔۔۔!

تہینہ کا انداز بہت کچھ جتنا ہوا تھا

"میں صرف اسے اپنے طریقے سمجھا رہا ہوں جس کو بھی پریشانی ہو مجھ سے بات کر لے۔۔۔  
اور پلیز امی آپ کی باتیں مان کر ہی میں نے اس سے شادی کی ہے اب مزید کوئی ڈیمانڈ نہیں  
سنوں گا۔۔۔"

وہ دو ٹوک بول کر اپنا کوٹ کندھے پہ ڈالے کمرے سے چلا آیا۔۔۔  
میں نے ناشتہ لگا دیا ہے؟؟

اس کو لان عبور کرتا دیکھ وہ بھاگی بھاگی پیچھے آر کی۔۔۔

"خود کر لو۔۔۔ اور اپنی ساس کو بھی کرواؤ۔۔۔ شرم بھی نہیں آئی تمہیں شوہر کی برائی کرتے  
ہوئے۔۔۔"

وہ اس کا ہاتھ سختی سے دبوچے دبی دبی آواز میں غرایا۔۔۔

میں نے تو کچھ نہیں کہا۔۔۔

"ہاں الہام ہوا ہے انھیں۔۔۔"

شہر یار کا دباو بڑھا تو درد سے کراہ اٹھی۔۔۔

شہری ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔۔

"بکو اس بند کرو آئندہ میرا نام اپنی زبان پر مت لانا۔۔۔"

وہ جھٹکے سے دھکیلتا یہ جاوہ جا۔۔۔۔

گل دروازے کے پاس ہتھ بقیہ کھڑی رہ گئی۔۔۔ یہ شہریار تھا اسے اپنی آنکھوں پہ یقین نہ آیا

عشبہ کی نظر گل پر اٹھی تو آنکھوں۔ میں مرچیں بھر گئیں۔۔۔۔

وہ تیز نگاہ اس پر ڈال کر اپنے کمرے کی جانب بھاگ گئی۔۔۔

جبکہ گل ابھی بھی ٹرانس کی کیفیت میں وہیں کھڑی تھی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سودا ہو چکا ہے سلطان اب جناب کے پچاس ہزار کا نقصان ہوا ہو یا ایک لاکھ کا ہم کیا کر سکتے ہیں

۔۔۔؟

ستارہ بائی نے ہری جھنڈی دیکھائی۔۔۔۔

مسلسل چلتے منہ کے ساتھ شان بے نیازی سے ایک ہاتھ سے بنا سی ساڑھی کا پلو تھامے وہ

سلطان کو ایک آنکھ نہ بھائی۔۔۔

"دھندے کا اصول بھول رہی ہو تم اور مجھے کوئی عار نہیں ہوگی یہ یاد دلانے میں جس کو ٹھے کو

تم اپنے نام سے چلا رہی ہو اس کی بنیاد سلطان حبیب خان نے رکھی ہے اگر وہ ایک لاکھ لگا کر تمہارا کوٹھا آباد کر سکتا ہے تو ایک جھٹکے میں اسے برباد بھی کر سکتا ہے۔۔۔۔"

ستارہ بائی کا چہرہ سسکی سے سرخ ہو گیا۔۔۔

"اصول اور قواعد کی باتیں آپ ہم سے نہ ہی کرے تو بہتر ہو گا سلطان کی ناک کے نیچے جتنے

غبن آپ پاکستان میں کر چکے ہیں ان سب کے ثبوت ہیں ہمارے پاس۔۔۔"

ستارہ بائی کی مکار آنکھیں کسی احساس سے چمک اٹھیں کیوں کہ دوسری جانب سلطان کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑھ گیا۔۔۔

تبھی ستارہ بائی کا موبائل تھر تھرا یا۔۔۔

کیسے مینا کیا بات ہے؟؟؟

وہ سخت لہجے میں بولی۔۔۔ مینا کی کال اس وقت اسے نہایت زہر لگی۔۔۔

"آپ سے اگر چھٹانگ بھر کی لڑکی نہیں سنبھلتی تو بتا دیجیئے آپ کے بھی دام لگا کر چلتا کر دیتے ہیں۔۔۔"

"رات والی ڈوس دے کر قابو کریں ہم آتے ہیں تب تک۔۔۔"

"دیکھیں سلطان صاحب ہم ان تمام لڑکیوں کی منہ مانگی قیمت وصول کر چکے ہیں۔۔۔ اور مجھے نہیں لگتا وہ برتی ہوئی لڑکیاں بار کورونق بخشیں گی۔۔۔ آپ ہمیں ایک ہفتہ کا وقت گریں تو ہم لڑکیوں کا بندوبست کر کے بتادیں گے۔۔۔"

اب کہ ستارہ بائی سنبھل کر بولی ایک دن کی لین دین تو ہے نہیں جو وہ اینٹھ کر اپنا کام خراب کر دے۔۔۔۔۔

"ہممم ٹھیک ہے تب تک میں باس کو سمجھا دوں گا آ لیکن صرف ایک ہفتہ اس سے زیادہ ایک گھنٹہ بھی اوپر برداشت نہیں کروں گا۔۔۔"

ستارہ بائی حامی بھر کر انتظار میں کھڑی گاڑی میں آ بیٹھی۔۔۔۔۔

میری فلائٹ کنفرم کروا۔۔۔

"مجھے خود جا کر اس سلطان کو پانی میں اتارنا پڑے گا۔۔۔۔"

چلو اس بہانے کچھ عیاشی بھی ہو جائے گی۔۔۔!

وہ ہاتھوں کو اونچا کر کے بدن کو ڈھیلا چھوڑ کر مستاتے ہوئے بولا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

انکھیں کم لائٹ میں بھی چھندھیاسی گئیں یک دم آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا وہ جو  
اٹھنے کی تگ و دو میں تھا کوشش ترک کر کے سر تھکیہ پہ گرا لیا۔۔۔

دو تین منٹ آنکھیں دیکھنے کے قابل ہوئیں تو گردن گھما کر ماحول کا جائزہ لیا۔۔۔

چارپانچ گھنٹے کی بے ہوشی کے بعد غائب دماغی سے دیکھنے لگا۔۔۔

اس وقت کمرے میں سوائے اس کے کوئی نہیں تھا ہاتھ کو ہلایا تو ہلکی سی چھبن کا احساس  
ہوا۔۔۔

آہستہ آہستہ ذہن بیدار ہونے لگا تو گزرے لمحات ذہن کے پردے پر کسی فلم کی مانند چلنے  
لگے۔۔۔

پاؤں کو جنبش دی تو درد کی لہر اس کے جسم میں دوڑ گئی۔۔۔

سعد۔۔۔!

بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا۔۔۔ بایاں ہاتھ اٹھا کر وائر لیس چیک کیا جواب وہاں موجود نہیں  
تھا۔۔۔

تبھی دھڑکن مانپنے کا آلہ گلے میں ڈالے سنیر ڈاکٹر ہاتھ میں فائل لیے چلے آئے۔۔۔

اب کیسا محسوس کر رہیں ہیں؟؟

شایان نے گردن ہلا کر اشارہ دیا۔۔۔

گڈ ویری گڈ۔۔۔!

مجھے یہاں کون لایا؟

روکھے لہجہ بے زاریت لیے ہوا تھا۔۔۔

"آپ کے چاچو مہران ہمدان۔۔۔"

"یہ آپ کی شو می قسمت کہ جس حالات میں آپ یہاں لائے گئے تھے وہ انتہائی نازک تھی۔۔۔"

آپ کو علم ہو گا کہ بازو اور ٹانگ دونوں گولی کے زہر سے تر بتر تھے۔۔۔ اس پر خون کا بہہ جانا ایسے میں آپ کے چاچو نے دو بوتلیں دی ہیں۔۔۔"

ڈاکٹر اپنی ہی روانی میں بات کئے جا رہا تھا یہ دیکھے بغیر کہ شایان کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ پڑنے لگا۔۔۔۔

اس نے جنونی انداز میں ہاتھ میں لگی سوئی کو ایک جھٹکے سے کھینچ ڈالا۔۔۔

ارے یہ کیا کر رہے ہیں؟؟

نرس نے بوکھلا کر کہا تو ڈاکٹر نے اس کی جانب دیکھا۔

"ڈاکٹر جو میں کہوں گا آپ وہ کریں گے۔۔۔"

نقاہت زدہ آواز میں کمال کا سردین تھا متضاد یہ کہ خون چھلکاتی آنکھیں ڈاکٹر کو سٹپٹانے پہ  
مجبور کر گئیں۔۔۔۔

"دنیا میں اگر وہ بندہ آخری بھی ہوتا تو تب بھی میں اس کا خون لینا پسند نہیں کرتا۔۔۔ ایک ایک  
قطرہ نکالو خون کا میرے جسم میں سے۔ اور یہ کام صرف تم کرو گے۔۔۔"

ڈاکٹر نے میکاکی انداز میں برابر میں کھڑی نرس کو دیکھا جو عجیب نظروں سے آدھے پاگل  
انسان کو دیکھ رہی تھی

"سنا نہیں تم نے اگر تم نے یہ کام نہ کیا تو میں خود کر لوں گا بعد میں بھگتاتے رہنا پولیس والوں کو  
۔۔۔"

وہ تمام تر طاقت لگا کر بیڈ سے اترنے لگا۔ اس کی اس کوشش میں کچے ٹانگے کھل گئے اور خون  
بیڈ کی سفید چادر کو رنگ دار کرنے لگا۔۔۔

"دیکھیے سر پہلے ہی آپ کا خون بہہ چکا ہے آپ ہوش سے کام لیں۔۔۔"

نرس کو اس کی حالت دیکھ کر متلی کرنے لگی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے تم جسے چاہتے ہو ویسا ہو گا اب بیٹھ جاؤ میں خون نکلوانے کا انتظام کرتا ہوں۔۔۔"

ڈاکٹر کا چہرہ سپاٹ تھا۔۔۔ وہ پیل بھر میں اس کی دماغی کیفیت کا اندازہ لگا چکا تھا۔۔۔

شایان اس کی بات کو نظر انداز کئے نرس سے گویا ہوا۔۔

مجھے میری چیزیں چاہیے؟

نرس سر ہلا کر فوراً پرائیوٹ روم سے نکلی۔۔۔۔

"اس کے چاچو کو اطلاع دو اور جب تک میں نہ کہوں اسے کوئی چیز دینے کی ضرورت نہیں ہے

۔۔۔"

"جی سر۔۔۔"

سر پہلی دفعہ ایسا کیس سامنے آیا ہے یہ کس مزاج کا آدمی ہے؟؟

"یہ تو ان کے چاچو سے مل کر پتا چلے گا آپ سے جو کہا ہے وہ کریں ہری اپ۔۔۔۔"

ڈاکٹر اپنے کیبن کی جانب مڑا تو وہ نرس کا ونٹر کی طرف چلی آئی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عشبہ کب سے علیشہ کی بے توجہی دیکھ رہی تھی ناشتے کی ٹیبل پر بھی وہ نارمل نظر نہیں آئی۔۔

ناشتے کے بعد سے جو کمرے میں گھسی اب تک باہر نہیں آئی۔۔۔

شہریار کے آفس جانے پر رضیانی نے سوال تو اٹھایا تھا لیکن تہمینہ بیگم نے جواز دے کر بات رکھ لی

---

تائی جان مجھے لگ رہا ہے علیشہ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے؟؟؟

تہمینہ بیگم دوپہر کے کھانے کی تیاریاں کر رہیں تھیں۔۔۔

کوئی بات کی ہے اس نے؟؟؟

تہمینہ نے چونک کر سر اٹھایا انھیں فلحال ایک ہی بات کھائے جا رہی ہے۔۔۔

"نہیں لیکن میں نے محسوس کیا اب دیکھیں ابھی تک کمرے سے نہیں نکلی میں تو اسی کے انتظار

میں بیٹھی ہوں۔۔۔"

تہمینہ نے سکون کا سانس لیا۔۔۔

تو جا کر پوچھ لو۔۔۔

"آپ کو پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے عشبہ بھابھی۔۔۔"

دانت بھیج کر لفظوں کو ادا کیا۔۔۔

"تم غلط سمجھ رہی ہو میں تو تائی جان سے تمہاری خیریت ہی دریافت کر رہی تھی۔۔"

تائی جان کے سامنے وہ اپنے آپ کو کمپوز کرتی ہوئی بولی۔۔۔

تم نے کبھی گل آپی کی خیریت پوچھی ہے جو مجھ سے ہمدردی کر رہی ہو۔۔؟

"علیشبہ کیوں غصہ کر رہی ہو وہ صرف پوچھ رہی ہے۔۔"

تہینہ کو بیٹی کا گل کی ہمدرد بننا ایک آنکھ نہ بھایا۔۔۔

"امی بہو کی محبت میں بیٹی کی محبت کو فراموش نہ کریں۔۔ کچھ لوگ آستین کے سانپ ہوتے

ہیں موقع ملتے ہی ڈسنے سے بھی نہ چونکے۔۔"

علیشبہ تمہارے بڑی بھائی کی بیوی ہے کم از کم یہ ہی لحاظ کر لو۔۔؟

ہنہ جب شہری بھائی کا ہی دل نہیں ہے تو کیسی بیوی۔۔!

وہ نخوت سے کہتی واپس مڑ گئی۔۔۔

"اس کی آج کل طبیعت ٹھیک نہیں رہتی اسی طرح چڑچڑی ہو رہی ہے تم برا نہیں ماننا میں

ڈانٹوں گی اسے۔۔۔۔"

تہمینہ بیگم نے اسے ساتھ لگاتے ہوئے کہا جبکہ وہ پھکی ہنسی ہنس دی۔۔۔۔

بات تو کچھ اور ہے علیشہ بی بی یہ جواتے غرور سے میرے سامنے کھڑی ہوتی ہو تم بس کچھ ہی

دنوں کی بات ہے پھر تم کیا تمہارا وہ بھائی بھی میرے سامنے سر نہیں اٹھاسکے گا۔۔۔

شہریار ہمدان تمہاری نفرت میں سود سمیت تمہیں واپس کروں گی۔۔۔ جو زبان تم سمجھتے ہو

اسی زبان میں۔۔۔۔۔

عشبہ کا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا اسے شہریار کا ہتک آمیز رویہ متنفر سوچنے پہ مجبور کر گیا

۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پوری رات سڑکوں پر لور لور پھرا لیکن اسے شیر و کا کچھ پتانا نہ چل سکا۔۔۔۔

ابھی بھی وہ یہاں وہاں پوچھتا چھ کرتا پھر رہا تھا۔۔۔ جمال کی کوئی دس مسڈ کال آگئیں تھیں۔۔۔

لیکن اسے اس وقت صرف شیر و چاہیئے تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا اس کی غیر موجودگی میں زینب اسکول بھی نہیں گئی ہوگی لیکن اس سے زینب کی بھی

پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔۔

دو نفوس کے باوجود کمرے میں موت کا سناٹہ چھایا ہوا تھا۔۔۔

چھت پہ لٹکتا پنکھا اپنی رفتار سے چل رہا تھا۔۔۔

ہے کوئی جواب آپ کے پاس؟؟

ہے کوئی مضبوط دلیل جسے دے کر آپ مجھے لاجواب کر دیں؟؟؟

"واقعی مہران ہمدان کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہ تھا اور نہ کوئی دلیل۔۔۔ لیکن اس بار وہ

اسے جانے نہیں دیں گے یہ بات تو پکی ہے۔۔۔"

"میرا خیال ہے نفرت کی حد بھائی جان تک رکھ کر سوچو گے تو بہت سے فیصلے لینے میں آسانی

ہوگی۔۔۔

میں تمہاری بات کی نہ تو تردید کر رہا ہوں اور نہ ہی جھٹلا رہا ہوں۔۔۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ وہ

تمہیں پانے کیلئے دن رات کوشاں رہے تھے۔۔۔"

شایان نے برہمی سے انہیں دیکھا وہ چاہتا تو ان کی سنے بغیر یہاں سے نکل جاتا لیکن اس کی ماں

کی تربیت ایسی نہیں تھی۔۔۔

مجھے پانے کیلئے؟؟؟

"اپنی انا کی تسکین کیلئے وہ بے چین رہتے تھے۔۔ اس رات وہ مجھے لینے نہیں بلکہ میری ماں سے  
آخری جینے کی امید چھیننے آئے تھے ان سے یہ برداشت کہاں تھا کہ وہ اپنی زندگی میں آگے  
بڑھ جائیں۔۔۔"

مہراں ہمدان کو اس کی آنکھوں میں نفرت بخوبی نظر آرہی تھی۔۔ وہ خود بھی قیوم ہمدان کے  
رنگین مزاج سے واقف تھے۔۔۔

"میں تمہارے معاملات میں دخل اندازی نہیں کروں گا۔۔۔ لیکن فلحال تمہیں میرے  
ساتھ چلنا ہوگا۔۔ جب تک تم صحت یاب نہیں ہو جاتے میں اس حالت میں تمہیں جانے  
نہیں دوں گا۔۔۔"

مہراں ہمدان کا لہجہ آٹل تھا۔۔۔۔

کس حیثیت سے؟؟

جب میں اس رشتے کو ہی نہیں مانتا جس رشتے سے آپ منسوب ہیں تو پھر میں آپ۔ کی کیوں  
سنوں؟؟؟

"انسانیت کے رشتے سے۔۔ شانزے کی تربیت نے مجھے یہ بات کہنے کی ہمت دلانی ہے  
۔۔۔"

شایان ان کی چالاکی پر دیکھ کر رہ گیا۔۔ جب کہ وہ مسکرا کر کمرے سے جانے لگے پھر رک اس کی جانب دیکھا۔۔

"میری رگوں میں دوڑتا ستھرا خون تمہاری نسوں میں بھی دوڑ رہا ہے۔۔ مجھے امید ہے کہ

اس کی تاثیر کا اثر تمہارے دل تک ضرور ہوگا۔۔"

دیسے لہجے میں وہ کہہ کر کے نہیں۔۔۔۔۔

جذباتی ہمدردیاں شایان کو پگھلا نہیں سکتیں "شایان وہ پتھر ہے جس میں اس کی ماں کے آہیں،

سسکیاں قید ہیں۔۔ جس کو محبت کی پھوار بھی شق نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔"

ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر اپنے اشتعال کو دباتا سائیڈ میں رکھا پانی کا جگ اٹھا کر منہ سے لگا گیا

۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دادی میں صبح سے غور کر رہی ہوں آپ بہت خاموش سی ہیں کیا بات ہے؟ آپ کی طبیعت

ٹھیک ہے؟؟؟

گل متفکر سے ان کے سامنے بیٹھی استفسار کرنے لگی۔۔

"نجانے ایسا لگتا ہے جیسے خوشیاں چند دن کی مہمان ہیں دل میں انہوں نے خدشات پیدا ہو رہے

ہیں۔۔۔"

دادی کا لہجہ بوجھا ہوا تھا گل بغور انھیں دیکھنے لگی۔۔۔

دادی اچھا آپ فرض کریں اگر وہ یہاں آجاتا ہے تو کیا تائی جان اسے قبول کر لیں گی؟؟؟

"اس کا اب اتنے سال بعد آنا طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہو گا خود چل کر وہ یہاں کبھی نہیں آئے

گایہ بات میں پورے وثوق سے کہہ سکتی ہوں۔۔۔"

مجبوری انسان سے وہ کام بھی کروا لیتی ہے جو وہ کرنا نہیں چاہتا۔۔۔

دادی بعض معمولوں میں انسان اتنا بے بس ہوتا ہے کہ وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔ آپ کی

بات ٹھیک ہے دادی وہ واقعی خود سے نہیں آیا اور نہ ہی میری محبت اسے یہاں لائی ہے اسے تو

اس کی قسمت یہاں لے آئی۔۔۔ میں کیسے لفظوں میں بیان کروں دادی اس کی آنکھوں میں

ناچتی بے بسی کو۔۔۔۔۔

کیا ہوا تو کہاں کھو گی؟؟؟

دادی نے اس کی عدم توجہی محسوس کی تو ٹوک گئیں۔۔۔

"کچھ نہیں دادی آپ کی دوائی کا ٹائم ہو گیا لے کر آتی ہوں۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ الجھے بکھرے حلیے میں مینشن پہنچا تو زینب کو اپنا منتظر پایا۔۔۔

آج پورے پانچ دن بعد وہ مینشن آیا تھا اور ان دنوں وہ جتنا شیر و کوڈ ہونڈا سکتا تھا ڈھونڈا اپنے آپ کو سمجھا کر آخر کار وہ گھر آ ہی گیا تھا۔۔

اس وقت اعصاب اتنے کشیدہ تھے کہ زینب کو دیکھ کر بھی وہ مسکرا نہیں سکا۔۔۔ اسے نظر انداز کر کے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

کہاں تھے آپ؟؟؟

وہ سنجیدگی سے ماتھے پہ بل ڈالے دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکا کر گویا ہوئی۔۔۔

اس کے پیچھے پیچھے کمرے میں چلی آئی۔۔۔

مجھے لگا تم شیر و کا پوچھو گی؟؟

ان کا کیوں وہ تو کسی کام سے گئے ہیں جمالی نے آپ کو نہیں بتایا؟؟؟

شیر و کی کئی کئی دن کی غیر موجودگی کی وہ عادی ہو چکی تھی۔۔۔

ہمم ہاں بتایا تھا۔۔۔!

وہ گول مول جواب دے کر بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں لیٹا۔۔۔

"آپ کی وجہ سے میں اسکول نہیں جاسکی اب دیکھنا مس کتنا ڈانٹیں گی۔۔۔"

زینب کے اپنے ہی رونے تھے سعد نے کوفت سے اسے دیکھا۔۔۔

"زینب میں سونا چاہتا ہوں تم جمالی کا دماغ کھا جا کر۔۔۔"

سعد کے بے پرواہ سے انداز پر وہ چنی چنی آنکھوں سے دیکھنے لگی۔۔۔

"ایک تو اتنے دن بعد آئے اوپر سے نخرے تو دیکھو ذرا۔۔۔"

زینب لیومی جاویہاں سے۔۔۔!

وہ غصہ سے دھاڑا تو زینب سہم گئی۔۔۔ اس وقت اس کا کسی سے بھی بات کرنے کا موڈ نہیں تھا

---

زینب کب گئی اسے پتا نہیں چلا۔۔۔

میشن میں عجیب سی سوگواریت چھائی ہوئی تھی۔۔۔

کیوں رو رہی ہو؟؟؟

وہ باہر کسی کام سے گیا تھا لاونج میں قدم رکھا تو زینب کی سوس سوس اس کے کانوں میں پڑیں

-----

"آپ سے مطلب اپنا کام کریں جا کر۔۔۔"

زینب نے سعد کا غصہ جمال پر نکالا۔۔

"بھلائی کا تو زمانہ نہیں نہ بتاؤ۔۔۔"

جمال کندھے اچکاتا جانے لگا۔۔

حد ہوتی ہے جس کا دل چاہتا ہے مجھے ہی سنا دیتا ہے اس میں ڈانٹنے کی بات تھی کیا؟؟؟

زینب نے اسے جاتے دیکھا تو زور سے بولی۔۔۔

"وہ ابھی پریشان ہیں تم چھوڑو یہ بتاؤ آئیں کریم کھاو گی۔۔۔"

"ہاں ہاں کھاؤں گی جمالی تم ہی میرے پکے والے دوست ہو۔۔۔"

بس شروع مکھن۔۔۔!

جمال شرارت سے کہتا بھاگ گیا جب کہ وہ اس کے پیچھے بھاگی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ان دونوں کی شادی کو دو ہفتے گزر چکے تھے اور ان دنوں میں شہریار کی بے نیازی علیشہ کے دل

کو زخم زخم کر رہی تھی۔۔۔ صبح سویرے گھر سے نکلتا تو رات گئے تک آتا۔۔۔

اتوار والے دن بھی گھر نہیں ٹکتا آج گھر میں نظر آ رہا تھا تو گل کی بدولت۔۔۔۔

وہ لان میں بیٹھی مالی بابا کو پودوں کو پانی دیتا دیکھ رہی تھی ہوا کی چھیڑ چھاڑ سے پودے جھومنے لگے۔۔۔۔

سر مئی شام ہمدان حویلی کے در و دیوار پر اپنے سائے پھیلائے ہوئے تھی۔۔۔۔

پرندوں کی چچہاہٹ اس سہانے منظر کا اہم حصہ لگی۔۔۔۔

یہ جو رویہ تم نے عشبہ کے ساتھ پچھلے دو ہفتے سے روار کھا ہے۔۔ تم میرے انکار کی سزا اس بے قصور کو کیسے دے سکتے ہو شہری؟؟؟

"اسے اس کی کئے کی سزا دے رہا ہوں اور میرا خیال ہے یہ میرا اپنا ذاتی معاملہ ہے۔۔۔"

شہریار کا چہرہ سپاٹ تھا۔۔۔

تو کمرے تک ہی محدود رکھو نہ اپنا ذاتی معاملہ۔۔۔!

گل نے تپ کر زور سے کہا۔۔

"گل آخر تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے مجھے میری زندگی جینے دو۔۔۔۔"

اس کا لہجہ کافی ہتک امیز تھا گل خاموش سی ہو گئی۔۔۔۔

بیٹھ جاو گل ہم نارمل طریقہ سے بات نہیں کر سکتے کیا ضروری ہے جب بھی تم مجھ سے مخاطب ہو اپنی بہن کی وکالت کرو۔۔؟

وہ ہرٹ ہو کر جانے لگی تھی تبھی شہریار نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا:

"میں عشبہ کی وکالت نہیں کر رہی شہری۔۔ ان سارے مسئلوں میں ایک بار پھر میری ذات کو نشانہ بنایا جا رہا ہے باوجود اس کے میری کوشش ہوتی ہے میں کم سے کم ان سب کے سامنے آؤں۔۔۔"

سوری گل تم یہ بتاؤ ریان شادی کے بعد سے اکھڑا اکھڑا سا رہتا ہے اب تو ہمارے یہاں بھی نہیں آتا کہیں اس کی دلی وابستگی عشبہ سے تو۔۔؟

"کیا پاگل ہو گئے ہو وہ بڑی ہے اس سے ہاں شاید وہ علیشہ کو پسند کرتا ہے اس نے دادی سے بات کی تھی شادی سے پہلے۔۔۔ لیکن اب چونکہ یہ ممکن نہیں ہے تو۔۔"

"کیوں کیوں ممکن نہیں ہے اچھی بات ہے بلکہ میں خود بابا سے بات کر کے باقاعدہ رشتہ لے کر آؤں گا۔۔۔"

ریان ہر لحاظ سے بیٹ ہے۔۔۔"

کاش شہری ایسا ہو سکتا !!!

گل کا لہجہ افسردہ تھا۔۔۔۔

کیا بات ہے گل ایسا کیوں کہہ رہی ہو؟؟؟؟

اس رات تو مجھے پار سائی کے بڑے سبق پڑھا رہے تھے

اب اپنی معشوقہ کے ساتھ بیٹھ کر پار سائی یاد نہیں آئی۔۔۔؟

عشبه نے نفرت امیز لہجہ میں کہا:

"بکو اس بند کرو اپنی۔۔۔ اندر جاو۔۔۔"

شہر یار نے غصہ سے کہا:

"کیوں جاؤں میں اندر تم عیاشی کرو اور منہ میں چھپاؤں۔۔۔ پچھلے دو ہفتے سے تم نے گھر میں

قدم نہیں رکھا اور جب محبوبہ نے کہا تو تمام کام پس پشت ڈال کر یہاں چلے آئے۔۔۔

تائی جان ٹھیک ہی کہتی ہیں اسے مردوں کو پھنسانے کے سارے گمہ آتے ہیں۔۔۔"

شہر یار نے بھاری بھر کم ہاتھ اس کے رخسار پہ مارا۔۔۔

"شہری چھوڑو اسے۔۔۔"

گل نے سکتے کی حالت میں عشبه کو پکڑ کر دوڑ ہٹایا۔۔۔

بے قصور کے الفاظ سننے تم نے؟؟

"مجھے اندازہ تھا یہ فیصلہ مجھے کبھی سکون نہیں دے پائے گا۔ آج یقین بھی ہو گیا۔۔۔"

گل بہت برا کیا ہے تم نے میرے ساتھ۔۔۔!

شہر یار کا بے بس سرخ چہرہ دیکھ کر گل نے ہونٹوں کو باہم پیوست کیا۔۔۔

وہ قہر بھری نگاہ عشبہ پہ ڈال کر یہ جاوہ جا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دائیاں گال بری طرح سرخ تھا۔۔۔ شہر یار نے سرسری سی نگاہ ڈالی پھر دوبارہ اپنے شغل میں

مصروف ہو گیا۔۔۔

ہونٹوں کے درمیان سلگتا سگریٹ دیکھ کر عشبہ کا دل بھڑ بھڑ جلنے لگا۔۔۔

اتنی ہی پسند تھی تو کر لیتے اس سے شادی میری زندگی کیوں برباد کی؟

گل کے سامنے ساری حقیقت کا عیاں ہو جانا عشبہ کو کسی طور برداشت نہیں ہو پارہا تھا۔۔۔

"تمہاری زندگی برباد ہوئی ہے ہاں!!!"

میرا جینا حرام کیا ہوا ہے تم نے اتنی چھوٹی اور گھٹیا سوچ کی مالک ہو تم۔۔۔ تم جانتی تھیں

شادی سے پہلے بھی پتا تھا تمہیں لیکن تم نے ضد میں آکر کی ہے شادی مجھے روک دیا تھا گل نے مگر تم تو مجبور نہیں تھیں نہ۔۔۔ لیکن تم کیوں کرتیں منع تمہیں تو گل سے خدا واسطے کا بیر ہے۔۔ ہمیشہ سے تم وہ ہی لیتی آئی ہو جو اسے پسند ہے۔۔۔"

شہریار کی دھاڑ کمرے کے در و دیوار کو ہلا گئی۔۔۔ عشبہ کو اپنا آپ اس کے کسرتی مضبوط جسامت کے آگے کمزور سا لگا۔۔۔

"مانڈاٹ وہ تم سے محبت نہیں کرتی تمہاری خود کی محبت بودی تھی یک طرفہ وہ کسی اور سے محبت کرتی ہے۔۔۔"

عشبہ نے استہزائیہ انداز میں کہا گویا ناک سے مکھی اڑائی ہو۔۔۔

"محبت کی باتیں تم مت کرو جو چھیننا جھپٹنا جانتے ہوں ان کی محبت سے دور دور تک کوئی آشنائی نہیں ہوتی۔۔۔۔"

شہریار کا لہجہ بہت کچھ جتنا ہوا تھا۔۔۔۔

عشبہ بحث چھوڑ کر بیڈ پر جا بیٹی۔۔۔ سرخ گال میں آنسو زخم پہ مرحم کا کام کر رہے تھے گال ابھی تک سنسنار ہا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ میں پہنی چاندی کی انگوٹھی کی گھسیٹ اس کے گال پر لگی تھی۔۔۔

شہریار کو اپنی بے اختیاری پر غصہ آیا۔۔ وہ کم از کم اتنا گرا ہوا نہیں تھا کہ عورت کو اپنے ہاتھ کی طاقت دکھا کر ڈرائے۔۔۔

غصہ پر ندامت حاوی ہوئی تو میڈیسن باکس سے اسٹمنٹ نکال کر اس کے سامنے کی۔۔۔

عشبنہ نے بھرائی نگاہوں سے اس کے ٹیوب والے ہاتھ کو دیکھا۔۔۔

"لگالویہ جلن نہیں ہوگی۔۔۔"

وہ زبردستی ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے بولا۔۔۔

"نہیں چاہیے کوئی ہمدردی۔۔۔"

عشبنہ نے ٹیوب دور اچھال کر برہمی سے کہا۔۔۔۔۔

چھوٹی چچی گل پر نگاہیں رکھنے سے بہتر اسے توجہ دیتیں۔۔۔!!

وہ افسوس سے سوچ کر ٹیوب اٹھا کر اس کے قریب ہی بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

اس بار اس نے انگلی پر نکال کر نرمی سے متاثرہ جگہ پر ملی۔۔۔۔۔

"اگر محبت کر ہی لی ہے تو عزت کرنا بھی سیکھو محبت کے دعوے و عید تو سب ہی کر لیتے ہیں

لیکن ان کے تقاضہ نبھانہ ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی۔۔۔۔۔"

اس وقت صرف ایک ہی احساس تھا ندامت کا۔۔۔

عشبہ کو لگا جیسے تمام زخموں پر مرہم لگا دیا ہو۔۔۔ اس کے ہاتھ کا لمس اسے روح میں اترتا محسوس ہوا۔۔۔

وہ کب کا جاچکا تھا لیکن وہ اسی احساس میں گہری آنکھیں بند کئے بیٹھی رہ گئی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ستارہ بانی ہم انھیں سنبھال لیں گے آپ جائیں۔۔۔"

سفید کلف لگے قمیض شلوار میں ملبوس بیڈ کے ساتھ رکھے صوفہ پہ شہانہ انداز میں بیٹھا وہ انھیں حکمیہ لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے ملک صاحب لیکن یاد رکھیے گاڈیل صرف ایک رات کی ہوئی ہے۔۔۔"

ایک ابرو چڑھائے یاد دہانی کروانے لگی۔۔۔

"گر آپ کو اپنی یادداشت پر شبہ ہے تو اس کیلئے یہ تدبیریں بہتر ہیں۔۔۔"

تھوڑی پہ ہاتھ جمائے خاصہ دبنگ لہجہ میں گویا ہوا۔۔۔

ستارہ بانی کی مصنوعی مسکراہٹ پر بھی ملک صاحب کا چہرہ سنجیدہ ہی رہا۔۔۔۔۔

اٹھ کر دروازہ لوک کرو۔۔؟

سسکتی تڑپتی وہ رونا بھول کر یک ٹک اسے دیکھے چلی گئی۔۔۔۔۔

زبردستی قدموں کو گھسیٹ کر وہ اپنی ہی موت کا سامان کرنے چلی آئی۔۔۔۔۔

لائٹ بند کرو۔۔۔۔؟

گھمبیر آواز پر اسے چار سو والٹ کا کرنٹ لگا۔۔۔

"دیکھیے پلیز صرف دولت کیلئے آپ میری نسوانیت کی دھجیاں نہ بکھیریں آپ کیلئے تو بہت سی

لڑکیاں تسکین کا باعث بن جائیں گی۔۔۔ پلیز مجھے جانے دیجیئے میرے بابا میری راہ دیکھ رہے

ہوں گے۔۔۔"

ایک آخری حربہ ایک آخری امید کے طور پر وہ اس کے پشاوری چپل میں مقید سفید پاؤں کے

پاس جا گری۔۔۔۔۔

وہ یک دم ہی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ اور چلتا ہوا سوئچ بورڈ کی جانب آیا۔۔۔

تمام لائٹس کے آف ہوتے ہی کمرہ اندھیرے میں ڈوب گیا۔۔۔۔۔

کب سے ہو یہاں؟؟؟

وہ جو مایوس ہو کر وہیں بے دم بیٹھی تھی قریب ہی کانوں میں سنجیدگی سے بھرپور آواز پراچھلی

---

ششش!!!

"آواز مت کرنا تمہارے کمرے میں کیمرہ نصب ہے اس لئے جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دینا

---

وہ اس کے ہونٹوں پر ہتھیلی جما کر دہیمہ لہجہ میں بولا۔۔۔۔۔

"آج۔۔۔ آج یونیورسٹی سے یہ مجھے دھوکے سے یہاں لے آئی۔۔۔"

کون لایا تھا اور تم کیسے اس کے ساتھ چلی آئیں؟؟؟

"مار یہ نام ہے پچھلے ایک ہفتہ سے میری اس سے کافی گہری دوستی ہو گئی۔۔۔ اور آج وہ مجھے

گھر ڈراپ کرنے کے بہانے یہاں لے آئی۔۔ اور آپ کو بیچ دیا۔۔۔ ہمارا تعلق امیر کبیر

گھرانے سے نہیں ہے میری تین بہنیں اور ہیں ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے پلیز آپ مجھے گھر

پہنچادیں صرف میری بدنامی نہیں بلکہ میری بہنوں کے بھی دامن پر اس کے چھینٹے پڑیں گے

---

"اب کروگی کسی غیر پر اعتبار۔۔۔ کمال ہے یونیورسٹی میں پڑھ کر بھی تم لوگوں کو نہ پرکھ سکیں

-- عورت کو اتنا کمزور نہیں ہونا چاہیے کہ وہ بغیر جانے بغیر پہچانے اپنے ساتھ ساتھ گھر کی ابرو کو بھی خطرے میں ڈالے۔۔ اس کا وقار ہی اس کی حیا ہوتی ہے۔۔"

اس کیلئے شرم سے زمین میں گڑ جانے کا مقام تھا وہ جو پورے پردے میں گھر سے نکلا کرتی تھی یوں بدنام زمانہ جگہ پر اکر بے پردہ ہو گئی۔۔ ایک مرد کے منہ سے عورت کی پروکاری اور عزت کا سن کر اسے اپنے زندہ ہونے پر شرم آئی۔۔

"اگر چاہتی ہو کہ یہاں سے باحفاظت راتوں رات نکل جاو تو جو کہوں گا وہ ماننا پڑے گا کیوں کہ تمہیں یہاں سے نکل کر پھر یہاں آنا ہے کیوں؟؟،

یہ میں بعد میں بتاؤں گا فلحال یہ کہ تم رضا مندی دو تو ہم مسجد جا کر نکاح کر لیتے ہیں بعد میں تمہارے گھر والوں کو بھی کنوینس کر لیں گے۔۔"

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ حتمی فیصلہ اس کے حق میں دے گئی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اماں جان آپ دوایاں تو وقت پر کھا رہیں ہیں نہ؟

وہ ان کے پاؤں دباتے ہوئے استفسار کرنے لگے۔۔۔

"کیا رکھا ان موئی دواوں میں۔۔۔۔ وقت آگیا ہے اب ان مصنوعی سہاروں سے کچھ نہیں  
ہونے والا۔۔۔"

"اماں جان ایسا کیوں کہتیں ہیں اللہ آپ کو جلد شفا دے آمین۔۔۔"

آج وہ ان کے ہی پورشن میں بیٹھی ہوئیں تھیں قیوم ہمدان خود جا کر انہیں لے کر آئے تھے  
۔۔۔۔ شہریار کی شادی کے بعد وہ اب ان کہ یہاں نظر آئیں تھیں۔۔۔

قیوم ہمدان نے ان کی بات کی تردید کرتے ہوئے کیا۔۔۔۔

مہراں ہمدان اسے سہارا دیئے پورچ سے گزار کر لان میں لے آئے۔۔۔

"ارے مہراں تم اس و۔۔۔"

ان کے الفاظ ساتھ کھڑے شخص کو دیکھ کر منہ میں ہی دم توڑ گئے۔۔۔۔

شیر افگن۔۔۔۔!!!

قیوم ہمدان کی آواز میں تڑپ واضح تھی وہ بھاگ کر ان کے پاس گئے۔۔۔

یہ کیسے ہوا۔۔۔؟

وہ اپنے گہر و جوان بیٹے کو آنکھوں کے راستے دل میں اتارتے اسے سینے سے لگانے کو بے تاب

تھے۔۔۔۔

"آپ پلیز مجھے یہاں سے لے جائیں ورنہ میں آپ کی ایک نہیں سنوں گا۔۔۔"

وہ قیوم ہمدان کی جانب سے بے بہرہ ہو کر مہران ہمدان سے گویا ہوا۔۔۔

مہران ہمدان نے معذرتی نگاہ بڑے بھائی پر ڈالی۔۔۔ انکھوں کی جوت یک دم بجھ گئی۔۔۔

وہ اسے لے کر اپنے پورشن میں چلا آیا اور لاونج میں رکھے صوفوں میں سے ایک پر بٹھایا۔۔۔

ایک ہفتہ بعد اسے ڈسچارج کر دیا گیا تھا لیکن ابھی بھی موویٹ کرنے میں درد ہوتا۔۔۔

اب تو وہ زینہ طے کر کے آیا تھا جی ہانپنے لگا۔۔۔

گل۔۔۔!!!

اس سب میں مہران ہمدان بھی کافی ہلقان ہو چکے تھے وہ لعیم شعیم سا انھیں بھی تھکا گیا تھا

صوفہ پہ بیٹھ کر ہانک لگائی۔۔

جی چاچو!!!

وہ جو آنکھیں بند کیے ٹیک لگائے بیٹھا سانس ہموار کر رہا تھا نرم باریک آواز پر سراونچا کر کے

آنکھیں واکیں۔۔۔

دونوں اطراف کی لٹیں گال کو چھوتی اٹھکلیاں کر رہیں تھیں اونچا بالوں کا بن سلیقہ سے ڈوپٹہ  
کندھوں پر پھیلا ہوا۔۔۔ پرکشش نقوش چہرہ وہ حسین تھی اس بات میں کسی رد و بدل کی  
گنجائش نہیں تھی اس کی سرسری سی نظر بھی مکمل جائزہ لے چکی۔۔۔

گڑیا گری نہ ہوں تو ایک گلاس پانی لے آ اور کر مو سے کہہ کر گیٹ روم صاف کروا  
دو۔۔۔"

وہ مغرور شہزادہ بے نیازی میں بھی اس کا دل دھڑکا گیا۔۔۔ وہ اس کی طبیعت پوچھنا چاہتی تھی  
لیکن آخری بار کی ملاقات اُسے ابھی تک ازبر تھی۔۔۔ اپنے دل پر بھاری سل رکھ کر وہ کچن کی  
طرف مڑ گئی۔۔۔

مجھے خوشی ہوئی تم نے میری بات کا مان رکھا۔۔۔ شانزے سے پہلی ملاقات میری اس گھر کے  
چو بارے میں ہوئی تھی۔۔۔

"پلیز مجھے ماضی میں نہیں جھانکنا آپ مجھے میرا کمرہ دکھادیں۔۔۔"

اس کے دو ٹوک انداز پر مہران ہمدان اپنے لب بھینچ گئے وہ ان کے ساتھ آ گیا تھا یہ ہی غنیمت  
تھی۔۔۔

"اماں جان دیکھا آپ نے وہ آج تک نفرت کے گہرے سمندر میں غوطہ زن ہے۔۔۔ اسے

میری کمی محسوس نہیں ہوتی ایک بار بھی اس نے مجھے آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا۔۔۔"

اماں جان کے ہاتھ پر اپنی پیشانی رکھ کر نم ناک سے بولے۔۔۔

دیکھ لو قیوم اپنی رنگین مزاجی کا انجام تمہیں سمجھایا تھا اپنے ایڈوینچر اور دوستوں کی شرط میں پڑ کر اس لڑکی کا پیچھانہ کرو۔۔۔

اب بھگت لو اپنے دوست کے بہر کاوے میں اکر سر انجام دینے والے گناہ کو۔۔۔!!

"اماں بے شک میں نعیم کی باتوں میں آیا تھا لیکن محبت تو سچی تھی شانزے سے آج بھی راتوں کی تنہائی مجھے ڈستی رہتی ہے۔۔۔"

شیر افگن کی نفرت ایک بار پھر ان کے زخموں کو ہرا کر گئی۔۔۔

"بلکل۔۔۔۔ بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں یہ اماں!!! اتنے سالوں میں انہوں نے اسے ہی تو یاد

کیا ہے میں آج بھی وہی کہوں گی اماں یہ جبراً رشتہ تھا جو اب تک بے جوڑ ہی رہا۔۔۔ میں نے

ان کیلئے قربانیاں ہی دیں ہیں اور یہ بھی پیچھے نہیں رہے مجال ہے جو ان راتوں میں ایک بھی

لمحے مجھے یہ محسوس ہونے دیا کہ تن من سے یہ میرے ہیں۔۔۔"

شیر افگن کا حویلی آنا کم تھا کہ اب اپنے شوہر کے منہ سے سابقہ معشوقہ کا ذکر بھی سنتیں۔۔۔ یہ

ان کی قربانی کی ہار تھی اور تہمینہ اس ہار کو تسلیم نہیں کر سکتیں تھیں کسی بھی قیمت پہ نہیں۔۔۔

"تہمینہ بات کو کسی اور رنگ میں نہ ڈھالو تم بھی جانتی ہو اس کی بات کا مطلب۔۔۔۔"

دادی کو ہر گز گوارہ نہیں تھا ماضی کی پوشیدہ باتیں بچوں کے ذہن کو پر اگندہ کریں۔۔۔

"میں سارے مطلب سمجھ جاؤں گی آپ ابھی اور اسی وقت اسے چلتا کریں اس کا کوئی حق نہیں ہے حویلی پر۔۔۔۔"

تہمینہ کے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی تھی۔۔۔

"خون ہے وہ میرا اس کا شہریار سے کئی گنا زیادہ حق ہے میری محبت پر بھی اس حویلی پر بھی اور میری زندگی پر بھی۔۔۔۔"

حویلی کا بڑا بیٹا ہے شیر افگن اس کی جگہ نہ تو کسی نے لی ہے اور نہ کوئی لے گا۔۔۔

"آپ کی قربانیوں کا پورا پورا صلہ مل جائے گا تہمینہ بیگم آپ کو۔۔۔۔"

تہمینہ کو شیر افگن کیلئے ہنوز نفرت دیکھ اشتعال اٹھا۔۔۔

گل جو دادی کو دوایاں کھلانے آرہی تھی قیوم ہمدان کو شیر افگن کے حق میں بولتے دیکھ واپس

پلٹ گئی۔۔۔۔

"ہاں سارے حق اسی کے تو ہیں میں اور میرے بچوں کے حصے میں صرف تمہاری بے اعتنائی ہی آئی ہے۔۔۔"

تہینہ کا اتنے سالوں کا غبار اب نکال رہا تھا اور اب بھی نہ نکالتا گر قیوم ہمدان کے منہ سے یہ بات نہ سننتیں تو۔۔۔ آخر کو ایک عورت تھیں اپنے رشتوں میں پر خلوص۔۔۔

کیا ہو رہا ہے یہاں؟؟؟

وہ جو سکون پانے کیلئے باہر ہوا خوری کرنے گیا تھا اب آیا تو ایک دوسرے کو آپس میں الجھتا دیکھ وہاں چلا آیا۔۔۔۔۔

اچھا ہوا شہر یار آج تم بھی آگئے۔۔۔ آج ثابت ہو جائے گا کہ تم اپنے باباجان کیلئے کتنی اہمیت کے حامل ہو۔۔۔؟؟؟؟

تہینہ بیگم کی بات پر دادی نے ناگواری سے انھیں دیکھا جو بات کو طول دے کر کہاں سے کہاں لے جا رہی تھیں۔۔۔۔۔

"تہینہ بہو ختم کرو بات کو ابھی ہم مرے نہیں ہیں اس گھر کے ہر بچے کو اس کا پورا پورا حق ملے گا وراثت میں بھی اور محبتوں میں بھی۔۔۔۔"

دادی کا لہجہ دو ٹوک تھا۔۔۔۔۔

"ویسے کتنی عجیب بات ہے نہ جس شخص نے محض ایک کاغذ کے ٹکڑے کے خاطر ایک عورت کی نسوانیت کو ٹھینس پہنچائی تھی آج اسی کے خاندان کے لوگ دولت پر آپس میں آمنے سامنے سینہ تانے کھڑے ہیں۔۔۔"

اسٹیل کے اسٹول کے سہارے کھڑا ہو کر بھی چہرہ کسی بھی دباوٹ کے احساس سے عاری تھا۔۔۔

چہرے کا رنگ زرد تھا لیکن آنکھوں کی مغروریت اپنی جگہ قائم تھی۔۔۔

"قیوم ہمدان نے تڑپ کر جگر گوشے کو دیکھا؛

اب اس جذباتیت کا کوئی فائدہ نہیں ہے قیوم صاحب وہ کیا ہے نہ مجھے اب ان مصنوعی ہمدردیوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

اور اس بات کا سارا کا سارا کریڈٹ آپ کو ہی جاتا ہے۔۔۔"

گل نے پریشانی سے ہاتھوں کی انگلیاں مڑوڑیں وہ تو کسی اور بات کیلئے اسے یہاں لائی تھی یہ کون سی بات کا حوالہ اتنی نفرت سے دے رہا تھا۔۔۔

اے اللہ مجھے اس شخص کے ساتھ ہمدردی بھاری نہ پڑ جائے۔۔۔!!!

وہ متفکر وہیں تھوڑی دور کھڑے اس کے چہرے کو بغور دیکھتے سوچنے لگی۔۔۔

"میں نہیں جانتی آپ کی تایا جان یاتائی سے کیا ان بن ہے لیکن اگر چاہتے ہیں کہ اتنے سالوں میں جس حق سے آپ کو محروم رکھا گیا ہے وہ مل جائے تو جائیں نیچے۔۔۔"

اس کے بعد شاید تائی جان آپ کو اس حویلی میں بھی رہنے نہ دیں۔۔۔"

وہ چوکھٹ پہ رک کر اس سے گویا ہوئی۔۔۔۔۔

مجھ سے اتنی ہمدردی کیوں؟؟؟

"آج تک اپنے حق کیلئے تو آواز اٹھانہ سکیں۔۔۔"

شیر افگن کے لہجے کا تمسخر اسے کسی تھپڑ کی طرح لگا تھا۔۔۔ وہ انسان سے امید لگائے بیٹھی تھی انسان کا اتنا ظرف ہی کہاں کہ وہ اپنے ہی جیسے کسی کی امیدوں پر پورا اتر سکے۔۔۔۔۔

گل سکتے کی حالت میں اسے ٹکر ٹکر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

زرینہ گل میران صاحب کی بڑی صاحبزادی۔ زرتاشیہ میران کی مرحومہ بیوی کی پہلی اولاد۔۔۔۔۔

"آج میرے سامنے کھڑے مجھے حق دلوانے کی بات کر رہی ہے۔۔۔ اسٹریج۔۔۔"!!!!!!

اس حویلی سے کبھی پہلی اولاد کو سکھ نہیں ملا تو تمہیں کیسے ملتا؟؟؟

پہ در پہ ملنے والے جھٹکوں کی زد میں وہ چوکھٹ کافریم تھام گئی۔۔۔

وہ بے خبر نہیں تھا یہاں نہ ہو کر بھی اسے حویلی کے مکینوں کی ایک ایک حقیقت معلوم تھی تو کیا اسے میرے دل کی بات بھی۔۔۔۔۔؟

"خیر اب آپ آہی گئیں ہیں تو میں آپ کو قطعی مایوس نہیں ٹھراؤں گا۔۔۔"

بات کرتے ہوئے نگاہوں کی سرد مہری گل کو منجمد کئے ہوئے تھی اسی لئے وہ چاہ کر بھی اس کے آگے نہ بول سکی۔۔۔۔۔

آج ایک بات تو طے ہو گئی گل تم اس معاملے میں بھی ہار گئیں تم دنیا میں بس ٹھکرانے کیلئے ہی آئی ہو۔۔۔۔۔!!!

ہاتھوں کی مدد سے اسٹول کو آگے بڑھاتے وہ اپنے قدم اٹھاتا چوکھٹ کی جانب آیا۔۔۔۔۔

عین اس کے برابر میں رک کر گردن ترچھی کی۔۔۔۔۔

نین کٹوروں میں بھر آنے والے پانی کو لائینی پلکیں جھپک جھپک کر اندر اتارنے لگی۔۔۔۔۔

مجھ سے امیدیں لگانا ایسا ہے اپنے آپ سے دشمنی کرنا۔۔۔!!

وہ ذومعنی انداز میں کہہ کر آگے بڑھ گیا۔۔۔ جبکہ وہ اس کے پیچھے الجھی اس کے الفاظوں پر غور

کرنے لگی۔۔۔۔۔

تم میری پہلی اولاد حویلی کے بڑے بیٹے ہو شیر افگن۔۔۔

بس خاموش!!!!

شیر افگن کی شیر سی دھاڑ پر وہ ہوش میں آئی۔۔۔۔

تہینہ نے بے ساختہ کانوں پر ہاتھ رکھے۔۔۔۔

"بیٹا مائے فٹ۔۔۔۔ میرا نام شایان ہے شانزے کا بیٹا ہوں میں۔۔۔۔ میرا باپ اپنی بزدلی اور

بیغیرتی کے ہاتھوں مرچکا ہے۔۔۔۔"

شیر افگن کی لال انگارہ انکھیں اس کی نفرت کو ظاہر کر رہیں تھیں۔۔۔۔

"میرا بس چلے تو اپنی رگوں میں بہنے والے اس گندے خون کی ایک ایک بوند کو ضائع کر دوں

جتنی نفرت آپ سے ہے اس سے کئی زیادہ اپنے وجود سے ہے۔۔۔۔"

قیوم ہمدان کا سر میکانکی انداز میں جھکا۔۔۔۔ دور کھڑی شانزے کے چہرے پر مسکراہٹ قیوم

ہمدان کو ہرا گئی۔۔۔۔ وہ جیت چکی تھی جیسا وہ چاہتی تھی وہ ویسا ہی بنا تھا۔۔۔۔

لڑکے تمہاری ماں کی یہ ہی تربیت ہے کہ تم بڑوں کو یوں خاموش کرواؤ۔۔۔؟

دادی کا کڑک دار لہجہ شیر افگن کے جلے دل کو اور بھڑکا گیا۔۔۔۔۔

"اور آپ نے یہ تربیت دی تھی کہ عورت کو اپنے پیر کی جوتی سمجھو اسے استعمال کرو اور پھینک دو۔۔۔۔"

شیر افگن کی بات پر دادی پورے قد سے لڑھکڑائی اس سے پہلے کہ وہ پیچھے کی جانب گرتیں گل متعدی انداز میں ان کی جانب بھاگی۔۔

تہینہ بیگم کو کمینے سے خوشی ہوئی شیر افگن کی بات پر۔۔۔۔

"بکو اس بند کرو اپنی۔۔۔۔ میری غلطی تھی جو میں نے تھیں یہاں بھیجا آئندہ دادی سے اس لہجہ میں بات کرنے کی غلطی ہر گز نہیں کرنا۔۔۔۔"

نڈر، بے خوف وہ انگلی اٹھائے اس کے روبرو تھی۔۔۔

شہریار گل کا یہ انداز دیکھ کر غش پہ غش کھا رہا تھا۔۔۔۔ ہتھ بقیہ تو رضیا بھی تھی اتنے سالوں میں کبھی انہوں نے گل کا یہ انداز نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

"آج تک کسی کی ہمت نہیں ہوئی یوں میرے سامنے انگلی اٹھائے۔۔۔۔۔ اس لئے اسے

اٹھانے سے پہلے ہزار بار سوچنا کہیں ایسا نہ ہو کہ جڑ سے ہی الگ کر دوں۔۔۔۔"

"اور دوسری بات مجھے اپنے معاملے میں کسی کی دخل اندازی پسند نہیں ہے۔۔۔۔ صنف

نازک ہیں اس لئے زبانی کلامی وارن کر رہا ہوں۔۔۔۔۔"

گل نے گھبرا کر اس کی سرخ انگارہ نگاہوں سے اپنی آنکھیں ہٹائیں۔۔۔

شہر یار سے لئے دوسری جانب آیا۔۔

"تم مت بولو گل جن کا معاملہ ہے انھیں ہی ہینڈل کرنے دو۔۔"

وہ دھیمی آواز میں بولا۔۔

"تم دیکھ نہیں رہے وہ دادی سے بد تمیزی کر رہا ہے مجھے یہ قطعی گوارا نہیں ہے۔۔"

ہاں دیکھ بھی رہا ہوں اور سمجھ بھی تم خاموش رہو۔۔"

شہر یار کے مفاہمی انداز پر وہ چپ ہو گئی۔۔۔

"خیر مجھے اس سے کیا میں تو اس انسان کی کیفیت سے لطف اندوز ہونے آیا تھا سالوں پہلے جس

کی حکومت کبھی ایک کمزور پر رہی ہو۔۔۔۔

آج اسے یوں کھڑے دیکھ بہت مزہ آیا۔۔

کیری آن کیری آن۔۔۔"

وہ لا پرواہی سے ہاتھ اونچا کر کے بولا بدلہ ہو الہجہ ایسا تھا جیسے واقع کوئی ہنسی مذاق کی بات

ہو۔۔۔۔

وہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے شاہانہ انداز میں صوفہ پہ جا بیٹھا۔۔۔

"دیکھ لیا آپ نے اس میسنی کو آئے دن اسے لے کر آپ مجھ سے جھگڑتے۔۔۔ گل ایسی نہیں ہے، گل ویسی نہیں ہے۔۔۔ سن سن کر میرا دماغ گھما دیا تھا۔ اب خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کیسے چڑھا کر لائی ہے اسے۔۔۔ جیسے اس کا سگا ہو۔۔۔"

تہینہ کی زہر میں ڈوبی آواز پر گل کو حیرانگی نہیں ہوئی اس بار۔۔۔ وہ جانتی تھی بات کسی کی بھی ہو الزام اسے ہی دیا جائے گا۔۔۔

شیر افگن کی طنزیہ نگاہیں اسے اندر تک کاٹ گئیں۔۔۔۔

گل!!!

تایا جان کی ہانک پر وہ سامنے آئی۔۔۔

"اماں جان کو لے جاوا نہیں بی پی کی گولی دو۔۔۔"

جی۔۔۔!!

مختصر سا کہہ کر وہ ان کا ہاتھ تھامے دھیرے دھیرے وہاں سے نکل گئی۔۔۔

کیا چاہتے ہو تم؟؟؟

شکست کھایا لہجہ بوجھل کندھے شیر افگن کو مسکرانے پر مجبور کر گئے۔۔۔

شہریار کا دل چاہا مکہ مار کر اس کا ہونٹ پھاڑ دے جو اس کے باپ کو زچ کرنے کا کوئی موقع نہیں  
چھوڑ رہا تھا۔۔۔

آپ کی اور اس حویلی کی بربادی!!!!

لہورنگ آنکھیں شہریار کی غصیلی نگاہوں میں ڈال کر پتھر یلے لہجہ میں کہا؛

اور اپنے سہارے کو آگے بڑھاتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

نڈھال کرنے کہ سے انداز میں وہ صوفے پہ ڈھ گئے۔۔۔

آخری بات تو تہمینہ کو بھی دہلا گئی۔۔۔

یعنی وہ صرف اپنے باپ اور دادی کا نہیں بلکہ حویلی کی بھی خوشیوں کو برباد کرنے آیا ہے

---

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تم اسے اتنی سے بات کہہ رہے ہو۔۔۔ مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا تم پاکستان میں کر کیا رہے ہو

ایوب کو اس کی قید سے آزاد نہیں کروا سکے۔۔۔ اور اب لڑکیوں کی سپلائی روک دی۔۔۔"

کیا پلان ہے تمہارا؟؟؟

انگلی کے بیچ دبی سلگی ہوئی سگار کا دھواں ہوا میں تحلیل ہو کر دھن سا پیدا کر رہا تھا۔۔۔

حبیب پاشا جب سے اس کی نظر ہمارے دھندے پر "پڑی ہے تب سے ہی کوئی کام ٹھیک نہیں ہوا۔۔۔ وہ بہت چالاک ہے نجانے کتنے آدمی اس نے کہاں کہاں چھوڑے ہوئے ہیں خود گر اس کلب میں بھی ہو گا تب بھی ہمیں شک نہیں گزرنے دے گا۔۔۔"

ہمارے لئے اس کی چالاکی ہی بہترین مہرہ ہے وہ جتنی چالاکی دکھائے گا حبیب کے بچھائے جال میں خود پھنستا چلا آئے گا۔۔۔ تم اپنی نالائقی کو اس کی چالاکی سے مت تشبہ دو!!

ستارہ بائی کے کوٹھے پر نئی لڑکیاں روزانہ پہنچ جاتی ہیں اور تم سے دوہی نہیں لائی جا رہیں؟؟؟

حبیب پاشا ستارہ بائی نے اپنے دھندے کو پھیلانے کیلئے اور بھی بڑے بڑے اسمگلروں سے ڈیل کی ہوئی ہے۔۔۔!!

تو تم بھی کرو لیکن اسمگلنگ آخری بارر کی ہے آئندہ ایسا نہیں ہو ورنہ تم رہو گے یا یہ

دھندہ۔۔۔!!!

حبیب خان کا چہرہ سپاٹ ہر تاثر سے عاری تھا۔۔۔

میرے خانقائے میں آئے ہو اور نشے کو بغیر چھوئے چلے جاو گے ایسا کبھی ہوا نہیں ہے۔۔۔

"اب جب تم آہی گئے تو مزے لو شباب کے بھی اور شراب کے بھی۔۔۔"

خان نے الکوہل کا گلاس اس کے سامنے کیا۔۔۔

دوسری جانب سلطان نے مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ گلاس سے گلاس ٹکرا کر ہونٹوں سے لگایا۔۔

خاک ہی نشہ آنا تھا اتنی عزت افزائی کے بعد چرس سے بھری سگریٹ کولا سٹر سے جلانے لگا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پندرہ منٹ پہلے وہ دونوں نکاح کر کے چھوٹے سے فلیٹ میں آئے تھے شام کے سائے گھیرے ہونے لگے۔۔۔۔

"ہمیں کیسے بھی کر کے گھر پہنچنا ہے پلیز اب آپ ہمیں گھر چھوڑ دیجیئے ایسا نہ ہو کہ ہم سے پہلے بدنامی دروازہ کھٹکھٹا دے۔۔۔"

وہ جو اس کے پیچھے ہی روم میں آیا تھا اس کے سامنے جا کر عجلت میں بولی۔۔۔۔

اکرام نے تفصیلی نگاہیں اس کے نازک چہرے پر ڈالیں۔۔۔ گندمی رنگت، چھوٹی سی انکھیں ستواں ناک میں پہنی چھوٹی سی گول تار کی نتھ اس کے چہرے پر سج رہی تھی۔۔۔

اکرام کے نظروں کی ٹپش سے بوکھلا کر وہ رخ موڑ گئی۔۔۔۔۔

"ابھی فلحال اس نکاح کا ذکر کسی سے نہیں کیجیے گا وقت آنے پر میں خود آپ کے گھر والوں کو بتادوں گا۔۔۔"

کیا مطلب ہے کیا یہ نکاح وقتی طور پر نہیں کیا گیا؟؟؟

دیکھیے ہماری منگنی ہو چکی ہے۔۔۔ پلیز آپ اس نکاح کو کچھ دن بعد ختم کر دیے گا۔۔۔"  
اکرام نے اس کی بات پر لمبی سانس خارج کی۔۔۔ پھر کچھ دیر کے توقف سے گویا ہوا۔۔۔  
"یہ بعد کی بات ہے فلحال آپ جانے کی تیاری کیجئے۔۔۔"

"جی بھائی تھوڑی دیر تک پہنچ کر ساری معلومات دیتا ہوں۔۔۔"

وہ موبائل کان سے لگائے روم سے باہر نکل گیا۔۔۔

"اکرام ملک آپ واقعی اعلیٰ ظرف صفت ہیں ہم نہیں جانتے کہ آپ نے ہماری مدد کیوں کی لیکن آپ کو جب بھی ہماری ضرورت ہوگی ہم خوشی خوشی راضی حاضر ہو جائیں گے۔۔۔ اس کے باوجود کہ ہم آپ کو نہیں جانتے۔۔۔"

وہ چادر منہ تک ڈالتی گاڑی میں آ بیٹھی۔۔۔

"صبح میں بس اسٹاپ پر آپ کا ویٹ کروں گا۔۔"

انیکشن میں چابی گھما کر وہ آنے والے دن کا لائحہ عمل بتانے لگا۔۔

کیوں؟؟

نشیلی آنکھوں میں معصومیت اور استعجاب بیک وقت دونوں تاثر پہناں تھے۔۔

اکرام نے مسکرا کر اسے دیکھا:

"تاکہ ستارہ بائی کو لگے کہ تم ابھی بھی وہیں ہو جہاں تک میرا خیال ہے صبح سات بجے تو آپ

نکل ہی جائیں گی گھر سے۔۔"

"جی اسی وقت جاتی ہوں۔۔"

ہممم اکرام کے موڑ کاٹنے پر اسے حیرت ہوئی۔۔

آپ کو ہمارے گھر کا راستہ معلوم ہے؟؟

"جی۔۔"

اکرام نے ایک لفظی جواب دیا وہ جانتا تھا رابعہ ابھی ہوئی ہے۔ لیکن اس وقت اس کا الجھن میں

ہی رہنا بہتر تھا۔ اگلا حکم جب تک سعد نہیں دے دیتا وہ آگے اسٹیپ نہیں بڑھا سکتا تھا۔۔۔

تنگ گلی کے سرے پر ہی گاڑی روکی تو وہ دونوں نیچے اتر آئے۔۔

طائرانہ نگاہ ڈال کر وہ اس کو لئے آگے بڑھ گیا۔۔۔۔

رابعہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا وہ پانچ قدم کے فاصلے پر کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

گو۔۔!!

اکرام کے بنا آواز کہنے پر وہ سر ہلا کر اندر چلی گئی۔۔۔

تھوڑی دیر رکنے کے بعد وہ بھی واپس گاڑی میں آ بیٹھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تیرا ستم بھی منظور

تیرا احترام بھی سرانکھوں پر

گر جو شرط رکھی ہے

اس شرط میں تیرا ہونا بھی لازم ہے۔۔۔!!!

زخموں پر مسلسل مرہم رکھنے سے آہستہ آہستہ مند میل ہو رہے تھے۔۔۔ آج اسے ہمدان حویلی میں ایک ہفتہ ہو گیا تھا۔۔۔ اس دن کے بعد سوائے مہران ہمدان کے کسی بھی مکین سے ان دنوں اس کی ملاقات نہیں ہوئی۔۔۔ خود اس کو بھی غرض نہ تھی اور نہ ہی حویلی کے کسی بھی فرد نے اس سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔۔۔

کل جب وہ الیکٹرونک ایکسیسریز کی شوپ سے نکل رہا تھا تو اس کی نظر بے اختیار سڑک پر جا ٹھہری۔۔۔

سگنل پر رکی گاڑی میں بیٹھے اس نفوس کو بخوبی پہچان گیا تھا۔۔۔ یہ چہرہ اس نے قیوم ہمدان کے پورشن میں ایک عا د دفعہ دیکھا تھا۔۔۔ وہ ارد گرد سے بے پرواہ ڈرائیونگ سیٹھ پر بیٹھے شخص کے انتہائی قریب تھی۔۔۔ رگوں میں دوڑتے خون نے جوش مارا تو مٹھیاں ضبط سے بھینچ لیں۔۔۔

آنکھوں میں جیسے خون اتر آیا تھا اس منظر کو دیکھ کر۔۔۔ اس کا دل چاہا تھا جا کہ قیوم ہمدان کا گریبان پکڑ لے۔۔۔ جو ان اولاد کی طرف سے ایسی بے نیازی برتی ہوئی تھی۔۔۔

سگنل کے کھلتے ہی گاڑی آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔

ظاہر سی بات تھی جیسی خود کی تربیت ہوئی تھی ایسی ہی اولاد کو دے رہا تھا۔۔۔۔۔

دادی آپ نے بتایا نہیں آپ کا بی بی اتنا شوٹ کر گیا؟؟؟

اس کے کمرے کی کھڑکی لاونج میں کھلتی تھی۔۔ جبھی لاونج سے آتی آوازیں باآسانی اس کے کانوں میں پڑیں۔۔۔۔۔

: گل نے دوائی دے تو دی اب واویلا کرنے سے کون سا صحیح ہو جانی ہے۔۔۔"

یہ کیا بات کی آپ نے ہمیں بتانے سے کون سا واویلا ہو جائے گا؟؟؟

"بلکل ریان اب تم ہی دادی کو سمجھا ورات میں ان کا سانس پھولنے لگ جاتا ہے میں کہتی ہوں ریان ڈاکٹر کے پاس لے جائے گا لیکن مجال ہے جو میری مان لیں۔۔۔۔۔"

گل نے ریان کی بات پر حامی بھری۔۔۔

جان من اب آپ نے دادی کی قطعی نہیں سننی۔۔۔"

شایان کی گردن میکانکی انداز میں کھڑکھی کی جانب گھومی۔۔۔

کون تھا جو اتنے دھڑلے سے اسے جان من کہہ رہا تھا؟؟؟

وہ اٹھ کر کھڑکھی کی جانب آیا۔۔۔

"ٹھیک ہے اب سے میں ایسا ہی کروں گی دادی اب میں آپ کی ایک نہیں سنوں گی۔۔۔"

دادی اپنے کمرے میں گئیں تو گل نے ریان کو مخاطب کیا۔۔

"ہاں جان من۔۔۔"

وہ متعدی انداز میں ٹچ اسکرین پر انگلیاں چلاتے بولا۔۔۔

کھڑکھی کے اس پار کھڑے شایان کو نجانے کیوں اس کے طرز تخاطب پر غصہ آیا۔۔۔۔

تم نے علیشہ سے اس طرح کا بیہو کیوں روار کھا ہے؟؟

"تم جانتے ہو شہریار نے تمہارا گریز بخوبی محسوس کیا ہے۔۔۔"

آپ جانتی ہیں نہ کہ اگر میں خاموش ہوں تو صرف آپ کے کہنے پر ورنہ اب تک تو اسے اس

گھر سے رخصت کروا دیتا۔۔۔ مجھے سمجھ نہیں آتا آخر کیوں آپ نے مجھے روک رہا ہے کیا وہ

دوبارہ اس شخص سے نہیں ملتی ہوگی۔۔۔

آپ جو بھی سمجھیں جان من لیکن اس معاملے میں عشبہ آپنی ٹھیک ہیں۔۔۔"

گل نے سنجیدگی سے اسے دیکھا جو اب پاؤں کے انگوٹھے سے قالین کو کھروچنے لگا۔۔

تم مرد ہونہ اسی لئے برداشت نہیں کر سکتے اگر تم اسے یوں اچھا لو گے تو خود کی عزت کو سرعام کرو گے ریان۔۔۔ علیشہ کا کہنا ہے وہ بہت جلد ر آتہ بھیج دے گا اس کے ماں باپ آٹ اف کنڑی ہیں اسی لیے اتنے دن لگ رہے ہیں۔۔

"جو کام باعزت اور آسانی سے سرانجام دیا جاسکتا ہے اس میں جلد بازی کر کے تماشہ لگانے کی کیا ضرورت ہے۔۔"

"اس سے کہیں کہ جتنی جلدی ہو سکے اسے بلائے مجھے گوارہ نہیں ہے اس طرح سڑکوں پر اس کا یوں پھرنا۔۔۔"

ریان کا لہجہ دو ٹوک تھا بات تو کسی حد تک ریان بھی درست کہہ رہا تھا۔۔

گل کو نئی پریشانی لاحق ہو گئی۔۔۔

ظاہر سی بات تھی اتنی جلدی تو کچھ نہیں ہونے والا تھا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سنو ایک کپ چائے بنا دو۔"

وہ دو انگلیوں سے پیشانی کو رگڑتا ہوا بولا۔۔۔

عشبہ وارڈروب میں گھسی تہہ شدہ کپڑے رکھ رہی تھی اس کی آواز پر چونک اٹھی۔۔۔

آپ ابھی تو آفس گئے تھے پھر کیوں آگئے؟؟

پندرہ بیس منٹ پہلے وہ تیار ہو کر آفس کیلئے نکلا تھا اب اتنی جلدی واپس دیکھ کر متفکر سی گویا ہوئی۔

"ہاں طبیعت عجیب ہو رہی ہے۔۔۔"

وہ بیڈ کی کراون سے ٹیک لگاتا بولا۔۔۔

"میرا خیال ہے ہمیں ڈاکٹر کے چلنا چاہیے چائے صبح نہیں رہے گی۔۔۔"

صبح پیشانی چھوتی بولی۔۔۔ شہریار نے کسی احساس کے تحت نگاہیں اس کے چہرے پہ جمائیں۔۔۔

آنکھوں میں تشویش کے تاثر نمایاں نظر آئے۔۔۔

"خود ہی نارمل ہو جاؤں گا تم رہنے دو۔۔۔"

وہ اس کا ہاتھ ماتھے سے ہٹاتا رکھے لہجے میں بولا۔۔۔

"ارے ایسے کیسے رہنے دوں۔۔۔ اے سی آن ہونے کے باوجود آپ کو پسینے آرہے ہیں۔۔۔"

"رکیں میں تائی جان کو بتاتی ہوں۔۔"

شہریار کی رد کو نظر انداز کر کے وہ دوپٹہ سنبھالتی کمرے سے نکلی۔۔

انف اب پورے گھر کو بتائے گی جا کر مجھے آفس ہی چلے جانا چاہیے تھا۔!!

دومنٹ بھی نہ گزرے ہوں گے تہمینہ بیگم عجلت میں چلی آئیں۔۔

"شہریار کیا بات ہے بیٹا چلو اٹھو کلینک چلو میں تمہارے بابا سے کہہ آئی ہوں وہ پورچ میں

جار ہے ہیں تمہیں کلینک لے جائیں گے۔۔"

"امی بابا کو کیوں پریشان کر رہیں ہیں اس کی تو عادت ہے رائی کا پہاڑ بنانے کی۔۔"

شہریار نے کینہ تو زنگا ہوں سے اسے گھورا۔۔

"بس کرو اٹھو چلو انتظار کر رہے ہوں گے۔۔"

تہمینہ کے ڈپٹ کر کہنے پر وہ اٹھا۔ اور موبائل اٹھاتا کمرے سے نکل گیا۔۔

میں بھی چلوں؟؟

اپنے پیچھے عشبہ کی آواز پر رکا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے تم اپنا مشن پورا کرو جو لوگ رہ گئے ان کو بھی بتا آؤ۔۔۔ حد ہوتی ہے۔۔"

اچھا خاصہ چڑا تھا وہ۔۔۔

"عشقبہ کی یہ حرکت اسے انتہائی ناگوار گزرتی تھی بات کو پیٹ میں رکھنا جیسے اس نے سیکھا ہی نہ ہو۔۔۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چچی چاچو کہاں ہیں؟؟؟

گل وہ تو باہر گئے ہیں کیوں کوئی کام ہے؟؟

آفیہ نے رک کر پوچھا۔۔

امم نہیں چچی کوئی خاص نہیں آپ کو چائے بنا دوں؟؟

کچھ سوچتے ہوئے بولی۔۔۔

"زحمت نہ ہو تو بنا دو گل۔۔"

ان کہ کہنے پر وہ سر ہلا کر کچن کی جانب چلی آئی۔۔

یہ سوچ کر ہی دل تیز رفتار سے ڈھڑکنے لگا کہ وہ اس کے کمرے میں جا رہی ہے۔۔۔

اس کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا گل کو خوف محسوس ہوتا ایسا لگتا تھا جیسے اس کی ایک نظر ہی کام دکھا دے گی اور من میں چھپی تمام باتوں سے وہ واقف ہو جائے۔۔

سن ہوتے ہاتھوں سے ٹرے تھام کر وہ اس کے کمرے کی جانب چلی آئی۔۔۔

اکرام کو اس کا کام کرنے دو وہ صحیح ٹریک پر جا رہا ہے۔۔۔ تم سلطان پر نظر رکھو۔۔ میری فکر نہ کرو ٹھیک ہوں جی جی تم سے رابطے میں ہوں۔۔۔

ایوب کو رہا کر دو ایسے کہ اس کی ہر حرکت پر تمہاری نظر ہو۔۔۔

بہت اچھا کیا ان لڑکیوں کو صحیح ٹھکانے پہ پہنچا دیا۔۔ اس کو بھی دیکھ لیتے ہیں پہلے یہ بتا لیلیٰ کا کوئی پیغام؟؟؟

کوئی نہیں تھوڑا کچھ دیر میں آتا ہوگا۔۔۔

وہ جو دروازہ نوک کرنے لگی تھی اس کی بات سن کر حیرت زدہ رہ گئی۔۔ میکانکی انداز میں دروازے کی اوٹ میں ہو گئی۔۔

یہ کن لڑکیوں کی بات کر رہا ہے۔۔؟؟

شایان کو اپنے پیچھے کسی سائے کا گمان ہوا گردن موڑ کر دیکھا تو وہاں کوئی نہ تھا۔۔

"ہاں سن رہا ہوں۔۔ گڑ بڑ کرے تو مار دو۔۔۔"

"زینب کا دھیان رکھنا۔۔۔"

آخری بات کر کے وہ کال کاٹ گیا۔ دروازے کے پیچھے چھپی گل اس کی ادھی ادھوری باتوں پر سکتے میں آگئی۔۔۔

وہ کون تھا جو مارنے کی باتیں یوں ہی کر رہا تھا کیا اس کے لئے انسانی جان کی کوئی اہمیت نہیں  
۔۔۔؟

آپ میری جاسوسی کر رہی ہیں؟؟؟

اس کی کرخت آواز پر گل کے ہاتھوں سے ٹرے چھوٹ گئی۔۔۔

وہ وہ میں تو!!

تو کیوں گھبرار ہی ہے گل تو اس سے نہ ڈر۔۔۔

اندر کی آواز پر وہ پورے اعتماد سے بولی۔۔۔

"مجھے کوئی شوق نہیں تمہاری جاسوسی کرنے کا لیکن بد قسمتی سے تمہاری گفتگو میں سن چکی

ہوں۔۔۔"

گل نے سینے پہ ہاتھ باندھ کر بھرپور اعتماد کے ساتھ کہا۔۔۔

آپ کی بد قسمتی۔۔۔!!!

شایان نے ابرو اچکا کر کہا۔۔

"میری کیوں تمہاری مسٹر شیر افگن۔۔"

گل نے جتانے والے انداز میں کہا:

پل بھر میں ہی اس کی پیشانی پر ان گنت بلوں کا اضافہ ہوا۔۔

دونوں بازو کو جکڑ کر اس کو انتہائی نزدیک کیا۔۔

غیر متوقعہ حرکت پر وہ ہتھ بقیہ رہ گئی۔۔

"آپ کے منہ سے یہ نام دوبارہ نہ سنوں۔۔"

وہ لہورنگ آنکھیں اس کی استعجاب بھری آنکھوں میں ڈال کر پھنکارا۔۔

"ہاتھ چھوڑو میرا۔۔"

شایان کی گرفت اتنی سخت نہ تھی تبھی آسانی سے چھڑا گئی۔۔۔

"لوں گی ایک بار نئی کئی بار۔۔ اور پولیس کو بھی بتاؤں گی تم اسگملر ہو لڑکیوں کی سپلائی کرتے

ہو غنڈے ہو تم۔۔"

"شوق سے بتائیے ڈرتا تو میں کسی کے باپ سے نہیں ہوں۔۔ لیکن یہ جو جررت آپ نے کی

ہے اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔۔۔"

شایان کے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی تھی۔۔۔ گل نے گھبرا کر اس کی انگارہ آنکھوں سے  
نگاہیں پھریں۔۔۔۔

"اس دن جو تم سب کے سامنے تایاجان کی کردار کشی کر رہے تھے اب پوری دنیا تمہارے  
کر توت پر تھو تھو کرے گی۔۔۔"

"تایاجان سے بد تمیزی کا اس دن کا بدلہ میں ضرور لے کر رہوں گی۔۔۔۔"

وہ کہہ کر رکی نہیں۔۔۔

"چلو آچھا ہے مجھے تمہارے سو کالڈ تایاجان کی کمزوری تو ہاتھ لگی۔۔۔ قیوم ہمدان تیار ہو جائیں  
حساب کتاب کا دن قریب ہی ہے۔۔۔۔"

وہ زہر خند لہجے میں سوچنے لگا۔۔۔

"افسوس رہے گا گل تمہاری اس ہمدردانہ طبیعت کے ہاتھوں بہت کچھ کھونا پڑے گا تمہیں  
۔۔۔"

افسوس سے سر ہلاتا وہ زمین پر بکھری اشیاء سمیٹنے لگا۔۔۔

جو وہ گرا کر جا چکی تھی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ مینشن میں داخل ہوا تو سامنے کا منظر دیکھ کر رک گیا۔۔۔

اللہ میری مس کو ایک سو چار بخار ہو جائے اور کل کا ٹیسٹ کینسل ہو جائے پلیز اللہ تعالیٰ پلیز  
پلیز پلیز۔۔۔!!

انکھیں میچیں دعا کی طرح ہاتھ اٹھائے وہ زور زور سے بول رہی تھی ٹیبل پر کتابیں بکھریں  
ہوئیں تھیں۔۔۔۔

کیا راز و نیاز ہو رہے ہیں؟؟؟

سعد مسکرا ہٹ دبا کر بولتا سامنے جا بیٹھا۔۔۔۔

یاد آگئی آپ کو میری؟؟؟

وہ تو پہلے ہی کل کے ٹیسٹ سے ٹینشن میں آئی ہوئی تھی متضاد یہ کہ سعد کی پچھلی عدم توجہی جو  
وہ زینب سے برت رہا تھا۔ اس کا غصہ الگ تھا۔۔۔

سعد نے بغور اس کا پھولا پھولا منہ دیکھا۔۔۔۔

"زینب تمہیں پتا ہے میں کتنا مصروف رہا ہوں۔۔"

اچھا چلو اب تو فری ہوں بتاؤ کیا پریشانی ہے؟؟؟

وہ ہلکے ہلکے انداز میں گویا ہوا۔۔۔۔۔

"میرا کل میٹھس کا ٹیسٹ ہے اور مجھے یہ پوری ایکسرسائز سمجھ نہیں آرہی۔۔۔"

وہ منہ بسور کر بولی۔۔۔۔

بک دیکھا و ذرا۔۔۔؟

"یہ لیں۔۔۔"

"ارے واہ یہاں تو رونق لگی ہوئی ہے یقیناً میری کمی تو ضرور محسوس کی ہوگی۔۔"

جمال نے زینب کے برابر میں بیٹھتے ہوئے اس کی گود میں چاکلیٹس اور لیز کے پیکٹ ڈالے

۔۔۔

بلکل بھی نہیں اور زینب اس وقت بلکل بھی فارغ نہیں ہے۔۔۔"

سعد نے سفاچٹ انداز میں کہہ کر اسے یہاں سے جانے کو کہا؛

"ارے نہیں کس نے کہا میں تو فری ہوں آجائیں ہم چپس انجوائے کرتے ہیں۔۔۔"

زینب کے یک دم بات بدلنے پر سعد نے اسے گھوری سے نوازہ۔۔۔

"بیٹھ جاو زینب کل ٹیسٹ ہے تمہارا۔۔۔"

وہ جو اپنی پسندیدہ چیزیں اٹھائیں جانے کیلئے پر تول رہی تھی سعد کے سنجیدگی سے کہنے پر بے

چارگی سے جمال کو دیکھنے لگی۔۔۔

جمالی یار سفارش کرو نہ؟؟؟

وہ رازداری سے قدرے دہیمی آواز میں بولی۔۔۔

"سعد بھائی بچی ذہین ہے آپ بالکل فکر نہ کریں کل۔ ٹیسٹ میں پورے نمبر لائے گی۔۔۔"

اس سے پہلے کہ سعد کچھ کہتا زینب تیوری چڑھائے جمال کے سامنے ہوئی۔۔۔

اوہیلو جمالی یہ بچی کس کو کہا ہے ہاں؟؟؟

وہ انگلی اٹھائے خطرناک انداز میں بولی۔۔۔

جمال اس کا موڈ بگڑتے دیکھ گڑبڑا گیا۔۔۔

اوہ سوری سعد بھائی میں اپنی تصحیح کر لیتا ہوں۔۔۔

"ہم سب کی زینب باجی بہت ذہین ہیں۔۔۔"

"لا حول ولا قوۃ"...

جمال کے کہنے پر سعد نے بے اختیار کہا؛

"اوائے گدھے بولنے سے پہلے دس بار سوچا کرو۔"

جمال دانتوں تلے زبان دبائے کھی کھی کرنے لگا۔۔

تم کیا کھڑی مسکرا رہی ہو اپنی کتابیں سمیٹو اور چل کر کمرے میں بیٹھو؟؟؟

سعد نے زینب کی بتیسی پر جل کر ڈپٹا۔۔۔۔

"جار ہی ہوں کھڑوس نہ ہوں تو۔۔"

زینب کی بڑبڑاہٹ قریب کھڑے جمال نے بخوبی سنی۔۔۔

اوائے سعد بھائی یہ آپ کو۔۔

اس سے پہلے جمال گوہر افشانی کرتا زینب نے فوراً اپنی ہتھیلی اس کے منہ پہ جمائی۔۔۔

سعد جو اس کے ساتھ مل کر کتابیں سمیٹ رہا تھا زینب کی بے اختیاری پر غصہ آیا۔۔

تم نے سنا نہیں کیا کہا ہے میں نے؟؟؟

اس بار سعد کا لہجہ تھوڑا سخت تھا۔۔ جمال کے ساتھ ساتھ زینب بھی مذاق چھوڑ کر تمیز کے

دائرے میں آئی۔۔۔

جمال تو سعد کے بگڑے تیور دیکھ کر نود و گیارہ ہو گیا جبکہ زینب وہیں کھڑی اسے ہی دیکھنے

لگی۔۔۔

سعد تیز نگاہوں سے دیکھتا کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

جب وہ کمرے میں آئی تو سعد جلے پیر کی بلی بنے یہاں وہاں چکر کاٹتا نظر آیا۔۔۔

زینب آج کے بعد یہ حرکت کرتے ہوئے نہ دیکھوں ورنہ اگلی بار بری طرح سے پیش آوں گا

؟؟؟

زینب نے اچھنبے سے اس کا بھڑکنا دیکھا۔۔۔

میں نے کون سی حرکت کر دی اب؟؟

وہ ہی معصومیت، وہ ہی بھولپن۔۔۔

سعد کا دل نہیں چاہتا کہ وہ اس پر غصہ کرے لیکن وہ بھی تو نادانی میں الٹی سیدھی حرکتیں

کر جاتی ہے۔۔۔

دیکھو زینب جو میں کہہ رہا ہوں اسے سمجھو اور ذہن میں بٹھالو۔۔۔

"ایسے کسی بھی لڑکے کے قریب نہیں جاتے یہ اچھی بات نہیں ہوتی اچھی لڑکیاں دور سے ہی

بات کرتیں ہیں۔۔۔"

پر وہ تو جمالی ہے نہ؟؟؟

سعد کی بات پر وہ الجھن کا شکار ہوئی۔۔۔

"جمال ہو یا کرام یا کوئی اور کسی کے بھی نہیں۔۔۔"

وہ زچ ہو کر زور سے بولا۔۔۔

اس کا مطلب ہے پھر آپ کے پاس بھی نہ بیٹھوں آپ بھی تو لڑکے ہیں؟؟

اس کی بات پر سعد لا جواب ہو گیا۔۔۔

"ہاں لیکن ہماری تو شادی ہونے والی ہے نہ۔۔۔"

سعد جو اس کو سمجھانا چاہ رہا تھا اس کیلئے وقت صحیح نہیں تھا یا شاید وہ زینب کو قائل نہیں کر سکا تھا

--

لیکن ہوئی تو نہیں نہ اور کیا شادی کے بعد آپ لڑکے نہیں ہوں گے؟؟؟

زینب اور اس کے نرالے سوال سعد کا دل کیا اپنا سر پھوڑ لے۔۔۔

"تم سوال حل کرو چھوڑو دفع کرو۔۔۔"

وہ اس سے اور بحث نہیں کر سکتا تھا اتنا اسٹیمینا اس میں نہیں تھا۔۔۔

"اس کو ڈیوائڈ کرو پھر جو انس آئے اسے مائنس یعنی سبٹریکٹ کرو۔۔۔"

وہ کتاب پر جھکا اسے سمجھانے لگا۔

اس کو؟؟؟

"ہاں۔۔۔"

یہ والا سوال تھوڑا مشکل ہے لیکن تم غور سے سمجھنا۔۔۔

زینب اس کے سر کے بالوں میں دیکھ کر سر ہلانے لگی۔۔۔

"کاپی میں دیکھو زینب۔۔۔"

زینب کی عدم توجہی سعد کو مزید غصہ دلانے کا سبب بن رہی تھی۔۔۔

اسٹپچو!!!

زینب کی ہانک پر سعد نے ابرو اچکائی۔۔۔

"ہلنا نہیں بلکل۔۔۔"

وہ انکھیں کھولے تیزی سے بولی۔۔۔

اور گھٹنوں کے بل کھڑی ہو کر اس کے بالوں میں پھنسے مچھر کو بڑی احتیاط سے نکالا۔۔۔

یہ دیکھیں۔۔۔!

"مچھر کو پر سے پکڑ کر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا جیسے بہت بڑا تیر مارا ہو۔۔۔"

انف زینب مار کھاو گی تم۔۔ کل ٹیسٹ میں فیل ہونے کا ارادہ ہے؟؟

وہ میں جب تک چاکلیٹس نہیں کھاو گی نہ میرا دھیان وہیں جائے گا پلیز کھانے دیں نہ؟؟

وہ بے چارگی سے بولی۔۔۔

"ٹھیک ہے کھالو میں ایک کال لے کر آ رہا ہوں۔۔۔"

وہ موبائل جیب سے نکال کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

ایک کال ایک گھنٹہ کی لے لیں کچھ میرا بھی بھلا ہو جائے گا؟؟

"اے کرتا ہوں تمہارا بھلا۔۔۔"

وہ گھور کے کہتا دروازہ کھول کے نکل گیا۔۔

ہوں۔۔ اے کرتا ہوں بھلا!!

"مسکراتا تو کبھی سیکھا نہیں ہے کھڑوس نہ ہوں تو۔۔"

سعد کی نقل اتار کر رغبت سے چاکلیٹس کھانے لگی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رابعہ رقص نہیں کریں گیں؟؟؟؟

اکرام کا لہجہ پتھر یلہ تھا۔ ستارہ بانی انہیں پھاڑے اسے ٹکر ٹکر دیکھنے لگیں۔۔۔۔ کل تک تو وہ ٹھیک تھا ایک رات میں ہی وہ اس کے زلفوں کا اسیر ہو گیا۔۔۔

ملک صاحب رابعہ کا یہ رقص پہلی دفعہ ہے اس کو ٹھے میں۔۔۔ ملک کے بڑے بڑے جاگیردار ان کی راہ تک رہیں ہیں اب آپ کی یہ بات کچھ پلے نہیں پڑھی۔۔۔

اکرام نے تنفر سے اس کا میک اپ زدہ چہرہ دیکھا۔۔۔

قیمت بتائیے انہیں یہاں سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے لے جانے کی؟؟؟

ایک نظر ساتھ کھڑی رابعہ پر ڈال کر بولے۔۔۔

رابعہ کو اپنی ذات اس سے بے حد حقیر سی لگی جو چند روپوں کے عوض بیچی جا رہی تھی۔۔۔۔

"دیکھیئے ملک صاحب آج رات کی بات ہے اس کے بعد جو آپ انہیں جہاں مرضی چاہے لے

جائیے گا۔۔۔"

ستارہ بائی کی حجت وہ بخوبی سمجھ رہا تھا تبھی جیب میں سے کیش بک نکالی دستخط کر کے بلینک  
چیک اس کے سامنے رکھا۔۔۔

ستارہ بائی کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔۔۔۔

رابعہ کا ہاتھ تھام کر وہ سیڑھیاں اتر کر اسے وہاں سے لے آیا۔۔۔۔۔

عورت ہی عورت کی دشمن ہے۔۔۔

اس کے دماغ کی رگیں پھٹنے کے قریب تھیں۔۔۔

آپ گھر جانا چاہیں گی یا یونیورسٹی؟؟؟

وہ بمشکل اپنے آپ کو کمپوز کرتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

"مجھے گھر چھوڑ دیں پلیز۔۔"

بھیکے لہجے پر اکرام نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔

آپ ٹھیک ہیں؟؟؟

رابعہ نے بہہ جانے والے آنسو کو ہاتھ سے صاف کیا۔۔۔

سرا ثبات میں ہلایا تو اکرام بھی مطمئن سا گاڑی چلانے لگا۔۔۔۔۔

"آپ یہ رکھ لیں کوئی بھی مسئلہ ہو تو میرا نمبر اس میں فیڈ ہے بلججھک آپ مجھ سے رابطہ کر لیجئے گا۔۔۔۔۔"

نم پلکوں کا اٹھنا اکرام کی نگاہوں کو بھٹکا گیا۔۔

"میرے پاس ہے موبائل۔۔۔"

اس کی آواز پر اکرام نے نظروں کا زاویہ بدلا چہرے پر ہاتھ پھیر کر بولا۔۔

"یہ بھی رکھ لیں۔۔۔"

وہ اس کو موبائل پکڑا کر گاڑی آگے بڑھا گیا۔۔ رابعہ نے خاموشی سے رکھ لیا۔۔

"جب بھی آپ کو یونی جانا ہو مجھے انفارم کر یے گا یا کہیں بھی جائیں سب سے پہلے مجھے بتائیں

اس موبائل کو ہمہ وقت اپنے ساتھ رکھیں گی۔۔۔"

لیکن کیوں؟؟؟

رابعہ کو اتنی زیادہ انسٹرکشن پر چڑھوئی۔۔

"کیوں کہ میں کہہ رہا ہوں مجھے یقین ہے آپ میری بات کا مان رکھیں گی۔۔۔"

اکرام نے نرمی سے کہا رابعہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔ محض دو ہی دن ہوئے تھے انھیں ملے۔۔

اور کتنی آسانی سے وہ اسے قائل کر لیتا تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"دادی میرا انتظار رائگاں چلا گیا وہ صحیح انسان نہیں ہے دادی وہ اسمگلر ہے دادی مجھ سے یہ برداشت نہیں ہو رہا جسے میں اتنے سالوں سے چاہتی آئی ہوں وہ نسوانیت کے وقار کا مجرم ہے غنڈہ ہے وہ۔۔۔"

دادی کی گود میں سر رکھے وہ روئے چلی جا رہی تھی۔۔ کیا بولے جا رہی ہے گل ہو سکتا ہے تو نے غلط سنا ہو؟؟

"نہیں دادی اس نے خود تصدیق کی ہے اس بات کی۔۔۔"

گل نے پر زور انداز میں کہا؛

دادی کیا محبت کا ایک بھی رشتہ میرے نصیب میں نہیں لکھا؟

"دادی اس پوری دنیا میں اللہ کو میں ہی ملی تھی۔۔ پہلے ماں، پھر باپ۔ اور اب وہ۔۔۔۔۔"

ہچکیوں سے روتی بمشکل اپنی بات مکمل کر پار ہی تھی۔۔۔۔

"گل ایسے نہیں کہتے استغفار کر اللہ ناراض ہو جاتا ہے گڑیا۔۔۔۔"

"میں بھی ناراض ہوں اللہ سے نہیں پڑھوں گی نماز۔۔ روزے بھی نہیں رکھوں گی کوئی نیک

کام نہیں کروں گی۔۔۔"

"گل کی ضد انتہا پر پہنچی ہوئی تھی وہ شایان کے اس اعتراف کے بعد سے کرچی کرچی ہو گئی تھی۔۔"

دادای میں نے شہریار کا دل دکھایا تھا تو آج اللہ نے میرا دل دکھایا ہے۔۔ دادای آپ دعا کریں میں مر جاؤں یا مجھے اس شخص سے نفرت ہو جائے۔۔۔"

کس کے ساتھ تھی یہ پوچھو اس سے؟؟؟

تایا جان کی دھاڑ پر وہ رونا بھول کر دادای کو دیکھنے لگی۔۔۔

"اللہ رحم کرے قیوم کیوں چلا رہا ہے۔۔"

گل نے جلدی سے آنسو صاف کئے۔۔۔ اور دادای کو لے کر کمرے سے باہر نکلی۔۔۔۔

وہ دونوں نیچے پہنچیں تو سب ہی افراد موجود تھے اور وہ دشمن جاں بھی نظروں کا تصادم ہوا ایک کی نظروں میں استہزائیت تو دوسرے کی نگاہوں میں ٹوٹے ہوئے خوابوں کی کرچیاں تھیں

---

"بابا جان وہ غیر نہیں ہے محرم ہے میرا۔۔۔"

علیشہ نے روتے ہوئے صفائی پیش کی۔۔۔۔۔

"منہ بند رکھو بے غیرت کالج کا کہہ کر جاتی ہو اور گلچھڑے اڑاتی پھر رہی ہو۔۔۔۔"

قیوم ہمدان نے زوردار تھپڑ اس کے نازک گال پر مارا تہمینہ نے دہل کر ہاتھ سینے پہ رکھا۔

"کچھ تو خیال کر لیں جوان اولاد پر ہاتھ اٹھانا اچھا نہیں ہے۔"

تہمینہ اسے اپنے عقب میں کرتی بولی۔۔۔

پوچھو اپنی جوان اولاد سے کیوں بیٹھی ہوئی تھی ایک غیر مرد کی گاڑی میں؟؟؟

"گل کے کہنے پر۔۔۔"

عشبہ کی آواز پر سب نے اس کی جانب دیکھا۔

دماغ ٹھیک ہے تمہارا گل کا یہاں کیا ذکر؟؟؟

شہر یار نے قریب جا کر دانت بھینچ کر کہا۔۔۔

چھوڑیں میرا ہاتھ پوچھیں اپنی بہن سے کیا گل کو نہیں پتا کہ وہ کون تھا اور آج کس کے کہنے پر وہ

اس سے ملنے گئی تھی؟؟؟؟

عشبہ کی آواز کافی تیز تھی۔۔

تہمینہ بیٹی کو سامنے کر کے بولی۔۔

کیا عشبہ ٹھیک کہہ رہی ہے؟؟؟

تہینہ نے کینہ تو ز نظروں گل کو دیکھا۔۔۔

علیشبہ امی جو پوچھ رہی ہیں اس کا جواب دو تم خود سے ملنے گئیں تھیں نہ؟؟؟؟

شہریار نے مٹھیاں بھینچ کر اٹھتے اشتعال کو دبا یا۔۔۔۔

گل سانس رو کے کھڑی تھی اس کے تو وہم و گماں میں بھی نہیں تھا کہ بات اس نہج تک پہنچ

جائے گی۔۔۔۔ عشبہ کا نفرت آمیز رویہ اسے سمجھ نہیں آیا۔۔۔۔

"ہاں گل آپنی کو سب معلوم ہے۔۔۔۔"

ہمدردی کا زور دار تمانچہ گل کے منہ پر پڑا۔۔۔۔

دادی نے عجیب نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔ گل کو اپنا وجود پانی پانی ہو کر بکھرتا محسوس

ہوا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس ضد پہ تیرا ہر ظلم گوارا کیا ہم نے

دیکھیں گے تجھے رحم کب تک نہیں آتا!!!

عشہ کی آنکھوں کی چمک دیدنی تھی۔ اس نے ایک تیر سے دو شکار کئے تھے۔۔۔ عیشہ کی  
بتمیزی کا بدلہ اور شادی کی پہلی رات اپنی ذات کا رد کیا جانا اس نے ایک جھٹکے سے سارے  
بدلے چکا دیئے۔۔۔

رضیائے داد دینے والے انداز میں بیٹی کو دیکھا؛

گل تمہیں سب پتا تھا پھر بھی تم نے کچھ نہیں بتایا کیوں گل؟؟؟

شہر یار اس کے دھواں دھواں چہرے کو دیکھتا غصہ سے بولا۔۔۔۔۔ گل نے شکایتی نگاہیں اٹھا  
کر اسے دیکھا جو اسے عزت دینے کی باتیں کیا کرتا تھا آج خود اسے کٹھرے میں لا کھڑا کیا

-----

اس کے ساکت وجود میں جنبش ہوئی۔ بھاری قدموں کو قالین پر رگڑتی قیوم ہمدان کی جانب  
آئی۔۔۔

"بتایا جان میں اس بات کا اقرار کرتی ہوں کہ عیشہ کے نکاح کا مجھے پتا تھا شہر یار کے ولیمہ والی  
رات کو میں نے عیشہ اور اس لڑکے کی ساری باتیں سن لیں تھیں۔۔۔ اور عیشہ کو میں نے یہ  
بات کرنے کیلئے بھیجا تھا کہ وہ عزت دار طریقہ سے آکر اسے رخصت کروالے جائے۔۔۔"

"میں نہیں جانتی عیشہ کی ملاقات کہاں کب اس سے ہوئی میں نے کبھی حویلی کی عزت

کو اچھالنے

کے بارے میں نہیں سوچتا یا جان۔۔۔۔۔"

گل نے ترچہ کے ساتھ قیوم ہمدان کو تمام باتوں سے آگاہ کیا۔۔۔۔۔

شایان کے چہرے پر جو مسکراہٹ تھی وہ گل کو روتے دیکھ کر دم غائب ہو گئی۔۔۔۔۔

وہ اتنے سارے رشتوں کے باوجود تنہا کھڑی اپنی صفائی پیش کر رہی تھی ایسے رشتوں کا نہ ہونا ہی بہتر تھا۔۔۔۔۔

"تم تو صفائی دو گی ہی سارا کیا دھرا تمہارا ہی تو ہے علیشہ کی اتنی بڑی عمر نہیں ہے کہ بڑے

بڑے فیصلے اکیلے کر لے تم نے اس کی پشت پناہی کی ہے۔۔۔۔۔ اب یوں رو دھو کر سارے

کر تو توں سے بری الزمہ ہو رہی ہو۔۔۔۔۔ بلکل ماں کی پر تو ہو وہ بھی ایسے ہی تھی پانی کے آگے پال

باندھنے والی۔۔۔۔۔"

تہمینہ کا تنفر زدہ لہجہ پر گل نے ایک کونے میں کھڑے اپنے باپ کو دیکھا جو پہلے کبھی اس کی ماں

ان کی محبوب بیوی رہی تھی ایسی بھی کیا نفرت مرے ہوئے انسان سے۔۔۔۔۔

تایا جان آپ کو میری بات پر یقین ہے نہ؟؟؟

گل کا اعتماد اس تنکے کی طرح تھا جو ایک ہوا کی مار تھا۔۔۔۔۔

واہ واہ واہ۔۔۔۔۔!!!

شایان تالیاں بجاتا سیدی نظروں سے وہاں موجود تمام افراد کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

"ہمدان حویلی کی محبتیں، بہت خوب ایسی مطلبی محبتیں میں نے کہیں نہیں دیکھیں۔۔ واقعی  
 زرینہ گل صاحبہ ماننا پڑے گا آپ کی عقل کو ایسے شخص کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی بے  
 گناہی ثابت کر رہیں ہیں جو خود پور پور گناہوں میں ڈوبا ہوا ہو۔۔۔"

شایان کے چہرے پر چٹانوں جیسی سختی در آئی۔۔۔

"اوہیلو مسٹر یہاں تمہارا کوئی کام نہیں اس لئے منہ بند رکھو۔۔۔۔"

شہریار کو اس کانچ میں بولنا انتہائی ناگوار گزرا جس کا برا ملا اظہار ہوا۔۔۔

: یہ تو تم اپنے باپ سے پوچھو کہ میرا یہاں کیا مقام ہے میں چاہوں تو کھڑے کھڑے اس حویلی  
 کو اپنے نام کروا کر تم سب کو سڑک پر پھکوادوں۔۔۔۔"

شایان نے پھنکارتے ہوئے شہریار کو اس کی حیثیت یاد دلانی۔۔۔

"بابا آپ اس سے کہیں یہ خاموش رہے۔۔۔"

شہریار نے تپ کر قیوم ہمدان سے کہا؛

"ایک بیٹی دی ہے خدا نے آپ کو اس کی بھی تربیت صحیح نہیں کر سکے تھے آپ کی تربیت پر

---

یہ جو آپ کی بیگم صاحبہ حویلی کی بڑی بہو آپ کی ماں کی من چاہی بہو بہت شوق ہیں انہیں  
دوسروں کی تربیت پر انگلی اٹھانے کا آج بات خود کی بیٹی کی آئی تو وہ معصوم بن گئی۔۔۔"

اس نے بیک وقت سبھی کو رگڑ ڈالا۔۔۔۔۔

"مجھے تو یہ بات سمجھ نہیں آتی آپ اسے کچھ کہتے کیوں نہیں ہیں ہر دفعہ یہ ہی بولتا ہے اور آپ  
سننے ہیں۔۔۔ نجانے کس کا گند اخون ہے جسے بات بھی کرنے کی تمیز نہیں۔۔۔"

تہمینہ کو تو آگ لگ گئی تھی۔۔۔

"آپ کے شوہر نامدار کا ہی خون ہوں یقین نہیں آتا تو پوچھ لیں۔۔۔"

شایان کے ٹھنڈے ٹھار لہجے نے وہاں موجود سب کو ٹھٹھا ادا کیا۔۔۔

لڑکے تم چاہتے کیا ہو آخر؟؟؟

دادی نے کڑک دار لہجے میں شایان کو مخاطب کیا۔۔۔

اس بار بھی وہ اپنے بیٹے کے کرتوت پر پردہ ڈال رہیں تھیں۔۔۔

"اسی وقت گل کو میرے نکاح میں دیں اور علیشہ کو اس کے شوہر کے ساتھ رخصت کریں  
 \_\_\_"

شایان نے دو ٹوک لہجے میں گویا بات ختم کر دی؛

گل کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑھ گیا شہریار نے اشتعال میں آ کر شایان کا گریبان پکڑا۔۔

تیری اتنی ہمت کہ تو گل سے نکاح کرے گا۔!

گریبان چھوڑو؟؟؟

شایان کے دونوں ہاتھ پہلو میں گرے تھے مٹھیاں اس قدر بھینچیں ہوئیں تھیں انگلیاں  
 سرخ پڑنے لگیں۔۔۔

سرخ انگارہ نگاہوں سے شایان نے سرد لہجے میں کہا:

"شہریار دور ہٹو بڑا بھائی ہے تمہارا۔۔"

قیوم ہمدان کے جسم میں بجلی دوڑ گئی وہ شہریار کو دور ہٹاتے غصہ سے بولے۔۔۔

"ہمت تو بہت ہے مجھ میں لیکن تمہاری غیرت پر تھو کرنے کو دل چاہتا ہے۔۔۔"

"گر گھر کی عزت کو سنبھال نہیں سکتے تو اسے اچھالو بھی مت۔۔۔"

تمہاری نگرانی میں رہ کر اسنے اتنا بڑا فیصلہ کر لیا ہے باہر والوں پر اعتماد کرنا بہتر سمجھا اس نے  
 ---"

شایان نے گویا اس کے محافظ ہونے کا مذاق اڑایا۔

"تمہاری دونوں باتوں کو ہم نہیں مان سکتے نجانے لڑکا کیسا ہے کیا حسب و نصب ہے کون سے  
 خاندان سے تعلق ہے ہمارے یہاں برداری کے علاوہ اور کہیں بچوں کے رشتے نہیں کئے  
 جاتے۔۔۔"

دادی نے اپنے تئیں فیصلہ سنایا۔۔۔۔

آپ چاہتیں ہیں کہ ایک اور شایان دنیا میں آئے؟؟

"آپ نے فیصلہ انتہائی بے بنیاد کئے ہیں کئی سال پہلے بھی آپ نے فیصلہ سنایا تھا جس سے ایک  
 ماں در بدر ہوئی ایک بچہ کو اس کا حق نہیں دیا گیا۔۔ میں اپنی بہن کے ساتھ یہ نہیں ہونے دوں  
 گا یہاں سے جاتے ہوئے اسے اس کی مرضی سونپ کر جاؤں گا۔۔۔"

علیشبہ نے رشک سے شایان کو دیکھا۔۔۔۔

کاش وہ ان کے ساتھ رہ رہا ہوتا۔۔۔۔!!!

"جو تم چاہتے ہو ویسا ہی ہو گا۔۔۔۔"

قیوم ہمدان کی آواز پر وہاں موت کا سانس ٹاچھا گیا۔۔۔۔

"دادی مجھے اس شخص کے ساتھ نکاح نہیں کرنا۔۔"

گل نے تڑپ کر دادی کا ہاتھ تھاما۔۔۔

دل کی پکار پر بھاری سل رکھتے ہوئے گویا اس نے اپنے دماغ کی سنی تھی آنکھیں دل کے رد کئے

جانے پر لہورنگ ہو رہیں تھیں۔۔

عزت کے ساتھ لے جانا چاہ رہا ہوں تمہیں راز نہیں آرہی؟؟؟؟

گل کا رونا بلکنا شایان کوزہ لگا تھا۔۔

ان لوگوں کی غلامی قبول تھی اسے اس کا ساتھ نہیں جو اسے عزت دینے کی بات کر رہا تھا۔۔

وہ نہ چیخا تھا نہ دھاڑا تھا الفاظ کا گھاوا سے سینچ پا کر گیا۔۔۔

"تم دو گے مجھے عزت خود کی عزت ہے؟؟؟"

دنیا کی نظر میں تم مجرم ہو۔۔"

وہ چیخ کر کہتی اپنے اندر اٹھنے والے احتجاج کو دبانے کی ناممکن سی کوشش میں ہلقان ہو چکی تھی

۔۔۔۔

"گل میرے سفید بالوں کی عزت رکھ لو کر لو اس بد بخت سے نکاح۔۔"

تایا جان نے التجائیہ انداز میں ہاتھ جوڑ کر گویا تابوت میں آخری کیل ٹھونکی تھی۔۔

شہریار، ریان اور مہران نے کرنٹ کھا کر قیوم ہمدان کو دیکھا؛

"اوں ہوں عزت بڑھاپے میں تو سبھی کو عزت کی پرواہ ہوتی ہے جوانی میں کہاں چلی جاتی ہے

یہ عزت۔۔۔"

وہ تنفر سے کہہ کر انھیں گنگ کر گیا تھا اپنی اولاد کے منہ سے ان الفاظوں کو سن کر انھیں اپنے

زمین کے اوپر ہونے پر پچھتاوا ہوا۔۔ شدید پچھتاوا۔

وہ بے دم سی ہو کر زمین پہ بیٹھتی چلی گئی۔۔

اس کا پورا وجود ہی ان کیلئے پچھتاوا تھا۔۔

شایان نے اسے زمین پر بیٹھتے ہوئے بغور دیکھا۔۔ چہرے پر زمانے بھر کا دکھ رقم تھا۔۔۔

"اچھا ہے پڑھو اے اس کا نکاح اور چلتا کریں یہاں رہے گی تو حویلی کی خوشیوں پر گرہن ہی لگا

رہے گا۔۔"

رضیا کی نفرت نئی تو نہیں تھی لیکن اپنے باپ کی طرف پر امید نگاہیں اٹھائیں تھیں۔۔۔

"بھائی جان آپ جو مناسب سمجھیں وہ ہی کریں میری طرف سے اجازت ہے۔۔ آپ بڑے

ہیں یقیناً درست فیصلہ کریں گے۔۔۔"

میران ہمدان کی بات اسے منجمد کر گئی۔۔۔ آنکھوں میں آنسو ٹھہڑ سے  
گئے۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ساری رات اس کے آنسو بہاتے گزری تھی صبح سر کا درد حد سے سو اور آنکھیں سو جی ہوئیں  
تھیں۔۔۔۔

"رابعہ آپ آئی آپ آٹھ گئیں چلیں کچن میں آجائیں ناشتہ تیار ہے۔۔۔"

اس سے چھوٹی مینا نے کہا۔۔۔

"ناشتہ یہیں لا دو میں آج نہیں جا رہی۔۔۔"

کیوں آپ آئی آپ تو کبھی چھٹی نہیں کرتیں طبیعت تو ٹھیک ہے نہ آپ کی؟؟؟

"ہاں ٹھیک ہوں میں فریش ہو جاؤں۔۔۔"

رابعہ کہہ کر صحن میں چلی آئی۔۔۔ کچے بنے برآمدہ میں نیم کا اونچا گھنہ تناور درخت پورے صحن  
پر سایہ کئے ہوا تھا۔ بائیں جانب کچن بنا تھا۔۔۔

دو کمروں پر مشتمل یہ چھوٹا سا مکان مشتاق صاحب کیلئے کسی جنت سے کم نہ تھا۔۔۔

ان کی تین بیٹیاں تھیں جن کے ساتھ وہ خوش و خرم زندگی گزار رہے تھے۔۔

رابعہ بڑی بیٹی کی نسبت بہن کے بیٹے منیم سے طے کر دی گئی تھی۔۔۔

اگلے سال ان کی شادی ہو جانی تھی یہ ہی سوچ اس کی راتوں کی نیندیں اڑ گئی تھی۔۔۔

اس کی پھوپھی روایتی پھوپھو کی طرح ہر گز نہ تھیں۔۔۔ بھائی کی ذمہ داری بانٹنے کی غرض سے انہوں نے رابعہ کا ہاتھ مانگا تھا۔۔۔

اس کو منیم سے کوئی محبت نہیں تھی بس ایک اُنسیت سی تھی۔۔۔ وہ زیادہ تر کراچی میں ہی ہوتا

تھا اس کا کاروبار کراچی میں تھا جس کی وجہ سے بہت کم وہ حیدرآباد آتا تھا۔۔۔

"رابعہ آج شگفتہ آرہی ہے مجھے بتادو کیا منگوانا ہے میں باہر سے لیتا آوں گا۔۔۔"

اباجی وہ کیوں آرہی ہیں؟؟؟

رابعہ کے غیر متوقعہ سوال پر مشتاق حیرت سے دیکھنے لگے۔۔۔۔

میرا مطلب ہے کہ کب تک آئیں گی؟؟

اپنی بے اختیاری پر قابو پاتے سنبھل کر بولی۔۔۔۔۔

"شام تک آئے گی بریانی بنا لو ہو سکتا ہے منیم بیٹا بھی آئے۔۔۔"

وہ سر ہلا کر لسٹ بنانے کی غرض سے کچن میں چلی آئی۔۔

پھپھو کیوں آرہی ہیں یا اللہ میری مدد فرما کہیں وہ شادی کی بات کرنے تو نہیں آرہیں؟؟؟

وہ پریشان سی کاغذ پر قلم گھسیٹنے لگی۔۔۔

"آپی یہ آپ کا موبائل کب سے بچ رہا تھا۔"

زرین جو سب سے چھوٹی تھی نیو برینڈ موبائل اس کی طرف بڑھایا۔۔

آپی آپ نے نیا موبائل کب میں لے لیا؟؟؟

"ہاں وہ کل ہی دیا تھا۔"

غائب دماغی سے موبائل ہاتھ میں لئے بڑبڑائی۔۔۔

کیا کس نے دے دیا آپی یہ تو بہت مہنگا ہے؟؟

"کسی نے نہیں میری بی بی سی کھلی ہے اس سے لیا ہے۔"

وہ گڑبڑا کر بولی۔۔۔

اچھا آپی آپ میری پیاری آپی ہیں نہ؟؟؟؟

زرین کی مسکے بازی پر وہ لمبا سانس کھینچتی بولی۔۔۔

"ٹیبیل پر رکھا ہوا ہے موبائل لے لو۔۔۔"

"اوہ تھینک یو تھینک یو سوچ آپی۔۔۔"

وہ رابعہ کے گلے لگتی پر جوش سی چیخی۔۔۔

"اچھا یہ اباجی کو دے آو۔۔۔"

وہ لسٹ زرین کو تھما کر بولی۔۔۔ موبائل کی ٹون ایک بار پھر زور و شور سے بجنے لگی۔۔۔

اکرام کا بڑا بڑا نام اسکرین پر بلنک ہونے لگا۔۔۔ ہاتھوں میں سن سناہٹ دوڑ گئی۔۔۔

کال اٹینڈ کر کے موبائل کان سے لگایا تو گھمبیر آواز آئیر پیس سے سنائی دی۔۔۔

اسلام و علیکم !!!

آنکھیں کچن کے دروازے پر ہی لگی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔ جہاں سے تھوڑی دیر پہلے زرین نکلی تھی

۔۔۔۔

و علیکم سلام۔

بھاری لڑھکڑاہٹ زدہ آواز پر وہ چونکا۔۔۔

آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟؟

لہجہ میں تشویش رابعہ کو حیران کر گئی۔۔۔

: میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

"آواز سے تو نہیں لگ رہا۔"

"زکام ہو گیا تھا اس کا ہی اثر ہے۔۔۔"

تو پھر ٹھیک کیسے ہیں؟؟

وہ ابھی تک اپنی بات پر قائم تھا۔۔۔۔

"ہو جاؤں گی۔۔۔"

مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔۔۔

میڈیسن لئے بغیر کوئی کیسے ٹھیک ہو سکتا ہے؟؟؟

دوسرے سوال پر وہ موبائل انکھوں کے سامنے کرتی گھورنے لگی جیسے موبائل نہ ہو وہ خود

ہو۔۔۔۔

آپ کو کیسے پتا؟؟

"آپ کی بو جھل آواز بتا رہی ہے۔۔۔"

کتنا دور اندوزی رکھنے والا تھا یہ شخص۔۔۔

وہ متاثر ہوئے بنا رہ سکی۔۔

"پندرہ منٹ میں قریبی کلینک کے باہر میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔"

وہ حکمیہ انداز میں بولا۔۔۔

"میں نہیں آسکتی کسی بھی کلینک میں آج پھپھو آئیں گی ہو سکتا ہے شادی کی بات کرنے آئیں

۔۔۔ منیم بھی ساتھ ہوں گے۔۔۔"

"میں نے آپ سے پوچھا نہیں ہے دو منٹ آپ نے ضائع کر دیئے پندرہ منٹ کے بعد میں

آپ کے گھر کے باہر ملوں گا۔۔۔"

"سو کم سون۔۔۔"

ٹھرے ہوئے انداز میں کہہ کر وہ لائن کاٹ گیا۔۔

میں تو سمجھ رہی تھی کہ منیم کے بارے میں پوچھیں گے کیا انھیں واقعی کوئی فرق نہیں پڑتا میری

متنگنی سے؟؟؟

انفاب میں کیسے جاوں؟؟

یہ نئی مصیبت اور آئی تھی۔۔

زرین بات سنو ذرا۔۔!

وہ بیڈ پر بیٹھی موبائل چلا رہی تھی۔

جھکے سر کے ساتھ بولی۔۔

"یار کلینک چل رہی ہو ساتھ زکام کی وجہ سے کوئی کام نہیں ہو پارہا۔۔"

"ہاں ضرور چلوں گی چلیں۔۔"

آپی بیلنس بھی ڈلوادیں گی؟؟

"کبھی تو بنا رشوت کوئی کام کر دیا کرو۔۔"

رابعہ کے گھورنے پر وہ آنکھ مارتی الماری سے عبایہ نکالنے لگی۔۔

مینا کو بتا کر وہ دونوں گھر سے نکل گئیں۔۔

جی سعد بھائی!!!

اچھا ٹھیک میں آدھے گھنٹے تک پہنچتا ہوں مینشن۔۔

ویسے یہ اچانک نکاح؟؟

کچھ سمجھ نہیں آئی؟

وہ موبائل کان سے کلینک کے باہر کھڑا اپنے مخصوص انداز میں بولا۔

"آپی وہ دیکھیں ہائے اللہ کتنا ہینڈ سم بندہ ہے۔۔"

زرین گالوں پر ہاتھ رکھتی قدرے زور سے بولی۔۔ اکرام جو تھوڑے فاصلے پہ ہی کھڑا تھا

اجنبی نسوانی آواز پر گردن موڑ کر دیکھا۔۔

حجاب اے جھانکتی کالی آنکھیں اس دیکھ کر متعدی انداز میں گھومیں اور ساتھ لڑکی کو تقریباً

کھینچتی ہوئی کلینک کے اندر چلی گئیں۔۔۔

اکرام کے لب پھیل کر سمٹے۔۔

"اچھا پھر میں آتا ہوں وہاں جا کر ہی معلوم ہوگا۔۔"

بات سمیٹ کر موبائل کان سے ہٹاتا وہ بھی ان کی تقلید میں چلا آیا۔۔

"آپی قسمے یار اتنا ہینڈ سم تھا میرے تو دل جگر سب فدا ہو گئے اس پر۔۔"

اپنی باری کے انتظار میں بیٹھی ہوئی تھی وہ ان کے پیچھے ہی نامحسوس انداز میں جا کھڑا ہوا۔۔۔

"بکواس نہ کرو زرین اور اپنا ہارن کم رکھا کرو پبلک پلیس پر بھی زور زور سے بولتی ہو۔۔"

اپنی خفت مٹانے کو اسے ڈیپٹ کر بولی۔۔ نجانے کیا سوچتا ہو گا میرے بارے میں وہ۔۔

"اچھا نہ نہیں بولتی۔"

منہ بسور کر بولی۔ تھوڑی ہی دیر بعد ان کا نمبر آیا تو وہ اٹھ کر چلی گئی۔۔۔

چیک اپ کروا کر باہر نکلی تو اسکے موبائل میں میسج کی ٹون بجی۔۔۔

"دوایاں گھر پہنچ جائیں گی اور بیلنس بھی بغیر کسی دوکان پہرے کے سیدھے گھر جائیں۔۔"

میسج کے آخری میں سخیدہ سا ایموجی بھی بنا تھا۔

وہ بغیر کسی حجت کے زرین کی سنے بغیر گھر کی جانب چل دی۔۔۔ وہ جو بھی تھا اس کا محافظ تھا

اس کی بات چاہ کر بھی رد نہ کر سکی۔۔۔

وہ ان کو گھر کے اندر داخل ہوتا دیکھ مطمئن سا گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آپ کو میرا گواہ خوان بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"

قاضی صاحب کے کہنے پر جب مہران نے کہا تو شایان نے انھیں سختی سے ٹوک دیا۔۔

سامنے بیٹھی گل نے پتھرائی سے مہران کا بچھا چہرہ دیکھا۔۔

وہ مجھ سے جڑے رشتوں کی عزت نہیں کر رہا تھا تو اس کی کیا خاک کرتا۔۔ زہر خند سوچیں

اسے مزید تنفر کرنے لگیں۔۔۔

"اجا وسعدی تھر ڈفلور پر ہوں۔۔"

موبائل کان سے لگائے بولا۔۔

تھوڑی دیر پہلے اپنے سامنے اس نے علیشہ اور معاذ کا نکاح کروایا تھا جس میں اس کے ماں باپ

کی رضامندی بھی شامل تھی۔۔

وہ آتو نہیں سکتے تھے اس لئے ویڈیو کال کے ذریعہ اس نکاح میں شریک ہوئے تھے۔۔۔

"بھائی۔۔"

پنک کلر کے سوٹ میں پونی ٹیل بنائے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں پر ارجنٹ مہندی کے ڈیزائن

لگائے وہ اتنی سی دیر میں پوری تیاری کر کے آئی تھی۔۔

"میرا بچہ کیسا پیار لگ رہا ہے۔۔۔"

وہ زینب کے پاس جا کر گھٹنوں کے بل بیٹھا۔۔۔

وہاں مجھ سوائے سعد، اکرام، اور جمال کے سبھی حیرت زدہ سے اس کی نرم مزاجی دیکھنے

لگے۔۔۔

"ہاں آپ کو پتا ہے جمالی کے ساتھ جا کر مہندی لگوائی ہے۔۔۔"

سفید دودھی ہاتھ پر میروں نقش و نگار بنے خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔

"مولوی صاحب آپ نکاح شروع کروائیں میرے چاروں گواہ آچکے ہیں۔۔۔"

شایان انھیں لئے شان بے نیازی سے جا کر صوفہ پہ جا بیٹھا۔۔۔

شیر افگن ہمدان ولد قیوم ہمدان کا نکاح زرینہ گل میران ولد میران ہمدان سے پچاس ہزار سکہ

راج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو قبول ہے؟؟؟؟

شایان بے شک تم میرے نام کو اپنا حسبِ نسب بنا لو۔۔۔ لیکن یہ دنیا تمہیں تمہارے باپ کے

دیئے نام سے ہی پکارے گی۔۔۔

مٹھیاں اس قدر بھینچیں ہوسیں تھیں کہ دماغ کی رگیں تن گئیں۔۔۔۔۔

سعد اس کی کیفیت سے بخوبی واقف تھا اس لئے اس کے ہاتھ کی بند مٹھی کو اپنے ہاتھ میں لے

کرد پایا۔

وہ بمشکل اپنی کیفیت میں قابو پاتا حامی بھر گیا۔۔۔

دادی کو علیشہ کا فیصلہ پسند آیا تھا جس احسن طریقہ سے اس نے سلجھایا تھا اب گل کے لئے وہ مطمئن ہو گئیں تھیں۔۔۔

وہ جسے سمجھا تھا زندگی

میری دھڑکنوں کا فریب تھا

مجھے مسکرانا سکھا کے

وہ میری روح تک کور لا گیا!!!!

شہر یار نم آنکھوں سے اسے کسی اور کا ہوتے دیکھ رہا تھا بے بسی کی انتہا تھی۔۔۔

"تمہارے لئے جو میں نے کیا ہے وہ میری ماں کی تربیت تھی اور تم نے جو زمینہ کی نیکی کا صلہ

دیا وہ تمہارے باپ کی تربیت تھی۔۔۔"

شایان نے سپاٹ نگاہوں سے اس کے جھکے سر کو دیکھا۔۔

"معاذ محبت کرنا آسان ہے لیکن سے سنبھال کر رکھنا اس سے کئی زیادہ مشکل ہے۔۔۔ مرد وہ ہی ہوتا ہے جو عورت کو عزت کا بھرپور تحفظ دے مجھے یقین ہے زندگی کے ہر قدم پر تم اس کے ساتھ رہو گے۔۔"

علیشبہ کا سر شرمندگی سے جھکتا چلا گیا۔۔

تہمینہ بیگم نے سسکیوں کے ساتھ اسے رخصت کیا۔۔

دادی نے اپنے سونے کے کنگن گل کے ہاتھوں میں پہنائے۔

"دادی مجھے اس کے ساتھ نہیں جانا۔۔"

وہ روتے ہوئے بولی۔۔

:زرینہ چلو۔"

شایان نے بخوبی اس کی منناہٹ سنی تھی۔۔ تبھی دو ٹوک لہجے میں بولا۔۔

"مجھے تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانا۔"

وہ احتجاجاً چیخ کر بولی۔۔

"زرینہ شایان تم اب میرے نام کے ساتھ منصوب ہو اور میں یہ ہر گز گوارا نہیں کروں گا کہ

تم ایرے غیرے کی غلامی کرو۔۔"

شایان برہمی سے بولا۔۔

"یہ تمہارا گھر ہے تمہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔"

تایاجان نے شایان سے نرم انداز میں کہا؛

"جس گھر نے میری ماں کو عزت کی چادر نہیں اڑائی اس گھر کی جانب دیکھنا بھی پسند نہ کروں۔"

شایان نے نفرت سے انہیں دیکھا۔۔

"میں احسان فراموش نہیں ہوں کبھی بھی آپ کو میری ضرورت ہو مجھے بتا دیجئے گا۔۔"

وہ مہران ہمدان کے پاس جا کر مودب سا بولا۔۔

"بس اتنی سی اجازت دے دو۔۔ کہ گل کو ملانے یہاں لے آیا کرو گے اماں جان کو اس کی عادت ہے۔۔"

شایان نے ایک نظر گل کو دیکھا جو دادی کے گلے لگی مسلسل روئے چلی جا رہی تھی۔۔

"ٹھیک ہے اب میں چلتا ہوں۔۔"

شایان جبراً مسکرتا گل کو ساتھ لئے ان پانچوں لی معیت میں ہمدان حویلی عبور کر گیا۔۔

بیس پچیس منٹ کے سفر کے بعد وہ لوگ آگے پیچھے مینشن پہنچے تھے۔۔

وہ شایان کے پیچھے مینشن میں داخل ہوئی تو دروازے پر ہی جمالی اور زینب پھولوں کے گلستے

لئے کھڑے تھے۔۔

ویلم ہوم بھا بھی۔۔

زینب کی چہکتی آواز پر گل کا ضبط جواب دے گیا۔۔ وہ گلستہ جھپٹ کر دور اچھالتی بدحواسی

سے چیخی۔۔

"بند کرو اپنی یہ گردان نہیں ہوں میں تمہاری بھا بھی۔"

گل کے جارہانہ انداز پر سعد بھی ہتھ بقیہ رہ گیا۔۔

زینب اس کے چیخنے پر سہم کر جمال کے عقب میں چھپی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شایان جو زینب طے کرتا ہوا اوپر بنے کمرے کی جانب جا رہا تھا گل کے زور سے چیخنے پر پلٹ کر

واپس آیا۔۔ زمین بوس گلستہ اپنی قسمت پر آنسو بہا رہا تھا۔۔ وہ ایک نظر اس گلستہ پر ڈال

کر قہر برساتی نگاہوں سے گل کی جانب دیکھنے لگا۔۔

"غصہ اور نفرت اپنی ذات تک ہی محدود رکھیں گی تو یہ آپ کے حق میں ہی بہتر ہے زرینہ گل۔۔۔!!!"

مجھ سمیت یا میرے گھر کے کسی بھی فرد پر آپ نے اپنا زور چلایا تو میں بہت بری طرح پیش آؤں گا۔۔۔"

شایان ایک ہاتھ کے فاصلے پر کھڑا اگر جدار لہجے میں بولا۔۔

گل اس کی دھاڑ پر یک دم خوف زدہ سی ہو گئی۔۔

سعد نے اس کے غصہ کو سوائیزے پر پہنچتے دیکھا تو فوراً اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

"نہیں سعد آج نہیں تو کبھی نہیں۔۔"

وہ اس کا ہاتھ جھٹک کر جمال کے عقب میں چھپی زینب کی طرف آیا۔۔

اس کا ہاتھ نرمی سے تھام کر اپنے ساتھ لے آیا۔۔

زرینہ گل اپو لو جالس ٹو ہم؟؟؟؟

حکمیہ لہجے پر گل کے ساتھ ساتھ زینب بھی حیرانگی سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

سنا نہیں آپ نے؟؟؟؟؟

گل کو اپنے اجنبی مردوں کے سامنے اپنی تزلزل پر بہت سارا رونا آیا۔۔۔

سعد نے گل کے دھواں دھواں چہرے کو دیکھ کر ان دونوں کو جانے کا اشارہ کیا۔۔ وہ لمحہ کے ہزاروں حصے میں وہاں سے غائب ہوئے۔۔۔

ایم سوری!!!

لرزتی کانپتی آنسوؤں میں ڈوبی آواز پر زینب نے سعد کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔۔۔۔۔  
سعد نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ دیا۔۔۔۔۔

"زینب میرے جگر کا ٹکڑا ہے باقی سب کی اہمیت اپنی جگہ ہے لیکن اس کو ذرا سی بھی کھروچ  
آئی تو آپ کو اسی طرح کھڑے میں کھڑے ہو کر حساب دینا ہوگا۔۔۔۔"

گل کو اس کا ہتک آمیز رویہ سلگا گیا۔۔۔

وہ چپ کر چینی۔۔

"اپنے رشتوں کی اتنی پرواہ ہے تو مجھ سے جڑے ہوئے رشتوں کی بھی عزت کرتے تایاجان تو  
تایاجان تم نے دادی تک کے ساتھ بتمیزی کی۔۔ جب میں نے برداشت کیا ہے تو تمہیں بھی  
منہ پر قفل ڈالنا پڑے گا مسٹر شیر افکن۔۔"

سعد زینب کو لئے کمرے میں چلا آیا کچھ کچھ تو اندازہ ہو رہا تھا لیکن پوری بات ابھی تک اس کے

پلے نہیں پڑھی۔۔۔۔

وہ اسے بازو سے کھینچتا اپنے کمرے میں لایا اور جھٹکے سے چھوڑ کر دروازہ بند کیا۔۔۔

"عورتوں کا اونچی آواز میں بولنا مجھے قطعی گوارہ نہیں ہے تمہاری آواز اس کمرے سے باہر نہیں

جانی چاہیے کان کھول کر سن لو۔۔"

وہ آپ سے تم تک کا سفر لمحوں میں طے کرتا پھنکارا۔۔

گل نے خونخوار نظروں سے دیکھ کر اپنا بازو سہلایا۔۔

جنگلی!!!

بڑ بڑا ہٹ اتنی دہمی تھی کہ خود اس نے بھی بمشکل سنی۔۔۔

تمہارے رشتے سے نہیں گیا تھا میں وہاں اور تم ہو کون؟؟ تمہاری والدہ کا ایک وعدہ تھا جو

نبھانے گیا تھا۔۔

"حویلی والوں کی خود غرضی سے بہت اچھی طرح واقف تھیں وہ تو زیادہ دن زندہ نہ رہ پائیں۔

اور جن سو کالڈر رشتے داروں کی بات کر رہی ہو تم ان کی اصلیت تو دیکھ ہی چکا ہوں میں۔۔

تم بھی اپنی انکھیں کھول لو گر چاہتی ہو کہ حویلی کے دروازے کھلے رہیں تم پر تو زبان بند رکھو  
 "۔"

وہ پتھر یلہ لہجے میں دھمکی دیتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اماں جان اللہ پر بھروسہ رکھیں ہماری گل مضبوط ہاتھوں میں گئی ہے۔۔۔ آپ نے دیکھا  
 نہیں تمام تر نفرت کے باوجود اس نے علیشہ کا معاملہ احسان انداز میں نمٹایا ہے اگر اس کی جگہ  
 میں ہوتا تو شاید اس طرح سے اس کے گھر والوں کو قائل نہیں کر سکتا تھا۔۔۔"

گل کے جانے کہ بعد سے ہی دادی کو کئی طرح کے خدشات لاحق ہو گئے جب تک وہ ان کی  
 آنکھوں کے سامنے رہی تھی وہ مطمئن سی تھیں جیسے ہی وہ ان کی نظروں سے اوجھل ہوئی  
 انھیں گھبراہٹ شروع ہو گئی۔۔۔

"آفیہ اماں کی بی بی کی ٹیبلٹ لے آؤ۔"

وہ ہانک لگا کر اماں جان کے پاؤں دبانے لگا۔۔۔

"جو گل کو یاد کر کے روئے چلی جا رہیں تھیں۔۔۔"

ابھی بھی سب کو اسی کی پرواہ ہے میری بچی کا تو کسی کو خیال ہی نہیں ہے۔۔۔"

تہینہ بیگم کا اپنا الگ واویلا مچا ہوا تھا۔۔۔

"آپ جس بچی کیلئے یوں روئے چلی جا رہی ہیں اس نے حویلی کی عزت کو خاک میں ملانے کی ٹھان لی تھی۔۔۔ نجانے کب تک یوں چوری چھپے ملتی رہتی اگر میں نہ دیکھتا تو ہمیں تو پتا ہی نہیں چلنا تھا کہ ناک کے نیچے کیا گل کھلا رہی ہے وہ بچی۔۔۔"

شہریار نے غصہ سے کہا؛

"صحیح کہہ رہا ہے وہ اب میں تمہاری ایک آواز نہ سنوں۔"

قیوم ہمدان دو ٹوک لہجے میں بول کر وہاں سے چلے گئے۔۔۔

"امی آج کے بعد وہ میرے دل سے اتر گئی شاید اب میں اسے پہلے جیسی محبت اور عزت نہ دے سکوں۔۔۔ اس سے کہیے گا کہ جب بھی یہاں آئے میرے سامنے آنے سے اجتناب ہی برتے۔۔۔"

تہینہ بیگم نے بیٹے کو بغور دیکھا جس کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ تھا۔۔۔۔

"تربیت تو اس کی ہوئی ہے امی ہمیں تو آپ نے پڑھا لکھا کر بس دنیا کو فیس کرنے کیلئے چھوڑ دیا

۔۔۔"

اب خوش ہو جائیں امی چلی گئی گل اس حویلی سے۔۔۔!!!

تمہینہ بیگم کی سسکیاں اور بڑھ گئیں۔۔۔

شہریار کے لفظوں سے لہورس رہا تھا اس سے پہلے وہ اپنا ضبط ہارتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے میں چلا آیا۔۔۔

پہلو میں دھڑکتا دل آج ایسے خاموش تھا جیسے اب کبھی نہیں ڈھڑکے گا۔۔۔

گل کی شکوہ کناں نگاہیں اس کو اندر تک توڑ پھوڑ گئیں کیا کچھ نہیں تھا بے اعتباری، بے یقینی، وہ آخر ایسا کیسے کر سکتا تھا اپنی گل کے ساتھ۔۔۔؟

دماغ کی رگیں پھٹے جا رہیں تھیں کتنا ہولناک منظر ہوتا ان کی آنکھوں میں اپنے لئے سرد پین اور اجنبیت دیکھنا جن میں ہمیشہ محبت دیکھی ہو۔۔۔ اپنائیت دیکھی ہو۔۔۔

"شہری آپ اپنے آپ کو ذمہ دار کیوں ٹھہرا رہے ہیں آپ نے وہ ہی کیا ہے جو ایک بھائی کو کرنا چاہیے تھا۔۔۔"

عشبہ اس کا ہاتھ تھام کر مصنوعی ہمدردی سے گویا ہوئی۔۔۔

"مجھے اس وقت کسی سے بھی بات نہیں کرنی۔۔۔"

شہریار کے اکھڑے لہجے پر عشبہ نے لب بھینچ لئے۔۔۔

نئی نئی چوٹ ہے درد تو اٹھے گا۔۔ اطمینان رکھو عشبہ راستے کے دوپتھر تم نے بڑی آسانی سے  
ہٹائے ہیں۔۔۔

"رہی بات شہریار کی تو مرد کی تو ذات ہی بے وفا ہوتی ہے۔۔"

یہ ہی کہا تھا تم نے زرمینہ گل۔۔۔!

فاتحانہ مسکراہٹ سجائے وہ اس کے پاس سے اٹھ گئی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈبل اسٹوری صاف ستھرا بنا ہوا یہ گھر ملازموں کے ہاتھ میں تھا۔۔ وہ ستائشی نگاہیں پورے  
بنگلے پر ڈالتی بڑے سے لاونج میں چلی آئی۔۔۔

پورچ میں کھڑی دو گاڑیاں نیو برینڈ لگ رہی تھیں۔۔۔

علیشبہ نے نوٹ کیا تھا معاذ خاموش سا تھا اس نے نہ تو اسے کھانے پینے کا پوچھا اور نہ ہی دوسری  
کوئی بات کی۔۔۔

معاذ کیا تم اس اچانک فیصلے پر پچھتا رہے ہو؟؟؟

وہ اس کے ساتھ آکر بیٹھا تو عیشبہ نے براہ راست پوچھ ڈالا۔۔

معاذ نے بغور اس کا چہرہ دیکھا لال شادی کا جوڑے میں ملبوس جو کہ تہمینہ بیگم کا تھا ہلکا پھلکا میک

اپ کئے وہ سراپہ سوال تھی۔۔۔

اس بھائی کا ذکر تم نے پہلے کبھی مجھ سے نہیں کیا۔۔ چھپانے کا مقصد بیان کرو گی؟؟؟؟

کھر درے لہجے بولتا اس پل وہ بدلا بدلا سا لگا۔۔۔

علیشبہ لاجواب سی ہو گئی وہ کیا تعارف کرواتی اسے تو خود نہیں معلوم۔۔۔

"بولو چپ کیوں ہو تم کیا سمجھتی تھیں اس بات کا کبھی پتا نہیں چلے گا۔۔"

سپاٹ چہرہ نرمی سے عاری تھا۔۔۔

معاذ مجھے خود نہیں معلوم باباجان نے کبھی ہمیں نہیں بتایا کہ ان کا کوئی بڑا بیٹا ہے گر ہوتا تو کیا

امی اپنے بیٹے کو یوں دور رکھتیں ہم سے، حویلی سے؟؟؟

کیا مطلب ہے تمہاری بات کا؟

"معاذ میرا یقین کرو مجھے اور شہری بھائی کو خود آج پتا چلا ہے کہ ہمارا کوئی بڑا بھائی بھی ہے۔۔"

عشبہ نے پر زور انداز میں اسے یقین دلایا۔۔۔

"معاذ تمہیں تو خوش ہونا چاہیے جو کام مشکل سے ہو رہا تھا وہ بھائی نے باآسانی کر دیا۔۔"

"لسن علیشبہ بے شک میں یہ چاہتا تھا لیکن اس طرح اتنی جلدی نہیں ابھی تو میری جاب بھی

نہیں ہے تمہیں معلوم ہے نہ میرا ماسٹرز کا آخری سال ہے۔"

تو یہ وجہ تھی اس کی خاموشی کی۔۔۔

"تو محبت کی پیٹنگیں بڑھانے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا نہ یہ اب جو ہو گیا اس پر ماتھل بیٹنے سے بہتر

ہے آنے والے وقت کا سوچو۔۔۔"

عشبہ کو اس کا یہ انداز ذرا نہ بھایا۔۔۔

"اپنے طعنہ تشنہ اپنے پاس رکھو آئی سمجھ اب رخصت ہو کر آگئی ہو تو اپنے مزاج کو بھی کنٹرول

کرو تھوڑا اور میں اپنی یہ ویڈنگ نائٹ کسی صورت خراب نہیں ہونے دوں گا۔"

اب کے اب کہ اس کے لہجہ میں نرمی تھی۔۔۔

"معاذ تم پریشان کیوں ہوتے ہو ہم دونوں مل کر مینیج کر لیں گے نہ میں اپنے خرچہ کم کر لوں

گی تم بھی اپنے خرچہ کم کر لینا۔۔۔"

معاذ کے ہاتھ پر نرمی سے دباؤ ڈال کر گویا ہوئی۔۔۔

میں پریشان نہیں ہوں علیشہ بس اگر ڈیڈ نے ایبرو ڈبلو الیا نو کری کیلئے تو؟؟؟

"تو تم منع کر دینا پاکستان میں بھی اچھی اچھی جاہ ہیں انٹرنشپ کر کے کسی کمپنی میں ایزا ااپلوئی

اپلائے کر لینا بعد میں جب ایکسپیرینس ہو جائے تو بڑی کمپنی میں انویسٹ کر لینا۔۔۔"

عشہ کی بات پر وہ اب ہلقہ پھلکا سا ہو گیا۔۔۔

"سوری یار میں نے تم سے روڈ بی ہو کیا مجھے لگا تم آسائش میں پلی بڑھی ہو تو کیسے گزارہ کرو گی

--"

"اور باہر کھڑی گاڑیاں دیکھ کر مجھے لگا تم کڑوڑ پتی ہو۔۔"

میں ابھی انڈیپینڈینٹ نہیں ہوں یہ سب بڑے بھائیوں کی ہے جو یہاں نہیں ہیں میری تو  
چھوٹی سی کرولا ہے وہ بھی ڈیڈ نے گفٹ کی تھی۔۔۔

"کوئی بات نہیں معاذ تمہاری محبت ہی میرے لئے دولت ہے۔۔"

وہ اس کے بازو پر اپنا سر ٹکاتے ہوئے بولی۔

معاذ نے مسکرا کر اس کی لبوں کو چھوتی لٹوں کو کان کے پیچھے اڑسا۔۔

"آؤ ڈنر کرتے ہیں۔"

وہ اس کا ہاتھ تھام کر امریکن طرز پر بنے پکن کی جانب چل دیا۔۔۔

انہیں آتا دیکھ شیف نے تازہ بنا کھانا ڈانگ ٹیبل پر چن دیا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بعض اوقات مثبت سوچ کا حامل شخص بھی حالات کے اچانک وار پر اپنا ضبط کھو بیٹھتا ہے۔۔"

ابھی تو نے خود اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ وہ اپنی ماں کے انتقال کے بعد دادی کے پاس رہ رہیں تھیں سگے باپ کے ہوتے ہوئے بھی دادی نے اپنے ساتھ رکھا ہوا تھا۔ ایسے میں اسے اجنبی مرد کے ہاتھ سونپ دیا گیا۔ تو خود ٹھنڈے دماغ سے سوچ ایسے میں نارمل انسان بھی پاگل ہو جائے۔۔۔

زینب پر غصہ کرنے کے پیچھے بھی اعصاب کا کشیدہ ہونا ہے۔۔۔"

سعد نے ساری باتوں کے پیچھے چھپا مقصد کھول کر شیر و کے سامنے کیا۔۔۔۔۔

"نہیں سعد میں کچھ مس کر رہا ہوں میں اجنبی تو نہیں ہوں اس کیلئے۔۔۔ اس رات جب سلطان کے آدمی میرے پیچھے پڑے تھے تب میں نے جائے پناہ ڈھونڈنے کیلئے جس گھر میں گھسا تھا وہ یہ ہی گھر تھا۔ اتفاق کہہ لے یا کچھ اور میرا سامنا اس سے ہی ہوا اور اس کے منہ سے جو الفاظ نکلے تھے وہ شیر افکن کے تھے۔۔۔ تو جانتا ہے اس نام سے مجھے کتنی نفرت ہے۔۔۔ اس کا مطلب یہ ہی ہے بڑوں کے بعد ایک وہ ہی ہے جو میری حقیقت سے واقف ہے۔۔۔"

سعد شیر و کی بات پر سوچ انداز میں بولا۔۔۔

ممکن ہو۔۔۔ لیکن اتنا شدید رد عمل سامنے آیا ہے ہو سکتا ہے بات کوئی اور ہو؟؟؟

ہممم۔۔

"تو اپنے دماغ کو ٹھنڈا رکھ جو بھی بات ہوگی خود ہی سامنے آجائے گی بس تو اپنے لہجہ کو نرم رکھ

۔۔ حالات جو بھی ہوں حقیقت یہ ہی کہ وہ اب بیوی ہے تیری۔۔"

سعد نے نرمی سے اسے سمجھایا۔۔۔

"چل اب تو بھابھی کے پاس جا میں کچھ کھانے کو بھجواتا ہوں۔۔"

سعد اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔۔

زینب کہاں ہے؟؟؟

سعد نے اس کو گھوری سے نوازہ۔۔

"گھورنا بند کر تیری بھابھی بھی اس کی جگہ نہیں لے سکتی اور اس بات میں کوئی کمپر و مائرز نہیں

ہوگا۔۔۔"

شیر و نے گویا وارن کیا تھا اسے۔۔۔

تو میں کچھ کہہ رہا ہوں کیا۔۔!

سعد کندھے اچکا کر لاپرواہ انداز میں کہتا واک آوٹ کر گیا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چمکیلی صبح کی کرنیں کھڑکھی سے چھن کر عین اس کے چہرے پر پڑھ رہیں تھیں۔۔

نجانے وہ رات کے کون سے پہر کمرے میں آیا تھا وہ تو اپنی قسمت کے پلٹ جانے پر ساری رات غور کرتی رہی۔۔۔۔۔ گزرے دنوں اس کے ساتھ کے کتنے خواب اس نے جاگتی آنکھوں سے دیکھے تھے اور اب جب وہ حقیقت بن کر کھڑے ہیں تو حالات و واقعات یکسر تبدیل ہو گئے۔۔۔۔۔

گل تم چاہے اس سے کتنی ہی نفرت کا دکھاوا کر لو وہ اپنی تمام تر برائیوں کے باوجود آج بھی اول روز کی طرح تمہارے دل میں دھڑکن بن کر دھڑک رہا ہے۔۔۔

مغرور سنجیدہ چہرہ سوتے میں بے حد معصومیت لئے ہوئے تھا وہ ڈھیروں پل اسے دیکھتی چلی گئی۔۔۔۔۔ ہوا کی زد میں پردہ اڑا تو پیلی پیلی دھوپ اس کے چہرے پر پڑی۔۔۔ گھنی پلکوں کی جنبش اور صبح پیشانی پر نمودار ہونے والے بلوں نے واضح کیا کہ اس کو نیند میں یہ مداخلت ناگوار گزری ہے۔۔۔۔۔

گل بغور اس کے نقوش کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ سوتے میں بھی بیداریت کا گمان ہوتا۔۔۔ بے ساختہ نظروں کا زاویہ بدل کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔ کھڑکی بند کر کے پردے برابر کرتی فریض ہونے کی غرض سے واش روم میں جا گھسی۔۔۔۔۔

دھلے منہ کے ساتھ آئینہ کے سامنے آکھڑی ہوئی الجھے بالوں سے کیچر نکال کر انھیں پشت پہ

پھیلا یا۔۔۔ بے ارادہ نگاہ سوتے وجود کی جانب اٹھیں تو سرد لہر رگوں میں دوڑ گئی۔۔۔

نیند کے نشے میں دو ڈوبی انکھیں اسے ہی دیکھ رہیں تھیں۔۔۔ نرم تاثر تھا یا سخت وہ اندازہ نہ لگا پائی۔۔۔

اس کی نگاہوں سے جزبہ ہوتی بیڈ پہ پڑا ڈوپٹہ اٹھا کر کندھوں پہ پھیلا یا۔۔۔

شایان نے گہری نگاہوں سے اسے سر تا پہ دیکھا تو پہلے روز کی ملاقات ذہن کے پردے پر لہرانے لگی۔۔۔

سب کچھ تو ویسا ہی تھا بس فرق صرف اتنا تھا کہ چوہدھویں کے چاند کی جگہ سورج نے لے لی تھی۔۔۔

وہ مسلسل خود کو تکتا دیکھ آئینہ کے سامنے سے ہٹ گئی۔۔۔

وہ کسلمندی سے منہ تھکیے کے نیچے چھپا گیا۔۔۔ گل نے اس کے منہ چھپانے پر شکر کا سانس لیتے ہوئے ادھور اکام مکمل کیا۔۔۔

کیسی ہے میری پرنس؟

وہ دونوں اگے پیچھے ڈانگ ایریہ میں داخل ہوئے تو شایان کا سامنا زینب سے ہوا۔۔۔ وہ خوش دلی سے ماتھا چوم کر گویا ہوا۔۔۔

اے ون آپ؟؟؟

وہ ہشاش بشاش لہجے میں بولی کل والی واقعہ کی کوئی رمتق چہرہ پر نہ تھی۔۔۔

معمول کے مطابق زینب کی برابر کرسی کھینچ کر بیٹھا تو زینب متعدی انداز میں اپنی کرسی چھوڑ کر  
کھڑی ہوئی۔۔۔

تقریباً سبھی ناشتہ کی ٹیبل پر موجود تھے سوائے سعد کے۔۔۔

کہاں ناشتہ نہیں کرنا؟؟؟

شایان نے اسے اٹھتے دیکھ استفسار کیا۔۔۔

"وہ اب آپ کی برابر والی کرسی آپ کی مسز کی ہوئی بھائی میں وہاں بیٹھ جاؤں گی۔۔۔"

سعد جو نکھر نکھر افریش سا وہیں آ رہا تھا زینب کی بات پر مسکراہٹ روکی۔۔۔

جبکہ جمال منہ پہ ہاتھ رکھے کھی کھی کرنے لگا۔۔۔

گل کنفیوز سی باری باری سب کو دیکھنے لگی۔۔۔

کل رات والا بہادر پن اب کہیں جا سوا تھا۔۔۔

شایان نے کینہ تو ز نظروں سے سعد کو گھورا۔۔۔

یہ کیا پٹیاں پڑھا رہا ہے تو؟؟؟

شایان کے براملا کہنے پر سعد گھبرا گیا۔۔۔

میں نے کچھ کہا ہے کیا؟؟؟

وہ مصنوعی سنجیدگی سے بول۔ کر کندھے اچکا گیا۔۔۔

"نہیں بھائی سعد نے کچھ نہیں کہا اب میں نویں کلاس میں آگئی ہوں سمجھا رہی ہوں۔۔۔"

زینب کی سمجھاری پر سعد نے اپنے آپ کو داد دی کیا برین واشنگ کی تھی واہ واہ!!!

اس کے برعکس جمال اپنا حلق سے اٹانے والا تہقہہ روکنے کہ چکر میں لال ٹماٹر ہو گیا۔۔۔۔

شایان کی گھوریوں کا رخ اب جمال کی جانب تھا۔۔۔۔ جو شرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بریڈ

پر جیم لگانے لگا۔۔۔۔۔

گل بھی شایان کی کھینچی ہوئی کرسی پر براجمان ہوئی۔۔۔

جمال کی معنی خیز کھی کھی پر سعد نے آنکھوں سے منع کیا۔۔۔

اکرام اگر آپ کی لوچیٹ ختم ہوگئی ہو تو ناشتہ کر لیں۔۔۔!!!

جمال اونچی آواز میں کہا تو اکرام گڑ بڑا کر شایان کی طرف دیکھنے لگا جو یکسوئی سے ناشتہ شروع

کر چکا تھا۔۔

"منہ بند کر لے بھانڈو ورنہ یہیں دھون دوں گا۔"

اکرام نے دانت پیس کر آہستہ آواز میں کہا؛

جمال پھر کچھ نہ بولا۔۔

کیا لوگی زینب؟؟؟

آج شومی قسمت وہ سعد کے برابر میں آ بیٹھی تھی سعد کو خوش کن احساس نے اپنے گھیرے

میں لے لیا۔۔۔

میں خود لے لوں گی بچی نہیں ہوں میں۔۔!!

وہ خفا خفا انداز میں بول کر فرائیڈ ایگ نکالنے لگی۔۔۔۔

سعد نے بغور اس کا حلیہ دیکھا۔۔

اسکول کے یونیفارم میں ملبوس پونی ٹیل باندھے وہ گیارہ بارہ سال کی لڑکی لگی۔۔۔

اس کے ساتھ بیٹنے والا وقت پتا ہی نہیں چلا۔۔

معجوبیت وہ ہی بچوں والی۔۔۔



شہری ایسا کب تک چلے گا آخر کیا ہم اب کبھی ایک فیملی کی طرح اکٹھے ناشتہ نہیں کریں گے؟؟

کیا ہم یوں ہی منہ چھپائے کمرے تک محدود رہیں گے؟؟؟؟

وہ جو کچھ اور ہی سوچے بیٹھی تھی یوں اچانک حالات کا بدل جانا سے فکر مند کر گیا تھا۔۔ کیا

اتنی اہمیت کی حامل تھیں وہ دونوں؟؟

کیا اس کی کوئی وقعت نہیں تھی حویلی والوں کے دلوں میں؟؟؟؟

"مجھے نہیں پتا۔۔"

ہوٹوں سے انگلیوں میں سگریٹ منتقل کر کے بے زاریت سے کہا؛

عشبه نے تیرھی نگاہوں سے اسے دیکھا جو کل رات سے ایک ہی پوزیشن میں سگریٹ پہ

سگریٹ پھونک رہا تھا۔۔۔۔

کب تک یوں اپنی محبت کا سوگ مناتے رہے گے جاچکی ہے وہ اور اب کسی اور کی بیوی ہے۔۔

یوں اس کی یاد میں رت جگہ کرنا کون سے عزت والے کام ہیں؟؟؟؟

عشبه نے جلے دل کے پھپھوڑے پھوڑے۔۔۔۔

"ساری زندگی سوگ مناؤں گا۔۔ کچھ بگاڑ سکتی ہو میرا تو بگاڑ لو۔۔"

لہورنگ انکھیں اس کی آنکھوں میں ڈال کر پھنکارا۔

عشبہ کو یک دم ہی اس سے خوف محسوس ہونے لگا۔۔

"اٹھو یہاں سے جہاں جانا ہے جاو لیکن اپنی شکل گم کرو۔۔"

دوسرا پیکٹ کھولتا ہوا صاف لفظوں میں اسے دفع ہونے کو کہا؛

عشبہ اپنا ڈوپٹہ لئے کمرے سے نکل کر کچن میں چلی آئی۔۔

منحوس گھڑی تھی میرے لئے جب میں نے تمہاری چاہت کی بے مروت آدمی۔۔ بہن کو تو

سنجھال نہیں سکا اور تیور مجھے دکھاتا ہے۔۔ جیسی بہن بے غیرت ایسا ہی بھائی مجنوں۔۔۔!!

وہ برتنوں کی اٹخ پٹخ کر کے اپنا غصہ نکالنے لگی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح بخیر زندگی!!!

وہ ابھی نہا کر واش روم سے نکلی تھی عقب سے آتی معاذ کی سریلی آواز پر لبوں پر شرمگی

مسکراہٹ رینگ گئی۔۔

صبح بخیر!!

آئینہ میں نظر آتے اس کے عکس کو دیکھ کر نرمی سے کہا:

تجھی دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

صاحب جی ناشتہ تیار ہو گیا!!

وہ اپنی روز کی روٹین کے مطابق اس کے کمرے کے اگے کھڑا اپنی ڈیوٹی نبھاتے ہوئے بولا

ہمم!!

"اجاوبیگم صاحبہ آج کا ناشتہ اپنے سسرال میں کرو گی۔۔"

معاذ نے والہانہ پن سے کہا تو علیشہ کو عشبہ کی شادی کی صبح وقت یاد آ گیا۔۔۔

ارے رے کیا ہوا بھئی یہ ادا اس کیوں ہو گئیں؟؟؟

وہ اس کے بجھتے چہرے کو ہاتھوں میں بھر کر بولا۔۔۔

اگر یہ شادی دھوم دھام سے ہوئی ہوتی تو آج حویلی سے سب ناشتہ لے کر آتے۔۔۔

"معاذ میں نے بابا کے ساتھ اچھا نہیں کیا وہ میری اس حرکت سے کتنا دکھی ہو گئے ہوں گے

۔۔۔"

"ہاں دکھی تو ہوں گے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اب ٹھیک ہو جائے گا میری جان میں خود

تمہیں ملوانے حویلی لے جاؤں گا۔۔"

گالوں کی نمی کو ہتھیلی سے صاف کرتا ہوا نرمی سے گویا ہوا۔۔

اجا و چلو مجھے بھوک لگی رہی ہے ایم شیور کے تمہیں بھی لگ رہی ہو گی۔۔

وہ اس کے گرد حصار باندھ کر کہتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ہم نے اپنی بیٹی کو رخصت کیا ہے بیچا نہیں ہے جو آپ اس سے ہر تعلق توڑے بیٹھے ہیں

۔۔۔"

تمہینہ کے احتجاج پر قیوم ہمدان نے بیوی کو کینہ توڑنگا ہوں سے گھورا۔۔

میرے لئے وہ مرچکی ہے سنا تم نے!!

اللہ نہ کرے۔۔۔

تمہینہ بیگم نے دہل کر سینے پہ ہاتھ دھرا۔۔۔

"اب جیسے چاہے زندگی گزارے لیکن ہمدان حویلی میں اس کا دخلہ ممنوع ہے۔۔۔"

قیوم ہمدان نے ٹھوس لہجہ میں کہا؛

آپ نہیں ملنا چاہتے تو نہ ملیں پر مجھے کیوں روک رہے ہیں؟؟؟

تمہیں میری عزت کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔۔۔ ارے کیسی عورت ہو تم نہ بیوی اچھی بن سکیں  
اور نہ ماں۔۔۔

قیوم ہمدان نے اونچی آواز میں کہا تمہیں بیگم کا وجود ساکت ہو گیا۔۔

میں اچھی بیوی نہیں ہوں؟؟؟

وہ بے یقینی سے بولیں۔۔۔۔

"آپ اچھے شوہر نہیں ہیں یہ تو میرا۔۔۔ میرا ظرف تھا جو اتنے سال آپ کے ساتھ نبھا  
کر لیا اور نہ میں بھی دیکھتی کون عورت بڑے آدمی کے ساتھ گزارہ کرنے کیلئے تیار ہو جاتی  
۔۔"

"سچ تو یہ ہے کہ تم میں وہ صلاحیت نہیں تھی۔۔۔ کہ تم مجھے سنبھال سکتیں یوں واویلا کر کے  
دنیا کو اپنے اوپر مت ہنساؤ حویلی سے باہر نہ کبھی عورت کی آواز گئی ہے اور نہ ایسا ہو گا۔۔

جس طرح اعلیٰ ظرفی سے اتنے سال گزار لئے اب بھی گزار لو مر جاؤں تو جو جی چاہے کرنا۔۔  
"

قیوم ہمدان گھر ک کر کہتے لا بھریری میں چلے گئے یہ ہی ایک جگہ تھی جہاں انھیں سکون میسر  
ہونا تھا۔۔۔۔

عشبہ جو دروازے سے کان لگائے اندر ہونے والی گفت و شنید سن رہی تھی دبے قدموں  
واپس پلٹ گئی۔۔۔۔

اپنے کمرے میں آکر جلے پیر کی بلی بنے یہاں سے وہاں چکر کاٹنے لگی۔۔۔  
شہریار بیڈ پر بیٹھالیب ٹاپ استعمال کر رہا تھا اسے دیکھ کر بے زاری سے بولا۔۔۔  
اب کون سی نئی کہانی بنانے لگ گئی ہو جو ایک جگہ سکون سے نہیں بیٹھا جا رہا؟؟؟؟  
عشبہ اس کی بات پر بد مزہ ہوئی۔۔۔

آپ۔ کو کیا گھر میں کچھ بھی ہوتا پھرے آپ اپنے غموں کو سینے سے لگائے بیٹھے رہیں۔؟؟  
عشبہ کے ٹرخ کر کہنے پر شہریار کی تیوری چڑھ گئی۔۔۔

"تمہارے ساتھ آخر مسئلہ کیا ہے نہ خود سکون سے بیٹھتی ہو اور نہ مجھے چین سے جینے دے رہی  
ہو گر میں تمہارے ساتھ کوئی سختی نہیں برت رہا تھا تو میرے سر پر چڑھ کر ناچنے کی کوشش  
مت کرو۔۔۔"

اس کو کندھوں سے جکڑے گر جدار لہجہ میں بولا۔۔۔

"شہریار مجھے درد ہو رہا ہے چھوڑیں۔۔۔"

وہ مذاحت کرتی کرانے لگی۔۔۔۔۔

اور جو زہر میں ڈوبے تیر تم آئے دن میرے سینے میں اتارتی پھرتی ہو اس کا اندازہ ہے تمہیں  
کچھ۔۔۔۔۔؟؟؟

اب کہ گرفت میں تھوڑی نرمی آئی تھی لیکن چھوڑا بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔

"میں تو بس آپ سے اتنا کہنے آئی تھی کہ تایا جان اور تائی جان کی آپس میں لڑائی ہو رہی ہے  
۔۔۔"

"یہ تمہارا سرد درد نہیں ہے تم اپنے کام سے کام رکھو سارا سارا دن سن گن لینے کیلئے پوری حویلی  
کے چکر کاٹی ہو کام کاج میں دل لگاؤ۔۔۔"

وہ اسے جھٹکے سے چھوڑتا چلا یا۔۔۔ وہ لھر کھڑاتی دیوار سے جا لگی۔۔۔ دیوار سے سر ٹکرایا تو درد کی  
ایک لہر اس کے رگ و پہ میں دوڑ گئی۔۔۔

آہ!!!

شہر یار نے اس کی آواز پر پلٹ کر دیکھا وہ سر تھامے بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پچھلے تین دن سے نہ ہی اس کی کوئی کال آئی تھی اور نہ ہی کوئی میسج۔۔۔۔۔ وہ نامحسوس انداز

میں اسے ہی سوچے جا رہی تھی بارہا خود کال کرنے کا سوچا۔۔۔ لیکن صرف سوچا ہی ہمت نہیں  
جٹا پائی۔۔۔ صد شکر کہ صرف پھپھو اور ان کی سیٹیاں ہی آئیں تھی۔۔۔

آپی آپ کی تو بس جاچکی ہوگی اب کیسے جائیں گی یونی؟؟؟؟

زرین یونیفارم میں ملبوس کندھے پر بیگ ڈالے وین کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ لیکن جب اتنی  
دیر تک رابعہ کو گھر میں ہی پایا تو اچھنبے سے بولی۔۔۔۔۔

موبائل کی تھر تھر اہٹ پر وہ وہ اس کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔ اتنے میں وین کا ہارن سنائی دیا تو  
رابعہ کا گال چوم کر چلی گئی۔۔۔

اسلام و علیکم !!

و علیکم اسلام۔۔۔

"میں باہر ویٹ کر رہا ہوں آجائیں۔۔۔"

وہ حیرانگی سے موبائل کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

وہ سوچوں کو جھٹک کر نقاب لگاتی گھر کو تالا ڈالتی کونے پر کھڑی کار میں آ بیٹھی۔۔۔

وہ دونوں کالج اور امتیاز صاحب فیکٹری جا چکے تھے۔۔۔۔۔

گھر میں سب کیسے ہیں؟؟؟

گاڑی کا موڑ کاٹتے ہوئے وہ سرسری سا پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

"الحمد للہ سب ٹھیک ہیں۔۔۔"

وہ مختصر سا کہہ کر ونڈا سکرین کے پار دیکھنے لگی۔۔۔۔

اور آپ کیسی ہیں؟؟؟

رابعہ کی کاجل سے لبریز آنکھیں دو آنکھوں سے جا ملیں۔۔۔۔۔

اکرام کا ہاتھ بے اختیاری میں اسٹیرنگ سے پھسلا تھا۔۔۔۔

گاڑی نے جھٹکے کھایا تو رابعہ نے خوف سے اس کا بازو پکڑا۔۔۔۔

اکرام نے دونوں ہاتھ وہیل پر جما کر گاڑی کو قابو کیا۔۔۔۔۔

آریو اوکے؟؟؟

باریک نسوانی آواز پر اکرام نے محض سر ہلایا۔۔۔۔۔۔۔

"شکر اللہ کا۔۔۔"

آپ نے سیٹ بیلٹ نہیں باندھا؟؟؟

اکرام کے پوچھنے پر وہ نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔۔۔

"باندھے یہ ضروری ہوتا ہے۔۔۔"

اکرام کے کہنے پر وہ الجھتی نگاہوں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

اکرام نے ابرو اچکا کر پوچھا:

"مجھے یہ لگانا نہیں آتا۔۔۔"

قاتل آنکھوں میں شرمندگی رقم تھی۔۔۔

اکرام کے لب مسکرا اٹھے۔۔۔ رابعہ کو لگا وہ اس کا مذاق بنا رہا ہے۔۔۔

اکرام سائیڈ میں گاڑی روکتا اس کی جانب گھوما۔۔۔

رابعہ سانس روکے اس کی حرکات و سکنات کا جائزہ لینے لگی۔۔۔

"یہ ایسے کر کے اس میں فٹ کر دیں گے یہ بندھ گئی بیلٹ۔۔۔"

وہ ساتھ ساتھ سمجھاتا بھی جا رہا تھا۔۔۔ رابعہ کا چہرہ اس کے انتہائی نزدیک تھا۔۔۔۔۔ وجہہ

چہرے پر چھوٹی آنکھیں عنابی لب جو ہلکے ہلکے نیلے ہو رہے تھے تھوڑی کے اطراف میں آگی

ہوئی داڑھی وہ خوش شکل بندہ اس کا شوہر تھا۔۔۔

اکرام نے نقاب سے جھانکتی نشیلی آنکھوں میں دیکھا تو ایک بٹ مس ہوئی۔۔۔

اس کے دل نے شدت سے خواہش کی تھی کہ وہ ان آنکھوں کو معتبر کر دے۔۔۔  
اپنی ابھرتی خواہش پر بھاری سل رکھتے ہوئے وہ سیدھا ہو کر گاڑی اسٹارٹ کر گیا۔۔۔  
"کلاس ختم ہو تو کال کر لیے گا۔۔۔ آجاؤں گا۔۔۔"  
وہ اسے تنبیہ کے انداز میں بولا۔۔۔ جس پر وہ سر ہلا کر یونی کا مین گیٹ عبور کر گئی۔۔۔  
اکرام مطمئن سا گاڑی اگے بھگالے گیا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

زینب سچ سچ بتاؤ کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں؟؟  
مہنگے ترین مال میں اسٹیر زلفٹ میں اوپری منزل کی طرف جا رہے تھے۔۔۔  
زینب نے چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔ اسکول کی چھٹی کر کے وہ صبح سے اسے لئے بازاروں  
کے چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔ کبھی اپنے سے بڑے کپڑے خریدتی اور کبھی مردانہ پینٹ شرٹ  
خریدتی۔۔۔

"بتاؤں گی آپ ہی کو بتاؤں گی پہلے وہاں چلیں۔۔۔"

وہ زور سے بول کر اس کا ہاتھ کھینچتی ہوئی جینٹس والے ڈیپارٹمنٹ کی جانب آئی۔۔۔

"زیبی یہ لڑکوں کی شاپ ہے یہاں تمہارے کام کی کوئی چیز نہیں ہے۔۔۔ چلو آؤ میں تمہیں

دوسری شاپ میں لے کر چلتا ہوں۔۔۔۔"

اففف سعد مجھے لڑکوں کی ہی چیزیں لینی ہیں آپ چلیں نہ؟؟؟؟؟

وہ باضدا سے زبردستی اس شاپ میں لے آئی۔۔۔

"بھائی وہ بلیک والی شرٹ دکھائیں۔۔"

سعد اس کے انوکھے انداز کو دیکھ کر جتنا حیران ہوتا کم تھا۔۔

"سعد گھو میں زرا۔۔۔"

وہ مصروف سے انداز میں بولی۔۔۔

سعد نے شاپ کیپر کو دیکھا جو انھیں ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

میرے لئے لے رہی ہو؟؟؟

سعد جھک کر اس کے کان میں بولا۔۔۔

"جی نہیں بھائی کیلئے۔۔۔"

وہ زبان دکھا کر اس کی پشت سے شرٹ لگانے لگی۔۔۔

پاگل لڑکی تمہیں میرے اور شیرو کے درمیان فرق نظر نہیں آتا؟؟؟؟؟

وہ اس سے شرٹ لے کر گویا ہوا۔۔۔

نہیں!! اور یہ پاگل کس کو بولا؟؟؟

وہ تیکھے چتونوں سے گھور کر کمر پہ ہاتھ ڈکا کر بولی۔۔

"یار لارج سائز کی شرٹ نکال دو۔۔۔"

وہ اس کے پھولے منہ کو نظر انداز کرتا شاپ کیپر سے بولا۔۔۔۔

کتنی شرٹ چاہیے؟؟؟

وہ ٹی شرٹ کی کوالٹی چیک کرتا پوچھے لگا۔

تین شرٹ تین پینٹ پھولے منہ کے ساتھ جواب دیا۔۔۔

میں تمہیں لین لارڈ دکھائی دیتا ہوں؟؟؟؟؟

ہاں بلکل!!!۔

وہ زور زور سے سر ہلا کر بولی۔۔۔۔

سعد نے اس سے بحث کرنے کو پس پشت ڈال کر اب دوسرے ڈیزائن کی پینٹ شرٹ دیکھنے

لگا۔۔۔ قریب پندرہ بیس منٹ کے بعد وہ اس کا ہاتھ تھامے مال سے نکلنے لگا۔۔۔ زینب کی

ہنوز خاموشی پر سعد نے اسے دیکھا۔۔۔۔

اب کیا لینا ہے؟؟؟

وہ اس کو بولنے کیلئے آکسانے لگا۔۔۔۔۔

زینب!!!

سعد کی تنبہ پر وہ منہ دوسری طرف رخ موڑ گئی۔۔۔

"اچھا آوریسٹورینٹ چلتے ہیں۔۔۔"

شاپنگ بیگز ایک ہاتھ میں منتقل کرتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے زینب کا ہاتھ تھام کر روڈ

کر اس کرنے لگا۔۔۔۔

ریسٹورینٹ میں رش لگا ہوا تھا بریک ٹائمنگ میں لوگ لنچ کرنے کیلئے آئے ہوئے تھے۔۔۔۔

باہر کی نسبت یہاں کا ماحول کافی ٹھنڈا اور پرسکون تھا۔۔۔۔۔

کیا لوگی زینب؟؟

وہ مینیو کارڈ دیکھتا استفسار کرنے لگا۔۔۔۔۔

زینب وہاں آئے لوگوں کو دیکھتی اسے مسلسل نظر انداز کر رہی تھی۔۔ سعد نے بغور اس کا

سرخ چہرہ دیکھا۔۔۔ ماتھے پر پسینہ کی نھنی نھنی بوندیں چمک رہیں تھیں۔۔۔۔

سعد نے منہ پر ہاتھ رکھ کر مسکراہٹ کو روکا۔۔۔

یہ تم جب سے نائنٹھ کلاس میں آئی ہو کچھ زیادہ ضدی نہیں ہو گئیں؟؟؟

وہ مصنوعی سنجیدگی سے گویا۔۔۔

"یہ ضد نہیں نخرے ہوتے ہیں لیکن آپ کو کیا پتا کھڑوس۔۔۔۔"

وہ جتا کر بولتی سعد کو حیران کر گئی۔۔۔۔

او آئی سی چلو مجھے نہیں پتا۔۔۔ لیکن تمہیں کیسے پتا چلا؟؟؟

وہ ہاتھ کے اشارے سے ویٹر کو بلاتا اس کی جانب متوجہ ہو کر بولا۔۔۔۔

"میری فرینڈ نے بتایا ہے۔۔۔"

کیا بتایا ہے تمہاری فرینڈ نے؟؟؟

یہ ہی کہ !!!

زینب یک دم چپ ہو کر سعد کو دیکھنے لگی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

پہلے یہ بتائیں کہ پاگل کس کو بولا تھا آپ نے؟؟

اسے ابھی تک اپنے آپ کو پاگل کہنا بھولا نہیں تھا۔۔۔

"اوہ اپنے آپ کو کہا تھا اب خوش۔۔"

سعد نے ہار مان کر کہا؛

"نہیں ہوں خوش۔۔"

وہ ٹیڑھے منہ سے بولی۔۔۔

"اچھا آرڈر لکھ واو۔۔"

وہ ویٹر کے آتے ہی دیہمی آواز میں بولا۔۔۔

زینب کا منہ دوسری جانب تھا ناچار سعد نے خود ہی آرڈر لکھوا یا۔۔۔۔

"زینب تمہیں پتا ہے اس وقت تم روٹھی ہوئی بچی لگ رہی ہو۔۔۔"

زینب نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

"اوکے یار میری غلطی ہے ساری بس۔۔"

سعد بے زاریت سے بولا۔۔۔

زینب نے اس کی بات پر گردن گھما کر دیکھا۔۔۔

"میری فرینڈ سچ ہی کہتی ہے۔۔۔"

وہ چہک کر زور سے بولی۔۔۔ آس پاس بیٹھے لوگ گردن گھوما کر اسے دیکھنے لگے۔۔

سعد نے زینب کو گھورا۔۔۔

سوری!!!

اب کے آواز آہستہ تھی۔۔۔

زبان دانتوں تلے دبا کر معصومیت سے بولی۔۔۔

کیا کہتی ہے تمہاری فرینڈ؟؟؟؟

وہ موبائل پر جمال کی بھیجی پی ڈی ایف فائل ڈاون لوڈ کرنے لگا۔۔

"یہ ہی کہ لڑکیاں اگر نخرے دکھائیں گی تو لڑکے ان کی ہر بات مانیں گے۔۔۔"

سعد نے چونک کر اس کا چہرہ دیکھا۔۔۔

یہ کون سی دوست ہے جو تمہیں فضول سے آئیڈیا دیتی رہتی ہے؟؟؟

"اپنی طرف سے!!! کوئی فضول نہیں ہے۔۔۔"

وہ ناک سے مکھی آڑا کر بولی۔۔۔۔

"بلکل ہیں اور پہلی فرصت میں اس لڑکی سے دوستی چھوڑو گی تمہاری عمر ان سب خرافات میں  
پڑنے کی نہیں ہے اپنی ایجوکیشن پر توجہ دو۔۔۔۔"

سعد سختی سے بولا۔

"میری عمر تو ڈیٹ مارنے کی بھی نہیں ہے پھر بھی آگئی آپ کے ساتھ ڈیٹ پر۔۔۔۔"

سعد کا منہ کھل گیا۔۔۔ کوئی اس کی عمر دیکھتا اور اس کی باتیں سنتا۔۔۔۔

"منہ بند کر لیں پورے بونگے لگ رہے ہیں۔۔۔"

سعد نے فوراً منہ بند کیا۔۔۔۔

"محترمہ میں آپ کو نہیں لایا بلکہ آپ اپنا اسکول بند کر کے مجھے یہاں شاپنگ کرنے لائی ہیں

۔۔۔"

سعد نے ڈیٹ والی بات کی تصحیح کرتے ہوئے کہا؛

"ایک ہی بات ہے۔۔۔"

وہ لا پرواہی سے بولی

"زینب میں سیریس ہوں اگر کل ہی تم نے اس فرینڈ سے دوستی ختم نہیں کی تو میں تم سے کبھی

بات نہیں کروں گا۔۔۔۔"

"ہیں کیوں کیوں اتنی اچھی تو ہے بے چاری۔۔"

زینب نے اس کے دفاع کیلئے احتجاجاً کہا:

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ مان لو گی تو تمہارا فائدہ ہے زینب۔۔۔۔"

اور سعد کبھی بھی زینب کا برا نہیں چاہ سکتا۔۔"

زینب آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی۔۔ جبکہ سعد روانی سے کہے جانے پر نجل سا ہو کر سر کھجانے لگا۔۔

"ہائے اللہ سچی میں کتنی خوش قسمت ہوں۔۔"

وہ دونوں ہاتھوں کی تالی مار کر جوش سے بولی۔۔ ایسا کرنے سے پونی ٹیل میں بندھے بال اس کے رخسار پر آگئے۔۔۔

قدرتی حسن سے مالا مال وہ سعد کو سب سے زیادہ خوبصورت لگی۔۔۔۔۔

یہ اندر کی آنکھ تھی جو من چاہے شخص کی سادگی بھی اسے حسین دیکھتی۔۔۔

سعد !!!

بھولپن سی پکار تھی سعد غائب دماغی سے دیکھنے لگا۔۔۔

وہ آپ میرا ایک فیور کر دیں گے بھائی سے؟؟؟

سوالیہ نگاہوں سے دیکھتی پوچھنے لگی۔۔۔

کون سا فیور؟؟؟

"وہ نہ ہمارے اسکول میں ٹوپ ٹین اسٹوڈنٹس کو اسکا لرشپ پر آؤٹ اف کنٹری لندن بھیج

رہے ہیں اور ان میں میرا نام ففٹھ نمبر پر ہے میں وہاں جانا چاہتی ہوں۔۔۔"

وہ آنکھوں میں آس لئے ملتتی انداز میں بولی۔۔۔ دوسری طرف سعد کو چار سو والٹ کا کرنٹ لگا

تھا۔۔۔۔۔

وہ ابھی سے دور جانے کی بات کر رہی تھی ابھی تو ان کی منزل بھی ایک نہیں ہوئی تھی۔۔

"میں سمجھتی ہوں آپ لوگوں کیلئے یہ مشکل ہو گا لیکن میری یہ سب سے بڑی خواہش ہے اور

مجھے پتا ہے آپ جب بھائی سے خود بات کریں گے تو وہ انکار نہیں کریں گے۔۔"

سعد نے اس کے پریقین انداز پر دل میں بڑھتے انجانے سے خوف کو کہیں دبا دیا تھا۔۔۔

"زینب دیکھو میں تمہیں کوئی گارنٹی نہیں دے سکتا کیوں کہ ایک دو مہینہ کی بات تو ہے نہیں

پورے ایک سال کا عرصہ ہے۔۔۔ مجھے نہیں لگتا شیر و تمہیں بھیجے گا۔۔"

سعد نے رک کر اس کے تاثرات جانچے۔۔۔ پل بھر میں چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

"لیکن میں منالوں گا۔۔۔"

یہ الفاظ اس نے کیسے ادا کئے خود اسے بھی نہیں پتا چلا۔۔۔

زینب کا چہرے پر اب اطمینان جھلنے لگا جو شاید اسے شروع دن سے سعد پر تھا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"اس بار ہم انھیں ان کی منزل پر جا کر ماریں گے۔۔۔"

تم بس ان کے ہر قدم پر نگاہ رکھو۔۔۔ اور ستارہ بائی کے حسب و نسب کا پتا کرو۔۔۔"

شایان اور جمال ایک ساتھ مینشن میں داخل ہوئے۔۔۔

"ٹھیک ہے استاد کل تک ساری معلومات حاصل کر لوں گا۔۔۔"

جمال اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلتا اونچ میں آیا۔۔۔

کھانے کی حیرت انگیز خوشبو اس کے نھتوں سے تو بھوک کا احساس شدت سے ہوا۔۔۔

استاد سعد بھائی کے ہاتھ کے کھانے کی مہک انوکھی نہیں۔۔۔؟

وہ غیر سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔۔

شایان نے مسکرا کر اسے دیکھا جو کچن کی جانب جا رہا تھا۔۔۔

جمال کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے کھلی رہ گئیں۔۔۔

سعد کی جگہ گل کو دیکھ کر جمال نے معنی خیزی سے شایان کو دیکھا جو سر صوفہ کی بیک سے لگا کر

آنکھیں موندے ہوئے تھا۔۔۔۔

جمال اس کے برابر میں اکر دھم سے بیٹھا۔۔۔

شایان سابقہ پوزیشن میں بیٹھا تھا۔۔

استاد آپ کیلئے کچن میں ایک سرپرائز ہے؟؟

آنکھیں نچا کر بولتا۔۔۔

"جمال اس وقت تمہارے فضول جو کس سننے کا کوئی موڈ نہیں ہے۔۔۔"

شایان نے کوفت بھرے انداز میں کہا۔۔۔

"ارے آپ ایک بار جائیں تو موڈ بن ہی جائے گا۔۔۔"

"بکو اس نہ کرو۔۔۔"

کیا ہے ایسا کچن میں؟؟

"وہ تو آپ خود ہی جا کر دیکھیں۔۔۔"

دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے جمال نے اسے دیکھا؛

شایان سر جھٹکتا کچن میں آیا گھریلو حلیہ مین گل کو دیکھ کر ٹھٹکا۔۔۔

آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟؟؟

گل چونک کر پلٹی۔۔۔

وہ صبح کا گیاب لوٹا تھا۔۔۔ دن بھر کی تھکن اس کے چہرے سے عیاں تھیں۔۔۔

"کھانا بنا رہی ہوں۔۔۔"

مختصر سا کہہ کر وہ روٹیاں ڈالنے لگی۔۔۔

"یہ جمال کر لیا آپ رہنے دیں۔۔۔"

فرتج سے ٹھنڈے پانی کی بوتل نکال کر نرم لہجہ میں بولا۔۔۔

"دادی کہتیں ہیں کہ جس گھر کے مرد چو لھا چو کی کریں اور عورتیں پاتھ پہ ہاتھ دھریں بیٹھی

رہیں اس گھر سے برکت اڑ جاتی ہے۔۔۔"

شایان نے اس کے نارمل انداز پر تعجب سے دیکھا آج وہ خاصی بدلی بدلی لگی۔۔۔

"کام کرنے میں اور غلامی کرنے میں بہت فرق ہے۔۔۔"

شایان نے جتانے والے انداز میں کہا؛

گل نے ٹہر کر اسے دیکھا۔۔۔

"اپنے گھر کا کام آپ کو ہی غلامی لگتا ہو گا۔۔۔"

وہ دو بدو ہو کر بولی۔۔۔۔

جمال جو کان لگائے کھڑا تھا ان کی گفتگو سن کر اپنا ماتھا پیٹ لیا۔۔۔

"کیسے بد مزاج لوگ ہیں آپ بجائے پیار بھری باتیں کرنے کہ داد ادا دی کی کہاوتیں سنار ہے

ہیں۔۔۔"

وہ جمال تھا جمال ہو جو بنا ٹانگ اڑائے اپنے کام سے کام رکھے۔۔

گل نے سٹپٹا کر شایان کو دیکھا جو کڑے تیور سے اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔۔

"کوئی لو یو شو یو ہوتا ہے۔۔۔ کوئی مس یو ہوتا ہے۔۔۔"

جمال کا روناعروج پر تھا۔۔۔

گل کی بو کھلاہٹ واضح تھی۔۔۔

بتاؤں تمہیں کیا ہوتا ہے؟؟؟

شایان نے تڑخ کر کہا؛

"جی جی آپ ہی بتائیں گے لیکن مجھے نہیں اپنی نصف بہتر کو۔۔۔"

وہ شوخی سے بولتا واک آؤٹ کر گیا۔۔۔

"گدھا کہیں کا۔۔۔"

شایان سر جھٹک کر کچن سے نکلا۔۔۔

اس کے جاتے ہی گل نے سرخ چہرے پر پانی کی چھینٹیں ڈالیں۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عشبہ تم ٹھیک ہو اب؟؟؟

وہ اسے لئے بیڈ کی جانب آیا۔۔۔ ماتھے پر ہلکا سا نیل کا نشان آ گیا تھا۔۔۔

نمدیدہ آنکھوں سے اس نے شہریار کو دیکھا جو پیل میں تولہ اور پیل میں ماشہ تھا۔۔۔

"ایم سوری آئی سوئیر میرا مقصد تمہیں دھکا دینا نہیں تھا۔۔۔"

وہ شرمندگی سے بولا۔۔۔۔

"مقصد تو مجھ سے شادی بھی نہیں تھا پھر بھی ہو گئی۔۔۔"

عشبه کے شکوے پر وہ لب بھینچ گیا۔۔۔۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم سب کچھ بھول کر نئی زندگی شروع کر لیں کب تک ہم ایک ہی

کمرے میں یوں اجنبی بنے رہیں گے۔۔۔"

عشبه تھکے ماندے لہجہ میں بولی۔۔۔۔ وہ تھک گئی تھی شہریار کی بے رخی سہتے سہتے۔۔۔۔

"مجھے نہیں پتا تم پین کلر کھا لو درد صحیح ہو جائے گا۔۔۔"

وہ نظریں چراتا بولا۔۔۔۔

آپ کو نہیں پتا تو کسے پتا ہے گر نہیں گزارنا چاہتے زندگی تو پیچھا چھڑائیں مجھے کیوں اپنے ساتھ

جبراً رشتہ میں گھسیٹ رہے ہیں؟؟؟

عشبه کو اس کا نگاہیں پھیرنا رولا گیا تھا۔۔۔۔

"میں چاہ کر بھی ایسا نہیں کر سکتا مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے اگر ہوتی تو تم سے شادی کبھی نہیں

کرتا۔۔۔"

عشبه کے آنسوؤں میں رونی آگئی اور کتنی ناقدری سہنی تھی اس نے۔۔۔۔۔

محبت میں تو لوگ کیا کچھ برداشت نہیں کرتے اور تم سے صرف بے اعتنائی نہیں سہے جارہی  
بس یہ ہی محبت تھی تمہاری!!!!

صرف اعتنائی؟؟؟،

عزت دی ہے آپ نے؟؟؟

وہ اس کے محبت کا طعنہ دینے پر بلبلا اٹھی۔۔۔

عزت ہی تو دی ہے مگر افسوس تمہیں نظر نہیں آتی۔۔۔ تم مجھ سے اور کیا امید رکھ رہی ہوہاں  
؟؟

"میں اندر اور باہر سے ایک جیسا ہوں تمہیں اپنے آپ کو بدلنا پڑے گا۔۔۔"

وہ دو ٹوک لہجے میں بول کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"میں پاگل ہوں جو آپ سے امید رکھتی ہوں ایک کم ظرف انسان سے۔۔۔!!! جو اپنی

بیوی کو ہی طعنہ تشنہ دیتا ہے۔۔۔ کتنے بد نصیب ہو تم اپنی بیوی کی محبت کو نہیں پہچان پارہے

۔۔"

آنسوؤں میں ڈوبی آواز پر وہ رکا لیکن پلٹا نہیں۔۔۔

"ہاں بد نصیب تو ہوں میں۔۔۔"

وہ استہزائیہ ہنسی ہنستا نکلتا چلا گیا۔۔۔۔

"میں کب مکمل تمہیں پاسکوں گی کاش تمہیں گل سے محبت نہ ہوتی۔۔ کاش تم مر جاتیں

گل تم مر جاتیں شہریار کو صبر ہی آجاتا۔۔"

وہ کر لاتے ہوئے زور زور سے بددعائیں دے رہی تھی۔۔ میں بھی اب تمہارے ساتھ نہیں

رہوں گی شہریار بہت برداشت کر لیا میں نے۔۔!!!

وہ گال رگڑ کر فیصلہ کن انداز میں بولی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج تو بڑے خوش نظر آرہے ہو جمالی کیا بات ہے، ہممم؟؟؟

"میں تو شروع سے ہی خوش مزاج بندہ ہوں۔۔ لیکن کچھ لوگ تو حد سے زیادہ کھڑوس ہیں

۔۔"

وہ شایان کو دیکھ کر بولا جو سعد سے بات کر رہا تھا۔۔

"اوائے جمالی یہ لائن تو میری ہے کھڑوس صرف سعد ہیں اور کوئی نہیں۔۔"

وہ دادی اماں کی طرح ڈپٹ کر بولی۔۔۔۔

"اوہ اچھا اچھا کچھ اور بول دیتا ہوں۔۔"

زینب کا سنجیدہ چہرہ دیکھ کر وہ سیدھا ہوا۔۔۔

اچھا ویسے یہ تم کھڑوس کس کو کہہ رہے تھے؟؟

وہ ازداری سے بولی۔۔۔

استاد کے علاوہ اور کوئی کھڑوس ہے۔۔!

وہ منہ بنا کر بولا۔۔۔

"ہاہ تم نے۔۔ تم نے میرے اتنے پیارے بھائی کو کھڑوس بولا ابھی بتاتی ہوں تمہیں صبر رکھو

ذرا۔۔۔"

زینب نے بگڑے موڈ کے ساتھ کہا:

"ہاں کھڑوس ہیں تو وہ ہی کہوں گا نہ بجائے بھابھی سے پیار کی باتیں کرنے کہ داد ادا دی کی

باتیں کر رہے تھے بھلا یہ بھی کوئی بات ہوئی۔۔۔"

یہ تم دونوں سر جوڑے کیا کھچڑی پکا رہے ہو؟؟

سعد نے مشکوک لہجے میں پوچھا۔۔۔

اوہ بھائی سیکریٹ ہے کیوں زینب؟؟

"ہاں ہاں بلکل۔۔۔"

زینب نے حامی بھرتے زور زور سے سر ہلایا۔۔۔

سعد سر جھٹک کر کمرے میں چلا گیا اس کا ارادہ رات میں بات کرنے کا تھا۔۔۔۔۔

"اجائیں کھانا تیار ہے۔۔۔۔"

وہ لیونگ روم میں براجمان ان تینوں سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔

زینب نے چونک کر جمال کو دیکھا۔۔۔۔ جمال نے اشارتاً سے بعد میں بتانے کو کہا؛

"جاو جمال سعد کو بلا کر لے آو۔۔۔ اور اکرام کو بھی بلوالو۔۔۔۔"

شایان نے سر ہلا کر جمال سے کہا؛

"وہ میں جاتی ہوں۔۔۔۔"

زینب جلدی سے بولی اور کمرے کی جانب چلی گئی۔۔۔

"یہاں تو الٹی ہی گنگا بہہ رہی ہے جس کی لو اسٹوری شروع ہونی چاہیے وہ تو آرام سے بیٹھیں

ہیں اور جن کی ابھی شادی نہیں ہوئی ان کی محبتیں عروں پر ہیں۔۔۔۔"

جمال کی بڑبڑاہٹ گل نے واضح سنی تھی وہ چھپاک سے کچن میں جا گھسی۔۔۔

کچھ کہہ رہے ہو؟؟؟

شایان اس کے سر پہ کھڑا سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

"نہ نہ میری مجال جو میں آپ کو کچھ کہوں۔۔۔"

"میں اکرام کو کال کرتا ہوں۔۔۔ نجانے کہاں رہ گیا۔۔۔"

شایان کی گھوری سے خائف ہوتا ہوا وہ موبائل کان سے لگائے باہر کی جانب چلا گیا۔۔۔۔

اچانک دروازہ کھول کر وہ بے دھڑک اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔ سعد جو بنا شرٹ

کے گیلے بال ٹاول سے رگڑ رہا تھا اس کی جانب مڑا۔۔۔

"اوہ ایم سوری میں باہر ویٹ کرتی ہوں۔۔۔"

وہ گڑ بڑا کر بولتی کمرے سے نکلی۔۔۔ سعد نے اس کے چہرہ بغور دیکھا تھا۔۔۔

آج سے پہلے کبھی سعد نے زینب کے چہرے پر ایسی چمک نہیں دیکھی تھی وہ تو بلا جھجک اس

کے پاس بیٹھ جاتی تھی بلکہ اسے کبھی کبھی ہاتھ بھی لگا لیتی تھی۔۔۔

سعد نے اس کی حالت پر محض ہوتے ہوئے شرٹ پہنی۔۔۔

اففف یہ میرے دل کو کیا ہوا۔۔۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے سینے سے نکل کر بھاگ جائے گا۔۔۔

وہ اپنے دل پہ ہاتھ رکھے غیر ہوتی حالت پر غور کرنے لگی۔۔۔۔

وہ سعد کا سامنا کرنے سے گھبرانے لگی تو وہاں سے چلی آئی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا ایک دم اسے ہوا کیا ہے۔۔۔

ارے زہبی کیا ہوا تم اتنی لال کیوں ہو رہی ہو اور سعد

بھائی کہاں ہے؟؟؟

جمال نے اس کا راستہ روکا۔۔۔

"وہ آرہے ہیں۔۔۔"

زینب مختصر سا کہہ کر اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔۔۔ جمال نے چونک کر اس کا جھینپا جھینپا سا

انداز دیکھا۔۔۔

انکھیں بند کر کے لمبی لمبی سانسیں لینے لگی۔۔۔

کسرتی جسامت بدن پر پانی کے قطرے شبنم کی بوند کے مانند چمک رہے تھے۔۔۔ گیلے بال صبیح

پیشانی پر بکھرے اس کی وجاہت میں چار چاند لگا رہے تھے۔

زینب نے گھبرا کر آنکھیں کھولیں۔۔۔

چہرے سے دھواں اٹھتا محسوس ہوا۔۔۔

ارے بھئی اب تم کیوں کمرے میں چلی آئیں؟؟؟

دروازے کے پار سے آتی جمال کی آواز پر اس نے اپنے آپ کو نارمل کرنے کیلئے پانی کا گلاس

بھرا ایک سانس میں چڑھایا۔۔۔

"حد ہوتی ہے اب ایک ایک کو جا کر انویٹیشن دو۔۔۔"

جمال تپا ہوا زور زور سے بڑبڑانے لگا۔۔۔

"جمالی تم چلو میں آتی ہوں۔۔۔"

کی آواز سن کر جمال واپس پلٹ گیا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ کمرے میں آیا تو عشبہ سوٹ کیس میں کپڑے رکھ رہی تھی۔۔۔

کہاں جا رہی ہو؟؟؟

"وہ اس کے سر پر کھڑا ہو کر استفسار کرنے لگا۔۔۔"

آپ نہیں چھوڑ سکتے لیکن میں تو چھوڑ سکتی ہوں۔ جارہی ہوں میں امی کے پاس۔۔۔"

وہ سوٹ کیس کی زیب بند کرتے تلخی سے بولی۔۔

"یہ کیا بچپنہ ہے عشبہ۔۔۔ تم پہلے والی لاو بالی لڑکی نہیں رہی ہو اب شادی شدہ ہو۔۔ اس طرح جانے سے ہزاروں سوال اٹھیں گے کس کس کو کیا کیا جواب دو گی۔۔"

شہریار نے غصہ سے کہا؛

"آپ فکر نہ کریں کہہ دوں گی دل بھر گیا میرا آپ سے۔۔۔"

عشبہ نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا؛

بہت آسان ہے نہ تمہارے لئے یہ؟؟

"پہلے ہی سب علیشہ کی حرکت پر غم زدہ ہیں تم اور ہرٹ کرنا چاہتی ہو۔۔ کتنی خود غرض ہو۔۔۔"

دانت بھینچ کر اس نے غرایا۔۔

"ہاں ہوں میں خود غرض۔۔ میں ہی بری ہوں۔۔ مجھے بس اپنی پرواہ ہے اسی لئے میں اپنا فیصلہ نہیں بدلوں گی۔۔۔"

"میرا دماغ مت گھماؤ اور کھو واپس سارے کپڑے۔۔۔"

وہ الماری کی جانب اشارہ کرتے ہوئے حکمیہ لہجہ میں بولا۔۔۔

عشبه اس کی بات کو نظر انداز کر کے سوٹ کیس کھینچتی جانے لگی۔۔

تمہیں سنائی نہیں دے رہا میں کیا بول رہا ہوں؟؟؟؟

عشبه اس کی تیز آواز پر رکی۔۔۔

وہ اس پر حق جمائے گا۔۔ اور کہے گا عشبه ایسے کیسے جاسکتی ہو تم!!!!

ایک مہم سی امید جاگی۔۔۔

"تم جارہی ہو تو یہ سوچ کر جانا کہ میں تمہیں لینے نہیں آؤں گا۔۔"

شہر یار نے غصہ سے کہا؛

بے مول آنسو ٹوٹ کر ہاتھ کی پشت پر گرا تھا۔۔۔

وہ بے دردی سے گالوں کو رگڑتی کمرے سے نکلنے لگی۔۔۔۔

تب شہر یار اس کے سامنے آیا اور اس کا بازو پکڑ کر پھنکارا۔۔۔

"اب میں تمہارے طریقہ سے تمہیں سمجھاؤں گا چلو میرے ساتھ۔۔"

وہ اپنے ساتھ کھینچتا ہوا اسے لاونج میں لے آیا۔۔ اس وقت سبھی اپنے کمرے میں تھے۔۔۔

پورچ میں لا کر اسے گاڑی میں زبردستی بٹھایا۔۔۔

گیٹ کھولو؟؟؟

وہ واپس مین سے کہتا ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔۔۔۔۔

"مجھے آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا۔۔۔"

وہ گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی۔۔۔

"خاموشی سے بیٹھی رہو۔۔۔"

شہریار کی دھاڑ پر وہ سہم کر دروازے سے جا لگی۔۔۔

چہرے پر چٹانوں جیسی سختی تھی۔۔۔ وہ گریہ قدم اٹھا رہا تھا سراسر عشبہ کی بد تمیزی اور بد لحاظی

کی وجہ سے تنگ آ گیا تھا روز کے ڈراموں سے۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبھی نے کھانے کی بے حد تعریف کی تھی۔۔۔ جمال کا تو منہ نہیں تھک رہا تھا گل کی شان میں

زمین و آسمان کی قلابے ملاتے ملاتے۔۔۔

اب بھی وہ کچن میں کھڑا چائے بنانے کے ساتھ ساتھ گل کا سر کھا رہا تھا۔۔۔

اپنی لاو بالی اور خوش مزاجی سے وہ گل سے تھوڑا بہت مذاق کرنے لگا تھا۔۔۔

"ریان مہران چاچو کا بیٹا ہے وہ بھی بلکل تمہارے جیسا ہے نٹ کھٹ ہنسی مذاق کرنے والا  
 ---"

گل بچا ہوا کھانا فریز کر رہی تھی گرمی زوروں پر تھی اس لئے خراب ہونے کا خدشہ تھا۔۔۔۔  
 "پھر تو یہاں آپ کو اس کی کمی محسوس نہیں ہوگی کیوں کہ میں جو ہوں اس کی کمی محسوس  
 کرنے کیلئے۔۔۔۔"

جمال نفاست سے چائے مخصوص مگ میں نکالنے لگا۔۔۔۔

گل نے اس کی نفاست پسندی کو تعجب سے دیکھا۔۔۔

"آپ یہ ہی سوچ رہی ہوں گی کہ میں کتنا سگھڑ ہوں۔۔۔۔"

گل مسکرا کر سر ہلا دی۔۔۔۔

استاد نے ہمیں شروع سے اپنے سارے کام خود کرنے کی عادت ڈالی ہے۔۔۔ میں پانچویں کلاس  
 میں تھا آپ کو اندازہ ہو گا کہ پانچویں کلاس کا بچہ کرنا بڑا ہوتا ہے تب میں نے نہ صرف اپنا یونی  
 فارم دھویا تھا بلکہ استری بھی کیا تھا اور تب میرا ہاتھ جلا تھا اس وقت استاد نے مجھے دوائی نہیں  
 لگائی تھی بلکہ ہمت دلائی تھی درد برداشت کرنے کی اپنے زخم پر خود مرہم رکھنے کی۔!!!!!!  
 "وہ کہتے ہیں انسان کو خود اپنے آپ کو سنبھالنا پڑتا ہے اور یہ ہی دنیا کی تلخ حقیقت ہے اگر کوئی

دوسرا آپ کے آنسو صاف کرے گا تو اس کے پیچھے اس کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور پوشیدہ ہوگا۔۔۔"

وہ ایک جذب سے کہہ رہا تھا۔۔۔

"ہاں ٹھیک ہی تو کہا تھا تماشہ دیکھنے کیلئے تو سبھی کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن دلا سے دینے کیلئے کوئی آگے نہیں آتا۔۔۔"

جو اپنے سگے باپ سے محبت نہ کر سکا وہ کسی دوسرے کو محبت کا مطلب واضح انداز میں سمجھا گیا

گل کو فخر سا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ جمال تم سے ایک بات پوچھوں؟؟؟

"آپ اجازت نہ لیں بلکہ حکم دیں۔۔۔"

جمال کی اس بات پر وہ حیرت زدہ رہ گئی۔۔۔

زینب کا کیارشتہ ہے آپ لوگوں سے؟؟

ذہن میں کلبلا تا سوال آخر کار زبان پر لے آئی۔۔۔۔

"خون کے علاوہ، دوست، بہن، غرض تمام وہ رشتے جو اس دنیا میں احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا

ہے۔۔۔"

"استاد کی جان بستی ہے اس میں۔۔ ایک دن انہوں نے سعد بھائی سے بھی جھگڑا کر کیا تھا اور وہ پہلا جھگڑا تھا ان دونوں کا۔۔"

کس وجہ سے؟؟؟

گل نے تجسس سے پوچھا:

"استاد نے زینب کے نکاح کی بات کی تھی اور سعد بھائی اس کی عمر کو لے کر انکار کر رہے تھے لیکن پھر استاد کی ناراضگی دیکھ کر مان گئے تھے۔۔۔"

"اور اب طوطا مینا کی طرح یہاں وہاں گھومتے نظر آتے ہیں۔۔۔"

گل اس کی آخری بات پر ہنس دی۔۔۔

"اب یہ لیں استاد کو دے دیں۔۔۔"

وہ چائے کی ٹرے گل کو تھما کر بولا۔

لیکن میں!!!

"آپ اسی روم میں توجار ہی ہیں اب میں زینے چڑھ کر جاؤں پھر واپس نیچے آؤں۔۔۔"

جمال نے بے چارگی سے کہا:

"اچھا!!!"

لاو۔۔"

وہ چارناچار کچن سے نکلی۔۔

پچھے جمال نے باقاعدہ دھمال ڈال لیا تھا۔۔۔

: اب دیکھیں نا استاد کو آپ سے پیار ہو گیا تو جمال کا نام جمالی نہیں۔۔۔"

وہ انکھیں مٹکاتا اپنا کپ لئے کچن کی لاسٹ بند کرتا چلا گیا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ناب گھما کر دروازہ کھولا تو سعد کی آواز کانوں سے ٹکرائی۔۔۔

"ایک سال کی اسکا لرشپ ہے کہہ رہی تھی ٹوپ ٹین اسٹوڈنٹس میں سے پانچویں نمبر پر آیا ہے

اور وہ باضد ہے جانے کیلئے۔۔۔"

شایان نے نگاہیں اٹھا کر گل کو دیکھا جو ٹرے تھامے اسی طرف آرہی تھی۔۔۔

وہ بنا کچھ کہے سامنے رکھے چھوٹے ٹیبیل پر ٹرے رکھ کر مڑ گئی۔۔۔

تم بتاؤ سعد کیا زینب کا جانا ٹھیک رہے گا؟؟

شایان نے سعد کے چہرے کو بغور دیکھا۔۔۔

"ایک طرح سے ٹھیک بھی ہے ویسے بھی سلطان کی خاموشی کسی طوفان کا پیش خیمہ ثابت

ہوگی" ایسے میں زینب کی روپوشی ہمارے لئے بہتر ہے۔۔۔"

ہممممم بات تو درست ہے۔۔۔"

"چل پھر سوچتے ہیں اس بارے میں کل بیٹھ کر میں چلتا ہوں۔۔۔"

سعد کہہ کر اٹھ گیا۔۔۔

"جمال کو کہہ دیتیں وہ بنا دیتا چائے۔۔۔"

سعد کے جاتے ہی شایان نے اس کی پشت دیکھ کر کہا جو وارڈروب سے کچھ نکال رہی تھی۔۔۔

"جمال نے ہی بنائی ہے میں تو بس لے کر آئی ہوں۔۔۔"

گل نے اسی پوزیشن میں جواب دیا۔۔۔

"میں اگر بنا بھی لوں گی تو اطمینان رکھنا زہر نہیں ملاؤں گی۔۔۔ انسانی زندگی کی بہت اہمیت ہے

میرے نزدیک۔۔۔"

گل کونا گوار گزرا تھا شایان کا کہنا اس لمی مٹنزیہ کہا:

"کیا پتا!!!! اب کسی کے چہرے پر تو نہیں لکھا کون کیا سوچ رکھتا ہے۔۔۔"

شایان نے سر جھٹک کر مگ لبوں سے لگایا۔۔۔۔

"کم از کم تمہاری طرح نہیں ہوں۔۔۔ اسمگلنگ تو نہیں کرتی نہ۔۔۔"

گل تپے ہوئے انداز میں دوہدو بولی۔۔۔

شایان کی پیشانی پر ان گنت بلوں کا اضافہ ہوا۔۔۔۔

اس نے جھٹکے سے مگ ٹیبیل پر پٹچا چائے جھلک کر اس کے ہاتھ پہ گری۔۔۔

"اپنے الفاظ واپس لو۔۔۔"

سرخ نگاہیں اس کی آنکھوں میں ڈال کر دبے لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

"کیوں واپس لوں سچ سن کر تکلیف ہوتی ہے۔۔۔"

گل نے نڈر انداز میں کہا:

"زرینہ گل صاحبہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان سب لڑکیوں کے ساتھ آپ کو بھی روانہ

کردوں۔۔۔"

شایان نے استہزائیہ انداز میں ابرو اچکائے۔۔۔۔

مجھے پیچو گے اسی لئے لائے ہونہ تم اپنے ساتھ۔۔۔؟

گل نے بے یقینی سے کہا:

"ہاں صحیح کہا تم نے جو اپنے باپ کا سگانہ ہو سکا اس سے میں اور امید کر ہی کیا سکتی ہوں۔۔۔"

گل زہر خند لہجہ میں پھنکاری۔۔۔۔

"منہ بند رکھو اپنا جس بات کا پتہ نہ ہو اس پر واویلا کرنے سے بچھتا واہی حصہ میں آتا ہے۔۔۔"

مجھے عورت کا یہ انداز قطعی نہیں پسند۔۔۔ اگر اپنی پرواہ ہے تو آنکھ، کان اور زبان بند رکھو

۔۔۔۔"

شایان کو اس کی بات آگ لگا گئی تھی۔۔۔۔۔ تبھی انگلی اٹھا کر وارن کیا۔۔۔۔

"تم کیا سمجھتے ہو تم اپنی مان مانی کرو گے معصوم لڑکیوں کو پھنساو گے اور میں بیٹھ کر تماشہ

دیکھوں گی تو سوچ ہے تمہاری احمقانہ سوچ۔۔۔"

اچھا!!!!!! واقعی پھر کیا کرو گی تم ذرا مجھے بھی تو پتا چلے؟؟؟؟

اچھا لفظ کو کھینچ کر مذاقاً کہا:

"پولیس اسٹیشن جاؤ گی اور تمہارے کرتوت بتاؤ گی مجھے دبو لڑکی سمجھنے کی غلطی نہیں کرنا

---

"شوق سے کرنا شکایت زرمینہ گل۔۔ لیکن اس سے پہلے تم اس کمرے سے نکل تو جاو۔۔"

شایان نے گویا ناک سے مکھی اڑائی۔۔۔۔ گل نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا

۔۔۔ پھر اسے دیکھا اور دروازے کی جانب بھاگی۔۔۔۔

بے وقوف!!!

شایان نے بڑبڑا کر نحت بھرے انداز میں کہا:

ناب گھمایا لیکن لاک نہیں کھولا۔۔

اسے کیا ہو گیا ابھی تو میں کھول کر آئی تھی۔۔

وہ زور لگاتی بڑبڑائی۔۔

"جتنی طاقت ہے لگا لو اب یہ صبح ہی کھلے گا۔"

سنجیدہ آواز قریب سے سنائی دی تو جھٹکے سے مڑی۔۔

اففففف آہ۔۔۔ کندھا ہے یا چٹان!!

وہ ماتھا پکڑے چیخے۔۔۔۔

"بلکل ایسے ہی اپنے کام سے کام نہیں رکھو گی تو اسی درد کا سامنا کرنا پڑے گا۔۔"

اس کے جانے کی تمام راہیں مسدود کرتا انتہائی قریب تر ہو کر بولا۔۔

گل اس کے بدلے لب و لہجہ پہ سکتے میں آگئی۔۔

"دور ہو کر بات کرو۔۔۔"

گل نے دونوں ہاتھ سینے پہ جما کر دور ہٹایا لیکن ایک انچ بھی اس کی پوزیشن میں فرق نہ آیا

۔۔۔

عنابی لبوں پر سچی تلخ مسکراہٹ اور سرخ نگاہیں ایک خوف کی لہر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں

سنسناہٹ مچا گئی۔۔۔

تم مجھے ہر اہل سہا نہیں کر سکتے؟؟؟؟

وہ اپنے متزلزل ہوتے اعتماد کو بڑھانے کیلئے چیخے۔۔

شایان نے اس کے پنکھڑی ہونٹ پر انگلی رکھی۔۔۔۔

گل نے اجنبی لمس محسوس کر کے زور سے آنکھیں میچیں۔۔۔۔۔

شایان بغور اس کا ڈراڈر اس چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔

"میں تمہارے سوکا لڈتایا جان کی طرح بد فطرت اور بد قماش نہیں ہوں جو عورت کا فائدہ

اٹھاؤں۔۔۔

مجھے اچھے سے عورت کی عزت کرنا آتی ہے۔۔۔۔۔"

گال پہ گیلی لٹ کو کھینچ کر کان کے پیچھے کیا۔۔۔

لیکن اگر تم نے اپنی قیچی سی زبان کو قابو میں نہیں رکھا تو پھر گلہ نہ کرنا کہ تم پر سارے حق

رکھتا ہوں۔۔۔ ہر اسماں کرنا تو بے معنی ہے۔۔۔"

وہ زو معنی بات کہہ کر دور ہٹا اور کمرے سے ملحق بنی لاجبیری میں جا گھسا۔۔۔

گل کی سانسیں اتھل پتھل ہونے لگیں اور ماتھے پہ چمکتا پسینہ اس کی غیر ہوتی حالت کا عندیہ تھا

۔۔۔۔۔

ہونٹ رگڑ کر اسکے انگلی کے لمس کو مٹانے لگی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں نہیں جاؤں گی اندر؟؟؟

وہ دونوں لابی میں رکی گاڑی میں موجود تھے۔۔۔ رات کا ایک بج رہا۔۔۔ اور اکاد کا لوگ چہل قدمی کرتے نظر آرہے تھے۔۔۔

آج وہ اس کی بیوی کی حیثیت سے پہلی دفعہ باہر آئی تھی لیکن کن حالات میں۔۔۔  
شہریار اس کی چیخ و پکار کو نظر انداز کر کے اپنے سائڈ سے اتر کر اس کی طرف آیا۔۔۔

اسے گاڑی سے نکال کر اپارٹمنٹ کے اندر لایا۔۔۔

"شہریار ہاتھ چھوڑو میرا لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔۔"

دانت بھیج کر کہتی ارد گرد کھڑے لوگوں کو دیکھنے لگی۔۔۔ وہ کان بند کئے لفٹ کا بٹن دبا کر انتظار کرنے لگا۔۔۔

لفٹ کے کھلتے ہی ان کے ساتھ کھڑا آدمی اندر گیا۔۔۔ شہریار نے ہنوز اس کا بازو دبوچا ہوا تھا وہ اسی طرح اسے لئے اندر داخل ہوا۔۔۔

عشہ نے ایک نظر ساتھ کھڑے آدمی کو دیکھا جو کمینگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔  
شہریار عشہ کے اگے ڈھال بن کر کھڑا ہوا۔

"ڈوپٹہ سر پہ لو۔۔۔"

سخت الفاظ میں کہا تو عشہ سمجھ گئی۔۔۔

"میری جوتی لے گی ڈوپٹہ اب تو میں ایسے ہی رہوں گی۔۔۔"

عشہ کے دو بدوبولنے پر شہریار نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچیں۔۔

کندھے پہ لٹکتا ڈوپٹہ شہریار نے اس کے سر پر زبردستی جمایا۔۔۔

اتنے میں لفٹ کھلی تو وہ لوگوں کی پرواہ کئے بغیر اسے کھینچتا مطلوبہ فلیٹ کی جانب لے جانے لگا۔۔

"دیکھو تو کتنا ظالم ہے کیسے لے جا رہا ہے بے چاری کو پتا نہیں اس کے ماں باپ ہیں بھی یا نہیں۔۔"

عمر رسیدہ عورت نے افسوس سے کہا۔۔

"اجائیں امی ان کا اپنا پرسنل میٹر ہے۔"

ساتھ چلتے آدمی نے اپنی ماں کو سمجھایا۔۔

شہریار نے بخوبی ان کی بات سنی تھی غصہ کا گراف بڑھتا چلا گیا۔۔

بہت شوق ہے غیر مردوں کو اپنی جانب متوجہ کرنے کا؟؟؟؟

وہ چھوٹے سے فلیٹ کے لاونج میں لا کر دھاڑا۔

عشبه اس کے جلال کو دیکھ کر کانپ گئی۔

وہ میں۔۔۔

شہریار کی حرکت پر زبان تالو سے جا لگی۔۔۔

اس نے زمین کو چھوتے دوپٹے کو کھینچ کر دور اچھالا۔

عشبه کرنٹ کھا کر دور ہٹی۔۔۔

شہریار سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے بے بہرہ طیش سے اس کے قریب آیا۔

"نہیں شہریار ایم سوری آئندہ نہیں کروں گی جو کہو گے وہ کروں گی معاف کر دو۔۔۔"

وہ اس کے خطرناک تیور دیکھ کر ہاتھ جوڑتی گڑ گڑائی۔۔

شہریار کان بند کئے اسے قابو میں کرتا تمام تر غصہ اس پر اتارنا چلا گیا۔ اور وہ اس کی سخت گرفت

میں مچھلی بے آب کے مانند مچلتی ترپٹی لمحہ بہ لمحہ سن پڑنے لگی۔۔۔۔

عشبه کی خود غرضی نے شہریار کو اس مقام پر لا کر کھڑا کیا تھا۔

کیا تھا! گروہ لفٹ میں اس کی بات سن لیتی۔۔۔

اب بھگتنا تو تھا ہی اس کی غیرت کو جو لگا چکی تھی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"پچھلے پانچ دن سے تم مجھے بہلا رہے ہو آج میں تمہاری ایک نہیں سنوں گی۔۔۔ اگر خود نہیں

لے جا سکتے تو بتا دو صاف میں خود سے جا سکتی ہوں۔۔۔"

علیشبہ نے اس کے آئینہ میں نظر آتے عکس کو دیکھ کر برہمی سے کہا؛

"علیشبہ تمہیں بتایا ہے نہ میری پوری فیملی ایروڈ سے آرہی ہے تم ان کی خدمت کرنے کی

بجائے اپنے گھر جانا چاہتی ہو۔۔۔"

معاذ اس کی جانب رخ کرتا ہوا بولا۔۔۔

"ابھی صرف دو بجے ہیں اور ان کی فلائٹ سات بجے کی ہے ایک گھنٹہ میں تو آہی جائیں گے۔"

نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے پچھلے دنوں ہم نے بہت آؤٹنگ کی ہے تمہاری ہر بات مانی ہے تو

کیا تمہارا کوئی فرض نہیں بنتا بولو؟؟؟

"معاذ میں مانتی ہوں لیکن جب سے میں یہاں آئی ہوں جانا تو درکنار ایک فون کال نہیں کی امی

کو۔۔۔"

"تم نے نہیں کی تو حویلی والوں نے بھی ضروری نہیں سمجھا کہ وہ اکر دیکھ ہی لیں۔۔۔"

معاذ نے حقیقت سے پردہ اٹھایا۔۔۔

"باباجان ابھی غصہ میں ہیں انہوں نے ہی سب گھر والوں کو منا کیا ہوگا۔۔۔"

علیشبہ نے بمشکل اپنے آپ کو رونے سے روکا۔۔۔

"تو بس پھر میری جان تم بھی صبر کرو خوا مخواہ تم جاوگی اور دکھی دل سے لوٹو گی۔۔۔"

اسی لئے ابھی تم سب کچھ بھول کر اپنی نگرانی میں انتظامات کروالوان سب کے بیڈروم بھی

صاف کروالینا۔۔۔"

وہ مصروف سا بولا۔۔۔

تم کہاں جا رہے ہو؟؟؟

وہ اپنے اوپر پرفیوم کی بوتل اسپرے کرنے لگا۔۔۔

"اف کورس یاریونی جا رہا ہوں۔۔۔"

تو کیا میں اکیلی یہ سب کروں گی؟؟؟

علیشبہ نے تعجب سے پوچھا؛

"اوہ کم آن جانو کون سا تم نے خود ہی کرنی ہے کرنا تو ملازموں نے ہی ہے۔۔۔"

معاذ کے استہزائیہ انداز پر علیشہ نجل سی ہو گئی۔۔۔

"او کے میں چلتا ہوں ایک کلاس لے کر اجاوں گاتب تک تم بھی ریڈی رہنا پھر ساتھ

ایئر پورٹ چلیں گے۔۔۔"

وہ اس کا گال چومتا گاڑی کی چابی اٹھائے کمرے سے نکل گیا۔۔

علیشہ نے چڑ کر کشن دبوچا۔۔۔

کیا مصیبت ہے اب کیا خالی پیٹ یہ سب کروں۔۔۔

پہلے میں ناشتہ کروں گی پھر ہی کوئی کام کروں گی۔۔۔

یا اللہ کہاں پھنس گئی۔۔۔

میں تو صبح اٹھ کر ناشتہ کے انتظار میں بیٹھتی تھی اب خود جا کر ناشتہ بناؤ۔۔

اس سے اچھا تو شادی سے پہلے تھی۔۔۔

محبت کا جن محض ایک ہفتہ میں ہی اتر گیا جب ذمہ داریاں سر پر پڑیں۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شہریار برابر میں لیٹا اس کی سسکیاں سن رہا تھا۔۔۔ عشبہ کو تسخیر کرنے کا اس کا کوئی مقصد نہیں تھا۔ غصہ اس قدر حاوی تھا کہ وہ عشبہ کی نسوانیت کی بھی پرواہ نہ کر سکا۔۔۔

عشبہ!!!

تھکا ماندہ لہجہ پر عشبہ نے بمشکل اپنی سسکی دبائی۔۔۔

پکار پرٹس سے مس نہ ہوئی تو شہریار نے کھینچ کر اسے سینے سے لگا لیا۔۔

وہ اچانک افتاد پر گھبرا سی گئی۔۔۔ شہریار کا دلاسا دیتا اندازا سے پھر سے رولا گیا۔۔۔

تم جانتی ہو نہ میں غصہ کا تیز ہوں عشبہ ایک سال ہونے والا ہے ہماری شادی کو اور تم آج تک میرے مزاج کو نہ سمجھ سکیں۔۔

"میں تھک گیا ہوں ایک سیراب کے پیچھے بھاگتے بھاگتے۔۔ تم مجھے نجات دے دو اس پیاس سے۔۔۔"

"آپ کو میری محبت جھوٹی لگتی تھی شہری آپ نے کبھی مجھے وہ اہمیت نہیں دی جو میں آپ سے چاہتی تھی۔۔"

لرزتی کانپتی آنسوؤں میں ڈوبی آواز پر شہریار نے جھک کر اس کے ماتھے پر عزت بھرا لمس  
چھوڑا۔۔۔

"میں ہر طرح کی اذیت کا مداوا کروں گا۔۔"

مدہم لہجے کا مرحم اسے پر سکون کر گیا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیا میں اندر آسکتی ہوں؟؟؟؟؟

زینب ذرا سادہ روازہ کھول کر سر اندر کرتی اونچی آواز میں پوچھنے لگی۔۔

شایان جو ساری رات جاگتا رہا تھا دو گھنٹے پہلے ہی سویا تھا کہ زینب کی آواز پر نیند سے جاگا۔۔۔

اس کی نیند کبھی بھی اتنی گہری نہیں رہی تھی۔۔۔

ہم آ جاو!!

آنکھیں رگڑتا اٹھ بیٹھا۔۔۔ میکانکی انداز میں گردن گھوما کر دیکھا سلوٹ زدہ بستر اس کے وجود سے خالی تھا۔۔۔

"بھائی سوری وہ میں نے آپ کو جگا دیا۔۔۔"

اسکول یونی فارم میں ملبوس سادہ سی چوٹی باندھے سینے سے امتحانی فائل لگائے اور دوسرے ہاتھ میں کئی شاپنگ بیگز لئے شرمندگی سے بولی۔۔۔

"خیریت بھئی اسکول ٹائمنگ میں میرے کمرے کو کیسے رونق بخش دی؟؟؟"

شایان کے شرارت سے کہنے پر بیگز والا ہاتھ اس کے سامنے کیا۔۔۔

ارے بھئی یہ کیا لے آئیں؟؟؟

وہ سوالیہ نگاہوں سے دیکھتے بولا۔۔۔

"یہ میری طرف سے آپ کیلئے اور۔۔۔"

تھوڑا قریب ہوئی۔۔۔

"بھابھی کیلئے گفٹ ہے۔۔۔"

گفٹ وہ کس لئے؟؟؟

شایان نے اپنے والابگ تھام کر پوچھا؛

کیا مطلب کس لیے کیا میں آپ کو گفٹ نہیں دے سکتی؟؟؟

زینب نے سوال پہ سوال داغا۔۔۔

کہیں یہ اسکا لرشپ پر جانے کی رشوت تو نہیں؟؟؟

شایان کہ ٹھیک اندازے پر گڑ بڑاگئی۔۔۔

"ہاں ہے تو بھائی پلیز مجھے جانے دیں آپ کو پتا ہے میری فرینڈ بھی جا رہی ہے اس کے پیرنٹس

نے اجازت بھی دے دی۔۔۔۔"

وہ التجائی انداز میں بولی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے چلی جاو لیکن میری ایک شرط ہے۔۔۔؟؟؟

شایان نے بھرپور سنجیدگی سے کہا؛

"اوہ تھینک یو سوچ بھائی مجھے آپ کی ساری شرطیں منظور ہیں۔۔۔"

وہ خوشی کے مارے چہکی۔۔۔۔

سن تو لو پہلے کیا پتا تمہیں اعتراض ہو؟؟؟

شایان کشمکش کا شکار تھا کیوں کہ اب وہ اتنی بڑی ہو چکی تھی کہ اقرار اور انکار کر سکے۔۔ اور

شایان

اس کے انکار کی پوزیشن میں نہیں تھا۔

آپ بھائی ہیں یا نہیں؟؟؟

کمر پہ ہاتھ رکھے بولی۔۔

"ہاں ہوں۔۔"

"تو پھر میں کیسے آپ کی کوئی بات رد کر سکتی ہوں۔۔۔ ابو کے بعد آپ ہی میرے فادر ہیں ماں

کا پیار تو دیکھا نہیں ماں اور باپ دونوں آپ ہیں زینب کی کل کائنات اس لئے زینب اپنے بھائی کو

انکار کر ہی نہیں سکتی۔۔۔"

شایان نے فرط جزبات سے اسے سینے سے لگایا۔۔۔

"زینب میں چاہتا ہوں آپ لندن جانے سے پہلے سعد سے نکاح کر لو۔۔۔"

زینب نے حیرانگی سے اسے دیکھا؛

کیا واقعی یہ بات اس کے بھائی نے کی تھی؟؟؟

وہنا سمجھی کی کیفیت میں مبتلا تھی تبھی گل کو آتے دیکھ سنبھل کر شایان سے بولی۔۔

"بھائی یہ آپ خود انھیں دے دیئے گا۔"

وہ اسے شاپنگ بیگ پکڑانے لگی۔۔

"نہیں خود جا کر دو آپ لائی ہونہ۔"

شایان کے صفاچٹ انداز پر منہ بسور کر بولی۔۔

کیا آپ چاہتے ہیں کہ صبح مجھے ڈانٹ پڑے۔۔؟

گل اتنی صبح زینب کی موجودگی پر حیران ضرور ہوئی لیکن ظاہر کئے بنا کمرے سے نکلنے لگی۔۔

زرینہ زینب کچھ کہنا چاہ رہی ہے آپ سے؟؟

شایان کے مخاطب کرنے پر وہ تھم کر مڑی۔۔

شایان نے زینب کو اشارہ دیا تو ہمت مجتمع کرتی ہوئی خراماں خراماں چل کر اس کے پاس آئی

-----

"وہ میں آپ کیلئے یہ گفٹ لائی تھی بھائی کیلئے بھی لائی ہوں۔۔۔"

وہ جلدی جلدی بول کر خاموش ہو گئی۔۔۔ اسے ڈر تھا کہیں اس دن کی طرح آج بھی گل اسے جھڑک نہ دے۔۔۔۔۔

"شکر یہ زینب لیکن اس کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔"

وہ اس سے بیگ لیتی خوش دلی سے بولی۔۔۔

وہ خواہ مخواہ اپنا غبار اس پر نکال گئی تھی۔۔۔ گزرتے دن کے ساتھ بخوبی اسے یہ احساس ہوا تھا۔۔

زینب حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"زینب میں آپ سے ایسکیوز کرنا چاہتی ہوں اس دن کیلئے بلیومی مجھے غصہ کسی اور پر تھا۔۔۔"

وہ شایان کو گھور کر زینب کو دیکھتی نرمی سے بولی۔۔۔۔۔

گل کا تیزی نگاہ سے دیکھنا شایان کو مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔۔

"کوئی بات نہیں وہ بات تو میں بھول چکی ہوں آپ ایسیوزنہ کریں میں آپ سے بالکل خفا نہیں ہوں۔۔۔"

زینب کی سمجھداری پر گل مسکرا دی۔۔۔۔۔

"تھینکس فور دس۔۔۔"

مگر یہ ہے کس لئے؟؟

"وہ میں اسکا لرشپ پر لندن جانا چاہتی ہوں تو بھائی کو منانے کیلئے لائی تھی۔۔۔"

وہ ازداری سے بولی۔۔۔۔۔

اور میرے لئے کیوں؟؟؟

گل بھی جھک کر اسی کے انداز میں بولی۔۔۔۔

"آپ بھائی کی وائف ہیں اسی خوشی میں۔۔۔"

گل کے کھلتے لب سکڑے تھے۔۔۔

وہ چمکتی آنکھوں سے بول کر اسے گال پر کس کرتی کمرے سے جانے لگی۔۔

"آپ دونوں میرے لئے دعا کریئے گا آج لاسٹ پیپر ہے میرا۔۔۔"

وہ جلدی سے کہتی تیزی سے کمرے سے نکلی کیوں کہ جمال گاڑی کے ہارن پر ہاتھ رکھ کر ہٹانا بھول گیا تھا۔۔

"مجھے سو فیصد یقین تھا تم جا رہے ہو چھوڑنے۔۔"

وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

وہ کیوں؟؟

جمال نے گاڑی پورچ سے نکالتے پیچھے دیکھتے ہوئے پوچھا:

"کیوں کہ تم میں صبر نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے۔"

زینب نے خفگی سے کہا؛

"اب ہر کوئی تمہارے ہونے والے سنیاں کی طرح تھوڑی ہو سکتا ہے۔"

"جمالی سر پھاڑ دوں گی تمہارا سعد کے بارے میں اول فول بولا تو۔"

زینب نے فائل اٹھا کر گویا دھمکایا۔۔۔

"دیکھو ذرا کیسے طوطا چشم لوگ ہیں سنیاں کے آنے پر دوست کو ہی بھول گئے"

توبہ توبہ !!!!!!!

وہ باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگاتا بولا۔۔

زینب کان بند کر کے رجیسٹر کھول بیٹھی۔۔ دہرانے کی غرض سے۔۔۔

زینب کے مہکتے الفاظ اس کے دل کو معطر کر گئے تھے۔ اسے تکلیف ہوتی تھی جب بھی افگن  
کے دھندے کا سوچتی۔۔۔ اس کا بس چلتا نکال لاتی اس مجرمانہ دلدل سے۔۔۔

لیکن وہ کہاں چلنے دیتا تھا بس۔۔۔!!!

بہت ظالم واقع ہوا تھا وہ!!!

تجھے چھوڑ کر جائیں بھی تو جائیں کہاں

تجھ سے جو شروع کی تھی تجھی پر ختم ہوگی دارِ حیات!!!!

"میں زینب اور سعد کا نکاح رکھ رہا ہوں اس جمعہ کو۔۔"

گل کو ساکت کھڑا دیکھ کر اسے بتایا۔۔

یہ پہلی دفعہ تھی جب وہ اس سے اپنے معاملات کا تبادلہ کر رہا تھا۔۔

گل چونک کر سر ہلا گئی۔۔

"آپ آج چار بجے تک ریڈی رہنا مارکیٹ چلیں گے۔۔"

گل تابعداری کا مظاہرہ کرتی سر ہلا گئی۔۔۔

"تھینکس۔۔۔"

شایان مدہم لہجہ میں کہتا وارڈروب کی جانب آیا

کس لئے؟؟؟

گل نے بے نا سمجھی سے پوچھا:

"زینب کا مان رکھنے کیلئے۔۔۔"

شایان مصروف سے انداز میں بولا۔۔۔

"میں اتنی بھی بری نہیں ہوں اس رات میں اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔۔۔"

گل نے اس کے تھینکس کو طنز سے مترادف کیا۔۔۔

"جانتا ہوں۔۔۔"

شایان رک کر پر یقین لہجے میں بولا۔۔۔

کیسے؟؟؟

گل اس کو اس کے یقین پر حیرت ہوئی۔۔۔

گل کے معصوم سوال پر مسکرا دیا۔۔۔

"تمہارے بارے میں وہ بھی جانتا ہوں جو تم بھی نہیں جانتیں۔۔۔"

وہ پراسرار سا کہتا و اش روم میں جا گھسا۔۔۔

یہ کیا جانتا ہے میرے بارے میں؟؟

وہ خود سے پوچھتی الجھن کا شکار ہونے لگی۔۔۔۔

"عجیب ہی کوئی بندہ ہے آج تک اپنے مزاج کا تو پتا چلنے نہ دیا اور میرے بارے میں پی ایچ ڈی

کر رکھی ہے۔۔۔"

وہ بڑبڑاتی کمرے سے نکل گئی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سراسر کارویہ اکھڑا اکھڑا سا تھا جبکہ سسر صاحب نے خوش دلی دکھائی تھی دو جیٹھ ہی ساتھ آئے تھے ان کے بیوی بچے وہیں اپنے میکہ چلے گئے تھے۔۔۔

آج سارا دن ایک پاؤں پہ کھڑی اپنی نگرانی میں صاف صفائی اور پھر کئی اقسام کی ڈشز تیار کروائیں تھیں اس نے۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی کہ انھیں اس سے کسی بھی قسم کا گلہ ہو۔۔۔۔۔

انگ انگ درد کر رہا تھا وہ جو ہل کر پانی تک نہیں پیتی تھی یہ اتنا سا کام بھی نازک اندام علیشہ کو گراں گزر رہا تھا۔۔

کیا جادو کیا ہے تم نے میرے بیٹے پر کہ اس نے اپنے ماں باپ سے بھی پوچھنا گوارا نہ کیا؟؟؟  
 ساس صاحبہ کا کٹیلہ لہجہ اسے حیرت میں مبتلا کر گیا۔۔۔

جی؟؟؟۔۔

وہ نہ سمجھی سے بولی۔۔۔۔

کیا جی ہاں؟؟

"تم جیسی چلتر باز لڑکیوں سے بخوبی واقف ہوں۔۔۔ یہ ادائیں میرے سامنے نہ دکھاؤ میں ان  
 کے چنگل میں پھنسنے والی نہیں۔۔۔۔"

ناگن کی سی پھنکار تھی ان کے لفظوں میں علیشہ کا وجود زہر سے نیلوں نیل ہو گیا۔۔۔

وہ دھندلی نگاہوں سے انھیں دیکھنے لگی۔۔۔۔

وہ کہیں سے باہر ملک کی آزاد خیال نہ لگیں۔۔۔۔۔

"یاد رکھنا محبت کا جو بھوت تم نے میرے بیٹے کے سر پہ سوار کیا ہے وہ چار ہفتوں میں اتر جائے گا اور تب میری بھانجی ہی میرے بیٹے کی بیوی بنے گی۔۔۔۔"

بنالک چھپکائے وہ ان کے منہ سے اپنی آنے والی زندگی کا فیصلہ سن کر دنگ رہ گئی۔۔۔

لیکن میں نے تو کچھ نہیں کیا آپ ایسا کیوں کہہ رہیں ہیں؟؟؟

وہ لرزتی آواز میں گویا ہوئی۔۔۔

"کچھ نہیں کیا تم نے؟؟؟ ارے اپنے باپ کی عزت اچھالی ہے تم نے۔۔۔ جب تم نے اُن کی تربیت کا لحاظ نہیں رکھا تو کیا خاک میرے بیٹے کی وفادار بن کر رہو گی۔۔۔"

وہ جو اپنے اور علیشہ کے مشترکہ روم کی جانب جانب جا رہا تھا نا محسوس انداز میں دیوار کی آؤٹ میں چھپ کر باآسانی ان کی باتیں سننے لگا۔۔۔۔۔

علیشہ کی رونے کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تو رہا نہ گیا۔۔۔

"مام آپ ایسے کیسے کہہ سکتیں ہیں یہ آپ کی بہو ہے میری بیوی۔۔۔"

دردانہ بیٹے کی اچانک موجودگی پر گھبرا گئیں۔۔ لیکن جلد ہی اپنے آپ کو سنبھال بھی لیا۔۔

ہاں صحیح کہہ رہے ہو اپنا ہی کھوٹا مضبوط نہ ہوں تو اوروں سے کیسا گلہ۔!!

"شہی سے جو کمٹمنٹ کی تھی وہ بھی بھول گئے تم اسی لئے یہاں آئے تھے کہ اپنی من مانی کرو۔۔"

"مام پلیز لیو دس ٹاپک۔۔"

وہ جھنجھلا کر ٹوکتا علیشہ کو اپنے ساتھ لے آیا۔۔

کمرے میں آتے ہی وہ کھل کر رونے لگی۔۔

معاذ اس کے اس طرح رونے پر گھبرا سا گیا۔۔۔

"علیش میری جان، میری زندگی، مائے لوپلیز ریٹی سوری مام کی طرف سے میں سوری کرتا

ہوں۔۔۔۔"

وہ اس کا نمکین پانی سے تر چہرہ ہاتھوں میں تھام کر بولا۔۔۔۔

"میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا تھا آنٹی سے۔۔"

"ہاں میں جانتا ہوں وہ اچانک میری شادی کی خبر سن کر شاکڈ میں ہیں یہ ہی وجہ ہے کہ وہ اتنی جلدی پاکستان واپس آ گئیں۔"

آج تو پہلا دن ہے معاذ جب آپ یونی جائیں گے تو میں کیسے رہوں گی؟؟؟  
علیشبہ کے خدشات اپنی جگہ ٹھیک تھے زبان کی تیز تھیں معاذ کی ماں۔۔

"علیش میری مام انسان ہی ہیں میں نے کہانا وہ شاکڈ میں ہیں گزرتے دن کے ساتھ خود ہی

ٹھیک ہو جائیں گی بس تم صبر اور برداشت سے کام لینا۔۔"

علیشبہ نے شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

"او کے میں مام کو سمجھا دوں گا بس اب جاؤ منہ دھو کر آؤ نیچے سب کھانے کیلئے ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔"

معاذ نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا:

کیا ہم اپنے روم میں نہیں کھا سکتے؟؟؟

"نہیں قطعی نہیں وہ ہمارے لئے آئے ہیں کیا اچھا لگے گا کہ ہم کمرے میں بند ہو جائیں۔۔۔"

معاذ کے سختی سے کہنے پر وہ لب بھیج گئی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ خواب تھا بکھر گیا، خیال تھا ملا نہیں،

دل کو میرے کیا ہوا، یہ کیوں بچھاپتا نہیں!!!

کل رات غصہ میں کیا جانے والا عمل دن کے اجالے میں پچھتاؤ ابن کراس کے ضمیر کو کچوکے

لگا رہا تھا۔۔۔۔۔

اٹیچ واش روم سے پانی گرنے کی آواز سے آئی تو بے اختیار خالی بیڈ پر نگاہ گئی۔۔۔

وہ جانے انجانے میں اسے ذہنی و جسمانی ازیت سے دوچار کرا گیا تھا۔۔۔

کلک کی آواز پر اس نے گردن اونچی کر کے دیکھا۔۔

نکھر نکھرا سا وجود، بے رونق چہرہ مسلسل روچکنے سے آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔

شہریار کو یک دم اپنے آپ پر طیش اٹھا اور زوردار مکہ دیوار پر مارا۔۔۔۔

عشبہ جو اسے نظر انداز کر کے ڈریسنگ ٹیبل کی جانب جا رہی تھی اس کی اچانک حرکت پر بھاگ کر اس کی جانب آئی۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہیں خود کو کیوں تکلیف دے رہے ہیں؟؟؟

چہرے پر رقم درد دیکھ کر شہریار حیرت کے سمندر میں غوطے لگانے لگا۔۔

چوٹ اسے لگی تھی تو درد عشبہ کو کیوں ہوا؟؟؟

عشبہ ہاتھ کی پشت کو سہلانے لگی جو انگلیوں کی ہڈی کی جانب سے ہلکی ہلکی سرخ ہورنے لگی تھی

---

تم سچ میں مجھ سے محبت کرتی ہو؟؟؟؟؟

عشبہ نے اس کے سوال پر ہاتھ کھینچ لئے اور اٹھ کر جانے لگی۔۔۔

تبھی شہریار نے اس کی کلائی تھام کر اسے جانے سے روکا۔۔۔

جواب دو عشبہ مجھے تمہارا جواب جاننا ہے؟؟؟؟

عشبہ نے گردن موڑ کر اسے شکایتی نگاہوں سے دیکھا؛

"مجھے آپ کو کسی بھی قسم کا یقین نہیں دلانا۔۔۔"

میں جھوٹی، میری محبت جھوٹی۔۔۔"

عشبه نے درد بھرے لہجے میں کہا؛

لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے اپنی محنت میں پور پور ڈباؤ؟؟؟

شہریار نے اس کے سامنے اکر اس کا دوسرا ہاتھ تھام کر مضبوط لہجے میں کہا؛

عشبه کی حیرانگی دیدنی تھی۔۔۔

وہ گل کی محبت سے دستبراد ہو کر اس کی محبت پانا چاہتا ہے!!!!

"تمہارا حیران ہونا ٹھیک ہے لیکن میں اب سیراب کو چھوڑ کر سمندر سے لو لگانا چاہتا ہوں۔۔۔"

میرے لئے اس سمندر تک جانے کا راستہ صرف تم ہو عشبه۔۔۔"

عشبہ بے یقینی سے اس کے الفاظوں پر غور کر رہی تھی یہ سب شہریار کہہ رہا تھا۔۔۔۔  
انکھوں میں نمی تیرنے لگی تو عشبہ نے پلکیں جھپک کر انکھوں کو نمی سے صاف کرنا چاہا۔۔۔۔

کیا یہ آپ جذبات کے بہاؤ میں بہہ کر یہ سب کہہ رہے ہیں؟؟؟  
عشبہ اس کے اچانک اقرار کو جذبات سے متعارف کروا رہی تھی اور ایسا ہونا ممکن بھی تھا جو کل  
تک گل کی محبت کے دام بھرتا تھا محض ایک رات کی قریبی سے اسے محبت ہو گئی تھی۔۔۔۔

شہریار اس کی بات کا مطلب سمجھ کر خاموش ہو گیا۔۔۔۔  
وہ جو بات کا مطلب اخذ کر رہی تھی وہ سراسر غلط تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب کیوں خاموش ہو گئے میں نے صحیح کیا اسی لئے؟؟  
نہیں تم نے بالکل سچ نہیں کہا۔۔۔۔

"حیرت ہے مجھے تم ساتھ رہنے کے باوجود میرے لہرے پن کونہ سمجھ سکیں۔۔۔"

شہریار کا چہرہ ایک دم سپاٹ ہو گیا۔۔۔۔

پھر سچ کیا ہے شہریار؟؟؟

عشبہ نے بغور اس کا چہرہ دیکھ کر استفسار کیا۔۔۔

"وہ ہی جو میں نے کہا ہے وہ ہی سچ ہے اور وہ ہی میں چاہتا ہوں"

تم کیا چاہتی ہو؟؟؟

عشبہ نے لمبی سانس کھینچی۔۔۔۔

"میں تو صرف آپ کو چاہتی ہوں۔۔۔"

"شہریار کو یقین آ رہا تھا اس کی محبت پر شاید یہ محبت ہوتی ہی ایسی ہے محبوب سنگ دل ہونے

کے باوجود محبوب ہی رہتا ہے۔۔۔"

ہم حویلی کب جائیں گے؟؟؟

عشبہ اس کی طویل خاموشی پر پوچھنے لگی۔۔۔

"فلحال تو میرا وہاں جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔۔ تم اب اسی اپارٹمنٹ کو اپنا سسرال سمجھ لو

تمہارا سوٹ کیس میں ڈائیور سے منگوا لوں گا۔۔۔"

شہریار کے تفصیل سے بتانے پر عشبہ اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔

وہ خود بھی یہ ہی چاہتی تھی کہ شہریار اور وہ ایک ساتھ وقت گزاریں۔۔۔۔

قسمت اسے نایاب موقع فراہم کر رہی تھی جس کی تلاش میں اسے سال ہو گیا تھا تو وہ کیسے ہاتھ

سے جانے دیتی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"میرا خیال ہے ہمیں سعد اور زینب کو اکیلے بھیج دینا چاہیے تھا نکاح ان دونوں کا ہے۔۔۔"

گل کی بات پر چونک کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

وہ چاروں اس وقت مہنگے ترین مال میں شاپنگ کرنے آئے تھے زینب کو سعد نے اسکول سے  
پک کر لیا تھا۔۔۔

کیوں آپ کو اپنے لئے کچھ نہیں لینا؟؟؟

شایان نے سعد کو میسج لکھتے مصروف سے انداز میں کہا؛

"آج صبح جو سوٹ دے کر گئی ہے وہ کافی کام والا ہے وہ ہی زیب تن کر لوں گی۔۔"

اتنے میں طوطا مینا کی جوڑی ان کے قریب آئی۔۔۔

"بھابھی وہ والی شاپ میں چلتے ہیں وہاں ہر طرح کی ایمبرائیڈری ہے۔۔۔"

زینب اس کا ہاتھ پکڑ کر قدرے کونے والی شاپ کی جانب اشارہ کرتی بولی جو اسی مال کا ہی حصہ  
تھی۔۔۔۔

گل نے شایان کی جانب دیکھا تو اسے شانے اچکا دیئے۔۔۔ جبکہ زینب اسے لئے اگے بڑھ  
گئی۔۔۔۔

نانا کرتے ہوئے بھی زینب نے زبردستی کر کے گل کو چار سوٹ دلوائے تھے۔۔۔۔

اور خود نے ایک برائیدل ڈریس سعد کی پسند سے لیا تھا۔۔۔

شایان کا موبائل تھر تھرایا تو وہ ایک جانب ہو کر کال سننے لگا۔۔

سعد اپنی شیر وانی خریدنے کیلئے زینب کو جینٹس شاپ کی طرف لے گیا۔۔۔

"دیکھیں لوگ کیسے دیکھ رہے ہیں آپ نے مجھے یونیفارم تبدیل بھی نہیں کرنے دیا۔۔۔"

زینب اس کے ساتھ چلتی خفگی سے بولی۔۔۔

"ارے وہ تمہیں تھوڑی مجھے دیکھ رہے ہیں آخر کو اتنا ہینڈسم بندہ جو تمہارے ہم قدم ہے

۔۔۔"

سعد کے شوخی سے کہنے پر زینب نے زبان نکالی۔۔۔

ویری فنی!!!

زینب کے کڑھنے پر سعد نے قہقہہ لگایا۔۔۔۔

گل ان دونوں کے جاتے ہی شایان کے برابر میں اکھڑی ہوئی۔۔۔

کال سن کر وہ گل کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

ارے یہ دونوں کہاں گئے؟؟؟

"وہ شیر وانی لینے گئے ہیں وہاں۔۔۔"

گل نے اسی دکان کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

"آوہم وہاں چل کر بیٹھتے ہیں۔۔۔"

شایان نے اس کا ہاتھ تھامتا تو گل کے بدن میں بجلی سی دوڑ گئی۔۔۔

وہ اس کی گرفت کو محسوس کر کے مسکرا دی

کیسا انوکھا مان تھا اس گرفت میں جو انجانے میں اسے سونپ گیا تھا۔۔۔

آدھے گھنٹے بعد سعد کی کال پر اسے بتایا تو وہ بھی وہیں چلا آیا۔۔۔ یک دم ہی اس کی نظر اس

آدمی پر پڑی۔۔۔۔

یہ ایک آنکھوں میں شعلے جلنے لگے۔۔۔

اپنے ساتھ کھڑی گل کو دیکھا جو مسلسل ڈوپٹہ درست کرتی نا محسوس انداز میں اپنا چہرہ چھپا رہی تھی۔۔ اس شخص کی نظروں سے وہ خائف ہو رہی تھی۔۔۔

گل نے اپنا ہاتھ اس کی مضبوط گرفت سے چھٹتا محسوس کیا تو چونک کر اسے دیکھا۔۔۔  
کیا ہوا ہے؟؟؟

اس کا چہرہ سپاٹ تھا گل گھبرا گئی۔۔۔۔

"یہیں رو ایک انچ بھی ہلنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"

سعد نے بھی اس کے پتھر یلہ لہجے پر غور کیا۔۔۔۔

کان کے پاس جھک کر سرد لہجہ میں کہتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس شخص کی جانب آیا جو چند

قدموں کے فاصلے پہ کھڑا ڈھٹائی سے اسے تگے جا رہا تھا۔۔۔

تو جانتا ہے میں کون ہوں؟؟؟

وہ اس کے سر پہ کھڑا پتھر یلہ لہجے میں بولا۔۔۔۔

وہ شخص اس کی سرخ نگاہوں سے گھبرا کر سیدھا ہوا جلد ہی اپنے آپ کو کمپوز کرتا ہوا بولا۔۔۔

"نومسٹر۔۔۔۔"

ہو آریو؟؟؟؟

ابھی بتاتا ہوں۔۔۔!

کہتے ساتھ ہی زوردار پنج اس کے منہ پہ مارا۔۔۔

یو ایڈیٹ آریو کریزی؟؟؟؟؟

دیکھ اب دیکھ تو اسے۔۔۔!

وہ گرجدار لہجے میں کہتا بائیں ٹانگ کا گھٹنہ اس کے پیٹ میں مارا۔۔۔۔

تجھے میں کھڑا نظر نہیں آ رہا تھا جو اپنی ان غلیظ نگاہوں سے میری بیوی کو دیدے پھاڑے دیکھ رہا

تھا۔۔۔!

وہ اسے سنبھلنے کا موقع دیے بغیر اس پر چڑھ دوڑا۔۔۔

ان دونوں کو سڑک پر گھتم گھتا دیکھ آتے جاتے لوگ

رک کر دیکھنے کچھ تو ویڈیو بنا شروع ہو گئے۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے ٹریفک جام ہو گیا۔۔۔

سعد وہیں کھڑا اس کا جنون خاموشی سے دیکھنے لگا۔۔۔ کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ اس کے چھڑانے

پر بھی کوئی فائدہ نہیں ہونے والا تھا۔۔۔

وہ جو وہاں ساکت کھڑی تھی یک دم بھاگ کر اس کے پاس پہنچی۔۔۔

زینب بھی اس کے پیچھے جانے لگی تو سعد نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔۔

چھوڑ دیں اسے مر جائے گا یہ؟؟؟

عقب پر اس کی آواز محسوس کر کے وہ کرنٹ کھا کر سیدھا ہوا۔۔۔

اشتعال انگیز نگاہ درد سے دہرے ہوتے اس شخص پر ڈال کر گل کو اپنے ساتھ کھینچتا پارکنگ

لاٹ کی جانب آیا۔۔۔

میرا ہاتھ چھوڑیں افکن درد ہو رہا ہے؟؟

درد برداشت سے باہر ہو تو کراہتے ہوئے بولی۔۔۔

"منہ بند جب تک میں نہ بولوں آواز نہیں آنی چاہیے۔۔۔"

وہ اس کے ہونٹ پر اپنی انگلی جماتا سے گنگ کر گیا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ پتھر کیلے تاثرات کے ساتھ رش ڈرائیونگ کرتا ٹریفک قوانین کو خاک میں ملاتا تیز رفتار سے گاڑی بھگانے لگا۔۔۔۔

گل سانس روکے کار کی سیٹ کو دونوں ہاتھوں سے جکڑے تمام مسنون دعاؤں کا ورد کرنے لگی

خوف سے چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑنے لگا۔۔۔۔

اندھا دھند گاڑی بھگاتا ایک بانیک والے سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔۔۔

گل کو دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔۔۔

میشن کے باہر لا کر گاڑی کو زوردار بریک لگایا۔۔۔ گل بروقت ڈش بورڈ پر ہاتھ نہ رکھتی تو عین ممکن تھا اس کا سر ٹکرا نا۔۔۔۔

شایان گاڑی کا دروازہ کھول کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا لاونج میں چلا گیا۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں سعد اور زینب کی گاڑی بھی میشن پہنچی۔۔۔ گل کار سے نکل کر اندر جا رہی

تھی رک کر انھیں دیکھنے لگی۔۔۔

"آپ پریشان نہ ہوں میں دیکھتا ہوں اسے۔۔۔"

سعد اس کے ہوا بیاں اڑتے چہرے کو دیکھ تسلی دیتا شایان کے پیچھے گیا۔۔۔

"ہمت دیکھتا تو اس ذلیل کی۔۔۔"

میرے ہوتے ہوئے انکھیں سینک رہا تھا یہ اگر نہ ٹوکتی تو دوسری دنیا کا ٹکٹ تو کٹ ہی گیا

تھا۔۔۔"

شایان کے لہجے میں غصہ کا شبہ تک نہ تھا۔۔۔ لیکن پھر سعد اس کے اندر پلنے والی بے چینی سے

بخوبی واقف تھا جو لفظوں سے عیاں ہو رہی تھی۔۔۔

سعد نے اس کا چہرہ دیکھا جو ہلکا سرخی مائل سا تھا۔۔۔

"تجھے اندازہ ہے کہ تیرے پھرنے پر بھا بھی کتنا خوفزدہ ہو گئیں اور زینب کا ہی کچھ خیال کر لیتا

۔۔۔

ابھی تو ہوا کچھ نہیں جب یہ خبر میڈیا والوں کے ہتھے لگے گی پھر دیکھنا تیرے خلاف کتنے ثبوت

ہاتھ لگ جائیں گے ان ٹلوں کے۔۔۔"

شایان نے سکون سے اسے سنا جیسے یہاں بات اس کی نہیں بلکہ کسی دوسرے فرد کی ہو رہی ہو

--

تو مجھے کہہ رہا ہے کہ میں اسے انکھیں سینکنے دیتا!!!!

شایان نے گھور کر دیکھا:

بلکل ایسا نہیں کہہ رہا!!!!

دوسرا طریقہ بھی تھا۔۔۔

شایان نے نحت سے سر جھٹکا اور وہاں سے جانے لگا۔۔۔

اب کہاں جا رہا ہے؟؟؟

سعد کے پوچھنے پر شایان مڑے بنا جواب دیا۔۔

"اگرے میں۔"

"کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے یہیں رک۔۔"

شایان نے اس دھونس بھرے انداز پر ابرو اچکائے۔۔۔

اب کیا میں تجھ سے پوچھ کر آوں جاوں؟؟؟

"مجھے پتا ہے تو جا کر بھا بھی کو ڈانٹے گا۔"

سعد اس کے دیکھنے پر گڑ بڑا کر بولا۔۔۔

اور میں اسے کیوں ڈانٹوں گا؟؟

"جتنا غصہ اتارنا تھا اتار لیا اس کو ڈانٹنے کا کیا جواز!!!"

اور وہ ڈر ہی نہ جائے میری ڈانٹ سے۔۔۔"

شایان کا کہنا تھا کہ سعد کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔

شایان نے ناگواری سے اسے دیکھا:

"تو مانتا ہے کہ بھابھی تجھ سے ڈرتی نہیں بلکہ ڈرا کر رکھتی ہیں۔۔۔"

شروع ہو گئی تیری بکو اس شایان نے کسی سے ڈرنا نہیں سیکھا۔۔۔!!

وہ سنجیدگی سے کہہ کر چلا گیا

جبکہ سعد ہنوز مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

زینب گل کو باتوں میں لگائے ہوئے تھی۔۔۔

ڈر تو وہ بھی گئی تھی لیکن اپنا خوف چھپانے کا ہنر شایان نے اسے بخوبی سکھایا تھا۔۔۔۔ شایان

سے تربیت پائی تھی تو کمزور کیسے ہو سکتی تھی۔۔۔۔

شایان کمرے میں داخل ہوا تو زینب اپنی شاپنگ لئے کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔

گل نے اس کے تاثرات جانچے لیکن ندارد۔۔۔۔

اس کے چہرے پر دنیا جہان کا سکون رقم تھا جسم کے اعضا بھی نارم حرکت کر رہے تھے

وہ جو سمجھ رہی تھی اس پر چیخے گا چلائے گا غصہ کرے گا۔۔۔

لیکن اسے نارمل دیکھ کر اچھنبے کا شکار ہوئی۔۔۔۔

سالم نکلنے کا ارادہ ہے؟؟؟

شایان بے تلفی سے اس کے نزدیک بیٹھتا چٹکی بجاتے بولا۔

گل نے نظروں کا زاویہ بدلا اور فاصلہ بڑھایا۔۔۔۔

شایان نے اس کے دور ہونے کو واضح محسوس کیا۔۔۔

اتنی نفرت کرتی ہو کہ میرا پاس بیٹھنا بھی تمہیں ناگوار گزرتا ہے؟؟؟؟

شایان نے بڑے عام سے انداز میں یہ بات کہی۔۔۔۔

"تم سے نہیں تمہارے کالے کرتوتوں سے۔۔۔ برے دھندے سے۔۔۔۔"

تو اس کا مطلب تم مجھ سے نفرت نہیں کرتیں؟؟؟؟

شایان کے پوچھنے پر وہ اسے دیکھنے لگی۔۔۔

دادی کہتی ہیں کہ انسان سے نفرت نہیں کرنی چاہیے اس کے برے اعمال کو برا سمجھنا چاہیے۔۔۔ برائی انسان میں نہیں اس کے برے کاموں میں ہوتی ہے۔۔ انسان تو سارے ہی اچھے ہیں۔۔ رب کی مخلوق ہیں اشرف المخلوقات۔۔ اشرف المخلوقات نفرت کی مستحق نہیں ہوتی۔۔۔

بس وہ جو غلط راستہ اختیار کرتی ہے وہ غلط ہوتا ہے۔۔ اسی لئے تو اللہ نے لفظ معافی پر زور دیا ہے کہ جب انسان کو معلوم ہو جائے کہ وہ غلط راہ پر گامزن ہے تو اس راہ کو ترک کر کے سیدھی اور سچی راہ کو اپنائے۔۔۔"

اس کے لفظوں کی گہرائی شایان کو جنجھوڑنے لگی۔۔۔

"تو وہ ایک غلط راہ پر ہے۔۔۔"

"میں جانتا ہوں جرائم کی دنیا میں لیا جانے والا نام شایان کا بھی ہے میں کیا پوری دنیا جانتی

ہے۔۔۔

لیکن میں اس دنیا سے نکلنا نہیں چاہتا۔۔۔"

گل نے اس کے لہجے پر غور کیا شاید کوئی ایک عاد لفظ لڑکھڑایا شکست خوردہ سا ہو۔۔۔

لیکن وہ غلط کو غلط کہہ کر بھی اس سے چھٹکارا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

"لیکن میں تمہیں اس دلدل میں دھسنے نہیں دے سکتی میں کیسے دیکھ لوں تمہیں کھائی میں

گرتا ہوا۔۔۔۔"

گل کے بے اختیار کہنے پر شایان چونکا۔۔۔

وہ محض ہمدردی تو نہیں تھی کوئی توجذبہ تھا جو اسے یہ سب بولنے پر اکسا گیا تھا۔۔۔

تو چھوڑ دو مجھے ؟؟؟؟

شایان نے اس کا اگلا جواب سننے کیلئے جان بوجھ کر یہ بات کہی تھی۔۔۔۔

تمہارے لئے رشتے ناٹے کوئی معنی نہیں رکھتے اس لئے باآسانی تم یہ کہہ گئے میں عورت ہوں

طلاق کا داغ سجائے کہاں تک اپنے لئے لڑوں گی۔۔۔!!!

شایان نے لمبی سانس کھنچی۔۔۔

"ان نام نہاد رشتے ناٹوں نے مجھے کچھ نہیں دیا میرے پاس بھی ان کیلئے کچھ نہیں ہے سوائے

نفرت کے۔۔۔۔"

ضروری نہیں دکھ دینے والا رشتہ صرف افیت ہی دے کچھ رشتے انسان کی روح کو سکون بخشنے

کیلئے بھی جنم پاتے ہیں۔۔۔

گل نے سمجھانے والے انداز میں کہا؛

مجھے اعتبار نہیں اور نہ ہی میں کرنا چاہتا ہوں۔۔۔!!!

قیوم صاحب کا دیا ہوا زخم ابھی تک گہرا ہے اور کوئی دوسرے کسی گھاؤ کی کوئی گنجائش نہیں  
!!!

جسم کے ساتھ روح بھی زہر میں بجھی ہے جو میں ان ہی میں اتاروں گا سکون سے تو میں بھی  
جانے نہیں دوں گا اس دنیا سے۔۔۔۔۔

"اللہ نہ کرے تا یا جان کو کچھ ہو اللہ ان کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔۔۔"

گل نے گہرا کر کہا تو شایان کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ رینگ گئی۔۔۔

دعا مانگو کہ شایان کے بدلے سے بچیں کیوں کہ پھر دوسری سانس بھی نصیب نہیں ہوگی  
تمہارے سو کا لڈ تا یا جان کو۔۔۔

نفرت ہی نفرت تھی اس کے لہجے میں۔۔۔

"تم کیوں میرے تا یا جان کے پیچھے پڑھ گئے ہو تم سے بھی رشتہ ہے ان کا باپ ہیں وہ تمہارے

۔۔۔"

خبردار مجھے ان سے جوڑا۔۔۔۔

وہ جنونی انداز میں گل کا جبراً سختی سے دبوچے لہور رنگ انکھیں گاڑے غرایا۔

"وہ غلیظ انسان صرف ناسور ہے میرے لئے سنا تم نے آئے ندہ اس کی وکالت میرے سامنے

مت کرنا ورنہ تمہارے زبان کاٹ دوں گا۔۔"

تبھی سعد عجلت میں دروازہ کھولتا ہوا کمرے میں آیا۔۔

شایان نے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔۔

گل کا چہرہ چھوڑ کر وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔۔

"میرے ساتھ آ۔۔۔"

انگلیوں کے نشان گل کی تھوڑی پرابھرنے لگے۔۔

کیوں؟؟؟

وہ وہیں بیٹھے بولا۔۔

سعد نے اس کا بازو پکڑ کر اٹھایا اور کھینچتا ہوا کمرے سے باہر لایا۔۔۔

گل سعد کا بدلہ انداز دیکھ کر نم انکھیں رگڑتی دروازے پہ آئی۔۔

"نیچے تیرے سسرال والے آئے ہیں تیری بارات لے جانے۔۔۔"

بڑا فاسٹ نکلا کمینہ مجھے تو لگا ہسپتال جائے گا سیدھا لیکن۔۔۔

چلو حاضری لگوا کر آتا ہوں زرینہ گل اور زینب کو خبر نہیں ہونی چاہیے۔۔۔

"پتا ہے تو مجھے وکیل کو کال کرنے دے۔۔۔ مجھے تو لگ رہا ہے میں کنوارہ ہی مروں گا۔۔۔"

کل ہی تو نکاح تھا اور اب وہ اس کی بیل کروانے کے چکر میں خوار ہوتا۔۔۔

یہ کون سے سسرال جا رہا ہے سعد کس بارے میں بات کر رہا ہے؟؟

وہ خود سے سوال کرتی ان کے دروازے سے دور ہوتے ہی خود بھی دبے قدموں ان کے پیچھے

چلی آئی۔۔۔

کالی وردی میں ملبوس اہلکار اسی کے منتظر لاونج میں کھڑے تھے۔۔۔

"تمہارے خلاف ایف آئی درج ہوئی ہے اس بار تم بچ کر نہیں نکل سکتے شایان۔۔۔"

ایس پی نے شایان کے ہاتھ میں ہتھکڑیاں لگاتے ٹھوس لہجے میں کہا۔۔۔

"ہر بار یہ ہی کہتے ہو۔۔۔ ایک بات بتا ایس پی دررانی تھک نہیں جاتے گھسی پیٹی لائن دس

دفعہ دہراتے ہوئے۔۔۔"

شایان نے اس کا ہاتھ جھٹک کر خود ہتھکڑی کا لوک لگایا۔۔۔

"اس بار آخری بار ہے کیوں کہ جس کو تم نے سرعام مارا پیٹا ہے وہ اپنا بیان قلم بند کروا چکا ہے

اگر وہ بچ بھی گیا تو پھر بھی تمہیں سلاخوں کے پیچھے رہنا پڑے گا۔۔۔"

"رستے میں اپنی ناکامی کی بھڑاس نکال لینا یہ میرا گھر ہے تمہارا پنک پوائنٹ نہیں۔۔۔"

شایان نے ناگواری سے کہا۔۔۔۔

اس نے کچھ نہیں کیا آپ کہاں لے جا رہے ہیں؟؟؟؟

گل کی عقب سے آتی آواز پر اس نے مٹھیاں بھینچیں۔۔۔

ایس پی دررانی نے معنی خیزی سے شایان کو دیکھا۔۔۔

دررانی میں چل رہا ہوں نہ تم کیوں رک گئے پھر؟؟؟

شایان نے اس کا چہرہ پکڑ کر دروازے کی جانب کیا۔۔۔

مطلب واضح تھا اپنی گندی نظریں قابو میں رکھے۔۔۔۔

چلتے ہیں چلتے ہیں ذرا ان محترمہ کی بھی تو سنتے جائیں۔۔۔ ویسے عجیب بات نہیں ایک کریمنل

جس کے کرتوت بچہ بچہ جانتا ہے اس کی حمایت لینے والی کون محترمہ ہیں۔۔۔۔۔۔

اندر جاوا!!!

شایان نے غرا کر گل کو دیکھا؛

نہیں میں کیوں جاؤں اندر۔۔۔۔۔ تم انھیں بتاتے کیوں نہیں کہ اس سب میں تمہارا کوئی

قصور نہیں تھا۔۔۔۔۔

"اوائے چلامت۔۔۔"

ایس پی نے کان کھجاتے ناگواری سے کہا؛

سعد بوکھلاتا وہاں آیا یقیناً شایان کی آواز اس تک پہنچ گئی تھی۔۔

"کہاں مرے ہوئے تھے تم لے کر جاؤ اسے اندر۔۔"

شایان نے بے دریغ کھری کھری سنائی تو وہ گل کی جانب آیا۔۔

شایان نے دررانی کو دیکھا جو کمینہ پن کی حدوں پر اتر آیا تھا۔۔ گل کو ٹک مکی باندھے غلیظ

نظروں سے دیکھے چلے جا رہا تھا۔۔۔

شایان ہتھکڑی میں قید ہاتھ کھینچتا ہوا چلنے لگا۔۔ ایسا کرنے سے ہاتھ کی گرفت ڈھیلی پڑی تو

دررانی کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔۔۔

اوائے رک۔۔۔

وہ شایان کے پیچھے لپکا جو مینشن عبور کر گیا تھا۔۔۔

دررانی نے پورچ میں پہنچ کر اسے دیکھ جو موبائل میں فرصت سے بیٹھا ہوا تھا۔۔

بڑا ہی کوئی کمینہ انسان ہے۔۔۔

ویسے کیا چکر ہے، مممم؟؟

شایان کو جس بات کا ڈر تھا وہ ہی ہوا۔۔۔ گل اور زینب کی ہوا تک اس نے کسی کو نہیں لگنے دی

تھی اور اب وہ دررانی کے علم میں اچکی تھی۔۔۔۔

"جو کام کرنے آئے ہو وہ کر دو دررانی ورنہ میں جو نہیں کرنا چاہتا وہ کر گزروں گا۔۔۔"

شایان کا لہجہ پتھر یلہ تھا۔۔۔ دررانی اس کی بات کا مطلب سمجھ کر سنجیدہ ہوا۔

"اوائے چلو بیٹھو اب تم سب کو دعوت نامہ بھیجوں۔۔۔"

وہ اہلکاروں پر بگڑتا فرنٹ سیٹھ پر آ بیٹھا۔۔۔۔۔

"بھابھی آپ کو ان کے سامنے نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔۔"

سعد کے لہجہ میں پریشانی واضح تھی۔۔۔

"کیا مطلب ہے تمہارا وہ شایان کو لے جا رہے تھے تم ہوتے تو تم بھی یہ ہی کرتے جو میں نے

کیا۔۔۔"

"آپ نہیں جانتیں ان گدھوں کو خیر میں اسکی بیل کروانے جا رہا ہوں اکرام آتا ہوگا۔"

وہ اس وقت اسے کچھ بھی سمجھانے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔۔۔ اسے فکر بیل کی نہیں تھی وہ تو ہو ہی جانی تھی پریشانی تو اس بات کی تھی کہ گل ان کی نظروں میں آگئی تھی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بہت تربیت تربیت کا ڈھول پیٹ رہے تھے نہ سن لیں اب اپنے کانوں سے کیسے سرعام اسے لہو لہان کر رہا ہے آپ کا سپوت۔۔۔"

قیوم ہمدان کو فیکٹری سے آئی گھر آئے دیری بھی نہ ہوئی تھی کہ دیوار نصب ایل ائی ڈی پر چلتی ہیڈلائنز کو وہ ایکسچینج چینج کر بیان کر رہا تھا۔۔۔

"ٹھنڈی سڑک پر بڑا واضح دیکھا جاسکتا ہے کریمنل شایان جس کے خلاف آج تک کوئی ثبوت کوئی گواہ نہیں ملا جو اس کے جرم کا پردہ فاش کر سکے۔۔۔"

دین دھاڑے غریب شہری پر کیسا قہر برپا کر رہا ہے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے کہاں ہے شہر کی پولیس؟؟

"کب تک اندھیر نگری مچی رہے گی کوئی پرسان حال نہیں ہے لاوارث شہر کے لاوارث

شہریوں کا۔۔۔"

"بند کرو اسے۔ تمہارے پاس اور کوئی کام نہیں جب دیکھو اس کے آگے بیٹھی رہتی ہو"

قیوم ہمدان نے غصہ ضبط کرتے کہا۔۔۔

"میرے ٹی وی بند کرنے سے پریس والوں کے منہ بند نہیں ہو جائیں گے۔۔۔"

"تمہارا بس تو مجھ غریب پر چلتا ہے روک جو نہیں سکتے اپنے غنڈے بیٹے کو۔۔۔"

نفرت بھرا ہجہ قیوم کو طیش دلا گیا۔۔۔

"اس کی فکر میں تمہیں ہلکان ہونے کی ضرورت نہیں وہ اپنے اچھے اور برے کا خود زمہ دار ہے

تم اپنے لاڈلے کی خبر لو آج تیسرا دن ہے اسے۔

پوچھو اپنی اولاد سے کہاں لے کر گیا ہے عشبہ کو رضیا پریشان ہو رہی ہے۔۔۔"

"بتا چکا ہے وہ مجھے کمپنی کی طرف سے آوٹ آف سٹی جا رہا تھا تو اپنی بیوی کو بھی ساتھ لے گیا

۔۔۔"

تہینہ نے اطمینان سے بتایا تو قیوم ہمدان سر جھٹک کر چلے گئے۔۔۔

زندگی گزر گئی لیکن آدھے سر کا درد نہ گیا۔۔۔

میری کم ہمتی نے تمہیں کیا بنا دیا شیر انگن۔۔۔۔!!!!

شایان کے بارے میں چلتی خبر پر وہ دل ہارے بیٹھے تھے۔۔۔

میرے گناہوں کا کفارہ اب وہ بچی گل بھی بھگت رہی ہوگی۔۔۔۔۔

"میں ایک دفعہ اور اس کے پاس جاؤں گا باپ ہوں کب تک مجھ سے منہ موڑے رکھے گا

۔۔۔"

انگھوٹھا اور انگلی کی مدد سے پیشانی رگڑتے ہوئے بڑبڑائے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بیان لکھواتے وقت تجھے بڑی چربی چڑھی تھی!!!

اکرام نے اس کی ڈرپ لگی بینڈیج کھینچی۔

آااااااا کون ہو؟؟؟؟۔

اکرام نے جلدی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

"یہ تیرے لئے جاننا ضروری نہیں ہے۔۔ جس کی تو نے ایف آئی ار کٹوائی ہے اس کے بارے

میں معلومات کر لیتا تو اب جو تیرے ساتھ ہو گا وہ نہ ہوتا۔"

کہتے ساتھ ہی اکرام نے زوردار مکہ اس کے پیٹ میں مارا۔۔۔۔

اس کے منہ پہ جمے دوسرے ہاتھ پر دباو بڑھایا۔۔۔

گھوٹی ہوئی چیخ سن کر اکرام نے سفاکی سے دیکھا۔۔

"اب میری بات غور سے سن۔۔۔!!"

میں دررانی کو کال کر رہا ہوں اور تو اس سے کہے گا کہ غلطی میری تھی میں ہی اس کی بیوی کو اپنی

گندی نگاہوں سے گھور رہا تھا۔ میں اپنی کمپلین واپس لیتا ہوں۔۔۔"

اکرام نے اس کے گال پر لگے زخم پر ضرب لگائی۔۔ وہ کراہتے ہوئے سر اثبات میں ہلانے لگا

-----

اگر پہلے ہی سمجھداری سے کام لے لیتا تو یہ پریشانی نہ اٹھانی پڑتی۔۔

اکرام جاتے جاتے مڑا۔۔۔

"جس طرح اپنے گھر کی عورتوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہو دوسرے کی عورت بھی اسی

عزت کی حق دار ہے سرعام یوں کسی کی بہن، بیٹیوں کو دیکھنا بے غیرت مردوں کی نشانی ہے

۔۔۔"

لفظوں کا طمانچہ اس کے منہ پہ مارتا کمرے سے نکل کر ہسپتال کی راہداری عبور کر گیا۔۔

وہ دررانی کی ٹیبل پر بیٹھا ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے شاہانہ انداز میں بیٹھا دررانی کے چہرے کے

اتار چڑھاؤ کو دیکھتا محذوذ ہو رہا تھا۔

"سر آپ کو شدید غلط فہمی ہوئی ہے میں نے خود اس سے اپنے سامنے بیان ریکارڈ کروایا ہے۔"

میرے ساتھ سب اسپیکر افتخار بھی موجود تھا بے شک آپ اس سے پوچھ لیں۔۔۔۔"

دررانی سرخ منہ سے ٹیبل پر رکھی گھنٹی بجانے لگا۔

یس سر!!!

افتخار گھنٹی کی آواز سن کر بھاگا چلا آیا۔۔۔۔

"ایس ایچ اولائن پر ہیں۔۔۔۔"

دررانی نے کریڈل اس کی جانب بڑھایا۔

سلام سر!!!

یس سر!!

نوسر!!

پہلا وار اس کی جانب سے تھا!!!

جی سر!!!

سلام سر!!

وہ سیلوٹ دیتا ٹیبل پر کریڈل رکھ کر ایک جگہ اکھڑا ہوا۔۔۔

دررانی کا چہرہ بھاپ اڑانے لگا۔۔۔

بات کے اختتام پر دررانی نے قہر برساتی نگاہوں سے افتخار کو دیکھا؛

حرام خور کتنے میں بیکہ ہے تو؟

دررانی نے زوردار جھانپڑا اس کے منہ پہ رسید کیا۔۔۔

دررانی اپنے عہدے کا ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ تمہیں یہاں کہ اہلکاروں پر تشدد کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔۔۔

جن کی چاکری تم کر رہے ہو ان کے تلوے چاٹتے ہوئے تمہاری غیرت نہیں جاگتی

!!!!!!!

"آئندہ میرے گھر مجھے ہتھکڑی لگانے آؤ تو پکے ثبوتوں کے ساتھ آنا۔۔۔"

وہ کہتا ہوا اس کے قریب اکھڑا ہوا۔۔۔

بائیں ٹانگ کا گھٹنہ موڑ کر اس کے پیٹ میں زوردار طریقے سے مارا۔۔۔

"وہ اچانک حملے پر سنبھل نہ پایا اور پیچھے جا گرا۔۔۔"

یہ وار تمہیں ہمیشہ یاد رہے گا پھر کسی کی بیوی کو نظر اٹھا کر دیکھو تو یہ لے عزتی ضرور یاد کر لینا۔۔۔"

وہ لہورنگ انکھیں زمین پر گرے وجود پر ڈال کر وہاں سے نکل آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
سعد پولیس اسٹیشن کے باہر کھڑا اسی کا ویٹ کر رہا تھا اسے آتا دیکھ ڈرا یونگ سیٹ پر  
آبیٹھا۔۔۔۔۔

پچھلی سیٹ پر بیٹھے وکیل نے بھی خاموش رہنے میں ہی عافیت جانی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"مہارانی اپنے کام خود سے انجام دو ان ملازموں کے پاس کرنے کہ بہت سے کام ہیں۔۔۔"

وہ معاذ اور اپنے میلے کپڑے ملازمہ سے دھلوانے کا کہہ رہی تھی کہ ساس صاحبہ آدھم  
کیں۔۔۔۔۔

"لیکن یہ تو معاذ کی ٹی شرٹ ہیں۔۔۔"

ہاں تو اگر انھیں خود دھولو گی تو ہاتھ ٹوٹ جائیں گے تمہارے؟؟؟

علیشبہ ملازمہ کی موجودگی میں ساس کا ہتک امیز رویہ اسے شرمندگی میں مبتلا کر گیا۔۔۔

"جاورانو جا کر میرے کپڑے پر یس کرو۔۔"

وہ علیشہ کو سنا کر ملازمہ کو حکم دیتے بولیں۔۔۔

"اور تم لڑکی یہاں رہنا ہے تو پاتھ پیر چلانا سیکھو لاڈلی ہوگی اپنے گھر کی شادی شدہ عورت پر

بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انھیں پورا کرو۔۔۔

کپڑے دھونے کہ بعد روٹیاں پکا دینا کھانا شیف بنا چکا ہوگا۔۔"

بہت سارے اسنانے کے بعد کام دیتی وہ چلتی بنیں۔۔۔

پچھے علیشہ پریشانی سے سوچنے لگی۔۔۔۔

کپڑے تو جیسے تیسے وہ دھولے گی لیکن روٹی کیسے پکائے گی اسے تو پیڑے بھی بنانے نہیں آتے

۔۔۔

"معاذ سے کہتی ہوں وہ ہی سمجھائیں گے۔۔"

کمرے میں آکر معاذ کو کال لگانے لگی۔۔۔۔

آدھے ایک گھنٹے میں معاذ گھر چلا آیا۔۔ اسے پکارتا کمرے میں آیا تو وہ کپڑے دھوتی نظر

آئی۔۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہو تم؟؟؟؟

"معاذیہ سب تو میں کر لوں گی آپ امی کو سمجھائیں مجھے روٹی بنانی نہیں آتی میں نے کبھی نہیں بنائی آپ جانتے تو ہیں۔۔۔"

وہ اس کے بھگے سراپہ اور صرف کے جھاگ لگے ہاتھوں کو دیکھنے لگا۔۔۔

"تم کپڑے تبدیل کرو میں رانو کو بھیجتا ہوں وہ کر لیگی یہ سب۔۔۔"

معاذ کی بات پر سر ہلا کر وہ ہاتھ دھونے چلی آئی۔۔۔

مام بات سنیں؟؟؟

تم کب آئے یونی سے؟؟؟؟

مام بیڈ پر نیم دراز تھیں معاذ کے پکارنے پر اٹھ بیٹھیں۔۔۔۔۔

مام یہ سب کیا ہے گھر میں اتنے ملازموں کے باوجود آپ علیشہ سے یہ سب کیوں کروا رہی ہیں

؟؟؟؟؟

"اپنے گھر کے کام تو سبھی عورتیں کرتی ہیں تمہاری بیوی آسمان سے اتری ہوئی ہے کیا۔۔۔"

اچھا لیکن بھابھیوں کو تو کبھی میں نے یہ کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟؟؟

"ان کیلئے ان کے شوہروں نے بندوبست کر دیا تھا تم بھی کمانے لگو گے تو کر لینا تب تک اسے

اپنے کام تو کر لینے دو۔۔۔"

اتنا تفرقہ مام۔۔ میں کماتا نہیں ہوں تو آپ علیشہ سے یہ سلوک روار کھیں گی؟؟؟؟

معاذ کے لہجہ میں دکھ تھا۔۔۔۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے معاذ۔۔ جو تمہیں اہمیت حاصل ہے وہ ہی تمہاری بیوی کو بھی ہے

تمہاری مام کو میں سمجھا دوں گا تم اپنا دل برانہ کرو۔۔۔۔"

ڈیڈ کی آواز پر معاذ نے ان کی جانب دیکھا۔۔۔۔

"پھر انہوں نے اس سے کیوں کہا کہ وہ روٹی بنائے۔۔ اسے کھانا پکانا نہیں آتا ڈیڈ۔۔۔"

دردانہ یہ کیا حرکت کی ہے تم نے؟؟

ذاکر صاحب بیوی پر بگڑے۔۔ معاذ غصے میں کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔

"دیکھا آپ نے کتنی میسنی ہے اسے آئے دیر نہیں ہوئی اور سیکھا پڑھا کر بھیج دیا۔۔۔"

دردانہ نے کڑھتے ہوئے کہا؛

"شرم کر لو وہ بھی۔ کسی کی بیٹی ہے۔۔۔"

"ہوں میری تو نہیں نہ اور اگر میری ایسی بیٹی ہفتی تو زندہ دفن کر دوں جس نے اپنے ماں باپ۔ کی

عزت تک کا خیال نہیں کیا۔۔۔۔"

دردانہ نے نحت سے سر جھٹکا۔۔۔

ذاکر صاحب نے افسوس سے سر ہلایا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اکرام اور جمال نے مینشن کا نقشہ بدل دیا تھا۔۔۔ برقی قمقموں سے روشن مینشن کے درودیوار  
جگ مگا رہے تھے۔۔۔

گل زینب کو لے کر پار گئی ہوئی تھی۔۔۔

قریبی محلہ والے آنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔ زینب کی کلاس فیلوز بھی آچکیں تھیں۔۔۔

اکرام اور جمال نے وائٹ کُرتا زیب تن کیا ہوا تھا۔۔۔

اور دونوں انتظام کی دیکھ بھال میں یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہے تھے۔۔۔

سعد کلہ ہاتھ میں لئے شایان کے روم میں آیا۔۔۔

وہ بلیک قمیض شلوار میں ملبوس تمام تر وجاہت لئے کھڑا تھا۔۔۔

"یار شیر و توتیار ہو گیا تو پار لہر چلا جا وہ دونوں انتظار میں بیٹھیں ہیں۔۔۔"

شایان نے نظر بھر کر اسے دیکھا اور ہاتھ سے کلہ لے کر اس کے سر پہ جما یا۔۔۔

آج تجھ سے زیادہ اچھا لگ رہا ہوں نہ؟؟

سعد نے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔

"لیکن مجھے تو ہمیشہ تیرے سامنے کچھ دکھا نہیں"

اسی بات پر اپنے یار کی بات مانے گا؟؟؟

سعد نے مسکا لگایا۔۔۔

کون سی بات؟؟

شایان نے مشکوک نگاہوں سے دیکھا:

"یار اب تو بھابھی پر غصہ نہ کرنا جو بات ہو گئی سو ہو گئی۔۔۔"

"سالے جبھی تو نے اسے میرے مینشن آنے سے پہلے ہی پار لڑ بھیج دیا۔۔۔"

شایان نے اس کے بتیسی نکالنے پر گھورا۔۔۔

"دیکھ آج میری شادی ہے تو میری کوئی بات رد نہیں کر سکتا۔۔۔"

پکا بلیک میلر بن گیا ہے تو!!!

"تیری بہن کا اثر ہے جو مجھ پہ چڑھتا جا رہا ہے۔۔۔"

"بکواس نہ کر چل نیچے سب آچکے ہیں اور میں نے جمال کو بھیج دیا ہے لینے۔۔۔"

شایان نے طائرانہ نگاہ اپنے حلیے پہ ڈالی۔۔۔

"تو پہلے مجھ سے وعدہ کر۔۔۔"

سعد ٹس سے مس نہ ہوا۔۔۔

"نہیں کہہ رہا میرے باپ تیری بھابھی کو کچھ چل اب۔۔۔"

شیر و نے اپنے مخصوص لب و لہجہ میں کہا تو سعد نے مسکرا کر اسے گلے سے لگایا۔۔۔۔۔

تو جو روٹھا تو کون ہنسے گا۔۔۔

تو جو چھوٹا تو کون رہے گا۔۔۔

تو چپ ہے تو یہ ڈر لگتا ہے۔۔۔

اپنا مجھے اب کون کہے گا۔۔۔

۔ تو ہی وجہ۔۔۔

تیرے بنا بے وجہ، بے کار ہوں میں۔۔

تیرا یار ہوں میں۔۔۔

تیرا یار ہوں میں۔۔

شایان اور اکرام کی معیت میں سعدا سیٹج پر آیا تو بوفر سے نکلتی سنگر کی آواز دلوں میں اودھم  
مچانے لگی۔۔۔۔۔

"گانا دیکھ کیسے چن کر لگایا ہے۔۔"

سعد نے آنکھ مار کر شایان سے کہا؛

"جمال کے علاوہ اور کوئی ویلا بندہ ہے۔۔"

اکرام نے اس کی کارستانی سے آگاہ کیا۔۔۔۔۔

گل زینب کو تھامے کمرے میں لے آئی لان میں قاضی صاحب نکاح کیلئے آچکے تھے۔۔

اس کے کمرے میں آتے ہی اس کی سہیلیاں چلی آئیں۔۔۔

"زینب تم تو بہت ہی لکی ہو اتنا ہینڈ سم بندہ تمہارا ہونے جا رہا ہے۔۔"

"ماشاء اللہ بھی کہتے ہیں نظر لگاؤ گی کیا۔۔"

زینب نے اس کے پر شوخ لہجے میں کہنے پر تڑک کر کہا؛

تبھی دستک کی آواز پر گل دروازے کی جانب بڑھی۔۔

اکرام نے قاضی صاحب کی آمد کی اطلاع دی۔۔۔

نکاح ہوتے ہی ہر طرف مبارکباد کا شور اٹھا۔۔۔

"آپی یہاں تو سارے ہی اجنبی ہیں۔۔۔"

"ظاہری سی بات ہے زرین۔۔۔"

آپی وہ آپ کی دوست نظر نہیں آرہی؟؟

اکرام کے انوائٹ کرنے پر وہ آتو گئی ہے لیکن اب وہ خود ہی نجانے کہاں غائب تھا۔

"مجھے خود نہیں پتا میرا خیال ہے ابھی نکاح نہیں ہوا۔۔۔"

"آوہاں چل کر بیٹھتے ہیں۔۔۔"

رابعہ زرین کا ہاتھ تھام کر قدرے کونے والی ٹیبل پر آگئی۔۔۔

پھول نظاروں

مست بہاروں

گاتے پنچیوں

یہ ہیں میری دلہن

تم ان سے ملو

یہ ہیں میری دلہن

تم ان سے ملو

گولڈن کلر کے امتزاج کی میکسی پرنیٹ کا میرون بھاری کام والا ڈوپٹہ سر پہ جما تھا۔۔

ایک طرف سے گل نے اس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا دوسری طرف مہرین جو کہ اس کی بیسٹ فرینڈ تھی اسے تھامے اسٹیج پر لائی۔۔۔۔

سعد کی نگاہیں آب و تاب سے چمکتے چہرے پر اٹک گئیں۔۔۔۔۔

پورپور اس کیلئے سچی سنوری آج اس کے نام کر دی گئی تھی۔۔

"لو بھی سعد بھائی تو ہو گئے لٹو۔۔۔"

جمال کی ہانک پر بمشکل سعد نے اپنی نگاہوں کا ارتقا بدلا۔۔۔۔۔

گل نے ایک سائیڈ پہ کھڑے شایان کو دیکھ۔۔۔

عین اسی وقت شایان نے نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔ نظروں کا یہ تصادم گل کا دل دھڑکا گیا

۔۔۔۔۔

اس نے گھبرا کر چہرہ موڑا۔۔۔

اس کی مغروریت اور سنجیدگی ہی اس کی وجاہت کا شاہکار تھی۔۔۔۔

گل نے دل ہی دل میں اعتراف کیا۔۔۔

اسلام و علیکم !!!

زرین نے اجنبی مردانہ آواز پر سراٹھا کر دیکھا۔۔

"ارے آپ تو وہ ہی ہینڈ سم ہیں نہ جو اس دن کلینک کے باہر کھڑے تھے۔۔۔"

زرین کی پھسلتی زبان پر رابعہ نے اپنا ماتھا پیٹا۔۔

"جی آپ نے صحیح پہچانا۔۔۔"

اکرام کے مسکرا کر کہنے پر رابعہ نے اچھنبے سے دیکھا:

سفید شلوار قمیض میں جاذب نظر لگ رہا تھا۔۔

"دراصل ہم یہاں آپ کی فرینڈ کے نکاح میں آئے ہیں۔۔"

آپ کس رشتے سے ہیں یہاں؟؟

زرین خوش اخلاقی سے بولی۔۔

"میں اسی سہیلی کا بھائی ہوں۔۔ اور بھی قریبی رشتہ ہے آپ سے۔۔۔"

اکرام کی بات پر رابعہ نے گھبرا کر نفی میں اشارہ دیا۔۔۔

کیا مطلب میں سمجھی نہیں؟؟؟

زرین نے نا سمجھی سے کہا۔۔۔

"آئیے میں آپ کو آپ کی فرینڈ سے ملواتا ہوں۔۔۔"

اکرام کہہ کر آگے بڑھ گیا۔۔۔

میرے تو اوپر سے گزر گئی آپ کو سمجھ آیا؟؟؟

"نہیں اور ذرا اپنی زبان کو قابو میں رکھو یہ اجنبی لوگ ہیں۔۔۔"

رابعہ نے ڈپٹ کر کہا تو وہ منہ بنا گئی۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد سبھی اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔۔۔

تو رابعہ اور زرین بھی جانے کیلئے کھڑی ہوئیں۔۔۔

آپ کیسے جائیں گی دونوں اکیلی ہیں؟؟؟

گل نے آدابِ میزبانی نبھاتے ہوئے کہا۔۔۔

سعدان دونوں کو اکرام اور اس کے مابین رشتے سے اگاہ کر چکا تھا۔۔۔

"کیب کروالیں گے کوئی ایشو نہیں ہے۔۔۔"

رابعہ نے سہولت سے انکار کیا۔۔۔

"جمال یہاں آو۔۔۔"

گل نے جمال کو گزرتے دیکھا تو آواز دی۔۔۔

"جی بھابھی۔۔۔"

"جمال ان دونوں کو ذرا گھر ڈراپ کر آو اور اگر آپ

کو مناسب نہیں لگ رہا تو میں ساتھ چلتی ہوں۔۔۔"

وہ بیک وقت دونوں سے مخاطب ہوئی۔۔۔ جمال بچہ تو تھا نہیں جو نہ سمجھتا۔۔۔۔۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔"

رابعہ کی جھجک واضح تھی۔۔۔

"ارے بھابھی آپ کیوں فکر کرتی ہیں ان کے محرم ہی انہیں باحفاظت چھوڑ کر آئیں گے

۔۔۔"

جمال کے کہنے پر گل نے اسے گھورا۔۔

"اچھا سوری آپ یہیں رکے میں آتا ہوں۔۔"

"چلو مسئلہ ہی حل ہو گیا اکرام چھوڑ دے گا آپ دونوں کو۔۔"

گل نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گلاب کی بھیننی بھیننی محصور کن خوشبو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی تو دلفریب مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر رقصاں ہوئی۔۔۔۔

آج تو کوئی بڑا ہی چپ چپ ہے؟؟؟

سعد نے زینب کے کمرے میں قدم رکھا تو اسے آئینے کے آگے کھڑا پایا۔۔۔

زینب نے کاجل اور مسکارے سے سچی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

آپ یہاں؟؟؟

ہاں میں ہی ہوں۔۔۔ کیوں نہیں آسکتا کیا؟؟؟

"نہیں ایسی بات تو نہیں ہے۔۔۔"

لاہنی پلکیں حیا کے بوجھ سے جھکی جھکی جا رہیں تھیں۔۔۔ آج نجانے کیوں اسے سعد سے گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

سعد نے اس کے چوڑیوں اور مہندی سے سب سے ٹھنڈے برف ہاتھ تھامے۔۔۔  
 "یہ تو واقعی بہت بڑی تبدیلی ہے کیا ہی بات ہو مسز سعد اسی طرح میرے سامنے کھڑی ہوں۔"  
 "۔"

وہ اس کی چپ پر مسکاتے لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

"میں کیا بولوں مجھے سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔"

لرزتی آواز پر سعد کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔۔۔

اوہ زینب یار کیا ہو گیا نکاح ہونے کے بعد میں کیا دیوبن گیا جو تم یوں خوف کھا رہی ہو؟؟

وہ اس کی بڑی گول سی نتھ میں لٹکتے موتی کو چھوتا بولا۔۔۔۔۔

زینب انکھیں بند کرتی سمٹ سی گئی۔۔۔

"ابھی۔۔۔ ابھی۔۔۔ رخصتی نہیں ہوئی۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ابھی۔۔۔ ابھی۔۔۔ رخصتی نہیں ہوئی۔۔۔"

تو؟؟؟؟؟

سعد کو اس کا گھبراہٹ یا گھبراہٹ یا سجا سنورا روپ اپنی جانب مائل کر رہا تھا۔۔

تو آپ مجھے ہاتھ کیوں لگا رہے ہیں؟؟؟؟

کیا مطلب جب تک رخصتی نہیں ہوگی میں تمہیں ہاتھ نہیں لگا سکتا؟؟؟؟؟

سعد نے ماتھے پہ بل۔ ڈالے پوچھا۔۔

"جی بلکل ایسا ہی ہے۔۔"

زینب کے دو بدوبولنے پر سعد نے اسے دیکھا۔۔۔۔

ہیں یہ کیا لوجک ہے بھئی!!

سعد کے اچھنبے سے پوچھنے پر زینب نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ ایسا کرنے سے کانوں میں لٹکے

جھمکوں میں آواز پیدا ہوئی۔۔۔۔

"اور یہ بھی یقیناً تمہاری دوست مہرین صاحبہ نے کہا ہوگا۔۔۔۔۔"

زینب نے اس کی بات پر چونک کر دیکھا:

ہاہ آپ کو کیسے پتا؟؟؟

"ایسے اوٹ پٹانگ مشورے وہ ہی دے سکتی ہے مجھے اندازہ تھا۔۔۔"

سعد اسے لئے بیڈ پر آ بیٹھا۔۔۔

سعد آپ یہاں کیوں بیٹھ رہے ہیں؟؟؟

زینب نے گہرا کر کہا؛

تو اور کہاں بیٹھوں؟؟

سعد نے یہاں وہاں گردن گھما کر دیکھا شاید کوئی چیز رکھی ہو۔۔۔!!!

"کہیں نہیں بیٹھیں آپ جائیں نہ جمالی کو خبر لگ گئی تو بہت درگت بنائے گا آپ کا تو وہ لحاظ

کر لیتا ہے لیکن میرا بہت مذاق بنائے گا۔۔۔"

زینب نے پریشانی سے دروازے کی جانب دیکھا؛

سعد نے اس کی چوڑیوں سے سچی مرمی کلائی کھینچی تو وہ کسی ڈال کی طرح اس پر آ جھکی۔۔۔

زینب کا تو مانو دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔۔۔

"میں اس سے کہہ دوں گا میری معصوم سی بیوی کا مذاق میرے سامنے اڑائے۔۔۔"

اس کی بندیا کو چھیڑتا بولا۔۔۔

سعد!!!

زینب نے خفگی سے کہہ کر فاصلہ بڑھایا تو سعد کی حیرت دوچند ہوئی۔۔

"ابھی سے بیویوں والے گن واہ واہ تمہاری یہ دوست تو بڑے کام کی نکلی۔۔۔"

وہ مسلسل اسے تنگ کر رہا تھا اور تنگ کرنے کا پکا پرمٹ اس کے ہاتھ میں تھا۔۔۔

ویسے میں ایک بات سوچ رہا ہوں؟؟؟-

وہ پر سوچ انداز میں بولا۔۔۔

کیا؟؟؟

زینب نے بھی سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

تم میک اپ میں زیادہ حسین لگ رہی ہو یا بغیر میک اپ کے ہی اتنی حسین ہو؟؟؟؟؟

زینب نے اس کی پر شوخ نگاہوں سے نگاہیں ہٹائیں۔۔۔۔

بتاؤ؟؟؟

سعد نے اس کی خاموشی پر اسے بولنے پہ اکسایا۔۔۔۔

آپ کو لگتا ہے؟؟؟

"مجھے تو تم تب بھی اچھی لگتی تھیں جب تمہاری روتے ہوئے ناک بہ رہی ہوتی تھی۔۔۔ لیکن

اتنا جی گردہ نہیں تھا کہ صاف کر دوں جتنا شیر و کا تھا۔۔۔۔"

زینب نے خفگی سے رخ موڑ لیا۔۔۔۔

"وہ بھائی ہیں۔۔۔ بھائی اور شوہروں میں بہت فرق ہوتا ہے۔۔۔"

مجھے یقین نہیں آ رہا میں اسی زینب کے سامنے بیٹھا ہوں۔۔۔!!

سعد کے کہنے پر زینب کی تیوری چڑھی۔۔۔۔

کیوں؟ کیوں یقین نہیں آ رہا؟؟؟؟؟؟

"اتنی سمجھداری والی باتیں جو کرنے لگی ہو۔۔۔"

"وہ تو میں بچپن سے ہی ہوں۔۔۔"

زینب نے تقاخر سے گردن اکڑائی۔۔۔۔

"بلکل مجھ سے زیادہ کسے پتا ہوگا۔۔۔"

کیا مطلب؟؟

"کچھ نہیں۔۔۔"

سعد نے اس کے ایک ایک نقش کو آنکھوں کے ذریعے دل میں اتارا۔۔۔۔

آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟

زینب کو اس کی پر تپش نگاہوں سے اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔

"گھائل کرنے کے سارے ہتھیار لئے بیٹھی ہو شکر کرو صرف دیکھ رہا ہوں۔۔"

اس کا ذومعنی انداز زینب کے سر پر سے گزر گیا۔۔۔۔

"میں چیخ کر لوں یہ ڈوپٹہ بہت بھاری ہے میری گردن درد کرنے لگی ہے۔۔"

"چیخ نہیں ڈوپٹہ اتار دو۔۔۔ لاوبکہ میں نکالتا ہوں۔۔"

"نہ نہیں میں خود کر لوں گی۔۔۔"

زینب جھجھکتی بیڈ سے اٹھی۔۔۔

سعد نے لاپرواہی سے کندھے اچکا دیئے۔۔

وہ جانتا تھا وہ اس کی قربت سے گھبرا رہی ہے۔۔۔۔ لیکن یہ احساس بہت ہی دلکش تھا کہ

ظاہری طور پر نہیں بلکہ اپنے من کو بھی اس نے سعد کی جانب جھکا لیا تھا۔۔۔۔۔

بے شک وہ اس سے عمر میں بڑا ہی سہی۔۔۔ لیکن اسے قیمتی شے کے طرح سنبھال کر رکھنا سعد

کی محبت کی خوبصورتی تھی۔۔۔۔

جب وہ اس فرق کو بھلائے اس کی ہو گئی تو وہ خواہ مخواہ اپنے دل میں یہ وہم کیوں پالے۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

زرینہ!!

وہ تقریباً سارے زیوراتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر ڈھیر کر چکی تھی اب بالوں کے جوڑے میں سے پنیں نکال رہی تھی کہ شایان کی آواز پر تھم کر آئینہ میں نظر آتے عکس کو دیکھنے لگی۔۔

یہ وہ ہی تو عکس تھا جو اکثر فوراً کے پاس بیٹھ کر چاند کو تکتے بناتی تھی۔۔ آج حقیقت لئے وہ خواب، وہ خیال، اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔

لیکن اس کی پہنچ سے بہت دور۔۔۔۔۔۔۔۔

"آپ کی آخری اور پہلی غلطی تھی جو میں نے درگزر کر دی۔۔"

شایان کا لہجہ دہیمہ تھا مگر چٹان جیسی سختی تھی۔۔

"اور تمہاری بھی آخری غلطی تھی آئندہ اس گھر میں پولیس نہیں آنی چاہیے۔۔۔"

وہ شیرنی تھی شیرنی بھلا کسی سے ڈرتی بھی ہے۔۔۔

واو بہت خوب یعنی کہ آپ کی نظر میں میری بات کی کوئی پرواہ کوئی اہمیت نہیں ہے؟؟؟

شایان دو قدم چل کر اس کے قریب آیا۔۔۔

گل نے اپنی جگہ کھڑی سینے پہ ہاتھ باندھ کر اسے پاس آتا دیکھنے لگی۔۔۔

اففف وہ اس پر سختی کرنا چاہتا تھا لیکن سعد کا وعدہ۔۔۔۔

کمینہ!!!

شایان جھنجھلا کر دوڑ رہا اور بیڈ پر آ بیٹھا۔۔۔۔

گل نے اس کے انداز میں عجیب سی بے چینی محسوس کی تو قدم خود بہ خود اس کی جانب بڑھے

۔۔۔۔

دل بے تاب تیرا دھڑکنا

تو ہم سے زیادہ اس کا ہے کیا۔۔۔۔!!!

کوئی سیریس مسئلہ ہے؟؟

وہ دو ہاتھ کے فاصلے پر بیٹھی استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

"مسئلوں سے شایان کبھی نہیں گھبرا یا۔۔۔!!"

"آج دررانی کا آپ کی یہاں موجودگی اس کے علم میں آچکی ہے۔۔۔ آج تک زینب کی بھنک

ان کو نہیں پڑنے دی میں نے یہ سب سلطان کے خریدے ہوئے ہیں "

وہ سر ہاتھوں میں دیسے پریشانی سے بولا۔۔

"ایم سوری مجھے اندازہ نہیں تھا فلکن۔۔۔"

مگر یہ سلطان کون ہے؟؟

میں نے ہزار بار کہا ہے اس نام سے نہیں پکارا کرو کیوں نہیں سمجھ آتی؟؟؟

آج نہ ہی اس نے بازو دوچا اور نہ ہی غصہ دکھایا۔۔

"میں بھی اپنی عادت سے مجبور ہوں لیکن آئندہ نہیں کہوں گی۔۔۔"

گل کو اس کا لہجہ تشویش میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔

میشن سے باہر نہیں جائیں گی کوئی ملنے آئے تب بھی اس کے سامنے نہیں جائیں گی۔۔ چاہے

وہ مرد ہو یا عورت؟؟؟

شایان نے سختی سے کہا؛

"ہاں ٹھیک ہے۔۔۔"

لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہا خطرہ زینب کو ہے یا مجھے یا کسی اور کو؟؟؟؟

شایان نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔

"پلیز میرے لئے چائے کا ایک کپ بنا دیں سر میں شدید درد ہو رہا ہے۔۔۔"

گل کو صاف لگا اس کا بات بدلنا۔۔۔۔۔ وہ خاموشی سے اس کے پاس سے اٹھ گئی۔۔۔۔۔

وہ بنا ڈریں چیخ کئے کچن میں آئی تو اکرام کو پہلے سے موجود پایا۔۔۔

کچھ چائے تو مجھے بتا دو میں بنا دیتی ہوں؟؟؟

شکر یہ بھا بھی۔۔۔ آپ استاد کیلئے چائے بنانے آئیں ہیں؟؟؟

"ہمم۔۔"

"میں نے دو کپ بنائے ہیں میں نکال دیتا ہوں آپ کا سوٹ خراب ہو جائے گا۔۔۔"

جمال اور اکرام کی یہ ہی کوشش رہتی کہ وہ اس کا ہاتھ بٹایا کریں۔۔۔ جس طرح اس نے کچن کو

سنجھالا تھا وہ دونوں حیران رہ گئے تھے۔۔۔۔۔

کبھی کبھی تو انھیں شایان کی قسمت پہ رشک آتا کہ جیسا اس کا مزاج تھا گل بھی اسی مزاج کی

حامل تھی کم گو۔۔۔ سنجیدہ رہنے والی۔۔۔۔۔

وہ جب تک کمرے میں آئی شایان شاور لے کر آرام دہ حلیہ میں نیم دراز سگریٹ پی رہا تھا

۔۔۔۔۔

وہ بہت کم گل کے سامنے اسموکنگ کرتا تھا۔۔۔ آج پریشانی حد سے سوا تھی۔۔۔ وہ اسی کشمکش میں

الجھا ہوا تھا کہ زینب کو جانے دے یا روک لے۔۔۔

اگر زیادہ پریشانی والی بات ہے تو شنیر کر سکتے ہو؟؟؟

گل کی آواز پر وہ سوچوں کے گرداب سے نکلا۔۔۔۔۔

"آپ کہہ کر پکار لو گی تو آپ کی شان میں فرق نہیں آجائے گا۔۔۔"

شایان کے کہنے پر وہ شرمندہ سی ہوئی۔۔۔۔۔

"انسان کو کبھی نارمل رویہ بھی اپنالینا چاہیئے ہر وقت مرچیں چبانے سے زنگ کے ساتھ

ساتھ دل بھی کالا ہو جاتا ہے۔۔۔"

شرمندگی کا اثر زائل کرنے کیلئے بولی۔۔۔۔۔

"چائے اکرام نے بنائی ہے۔۔۔"

مگ ہونٹوں سے لگا کر سپ لیا۔۔۔۔۔

گل اس کے یقین سے کہنے پر حیرت زدہ رہ گئی وہ ایک ایک کے اتنے زیادہ قریب تھا۔۔۔

گل کتنے ہی لمحے اسے دیکھے چلی گئی اور دیکھتے دیکھتے کب نیند اس پر حاوی ہوئی پتا ہی نہیں چلا

۔۔۔ ایویٹ کے ڈریس میں ہی سوچکی تھی۔۔۔۔۔

بھاری سانسوں کی آواز پر شایان نے گردن موڑ کر دیکھا تو گل کا رخ اسی کی جانب تھا۔۔۔۔  
 "زرمینہ گل واقعی گہری ہے لیکن مجھ سے زیادہ نہیں تمہارا انداز مجھے بہت کچھ سمجھا گیا ہے ایک  
 ذرا سامعہ حل ہو جائے پھر تمہارے بھید بھی جان لوں گا۔۔۔"

شیر افکن تم میرے زرمینہ گل کو یہاں سے لے جانا یہاں اس کا احساس کرنے والا کوئی نہیں  
 ہوگا۔۔۔۔

تم میری بات مانو گے نہ؟؟؟  
 درد سے کراہتی آواز سے ماضی میں دھکیل گئی۔۔۔

یہ ایک ایک ہیولہ سا اس عورت کے قریب آیا اور اسے بالوں سے پکڑ کر حویلی کے اندرونی حصے  
 میں کھینچتا چلا گیا۔۔۔۔۔ اس عورت کی دردناک چیخوں سے حویلی کے در و دیوار دہل اٹھے  
 ۔۔۔

شایان نے گہرا کرا نکھیں کھولیں۔۔۔۔۔

کیسا دردناک تھا اس کا ماضی۔۔۔۔

کبھی کبھی گل اسے اپنی ہی جیسی بے ریا انسان لگتی جس کے سگے رشتے ہو کر بھی اس کے سگے  
 نہیں تھے۔۔۔۔۔

اسے انگلیوں پر جلن کا احساس ہوا تو سگریٹ کارپیٹ پہ پھینکی۔۔۔

آگ کی ٹپش میں بھی اتنی طاقت نہیں تھی جتنی ان گم نام ماضی کے پوشیدہ رازوں میں تھیں

----

ایک وہ خواب جو اسے جھونپڑی میں آتا تھا۔۔۔

کیا مقصد ہے اس خواب کا؟؟؟

اس بار میں ضرور اس کی تعبیر جانوں گا۔۔۔۔

وہ آٹل ارادے سے سوچتا نکھیں موند گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آپی آپ کو قسم ہے میری اگر آپ نے سچ سچ نہیں بتایا تو مجھے پھر اپنی بہن نہیں کہیے گا

۔۔۔۔"

وہ دونوں چھت کی سیڑیوں پر بیٹھی ہوئیں تھیں جولائی کے اوائل دنوں میں ہی مون سون کی

بارشیں شروع ہو چکی تھیں۔۔۔ اب بھی ہلکی ہلکی کن من خوشگوار موسم کو اور دو بالا کر رہی

تھی۔۔۔۔

"کیا بتاؤں زری تم تو پیچھے پڑ گئی ہو۔۔۔"

وہ ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑی گئی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے نہ بتائیں!!

زری ناراضگی سے کہہ کر جانے لگی تو رابعہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔۔

"میرا نکاح ہوا ہے تمہارے ہینڈ سم کے ساتھ۔۔۔"

آخر کار وہ بول ہی گئی تھی کب تک چھپاتی خود اب تو اس کا دل بھی بغاوت پر اتر آیا تھا ایسے میں آئے دن دھڑکا ہی لگا رہتا۔۔۔ اور کل کے بعد تو دل کا بس نہیں چلتا کہ اڑ کر اس کے پاس پہنچ

جائے۔۔۔۔۔

واٹ؟؟؟؟؟؟

زرین کی چیخ پر رابعہ نے کانوں پر ہاتھ رکھے۔۔۔

مینا جو کچن میں کھڑی پکوڑے تل رہی تھی وہیں سے بولی۔۔۔

"کیا ہوا کیوں گلا پھاڑ رہی ہو۔۔۔ ابو سو رہے ہیں۔۔۔"

رابعہ نے بے دریغ دو تین اس کے کندھے پہ دھمو کہ جڑے۔۔۔۔۔

سوری!!!

آپ کا نکاح اور۔۔ اور اس ہینڈ سم؟؟؟

"آئی آئی کانٹ بلیو دس یار۔۔۔"

مذاق کر رہی ہیں نہ۔۔۔۔

جبھی میں کہوں جہاں جہاں آپ پائی جاتیں ہیں وہاں وہاں ان کا ہونا ہر بار تو اتفاق نہیں ہو سکتا

نہ۔۔۔

آپی آپ نے مجھے بتایا بھی نہیں کم از کم میرا دل تو نہ دکھتا!!!!

وہ باتونی نہیں حد سے زیادہ باتونی تھی۔۔۔۔

رابعہ نے چونک کر اسے دیکھا؛

تم ہینڈ سم کیلئے دکھی ہو؟؟؟

رابعہ بھی اس کی دیکھا دیکھا اسے ہینڈ سم کہنے لگی تھی جس کا اسے احساس ہی نہ تھا۔۔۔۔

"دکھی اس لئے کہ آپ نے اب تک چھپا کر رکھا اور بہت بہت خوش اس لئے کہ آپ

جسے ڈیزرو کرتیں ہیں وہ ہینڈ سم کے علاوہ کوئی بندہ ہو ہی نہیں سکتا منیم بھائی بھی نہیں۔۔۔۔

"

اوہ آپی منیم بھائی، پھپھو، ابو۔۔۔ سب کو چھوڑیں ابو کو کیسے بتائیں گی۔۔۔۔؟؟؟

یہ ایک اس کے چہرے پر پریشانی در آئی۔۔۔

"اس سے پہلے ہی میں ان سے کہوں گی کہ مجھے طلاق دے دیں یہ نکاح مجھے دلدل سے راہ

نجات کا ذریعہ بنا تھا ہمارے درمیان یہ ہی طے پایا ہے۔۔۔"

زرین نے عجیب نگاہوں سے رابعہ کو دیکھا۔۔۔

"آپ پاگل ہیں آپ ایسا کچھ نہیں کہیں گی آپ وہ ہینڈ سم صرف آپ کیلئے ہی اس دنیا میں آیا

ہے۔۔۔

میں آج سے بات کر لوں گی۔۔۔۔"

زرین نے اسے اس کی بات پر پر زور لہجے میں کہا:

"تم اس معاملہ سے دور رہو مجھے جو ٹھیک لگے گا میں وہ ہی کروں گی۔۔۔"

رابعہ کے دو ٹوک کہنے پر زرین ناراضگی سے اٹھ کر چلی گئی۔۔۔۔۔

مینا مونگ کی دال اور بیسن کے پکوڑے، پودینے کی چٹنی کے ساتھ ٹرے میں رکھے چلی آئی تو

اسے جاتا دیکھ بولی۔۔۔

"ارے رے لڑکی کہاں جا رہی ہو محنت سے پکوڑے بنائیں ہیں کھاتی تو جاو۔۔۔۔"

زرین ان سنا کرتی کمرے میں جا گھسی۔۔۔۔۔

اسے کیا ہوا ہے؟؟؟؟

"خود ٹھیک ہو جائے گی تم شروع کر دو ابو کو بھی اٹھا لیتیں۔۔۔"

رابعہ نے آئی گئی بات کو ڈھال کر ابو کی جانب توجہ دلائی۔۔۔۔۔

: وہ گہری نیند میں ہیں۔۔۔"

تیز بارش ہوگی جب نہاؤں گی ابھی تو پھوار ہی آرہی ہیں۔۔۔۔۔

وہ ہتھیلی سامنے کرتی نھنی نھنی پانی کی بوندوں کو جمع کرنے لگی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہر سواند ہیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔ گھپ اندھیرا جس میں انسان کا دم گٹھنے لگے۔۔۔ اسے شک پڑے

کہ وہ بینائی سے محروم ہو چکا ہے تبھی اسی کالے گہرے اندھیرے میں سفید دھند سی چھانے لگی

۔۔۔ جیسے آنکھوں کی بینائی دھیرے دھیرے آنکھوں کو روشن کر رہی ہو تبھی ایک آواز بنا کسی

رکاوٹ کے اسے سنائی دی۔۔۔۔۔

روک لومت جانے دو اسے۔۔۔۔۔

روک لور روک لو شانی اسے۔۔۔۔۔

جانی پہچانی سی آواز تھی۔۔۔ تبھی دوسری آواز اس نسوانی آواز سے مختلف اسے سنائی دی پہلی والی

عورت ہنوز التجا کر رہی تھی جو وہ صاف سن پارہا تھا دوسری عورت نے بھی فریاد بلند کی

-----

اسے بچا لو میری بچی کو بچا لو۔۔۔۔

تم نے وعدہ کیا تھا فلن تم اپنے باپ جیسے نہیں بنو گے۔۔۔ تم وعدہ خلاف نکلے تم نے میری بچی ان کے حوالے کر دی۔۔۔ تم جھوٹے ہو قیوم کی اولاد ہو قیوم کی طرح بددیانت، وعدہ خلاف، جھوٹے۔۔۔۔

"نہیں میں نہیں ہوں ایسا نفرت ہے مجھے اس شخص سے دنیا میں سب سے زیادہ نفرت کرتا ہوں اس سے اس کی طرح نہیں ہوں۔۔۔"

برابر میں لیٹی گل گھبرا کر اٹھ بیٹھی۔۔۔

وہ مسلسل ایک ہی لفظ کی تکرار کئے جا رہا تھا۔۔۔۔

"کیا ہوا تم نیند میں ہو۔۔۔"

وہ اس کا کندھا ہلاتی بولی تو جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔۔۔

اے سی کی خنکی میں بھی وہ بری طرح پسینہ میں شرابور تھا۔۔۔۔

میں جھوٹا نہیں ہوں۔۔۔ میں اس کی طرح نہیں ہوں نا۔۔۔

وہ ابھی خواب کے زہر اثر تھا۔۔۔۔

گل نے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے کہا؛

نہیں تم جھوٹے نہیں ہو تم سچے ہو افکن۔۔۔۔

شایان کے بد رونق چہرے پر اطمینان ڈور گیا اس نے گل کو اپنے سینے میں بھینچ لیا۔۔۔

کایقین اسے ہفت اقلیم کی دولت تھا گیا تھا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

چلو ہم مان جاتے ہیں

تیرا جانا ضروری ہے!

تو کیا یہ بھی ضروری ہے

کہ رشتے توڑ کے جاو

چلو یہ فرض بھی کر لیں!

تمہیں ہم چھوڑ جاو گے

تو کیا ایسا بھی ممکن ہے  
 ہمیں تم بھول بھی جاو  
 تعلق توڑ دینے سے  
 کسی کو چھوڑ دینے سے  
 رفاقت ڈر نہیں جاتی  
 محبت مر نہیں جاتی۔۔۔۔

وہ شایان کی اس حرکت پر آنکھیں پھاڑے دیکھے گئی۔۔۔ وہ کوسوں دور رہنے والا مرد آج اتنا  
 خوفزدہ تھا ایک خواب سے کہ اسے کسی کی پناہوں کی ضرورت محسوس ہوئی۔۔۔۔  
 گل ساکت سی اس کے ساتھ لگی اس کی اتھل پتھل سانسوں کا دورانہ سننے لگی۔۔۔۔  
 خود اس کا دل تو ڈھڑکنے لگا ہی بھول گیا تھا۔۔۔  
 تھوڑی دیر بعد وہ جھٹکے سے دور ہٹا۔۔۔۔

گل بھی تذبذب کا شکار اپنا دوپٹہ تھکیے کے نیچے سے نکال کر کندھوں پہ پھیلانے لگی۔۔۔۔  
 شایان بیڈ کی کروان سے ٹیک لگائے آنکھیں میچھ گیا۔۔۔۔



"سوال سوال ہوتا ہے جسکا کوئی نہ کوئی جواب ضرور ہوتا ہے۔۔"

شایان نے نرم انداز میں کہا خواب کا اثر زائل ہو چکا تھا وہ اپنے بنائے خول میں قید ہو چکا تھا۔

----

"شاید اتنا ہی جتنا تم نے مجھ پر اپنے آپ کو واضح کیا ہے۔۔۔۔۔"

گل نے ٹہر ٹہر کر لفظوں کی ادائیگی کی۔۔۔

"جھوٹ مت بولو زربینہ گل تم جانتی ہو سب جانتی ہو نہ میری حقیقت۔۔"

ہاں تم جانتی ہو جی تم مجھے پہلی دفعہ دیکھ کر پہچان گئیں تھیں۔۔ تم جانتی ہو مجھے اس نام سے

نفرت ہے لیکن ہر بار تم اسی نام سے پکار کرتی ہو کیوں کہ مجھے تکلیف ہو۔۔۔ میں ٹرپوں۔۔

اپنی پیدائش کی حقیقت کبھی نہ بھولوں۔۔ تم مجھے تل تل مارنا چاہتی ہو۔۔۔"

وہ کس حقیقت کی بات کر رہا تھا۔۔۔ گل نے نا سمجھی سے اس کی سرخ ڈورے والی آنکھوں

میں جھانکا۔۔۔

"میں ایسا کیوں کروں گی میں تو۔۔۔۔۔"

لنا کہ مجھے یہ احساس رہے کہ میں ایک خونی کا بیٹا ہوں۔۔ تم مارنا چاہ رہی ہو تو گلا گھونٹ دو میرا

'----

وہ اس کے دونوں ہاتھ کر اپنی گردن پر رکھ کر جنونی انداز میں چلایا۔۔۔

نہیں میں نہیں چاہتی تمہیں مارنا محبت کرتی ہوں تم سے خود مر سکتی ہوں لیکن تمہیں مارنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔"

گل اپنا ہاتھ چھڑا کر چیخ کر بولی۔۔۔۔۔

شایان نے استہزائیہ انداز میں اسے دیکھا؛

بمشکل چار مہینے ہوئے ہیں ہماری شادی کو اور تمہیں محبت بھی ہو گئی۔۔۔!!!

گل نے دھواں دھواں چہرے سے اس کا تمسخر اڑانا لہجہ سنا۔۔۔۔۔

چار مہینے کیا چار دن کیا کئی سالوں سے کرتی آرہی ہوں۔۔۔

لب پھڑ پھڑائے تھے۔۔۔

"ایک وعدہ تھا جو میں نے تم سے نکاح کر کے پورا کیا ہے۔۔۔"

شایان نے اس کی محبت کو ملیا میٹ کرتے ہوئے بڑی سفاکی سے اس کی دنیا کو تہہ و بالا کر دیا

۔۔۔۔۔

"یہ راہ میری منزل مقصود نہیں ہے میں پتھر کے دل رکھنے والا احساسات اور جذبات سے

عاری شخص ہوں۔۔۔ میرے لئے یہ جذباتی رشتے صرف پیروں کی زنجیر کے مترادف ہیں

مجھے تمہاری محبت میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اور نہ ہی میں کبھی گٹھنے ٹیکوں گا۔۔۔۔۔"

وہ تو اپنی زندگی کا حاصل حصول تجربہ بیان کر رہا تھا لیکن گل اس کی تو حیات دار ہی وہ شخص تھا اسے چاہنا، اسے سوچنا، اس کو مانگنے کی التجائیں کرنا۔۔۔۔۔

اس کے علاوہ اور کیا کیا تھا اس نے۔۔ اور وہ ہی شخص اس کی محبت پر ایمان لانے کی بجائے اس کے وجود کو جھٹلا رہا تھا۔۔۔۔۔

"گل اللہ کو بڑا ناگوار گزرتا ہے کہ کوئی اسے بھول کر اس کے بنائے گئے اپنے ہی جیسے بندے کی چاہ کرے۔۔۔ اس نے انسان کی تخلیق کی ہے تو وہ بھی بندے سے یہ ہی چاہتا ہے کہ بندے کا عشق اس کے رب سے ہو۔۔ بندہ اپنے رب کے حضور عشق کی چاہ کرے اسے رور و کر پکارے اس کی رضامانگے، اپنی رضا سونپے۔۔ اپنی خواہشات کو ڈھیر کر دے۔۔ دنیاوی شہ سے دل اچاٹ کر لے خالص اپنے رب کی رضامانگے۔۔۔۔۔"

دادی کی اس دن کہی بات آج اس کے دل و دماغ میں پوری جزائیت کے ساتھ اتری تھی

۔۔۔۔۔

وہ اس کی سالوں کی چاہتوں کو رد کر کے جاچکا تھا۔۔۔

وہ دکھائے گا دنیا کی ہر رشتہ کی حقیقت انسان کو اسی انسان کے ہاتھوں آزمائے گا جس کی چاہت میں پڑھ کر انسان اپنے پیدا کرنے والے کو بھول جاتا ہے۔۔۔

پھر پوچھے گا

اے بندے بتا کس کی محبت زیادہ طاقتور، زیادہ اثر رکھنے والی ہے؟؟؟

اور بندہ اپنے اس پاس صرف اسی کو محسوس کرے گا۔۔۔۔۔

"میں ہار گئی دادی میرے سارے خواب ریزہ ریزہ ہو گئے وہ بھی مجھے ٹھکرا گیا وہ محرم ہو کر بھی مجھے اجنبی کر گیا۔۔۔"

آپ صحیح کہتیں ہیں وہ آزماتا ہے۔۔ انسان کی محبت کو زوال ہے۔۔۔۔۔"

ٹوٹے خوابوں کی کرچی آنسوؤں میں ڈھل کر بے چلی جا رہی تھی۔۔۔

اسے اپنی ذات بہت بے وقعت لگی۔۔۔ بے معنی لگی۔۔۔

مجھے پھر بھی اس سے نفرت نہیں ہوتی کیوں؟؟؟؟

گھٹنوں میں سر دیئے وہ رو رہی تھی۔۔۔۔۔

اللہ اکبر

اللہ اکبر

(اللہ سب سے بڑا ہے)

قریبی مسجد سے آتی آواز موزن کی روح پرور آواز پر سکون ماحول میں اسے ڈھارس دلا رہی تھی

---

جب کسی کو اس نے اپنے پاس نہ پایا تو اللہ کو اپنے پاس محسوس کیا بہت قریب۔۔۔۔

شہ رگ سے زیادہ قریب ہونا سے ہی تو کہتے ہیں بھلا انسان بھی کبھی شہ رگ سے زیادہ

قریب ہوا ہے۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کہاں گئیں تھیں تم؟؟؟؟؟

معاذ نے اس کی گمشدگی کی خبر ملازم سے سنی تھی۔۔۔ وہ تو صبح کا گیا شام کو یونی سے لوٹا تھا

"جاب کیلئے گئی تھی۔۔۔"

آپ کو کس نے بتایا؟؟؟

بیک وقت علیشہ نے سوال داغا۔۔۔

"کس سے اجازت لے کر گئیں تھیں کیا تم نے مام سے پوچھا تھا یا ڈیڈ سے۔۔۔ مجھے بھی بتانا

گوارہ نہ کیا۔۔۔۔

ایسی کیا کمی پڑ گئی جو تم نے باہر قدم نکالا ہے۔۔۔۔"

معاذ کا غصہ سوانیزے پر پہنچا ہوا تھا۔۔۔۔۔

"روز روز کے طعنے روز کے تشنئے تم خود تو یونی جا کر بیٹھ جاتے ہو پیچھے تمہاری مام کی لعن طعن مجھے سننی پڑتی ہے"

اچھا ایسا کیا تمہاری شان میں گستاخی کر دی میری مام نے جو تمہاری غیرت پر طمانچہ لگا ہے  
؟؟؟؟

"مفت کی روٹیاں توڑتی ہوں میں۔۔۔۔"

"سارا دن ملازموں کی طرح ان کا حکم بجالاتی ہوں کھانے کیلئے بیٹھو تو یہ طعنہ میرے منہ پہ  
دے مارتی ہیں تم اپنی پڑھائی مکمل کرو۔۔۔"

علیشبہ کا ضبط جواب دے گیا۔۔۔۔۔

میں بھی ہاتھ پہ پاتھ دھرے نہیں بیٹھا ہوں اور نہ ہی آنکھیں بند کر کے بیٹھا ہوا ہوں۔۔۔

ایک دو جگہ سی وی سبٹ کروائی ہے اسی کے انتظار میں تھا آج ایک کمپنی سے کال آگئی تھی

۔۔۔

لیکن تم۔۔۔ مجھے بتائے بغیر گھر سے نکل گئیں مجھ پر بھروسہ نہیں تھا کیا؟؟؟

علیشبہ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔۔۔۔

وہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

باتیں کرنا بہت آسان ہے علیشہ بی بی لیکن ان پر عمل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔۔۔

تمہاری ہی فیور میں مام سے بتمیزی کی اور تم نے کیا کیا؟؟؟

معاذ قریب رکھی ٹیبل پر زور دار ٹھوکر مارتا ہوا تن فن کرتا چلا گیا۔۔۔۔۔

علیشہ اپنی جلد بازی پر کڑھتی ٹیبل کو اس کی جگہ درست کرنے لگی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سنو آج میں جلدی آؤں گا تم کھانا مت بنانا ہم باہر ڈنر کریں گے۔۔۔"

عشہ اس کا کوٹ تھامے عین پیچھے اکھڑی ہوئی جب شہریار نے اس سے کہا؛

خیریت؟؟؟

عشہ حیران ہوتی پوچھنے لگی۔۔۔

ارے اتنا حیران کیوں ہو رہی ہو تم نے مجھے اتنی اچھی خبر سنائی ہے تو میں تمہیں ایک سرپرائز

دینا چاہتا ہوں۔۔۔

"اللہ کا شکر ہے اس نے ہمیں یہ شرف عطا فرمایا۔۔۔"

عشہ نے صدق دل سے اس کا شکر ادا کیا۔۔۔

"ہاں صحیح کہہ رہی ہو میں نے جب یہ خبر حویلی دی تو امی نے فوراً آنے کا کہا ہے۔۔۔"

پچھلے ایک ماہ میں وہ قریب سے قریب تر ہوتے چلے گئے۔۔۔ شہریار سنجیدگی سے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اس کا خیال رکھتا تھا۔۔۔ عشہ اس کے کئیر کرنے پر کبھی کبھی بے یقینی میں مبتلا ہو جاتی بہت سے خدشات تھے اس کے دل میں جو صحیح بھی تھے۔۔۔

کہاں چلی گئیں میڈم ناشتہ نہیں دینا؟؟؟

شہریار نے اس کی آنکھوں کے اگے چٹکی بجائی تو وہ خیالوں کی دنیا سے باہر آئی۔

"ہاں کہیں نہیں۔۔۔"

وہ نفی میں سر ہلاتی بولی۔۔۔

شہریار نے اس کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا۔۔۔ عشہ نے شرم کر سر جھکا لیا۔۔۔۔۔

"مجھے کبھی کبھی رشک آتا ہے تمہاری محبت پر دیکھو آخر تم نے مجھے تسخیر کر ہی لیا۔۔۔"

"تسخیر کیا ہوتا ہے یہ مجھے نہیں پتا میں نے بس آپ کا عمر بھر ساتھ مانگا ہے آپ کی محبت مانگی اور

آپ سے محبت کی ہے۔۔۔"

شہریار کی بات پر وہ جذب سے بولی۔۔۔

شہریار نے مان بھرا لمس اس کے ماتھے پہ چھوڑا۔۔۔

اب آپ کو دیر نہیں ہو رہی؟؟؟

عشبه نے خفگی سے کہا تو شہریار مسکرا دیا۔۔۔۔۔

شہری ہم حویلی کب جائیں گے؟؟؟؟؟

"جب تم کہو۔۔"

عشبه نے اس کی پلیٹ میں ماملیٹ ڈالا۔۔۔

"ہم کل ہی چلتے ہیں مجھے سب کی بہت یاد آرہی ہے۔۔"

"اوکے کل ہی چلیں گے۔۔ تم زیادہ کام نہیں کرنا اور جا کر سو جانا۔۔"

وہ اس کی اتنے فکر کرنے پر مسکرا دی۔۔۔

"چلو ناشتہ کرو۔۔"

وہ ناشتے کی جانب توجہ دلاتا جو س کا گلاس ہونٹوں سے لگا گیا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سبھی ٹیبل پر براجمان تھے سوائے اس کے۔۔۔

"لگتا ہے میڈم کو نکاح کی اتنی خوشی ہوئی ہے کہ اٹھنا ہی بھول گئیں۔۔۔"

جمال کی رگ ظرافت صبح صبح ہی پھڑکی ہوئی تھی۔۔۔

کیا فضول بول رہے ہو سوچ تو لیا کرو بولنے سے پہلے؟؟

سعد نے بے دریغ ڈپٹا۔۔۔۔۔

شایان نے سعد اور پھر جمال کو دیکھا۔۔۔

"واہ واہ سنا تھا نکاح کے بولوں میں طاقت ہوتی ہے آج دیکھ بھی لیا۔۔۔"

جمال کی بات پر سعد خفیف سا ہوا جبکہ اکرام اور جمال کے قہقہہ کچن میں کھڑی گل کو بھی سنائی

دیئے۔۔۔

وہ لوازمات سے سچی ٹرائی گھسیٹ کر خود بھی وہاں چلی آئی۔۔۔

"کیوں بھا بھی اپنا کر موٹھیک کہہ رہا ہے استاد کو بھی ایسی ہی محبت ہے۔۔۔۔۔"

گل کی مسکراہٹ یلخت ہی لبوں سے غائب ہوئی۔۔۔

جمال نے تو مذاق کیا تھا لیکن گل جو بڑی مشکل سے اپنے آپ کو نارمل رکھنے کے تگ و دو میں

تھی ایک بار پھر وہ ہی زخم رسنے لگے۔۔۔

شایان نے اس کی مسکراہٹ کو ختم ہوتے واضح دیکھا تھا۔۔

خاموشی سے ناشتہ نہیں کر سکتے؟؟؟

شایان کا لہجہ تھوڑا سخت تھا سعد نے چونک کر اسے دیکھا۔۔

"میں تو کہتا ہوں استاد لگے ہاتھوں اس کی بھی نیا پار لگا دو ایک کنارے سے تو لگے گا۔۔"

اکرام کے کہنے پر جمال نے بتیسی نکالی۔۔۔

"واہ کر مو تو تو میرے دل کی زبان بول رہا ہے۔۔"

سعد کا دھیان ان دونوں پر تھا جو وہاں ہو کر بھی وہاں نہیں تھے۔۔

تبھی نکھری نکھری سی زینب سر پہ ڈوپٹہ جمائے وہاں چلی آئی۔۔

اسلام و علیکم !!

آج اعتماد کی تو ریڑھ ہی لگ گئی تھی۔۔

"وہ آئے سعد کے دل میں خدا کی قدرت

کبھی سعد ان کو تو کبھی وہ سعد کو دیکھتے ہیں۔۔"

جمال کے ٹوٹے پھوٹے شعر پر زبردست فہمہ پڑا۔۔

گل بھی ہنس دی بڑی پھیکی سی ہنسی تھی شایان کی نگاہیں اس کے اترے چہرے پر بھٹک بھٹک جا رہیں تھیں۔۔۔ دل تھا کہ کب سے ملامت کر رہا تھا۔۔۔ پہلو میں دل روٹھا بیٹھا تھا اور ذہن نے شایان کو اپنے قبضے میں کیا ہوا تھا۔۔۔

سعد کی نگاہیں اس کے سراپہ میں الجھ گئیں تھیں۔۔۔ وہ تو سادگی میں بھی غضب ڈھاتی تھی نوخیز سی کلی سعد کو اپنا اسیر بنا گئی۔۔۔

زینب تو شرم کے مارے سر ہی نہ اٹھا سکی۔۔۔ اسے سعد کی نگاہوں کی ٹپش محسوس ہو رہی تھی

۔۔۔

"بیٹھ جاو گڑیا اس کی تو عادت ہے فضول بولنے کی۔۔۔"

شایان اس کی مشکل آسان کری تو وہ بھی شکر کا سانس لیتی ہوئی شایان کے برابر میں بیٹھ گئی

۔۔۔۔۔

شایان بیچ میں اور دائیں بائیں زینب اور سعد موجود تھے۔۔۔۔۔

"ارے رے وہاں کہاں بھئی استاد کے پہلو میں بھا بھی کی جگہ ہے اب آپ اپنے شوہر نامدار کے ساتھ بیٹھ سکتیں ہیں ہم بالکل مائنڈ نہیں کریں گے۔۔۔"

"جمال کی زبان میں ایک بار پھر کھجلی مچی۔۔۔۔۔"

کوئی بات نہیں بیٹھے رہنے دو تم ناشتہ شروع کرو میں یہاں بیٹھ جاتی ہوں۔۔۔"

وہ بیک وقت دونوں سے بول کر جمال کے برابر میں بیٹھ گئی۔۔۔۔

ویسے زینب!!!

سعد نے اسے انکھیں دیکھائیں

"اوہ سوری زینب بھابھی۔۔۔ وہ کیا ہے نہ یاداشت تھوری کم زور ہے بھول جاتا ہوں آپ کل

ہی سعد بھائی کی نصف بہتر بنی ہیں۔۔۔"

"یار تمہاری جو سہیلی ہے بھورے بالوں والی بہت ہی کوئی چپکو قسم کی ہے۔۔۔"

جمال نے برے منہ سے کہا؛

"جمالی یہ کاٹا دیکھ رہے یہ بہت زور سے چبھتا ہے۔۔۔"

وہ اسے دھماکتی بولی۔۔۔۔

یا اللہ خیر!!!

"بس مجھے یقین ہو گیا تم زینب ہی ہو جو کبھی نہیں بدل سکتی۔۔۔۔"

جمال نے ڈرنے کی ایکٹنگ کی۔۔۔۔

زینب نے سعد کو دیکھا جو پر شوخ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ جلدی سے کانٹا رکھ کر پلیٹ پہ جھک گئی۔۔۔

نینوں نینوں نے کیا تو سے وعدہ

تو بنی میری رادھا۔۔۔۔

جمال گنگنا نے لگا تو سعد بھی افسوس سے سر ہلاتا ناشتہ کرنے لگا۔۔۔۔۔

شایان کی نگاہیں گل کے بچھے چہرہ پر لگی ہوئی تھیں۔۔۔ آج وہ خاصی خاموش تھی ورنہ تھوڑا بہت مزاق کر لیا کرتی تھی جمال کے ساتھ۔۔۔

ضمیر نے ایک بار پھر اسے باور کروایا تھا وہ کل رات بہت غلط کر چکا تھا۔۔ اس کے لفظوں کا خنجر کسی کے دل کو بری طرح زخمی کر چکا تھا۔۔۔

جس کا مدد او ممکن بھی تھا کہ پتا نہیں!!!!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

زینب اپنا سفری بیگ لئے نیچے آئی تو سبھی کو لاونج میں اپنا منتظر پایا۔۔۔۔۔

خلاف معمول سب کے بچھے چہرے دیکھنے کو ملے اداس تو وہ خود بھی بہت تھی۔۔۔ یوں ایک

سال کیلئے اپنے گھر سے دور جانا آسان نہیں تھا۔۔۔۔۔

"اپنا بہت سا خیال رکھنا اور لا پرواہی نہ برتنا۔۔۔ اپنے بھائی کے علم میں لائے بغیر کہیں دوسری جگہ نہ جانا۔۔۔"

گل بچوں کے سے انداز میں سمجھاتی ہوئی بولی۔۔۔۔

"میں بالکل اپنا خیال رکھوں گی۔۔۔"

وہ گل کا ہاتھ تھام کر بولی۔۔۔۔

جمالی آج کوئی چٹکلہ نہیں چھوڑو گے؟؟

وہ جمال کو خاموش کھڑا دیکھ کر شرارت سے بولی۔۔۔۔

"آج موڈ نہیں ہے۔۔۔"

وہ منہ بناتا بولا۔۔۔۔

"چلو آ جاؤ فلائٹ کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔۔"

سعد سنجیدگی سے کہہ کر اس کا سفری بیگ اٹھائے پورچ میں چلا گیا۔۔۔

زینب کو سعد کا اکھڑا اکھڑا رویہ گھل رہا تھا جب کہ اس نے سب سے پہلے اسے ہی بتایا تھا اور سعد

نے ہی تو اجازت لی تھی۔۔۔ اور اب اس کا رویہ زینب کو ذہنی ٹینشن میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔



"پھر آپ اتنے اکھڑے ہوئے کیوں ہیں۔۔۔ میں آپ کو ناراض کر کے نہیں جانا چاہتی  
 ---"

زینب افسردگی سے بولی۔۔۔

سعد نے ذرا کی ذرا گردن موڑ کر اسے دیکھا۔۔۔

"لیکن پھر بھی جاتو رہی ہو۔۔۔"

شکوہ زبان سے نکل ہی گیا۔۔۔۔۔

زینب نے کرنٹ کھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔

"آپ منع کر دیں گے تو نہیں جاؤں گی۔۔۔۔"

زینب کے اٹل انداز پر سعد کو اچھنبا ہوا۔۔۔۔۔

وہ تو کچھ اور ہی سوچے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

تمہارا خواب تھا باہر پڑھنا۔۔۔ اپنے خواب کو ترک کر دو گی؟؟؟؟

"ہاں کر دوں گی خواب ہی تو ہے۔ آپ کو ناراض کر کے مجھے خواب کے پورا ہونے کی بھی

خوشی محسوس نہیں ہوگی میں جانتی ہوں۔۔۔۔"

سعدا سے دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔

"تمہاری اس بات نے میری سوچوں کا رخ بدل دیا۔۔"

سعد نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا؛

کیا مطلب؟؟؟

زینب کو سمجھ نہیں آئی۔۔

"مطلب بتاؤں گا لیکن رخصتی کے بعد ورنہ پھر تم کہو گی ابھی رخصتی نہیں ہوئی۔۔"

سعد کے چھیڑنے پر وہ منہ بنا گئی۔۔۔۔

"آپ بھی جمالی جیسے ہوتے جا رہے ہیں۔۔"

سعد نے اس کے شکایت کرنے پر ہاتھ تھام کر اسٹیرنگ و ہیل پر رکھا۔۔۔

"میں تم سے ناراض نہیں تھا ہو ہی نہیں سکتا۔۔ بس تمہارے جانے کا بڑھتا سرا میرے دل

کو بدگمان کر گیا تھا کہ تمہیں مجھ سے زیادہ اپنی پڑھائی عزیز ہے بے شک تعلیم حاصل کرنا پر

انسان کا حق ہے میں تم پر کوئی پابندی عائد نہیں کر رہا لیکن میں اور شیرو یہ ہی چاہتے تھے کہ تم

ہمارے ساتھ ہماری نگرانی میں رہ کر جتنا مرضی پڑھو۔۔۔"

آپ بدگمانی میں اس طرح رویہ رکھیں گے بات کرنا ترک کر دیں گے؟؟

"بدگمانی کا حل بات کر کے اسے دور کرنا ہوتا ہے ایسے تو غلط فہمیوں کو راستہ مل جاتا ہے۔۔"

"بلکل لیکن مجھے لگاتم سمجھ جاوگی اور مجھے اندازہ تھا تم ضرور مجھ سے پوچھوگی جانے سے پہلے

۔۔۔"

گر میں نہ پوچھتی تو آپ یوں ہی بدگمان رہتے؟؟؟

زینب کے سوال پر وہ مسکرایا۔۔۔

"اول تو تم ضرور پوچھتیں کیوں کہ میں اپنی زینب کو بہت اچھے سے جانتا ہوں وہ انا اور اکڑ کے

بچہ رشتوں کو نہیں لاتی۔۔ اور دوئم یہ کہ تم نہ پوچھتیں تو میں تمہیں جانے نہیں دیتا روک لیتا،

چاہے تم کتنا ہی خفا ہوتیں۔۔۔۔۔"

سعد نے اس کے ہاتھ پر دباؤ ڈالا۔۔۔۔۔

"ہاں اور پھر آپ مجھے منالیتے۔۔۔"

زینب کے لہجے میں وہ مان تھا جو سعد نے اسے سونپا تھا۔۔۔۔۔

وہ پانچوں ایئر پورٹ پہنچے تو انا و سمینٹ شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

جمال اس کا لگج چیکنگ ڈیپارٹ کی جانب لے گیا۔۔۔۔۔

"زینب اپنے ارد گرد نگاہ رکھنا موبائل ہر قیمت اپنے ہاتھوں سے الگ نہیں ہونے دینا معمولی

سے بھی گڑ بڑ کا احساس ہو تو وہم سمجھ کر ٹالنے کی غلطی ہر گز نہ کرنا مجھے یا سعد، یا ہم میں سے کسی کو بھی فوراً اطلاع کرنا۔ دوسرا اس جگہ سے نکلنے کی کرنا۔۔۔"

شایان نہایت سنجیدگی سے اس کی بریفنگ کر رہا تھا۔۔۔

"جی بھائی۔۔۔"

"مائیکل بظاہر تو نام کا بورڈ لئے کھڑا ہو گا لیکن وہاں جا کر تم اسے کورڈ بتاؤ گی 1091 گرا س نے سر جھ کا یا بات کرتے وقت نگاہیں نیچی رکھیں تو تب تم مجھے کال کرو گی میں کنفرم کر کے ہی تمہیں بتاؤں گا دوسری صورت میں تم ایسکیوز کرو گی اور کیب لے کر بلیک ٹاون جاؤ گی

۔۔۔"

سمجھ رہی ہونہ بچہ؟؟؟

"جی بھائی میں سمجھ گئی موبائل اپنے ہاتھ میں رکھوں گی اور چونکنار ہوں گی۔۔۔"

"مائیکل بھروسہ کا بندہ ہے جمال کی طرح ہی سمجھ لو۔۔۔ اس سے تمہیں کوئی خطرہ نہیں ہو گا

۔۔۔"

"جی بھائی۔۔۔"

وہ الوداعی نگاہ سب پر ڈال کر سعد کو دیکھنے لگی۔۔۔

اور یہ دیکھ کر حیرت کی انتہا نہ رہی کہ سعد کی آنکھوں کے کنارے نم تھے۔۔۔ جنھیں چھپانے کیلئے وہ چہرے کا رخ موڑ گیا۔۔۔ سعد کو اس طرح دیکھ کر اس کا دل بھر آیا۔ ایک پل تو اسے لگا وہ انکار کر دے جانے سے اس سے زیادہ کوئی عزیز نہیں تھا اس کا کیرئیر بھی نہیں

پھر شایان کی جانب دیکھا جس کی پرورش میں اس نے کسی قسم کی کوتاہی نہ برتی تھی وہ اسے جیسا دیکھنا چاہتا تھا وہ ویسی ہی بننے جا رہی تھی اس کیلئے چاہتوں اور محبت بھرے رشتوں سے سال بھر کی دوری ہی تو تھی یہ بھی وقت گزر ہی جانا تھا۔۔۔۔۔

بچھے دل کے ساتھ وہ ہوائی جہاز میں چڑھ گئی۔۔۔

"جہاز کے لندن ایئر پورٹ لینڈ کرنے سے پانچ منٹ پہلے تم مائیکل سے رابطہ میں رہو گے۔۔۔ وہ جمال کو کہتاڑتے ہوئے جہاز کو دیکھنے لگا جس میں اس کے دل کا ٹکڑا موجود تھا۔۔۔۔۔" اکرام تم سیلو ونا گرینی کو اطلاع دو گے۔۔۔۔۔"

سیلو ونا گرینی (selvonna grany) لندن والے اپارٹمنٹ کی دیکھ بھال کیلئے معمور کی گئیں تھیں

جو شایان کی فیملی کا حصہ بن کر اس کے اپارٹمنٹ میں مقیم تھیں۔۔۔۔۔

اس کیلئے خود جانایا کسی کو ساتھ بھیجنا ممکن نا تھا سلطان نے بے شک اسے نہ دیکھا ہو لیکن اس کے آدمیوں نے اسے اور ان تیوں کو دیکھا ہوا تھا۔۔۔

وہ سلطان کو بھنک بھی لگنے نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔

سعد کو ساتھ لئے وہ پارکنگ لاٹ میں چلا آیا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آپی کیوں پریشان ہو رہی ہیں ہو سکتا ہے وہ مصروف ہوں۔۔۔"

"اس کی مصروفیت سے میری پریشانی مزید بڑھے گی۔۔۔"

"تم جانتی نہیں ہو پھپھو کو کوئی بات لگ جائے تو ہتھیلی پر سرسوں جما کر رہتی ہیں۔۔۔"

مینا نے نا سمجھی سے دونوں کا متفکر چہرہ دیکھا۔۔۔

کوئی مجھے بھی بتائے گا کہ یہاں ہو کیا رہا ہے؟؟؟

"مینا آپی بس دعا کریں آپ منیم بھائی منع کر دیں آپی سے شادی کو۔۔۔"

زرین اس کے پاس بیٹھ کر بولی۔۔

اللہ نہ کرے پاگل تو نہیں ہو گئی ہو؟؟؟

"پاگل نہیں ہوں جی بول رہی ہوں۔۔۔ صرف ایک ہفتہ رہ گیا ہے ان کی بارات آنے میں

جبکہ یہاں تو کوئی اسامی خالی نہیں ہے۔۔۔"

"ہاں تو اچھا ہے نہ رابعہ کا بھی گھر بس جائے گا۔۔۔"

"بس بسا یا تو ہے۔۔۔"

ہیں کیا بڑ بڑ کر رہی ہو؟؟؟

زرین کے منانے پر ٹوکتی ہوئی بولی۔۔۔

"آپی ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا ہمت پیدا کریں اور ابو کو جا کر سب سچ بتادیں۔۔۔

ان کا جو بھی فیصلہ ہو گا پھر دیکھ لیں گے۔۔۔ کم از کم وہ پھپھو کو کوئی عذر تو پیش کر دیں گے۔۔۔

"

"عین ٹائم پر بدنامی پورے گھر کے حصے میں آئے گی۔۔۔ جب آپ دونوں کا ہی ارادہ غلط نہیں

تھا تو غلط کیوں بنایا جائے۔۔۔"

زرین نے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا موقف پیش کیا۔۔۔

اس سے پہلے مجھے اکرام کو اطلاع تو دینی چاہیے نہ؟؟

رابعہ پریشانی سے بولی۔۔۔

"اب وہ کال ہی نہیں اٹھا رہے تو کیا کریں؟؟"

وہ زرین کے پاس بیڈ پر آ بیٹھی۔۔۔

"میں کیسے ابو کے سامنے کہوں گی مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"

"ڈریں گیں تو مریں گیں ہمت کریں یہ ہی وقت ہے اس کے بعد پانی سر سے گزر جائے گا

۔۔۔"

زرین نے اس کی ہمت دلائی۔۔۔

اکرام کون ہے یہ؟؟؟

وہ جو خاموشی سے دونوں کو دیکھ رہی تھی پیچ میں آکر بولی۔۔۔

میرا بہنوئی!۔۔۔

زرین چڑ کر بولی۔۔۔

"چل پگی کہاں سے آگیا یہ بہنوئی جس کو تمہاری بہن ہی نہ جانتی ہو۔۔۔"

مینا نے دھمو کہ جڑ کر خفیف سے انداز میں ٹوکا۔۔۔

مجھے ٹینشن ہو رہی ہے تم لوگوں کی اپنی باتیں ختم نہیں ہوتیں۔۔۔!!!

وہ بیڈ پر بیٹھ کر ناخن دانتوں سے کھرچنے لگی یہ اس کی بڑی خراب عادت تھی جب بھی وہ کسی ٹینشن کا شکار ہوتی تو ناخنوں کی شامت آجاتی۔۔۔۔

تبھی موبائل کی اسکرین پر ہینڈ سم نام بلنک ہوا۔۔

یہ زرین تھی جس نے اکرام سے ہینڈ سم کر دیا تھا۔۔۔۔

وہ جلدی سے کال ان کرتی ہوئی کان سے لگا گئی۔۔

اسلام و علیکم خیریت آپ کی دس مسڈ کالز تھیں؟؟؟

گھمبیر آواز میں پریشانی کا عنصر نمایاں تھا۔۔

اگلے ہفتہ نکاح کا کہہ کر گئیں ہیں پھپھو!!!۔!

اس کے لہجے سے لگ رہا تھا کہ وہ رونے والی ہے۔۔۔

دوسری طرف اچانک صورتحال پر وہ بھی چپ سا رہ گیا۔۔۔۔

"میں ابو کو سب کچھ بتا دوں گی ہو سکتا ہے وہ آپ کو بلائیں تو آپ اجائیے گا۔۔۔"

"ٹھیک ہے میری بھی یہ ہی رائے ہے آپ خود بتائیں گی تو بہتر رہے گا۔۔۔"

"ہو سکتا ہے وہ طلاق کا مطالبہ کریں اس لئے آپ پیپرز ساتھ ہی لے آئیے گا۔۔۔"

یہ بات کہتے ہوئے خود اس کا دل بھی ڈوب کر ابھرا تھا۔۔۔

دوسری طرف کی خاموشی بڑی معنی خیز تھی جو رابعہ کو بھی محسوس ہوئی۔۔۔

"آپ بتادیں انکل کو وہ جب کہیں گے میں آ جاؤں گا۔۔۔"

وہ مختصر کہہ کر کال کاٹ گیا۔۔۔

رابعہ بوجھل دل کے ساتھ موبائل کی اسکرین کو تکیے چلی گئی۔۔۔

"آج ادراک ہوا تھا اسے اس رشتے کو ختم کرنے پر وہ خوش نہیں رہ پائے گی۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ حویلی پہنچا تو بڑا پر تپاک استقبال ہوا تھا ان دونوں کا۔۔۔

تہمینہ بیگم نے تو باقاعدہ عشبہ کی نظر اتاری تھی۔۔۔ رضیابٹی کی خوشی دیکھ کی جی اٹھی تھیں

۔۔۔۔۔ ریان اور منیب بھی آج تو حویلی میں موجود تھے۔۔۔

وہ دونوں سفر کی تھکان اتارنے کے بعد اب کافی ریلیکس محسوس کر رہے تھے۔۔۔

"تہمینہ بھابھی مجھے اجازت دیں تو میں اسے آج رات اپنے ساتھ لے جاؤں۔۔۔"

"ارے اجازت کیسی جب چاہو لے جاؤ میری طرف سے کوئی پابندی نہیں ہے اور مجھے یقین

ہے شہریار کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔۔۔"

تہینہ نے رضیا کی بات پر کہا تو عشبہ نے شہریار کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا۔۔۔

رضیا جانے لگی تو اسے بھی ساتھ چلنے کو کہا۔۔۔

میں جاؤں؟؟

وہ اس کے قریب اکرا اجازت طلب کرنے لگی۔۔۔

:

"ہاں۔۔۔"

"تھینکس۔۔۔"

شہریار کے حامی بھرنے پر وہ خوش دلی سے بولی۔۔۔

اور رضیا کے ساتھ اپنے پورشن کی جانب چلی گئی۔۔۔

"شہریار اب تو آگیا ہے نہ جا کر علیشہ کی کوئی خیر خبر لے لے تیرا باپ تو انا کا مسئلہ بنائے بیٹھا

ہے لچھن کسی اور کے تھے پر پھنس میری بچی گئی۔۔۔

قیوم ہمدان کی دھمکی کے بعد وہ دل مسوس کر بیٹھ گئیں تھیں اب شہریار کو دیکھ کر علیشہ سے

ملنے کی ہوک سی اٹھی۔۔۔

"وہ بھی برابر کی ہی شریک ہے اس نے خود یہ راہیں چنی ہیں اچھا ہے سسرال میں دل لگائے  
رہنا سے وہیں ہے۔۔۔"

شہر یار نے لگی لپٹی بغیر تڑخ کر کہا:

کیسا بھائی ہے تو چھوٹی بہن ہے وہ تیری تیرا دل نہیں پسجتا اس سے ملنے کو؟؟؟

تہمینہ نے روتے ہوئے کہا:

"نہیں میں باباجان کی حکم عدولی نہیں کروں گا جب وہ کہیں گے تب ہی جاؤں گا۔۔۔"

وہ سفاچٹ انکار کر کے دادی کے پورشن کی جانب چل دیا۔۔۔۔۔

بہت سی باتیں تھیں جو اسے ان سے کرنی تھیں۔۔۔۔۔

تہمینہ منہ ڈھاپ کر روتی چلی گئی ساتھ ساتھ گل کو بھی صلواتیں سنانا نہ بھولتیں۔۔۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میڈم باہر کوئی عورت آئی ہے کہہ رہی ہے شایان صاحب سے ملنا ہے؟؟؟

گل نماز عشاء ادا کر کے اٹھی تھی اب اس کی دعائیں لمبی ہوتیں۔۔۔

دادی آپ اتنے گھنٹے سے محو دعا ہیں۔۔۔ آپ کی مانگتیں ہیں اللہ سے؟؟؟

وہ اکثر یہ سوال کیا کرتی تھی۔۔۔

"اللہ سے اس کی رضامانگتی ہوں اس کے حبیب کی شفاعت مانگتی ہوں اور حال دل سناتی ہوں  
۔۔۔"

دادی نے تسبیح انکھوں سے لگا کر اسے دیکھا۔۔۔

اور آج اسے سمجھ آیا جب دل کو ٹھینس لگ جائے تو وہ بہت حساس ہو جاتا ہے۔۔۔

وہ جب جب ہاتھ اٹھا کر رب کا پکارتی اسے محسوس ہوتا اللہ اس کی سن رہا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے اسے وہیں کھڑا رکھو میں آتی ہوں؟؟

وہ اس وقت بالکل بھول چکی تھی شایان کا کہا۔۔

ڈوپٹہ سر پہ جماتی گاڑ کے پیچھے ہولی۔۔۔۔

جی کیسے؟؟؟؟

گل نے اس کے اجنبی چہرے کو دیکھا۔۔

دیکھئے میرا شایان سے ملنا بہت ضروری ہے میں دعویٰ سے یہاں بہت مشکل سے آئی ہوں آپ

پلیز مجھے بتادیں وہ کہاں ہیں؟؟؟؟

پریشانی اس کے چہرے سے عیاں تھیں۔۔۔

گل کو سعد اور شایان کے بیچ ہونے والی گفتگو یاد آگئی۔۔۔

وہ اس کا ہاتھ تھام کر قدرے کونے والی سائیڈ پر لے آئی۔۔۔

کون ہو تم؟؟؟

گل نے اپنا چہرہ احتیاطی طور پر ڈھکا ہوا تھا۔۔۔۔

"پلیز آپ میرا باتوں میں وقت ضائع نہ کریں یہ آپ کیلئے ہی مشکل کا سبب بن سکتا ہے۔۔۔"

وہ نازک اندام الہڑدوشیزہ سختی سے بولی۔۔۔۔

"پاگل سمجھا ہوا ہے؟؟؟ اچھا ہوا تم خود میرے سامنے آگئیں۔۔۔ شایان سے دور رہو وہ شادی

شدہ ہے۔۔۔۔"

گل کی بات پر وہ تھم کر عجیب نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

گل نے اس کے چہرے کو بغور دیکھا۔۔۔۔

"تمہارا یہاں آنا ایسا گیا ہے اسی لئے تم جیسے آئی ہو ویسے چلی جاو۔۔۔"

اس کے دیکھنے پر گل نے دو ٹوک کہا:

تبھی ہارن کی آواز پر واچ مین نے متعدی انداز میں دروازہ کھولنے بھاگا۔۔

"وہ شایان صاحب آپ کا پوچھنے کوئی عورت آئی ہے باہر لان میں بی بی بی ان سے بات کر رہی

ہیں۔۔"

شایان نے بھاری ہاتھ اس کے گال پہ دے مارا۔۔

بکو اس کر کے گیا تھا میں؟؟؟؟

وہ لڑھکڑا کر پیچھے ہٹا۔۔

شایان اسے سامنے سے دھکیل کر لمحوں کہ ہزارویں حصہ میں لان کی جانب بھاگا۔۔

سعد شایان کے پیچھے لپکا جبکہ اکرام اور جمال نے اس گارڈ کو قابو میں لیا اور اطراف کا جائزہ

لینے لگے۔۔

شایان نے اس دوشیزہ کا بازو جکڑ کر گل سے دور ہٹایا۔۔

"بھا بھی آپ اندر چلیں۔۔"

سعد کے لہجے میں سختی تھی۔۔

اپنے بھائی سے پوچھو کون ہے یہ عورت جو دبئی سے اس کیلئے بھاگی چلی آئی۔۔

سعد گل کی بے تکی بات پر ششدر رہ گیا۔۔۔۔

بتاتا ہوں اگر کون ہے یہ۔۔۔!

وہ گل کو شعلہ بارنگاہوں سے دیکھتا اس لڑکی کو کھینچتا اپنے ساتھ لے گیا۔۔۔۔

"بھابھی پلیز آپ کوئی بھی ایسی بات نہیں کریے گا جو آپ سمجھ رہیں ہیں ویسا قطعی نہیں ہے

۔۔۔"

سعد نے رساں سے سمجھاتے ہوئے کہا؛

تو پھر تم ہی سمجھا دو۔۔۔ مجھ سے کچھ چھپانے کی ضرورت نہیں ہے میں اس دن کی تم دونوں کی

ساری بات سن چکی ہوں یہ وہ ہی لڑکی ہے جس کی مہمان نوازی میں کوئی کسر نہ چھوڑنے کی

بات کی تھی۔۔۔۔؟؟؟

گل کی بات پر سعد نے ضبط سے پیشانی رگڑی۔۔۔۔

جمال بھابھی کو اندر لے جاو۔۔۔!!

وہ اطراف کا جائزہ لیتے جمال سے بول کر شایان کے پیچھے بھاگا۔۔۔۔

کیا مقصد ہے تمہارا اس مینشن میں داخل ہونے کا؟؟؟

شایان اسے انیکسی کے قدرے سن سان جھاڑی زدہ جگہ پہ لے آیا۔۔۔۔

"زینب کی سلامتی۔۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کم مائے چائلڈ۔۔۔"

گرینی نے اس کا پرتپاک استقبال کیا۔۔۔

شیشے کی طرح چمچم کرتا اون اسٹوری گھران ہی کی محنت کا نتیجہ ہے۔۔۔

: تھینکس گرینی۔۔۔"

چونکہ لندن میں ہی پلی بڑھی تھیں اس لئے اردو زبان سے ناواقف تھیں۔۔۔۔

راستے میں کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی؟؟؟؟

نہیں۔۔۔

زینب نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا؛

مہین دن کی فلائٹ سے پہنچی تھی اور پاکستان کے اور یہاں کے اوقات میں زمین آسمان کا فرق

تھا۔۔۔۔

"فریش ہو جاو مائے چائلڈ کھانا تیار ہے۔۔۔۔"

وہ اثبات میں سر ہلا کر گرینی سے اپنے کمرے کا پوچھتی وہیں چلی آئی۔۔۔

دروازہ بند کر کے واش روم میں آئی اور کوٹ کے پاکٹ سے موبائل نکالا۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔

شایان بھائی کال کیوں نہیں اٹھا رہے؟؟؟

وہ شایان کو مسلسل مسڈ بیل دیئے جا رہی تھی پھر سعد کا نمبر ملا یا۔۔۔۔۔

و علیکم اسلام۔۔۔

وہ ایک کام سے گیا ہے موبائل گھر بھول گیا۔۔

ایئر پیس سے ابھرتی آواز زینب نے سانس کھینچا۔۔۔

تم خیرت سے پہنچ گئیں؟؟؟

سعد کے لہجہ میں فکر مندی دیکھ کر وہ اسودہ سی مسکرائی۔۔۔

"جی پہنچ گئی پتا نہیں مجھے یہاں گھٹن کیوں فیل ہو رہا ہے جب کہ یہاں کا موسم نارمل ہے

۔۔۔"

سعد اس کی کیفیت کو سمجھ رہا تھا۔۔۔

"ایسا ہوتا ہے تم کبھی دور نہیں گئیں نا ہفتہ دس تک ایسا ہو گا اس کے بعد تمہیں عادت ہو جائے گی۔۔۔"

"اچھا میں بعد میں دوبارہ کال کروں گی گرینی ٹیبل پر انتظار کر رہی ہوں گی۔۔۔"

:ہمم خیال رکھنا۔۔۔"

اس کا انداز زینب کا دل دھڑکا گیا۔۔۔

"آپ بھی اپنا اور بھائی کا خیال رکھیے گا۔۔۔"

کہہ کر رابطہ منقطع کر گئی۔۔۔

ابھی اسے آئے آدھا گھنٹہ بھی نہیں گزرا تھا کہ سعد کی یاد ستانے لگی۔۔۔

ٹھنڈی سانس بھر کر وہ منہ پہ پانی کے جھپکے مار کر اپنے آپ کو نارمل کرنے لگی۔۔۔

وہ ان کے سامنے والی کرسی کھینچ کر براجمان ہوئی۔۔۔

"شان کی پہلی ملاقات لندن کے معروف ہوٹل میں ہوئی تھی۔۔۔"

وہ محض پندرہ سال کا تھا اس کی بہادری نے مجھے اتنے بڑے شہر میں رسوا ہونے سے بچایا تھا

۔۔۔"

گرینی کے لہجہ میں شایان کی۔ محبت رچی بسی تھی۔

"وہ کہتا ہے خونِ رشتوں کا بھرم انسان کو ناچاہتے ہوئے بھی قائم رکھنا پڑتا ہے وہ ٹھیک کہتا ہے میرے سگے بیٹے نے مجھے بے کار پرزہ سمجھ کر پھینک دیا تھا وہ میرا خون نہیں ہے میرے وجود سے جنم نہیں لیا لیکن پھر بھی اس سے میرا رشتہ ہے احساس کا۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بڑی ہی کوئی اوچھی حرکت کی ہے اس نے تمہیں یہاں بھیج کر اب تو مجھے پکا یقین ہو گیا کہ وہ صرف پیسے سے ہی پاور فل ہے اپنے چار پالتو کتوں کو بھیج کر سمجھتا ہے شایان کو وہ اپنے فیصلہ سے ہٹنے پر مجبور کر دے گا تو یہ اس کی سب سے بڑی بے وقوفی ہے۔۔۔"

اس نے لیلی کو دیکھ کر طنز کیا۔۔۔۔

تمہیں میری بات پر یقین نہیں ہے تو جا کر دیکھو لندن۔۔۔!!

لیلی اپنی بات پر اڑی ہوئی تھی۔۔

اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔ تم ہمیں گمراہ کرنے کا ایک مہرہ بنی تمہیں پر افسوس سے

کہنا پڑھ رہا ہے سلطان تمہاری صورت کو ترس جائے گا۔۔

عقب سے آتی سعد کی آواز پر شایان نے جتانی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔

حبیب خان نے خود سلطان کو زینب کو اغوا کرنے کا کہا ہے میں نے خود سنا تھا۔۔۔!!!

اس کے احتجاجاً چیخنے پر شایان نے برہمی سے دیکھا؛

بس!!!

اس کے اگے ایک لفظ نہیں۔۔۔

زینب کا کوئی بال بیکا نہیں کر سکتا جب تک اس کا بھائی زندہ ہے کسی دشمن کو اس کے قریب نہیں بھٹکنے دے گا یہ شایان۔۔۔

اور تمہیں جلد اندازہ ہو جائے گا کہ زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے تم نے مینشن میں قدم رکھ کر۔۔۔

شایان اس پر قہر بارنگاہیں ڈالتا پیچھے ہٹا!!!

"اور کس کس سے چھپاؤ گے اپنی بیوی کو حبیب خان کو تمہاری بیوی کی تمام حرکات و سکنات۔  
کا علم ہے وہ بہت جلد اسے اغوا کر والے گا۔۔۔

وہ اشتعال مین اگے بڑھا اور میک اپ زدہ منہ اپنے ہاتھ کے شکنجے میں جکڑا۔۔۔

لیلی کی آنکھوں میں خوف کے تاثر نمایاں ہوئے۔۔۔ شایان کی گرفت اتنی سخت تھی کہ اسے اپنے جبرے ٹوٹے محسوس ہوئے۔۔۔

"اس کا نام اپنی گندی زبان سے نہیں لینا۔۔۔ ورنہ اگلی بار تم زمین کے اندر ہو گی۔۔"

وہ اسے پیچھے کی جانب دھکیلتا تن فن کرتا چلا گیا۔۔۔

اس کے جاتے ہی جمال حرکت میں آیا اور اس کے منہ پر ٹیپ لگا کر اس کے گرد رسی کسنے لگا

کہاں جا رہے ہو؟؟؟

وہ روف سے حلیے میں اٹھ کر جانے لگا تو تہمینہ بیگم نے اسے ٹوکا۔۔۔۔

"کچھ دیر دادی کے پاس بیٹھوں گا۔۔"

وہ مڑ کر انھیں بتانے لگا۔۔۔

اماں تو رضیا کے پورشن میں موجود ہیں کل رات ہی تو وہ انھیں لے گئی تھی۔۔۔

اچھا!!

"چلیں پھر وہیں چلا جاتا ہوں۔۔۔"

ہاں ہاں جاو جاو ہم ماں بیٹی تو لاوارث ہیں جسے راستے کا کنکر سمجھ کر دوڑا چھال دیا ایک علیشہ کی

غلطی کیا کھلی مہراں تک نے آنا چھوڑ دیا۔۔۔

اسے غلطی کہہ رہیں ہیں؟؟؟

اگر یہ ہی حرکت گل نے کی ہوتی تو آپ پتا ہے کیا کرتیں؟؟

"آپ اور نا کردہ گناہوں کا ملبہ اس کے سر پہ تھوپ کر اسے حویلی سے در بدر کر دیتیں

۔۔۔۔"

شہر یار نے روکھے لہجہ میں کہا:

"بند کرو اس کے نام کی مالا چپنا خیر سے باپ بننے والے ہو خوا مخواہ عشبہ سنے گی تو دل برا کرے

گی۔۔

وہ جا چکی ہے یہاں سے اب اس کا قصہ ختم کرو۔۔۔"

"تو پھر آپ بھی علیشہبہ کا ذکر میرے سامنے نہ ہی کیا کریں مرچکی ہے وہ میرے لئے۔۔۔۔

"

شہر یار کے پتھر یلہ انداز پر تہمینہ ساکن ہو گئیں۔۔۔۔

وہ جو سوچے بیٹھیں تھیں کہ شہر یار کو یہاں بلوا کر علیشہبہ کی راہیں کھول دیں گی ان کی غلط فہمی

ہی رہی۔۔۔۔۔

یہ کیا کر لیا تو نے میری بچی اپنے ساتھ۔۔۔۔۔ نجانے تو کس حال میں رہ رہی ہوگی۔۔۔۔!

کیا سمجھتی ہو خود کو بہت نڈر ہو؟؟ میرا مقابلہ کرنا چاہتی ہو؟؟۔؟؟

وہ اس کا رخ اپنی جانب موڑ کر دھاڑا۔۔۔۔

گل نے اس کی لہورنگ آنکھوں پر کلمہ شہادت پڑھا۔۔

جواب دو اب بولتی کیوں بند ہوگئی؟؟

۔۔ وہ اس کا کندھا جھنجھوڑ کر چلایا۔۔۔۔

"میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے تم غلط سمجھ رہے ہو۔۔"

گردن پر گلٹی ابھری۔۔۔

منع کیا تھا نہ مینشن سے قدم باہر نہ نکالنا کیوں ملنے گئیں تھیں اس سے؟؟؟

"تم نہیں تھے تو اسی لئے چلی گئی۔۔"

میرے لئے پریشانیوں کو مزید نہ بڑھاو۔۔۔ ورنہ کسی دن اپنا آپہ کھو بیٹھوں گا پھر شکوہ کرنے کی

ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔

تو پھر بتاتے کیوں نہیں کون ہے وہ؟؟

شایان نے رک کر اسے دیکھا۔۔ وہ اگر بتادے گا تو شاید یہ احتیاط کر لے مجھے اسے اعتماد میں لینا چاہیے کوئی تو ہو جو اپنی حفاظت خود سے کر سکے۔۔۔۔

وہ اسے چھوڑ کر فاصلہ پہ ہوا۔۔۔۔

"حبیب خان اسمگلنگ کنگ۔۔"

"اس کی خاص بندی ہے لیلی۔۔ جو مختلف ممالک کے شہروں میں لڑکیوں کو ورغلا کر یا اغوا کروا کر ان سے ان کی پہچان چھین کر دبئی لائی جاتی ہیں۔۔ تاکہ بار کو چلا سکے۔۔۔۔ یہاں سے جانے والی بچیاں بھی اسی کے دھندھے کو چلاتیں ہیں۔۔۔۔"

"لیلی بھی اسی مقصد سے تم سے ملی ہے میرا نام تو بہانہ تھا۔۔۔۔ وہ گارڈز دیکھ کر کچھ نہ کر سکی ورنہ اب تک تمہیں لے جا جا چکی ہوتی۔۔۔"

زینب جب پانچ سال کی تھی تب وہ اسے اغوا کر کے لے جا رہے تھے اتفاق تھا یا قسمت کا اشارہ جس گاؤں میں وہ ٹھہرے تھے وہیں ہم بھی رکے ہوئے تھے۔۔۔

"جب سے آج تک زینب کی ہوا تک میں نے ان کو لگنے نہیں دی اور اب وہ تمہاری ہڈ دھرمی اور بے وقوفی سے تمہارے تعاقب میں ہیں۔۔۔۔"

گل کا چہرہ زردی مائل رنگت اختیار کر گیا۔۔۔

میں نے ان کا کیا کیا ہے؟؟؟

خوف سے کپکپاہٹ طاری ہو گئی۔۔۔

شایان خراماں خراماں چل کر اس کی جانب آیا۔۔۔

گل کا خوف دیکھ کر اپنے اعصاب ڈھیلے چھوڑے۔۔۔

"تم میرے نام سے منسوب ہو بیوی ہو میری۔۔۔ اور دیکھا جائے تو کمزوری بھی۔۔۔ میری

کمزوری سے فائدہ اٹھا کر وہ زینب تک پہنچنا چاہتے ہیں۔۔۔"

"لیکن انھیں یہ نہیں پتا کہ شایان کی کمزوری ہی اس کی طاقت ہے۔۔۔"

"تم بچکانہ حرکتیں چھوڑ کر انکھیں کھولو۔۔۔"

"میں جس دنیا سے تعلق رکھتا ہوں وہاں عزت و احترام کا نام و نشان نہیں ہے۔۔۔"

تقدیر تھی میری جس نے مجھے یہاں لا چھوڑا۔۔۔"

"اپنے دل سے یہ ڈر نکال دو کہ تم یا زینب کو کچھ ہوگا۔۔۔"

مجھے اپنے زور بازو پر بھروسہ ہے بہت اچھے سے حفاظت کر سکتا ہوں دونوں کی۔۔۔"

اس کا چہرہ پر سکون ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

"میں جانتی تھی میرا فلگن گناہ گار نہیں ہو سکتا وہ عورت کی عزت کرتا ہے ان کی عزت نیلام کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔ تمہاری بات پر مجھے بھروسہ نہیں تھا دنیا والے یا تم خود کچھ بھی کہو لیکن میرا دل۔۔۔ کبھی بھی تم سے بدگمان نہیں ہو سکتا۔"

قطرہ قطرہ آنسو اس کے رخساروں کو بگھور رہے تھے۔۔۔۔۔

جانتا ہوں سب جانتا ہوں یہ بھی جانتا ہوں کہ فوارے کے پاس تنہا بیٹھ کر تم صرف مجھے پکارتیں تھیں۔۔۔ مجھے ہی یاد کرتیں تھیں۔۔۔۔"

وہ اس کا ہاتھ تھام کر نرمی سے سہلاتے ہوئے بولا۔۔۔

سب جانتے ہوئے بھی تم نے میرا دل توڑ دیا تھا۔۔۔۔

گل نے شکوہ کنناہ نگاہوں سے اسے دیکھا؛

"تم بھی تو مجھے ایزا پہنچاتی ہو اس لفظ سے مخاطب کر کے۔۔۔۔"

"میں کیا کروں مجھے محبت ہی اسی نام سے ہے مجھے عادت ہے اس نام کو سننے کی۔۔۔ شکل یاد

نہیں تھی نام یاد تھا۔۔۔"

اتنی گہری محبت کرتی ہو پھر بھی میری باتوں پر کان نہیں دھرتی۔۔۔؟؟؟

تنے ہوئے ماحول میں ایک دم تبدیلی آگئی۔۔ معنی خیزی سی رقصاں تھی اس ماحول میں ایک اعتراف کر رہا تو دوسرے کو پہلے ہی یقین تھا اس کی صداقت کا۔۔۔۔

"میں بھول گئی تھی میرے ذہن سے نکل گئی تھی یاد ہوتا تو کبھی نہیں ملتی۔۔۔"

وہ شرمندگی سے بولی۔۔۔

زینب خیریت سے پہنچ گئی ہے۔۔۔"

شکر ہے اللہ کا۔۔

شایان کی اطلاع پر گل نے بے ساختہ کہا؛

"مجھے انتظار رہے گا اس دن کا جب تم میری طرف محبت سے ہاتھ بڑھاؤ گے۔۔"

وہ اپنے ہاتھ میں مقید اس کے ہاتھ کو دیکھ کر سوچنے لگی۔۔۔۔

ان لمحات میں بہار اتری ہوئی تھی شایان کو آج کوئی تلخ سوچ اثر نہیں کر رہی تھی نازک سراپہ

اس کے بے حد قریب کھڑا اپنی چاہتوں کی داستان سن رہا تھا اسے اپنا چاہے جانا آسمانوں کی

بلندیوں میں لے آیا۔۔۔

اس سے پہلے کہ جذبات کا ٹھٹھے مارتا سمندر اٹڈ کر سب جل تھل کر دیتا۔۔۔۔

دروازہ پر دستک نے ان دونوں کو سوچوں سے باہر لا پٹھا۔۔

گل فاصلہ بڑھاتی دور ہوئی لیکن ایسا ہونہ سکا شایان نے ہاتھ کا گھیرا تنگ کر دیا۔۔۔

وہ حیرانگی سے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔

شایان نے مسکرا کر اس کے ماتھے پر عزت بھرا لمس ثبت کیا۔۔۔

گل اس کے دہکتے لمس پر کسمسا کر اس کے سینے میں منہ چھپا گئی۔۔۔

ایک دستک کے بعد دوبارہ دستک نہیں ہوئی۔۔۔۔

"وہ میں رات کے کھانے کا بندوبست کر لوں۔۔"

لرزتی آواز میں کہا تو شایان نے اس کے گرد گرفت ہٹالی گل فوراً ہی دروازہ کھول کر بھاگتی چلی

گئی۔۔۔

شایان کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا وہ جذباتیت کی رو میں بہہ رہا تھا وہ خود ہی اپنے قدموں کو

زنجیروں میں جکڑ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

گل پھولتی سانسوں کو ہموار کرنے لگی۔۔ سرخ چہرہ بھاپ اڑا رہا تھا شایان کی اتنی سی قربت میں

وہ اپنے ہوش گنوا گئی تھی۔۔۔۔۔۔

بہت سارا پانی چہرے پہ مار کر اپنے آپ کو نارمل کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

پوچھو اپنی بیوی سے کون تھا وہ لڑکا؟؟؟؟

"معاذوہ کمپنی کا امپلائے تھا وہ صرف میری سی وی ریٹرن کرنے آیا تھا۔۔۔ آنٹی جھوٹ بول

رہیں ہیں خدا را میرا یقین کرو۔۔۔"

علیشبہ نے اس کا بازو پکڑ کر کہا:

دکھاؤ کہاں ہے سی وی؟؟؟؟

"ایک سیکنڈ میں نے کمرے میں رکھی ہے میں لے کر آتی ہوں۔۔۔"

تجھے اپنی ماں جھوٹی لگتی ہے جو تو اس سے صفائیاں مانگ رہا ہے؟؟؟؟؟

"ایک سیکنڈ مام ہو سکتا ہے آپ کو کوئی غلط فہمی ہو۔۔۔"

پانچ منٹ کے بعد وہ پریشان سی چلی آئی۔۔۔

معاذ میرا یقین کرو میں نے سی وی ڈرار میں رکھی تھی پتا نہیں کہاں چلی گئی۔۔۔

اے لڑکی بند کرو یہ ڈرامے پہلے میرے بیٹے کو پھنسا یا اور اب اس سے دل بھر گیا تو دوسرے کو

پھانس رہی ہو۔۔۔!!!

معاذ نے کینہ توڑنگا ہوں سے علیشبہ کو دیکھا۔۔۔

آپ یہ سب جان بوجھ کر کر رہیں ہیں نہ؟؟

میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے؟؟

واہ بی بی ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری۔۔۔

دیکھ لے معاذ جو لڑکی ماں باپ سے دغا کر سکتی ہے وہ تجھ سے نہیں کر سکتی کیا۔۔۔!

علیشبہ نے دھندلائی آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔

معاذ بنا کچھ کہے گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔

اس کا یہ رویہ علیشبہ کا سارا بھرم توڑ گیا۔۔۔

مام جتانی نگاہیں اس پر ڈال کر چلی گئیں۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کے تہائی پہر وہ زینب کے کمرے میں موجود اس کی کمی کو شدت سے محسوس کر رہا تھا

۔۔۔

درود یوار سے اس کی مخصوص مہک آرہی تھی۔۔۔

ہر دم آنکھوں کے سامنے والی اپنی بچکانہ حرکتوں سے اسے بھی مسکرانے پر مجبور کر دیتی۔۔۔

آپ۔ کو بھی نیند نہیں آرہی ؟؟؟؟؟

ہاں۔۔ لیکن تم اب تک کیوں جاگ رہی ہو صبح کالج ہے نہ؟؟؟

سعد کو اپنی ہی بازگشت قریب سے سنائی دی۔۔۔

"آپ بھی تو نہیں سوئے۔۔۔"

"ہم تو اپنے کام کی وجہ سے نیند کو سوار نہیں کرتے لیکن تمہارے لئے نیند ضروری ہے۔۔۔"

میں صبح جلدی اٹھ جاؤں گی لیکن ابھی آپ کے پاس بیٹھنے کا من ہے۔۔۔

بیٹھ جاؤں؟؟؟

سعد نے فرصت سے اس کا روشن مکھڑا دیکھا۔۔۔

بالوں کی ڈھیلی ڈھالی چوٹی کندھے پر لاپرواہی سے پڑی تھی ایک دولٹ ہوا کی زد میں اڑ کر کبھی

اس کے رخسار کو چومتی تو کبھی ہونٹوں پہ مچلتی۔۔۔۔

گلابی ہونٹ کسی بھی قسم کی آرائش سے پاک۔۔۔

انکھوں میں ناچتا سوال سعد کو انکار کرنے کی مہلت نہ دے سکا۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔"

چہرے کی چمک اور بڑھ گئی تھی۔۔۔۔۔

پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟؟

سعد نے گردن اونچی کر کے چودھویں کے چاند کو دیکھا۔۔۔۔۔

"اچھی جا رہی ہے۔۔۔۔۔"

"آپ جمال یا اکرام سے کہہ دیں وہ مجھے کالج لے جایا کریں اور واپس بھی وہی لے آئیں"

کیوں؟؟؟

سعد کو اچھنبا ہوا بہت سے منفی خیال اس کے ذہن میں جگہ بنانے لگے۔۔۔۔۔

"کلاس فیلوز آپ کو رشک بھری نگاہوں سے دیکھتے ہیں مجھے ذرا اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔۔"

زینب کی خفگی پر سعد کو حیرانگی ہوئی۔۔۔۔۔

تمہیں کیوں اچھا نہیں لگتا؟؟؟؟

سعد نے اس کے بچھے چہرے کو دیکھ کر استفسار کیا تھا۔۔۔۔۔

بس کوئی لڑکی آپ کی تعریف کرے۔ مجھے قطعاً نہیں پسند۔۔۔۔۔

اس کا۔ موڈ ہنوز آف تھا۔۔۔۔۔

ایسے تو کوئی بھی میری تعریف نہیں کرے گا؟؟

سعد نے مصنوعی افسردگی سے کہا:

"میں کروں گی نہ جتنی تعریف کروانی ہے مجھ سے کروالیں۔۔۔"

زینب کے بولنے پر ایک جاندار مسکراہٹ اس کے چہرے پر در آئی۔۔۔۔۔

تبھی دھم کی اور سرگوشیوں کی آواز سے خیالوں سے کھینچ لائی۔۔۔

اس کاروم مینشن کی باونڈری سے قریب ہی تھا۔۔۔

سعد چونکنا ہو کر نیچے بیٹھ گیا۔۔۔

تو دوسرے راستے سے برابر والے کمرے کی کھڑکھی سے آنسو گیس چھوڑے گا۔۔

میں تب تک اس کمرے کا جائزہ لیتا ہوں۔۔۔

اس لڑکی کو کچھ نہیں ہونا چاہیے وہ سلطان کی امانت ہے۔۔ چل اب جلدی نکل۔۔۔

سعد رینگ کر دروازے کی جانب آیا اور بنا آہٹ کے دروازہ کھول کر شایان کے کمرے کی

طرف دے قدموں بھاگا۔۔۔

ناب گھمایا تو دروازہ کھل گیا۔۔۔

اندر اکر چٹنی چڑھائی۔۔۔

گل نماز تہجد ادا کر رہی تھی جبکہ شیر واسے کہیں نہیں دیکھا۔۔۔

وہ کمرے سے ملحق لائبریری میں بھاگا تو شایان سگریٹ نوشی کر رہا تھا۔۔۔

شیر و تو بھا بھی کو لے کر یہاں سے نکل سلطان کے آدمی مینشن میں گھس آئے ان کا حذف  
بھا بھی کو لے کر جانا ہے۔۔۔

اندر کیسے آئے وہ گارڈ کہاں مر گئے تھے؟؟

جلی ہوئی سگریٹ بوٹوں تلے دبا تا غصہ سے بولا۔۔۔

وقت ضائع نہ کر نجانے کتنے لوگ ہیں میں اور جمال، اکرام ان کو دیکھ لیں گے۔۔۔

ٹھیک ہے میں موقع ملتے ہی رابطہ کروں گا۔۔۔

"منہ ڈھک کے جانا ان کے پاس آنسو گیس ہے۔۔۔"

سعدا سے تشبیہ کرتا سینے سے لگاتا بولا۔

"اپنا اور بھا بھی کا خیال رکھنا۔۔۔"

وہ جانتا تھا اس سفر میں کسی کی واپسی ممکن نہیں ہے لیکن پھر بھی ایک آس تھی ایک امید تھا گیا

تھا۔۔۔۔

میں جمال اور اکرام کو بتاتا تو ہوں تو خفیہ راستے سے نکل۔۔۔۔

سعد کے پیچھے پیچھے شایان بھی کمرے میں آیا۔۔

گل نے سلام پھیرا۔۔۔۔

کیا بات ہے؟؟؟

وہ ان دونوں کو دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔

ہمیں یہاں سے نکلنا ہے جلدی کرو بڑی سی چادر میں اپنے آپ کو ڈھانپ لو۔۔۔"

شایان اسے کہتا چاقو اپنے جوتے میں چھپانے لگا لو ڈپسٹول اور ایک دو ہتھیار چھپاتا کمرے کی

لاسٹ اف کرنے لگا۔۔۔

زرینہ!!

دہیمی سرگوشی پر گل نے اسے دیکھا؛

بتی بجھتے ہی ہر سو نیم اندھیرا چھایا ہوا تھا

شایان نے بڑی سے چادر میں چھپے اس کے نازک وجود کو مطمئن نگاہوں سے دیکھا اور اس کا

ہاتھ تھام کر لائبریری میں لے آیا۔۔

دیوار پر نصب آئینہ کو ہٹایا تو چوکور دروازہ نمودار ہوا۔۔

گل۔ کو لئے اس کے اندر داخل ہوا۔۔۔

یہ ایک لمبی سرنگ تھی جو جنگل کی طرف جاتی تھی۔۔۔۔۔

ہم کہاں جا رہے ہیں؟؟؟

"سلطان کے آدمی تمہارے تعاقب میں مینشن میں گھس چکے ہیں ہمیں یہاں سے فوری نکلنا

ہے پلیز جلدی بھاگو۔۔۔۔"

یہاں پر پتھر ہیں مجھے سلیپر بھی پہننے نہیں دی آپ نے؟؟؟

نو کیلے کنکر اس کے پاؤں میں چھب رہے تھے۔۔۔

"انفنف زرمینہ حد کرتی ہو۔۔۔۔۔ لویہ میری پہنو جلدی کرو۔۔۔"

وہ جھنجھلاتا اپنے پاؤں چپل سے آزاد کرتا اس سے بولا۔۔۔

آپ؟؟؟

سوال نہیں پہنو۔۔۔

شایان کے سختی سے کہنے پر وہ چپل اڑس کر بھاگنے لگی قریب بیس منٹ کے بعد جھاڑیاں ہی  
جھاڑیاں نظر آئیں۔۔۔

اس پتھر پر پاؤں رکھ کر باہر کی جانب چھلانگ لگاؤ۔۔۔

شایان نے اسے ہدایت دی تو گل نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا؛

میں تمہیں بندر یا نظر آتی ہوں جو چھلانگ لگا لوں گی۔۔۔

شایان نے اس کے تڑک کر بولنے پر ضبط سے دیکھا اور اسے پیچھے ہٹا کر خود چڑھا۔ گل۔ کو  
بھی اپنے ساتھ اوپر چڑھایا۔۔۔

گل نے خوفزدہ نگاہوں سے اس کھائی کو دیکھا جس کی زمین بھی دیکھائی نہیں دے رہی تھی

۔۔۔

کمر پر چڑھو!!

دوسرے حکم پر گل کے اوسان خطا ہو گئے۔۔۔

میں نہیں چڑھوں گی پاگل۔ ہو کیا۔۔۔۔؟

گل زور و شور سے نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔

شایان نے سخت نگاہوں سے گھورا تو گل کو اپنا سانس رکتا محسوس ہوا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

امی میرا پاؤں!!!!

سن سان ماحول میں گل کی دردناک چیخ ارتعاش پیدا کر گئی۔۔۔ شایان نے بوکھلا کر اس کے

منہ پر ہاتھ جمایا تو نمی کا احساس ہوا۔۔۔۔۔

کہاں لگی دیکھا۔۔۔!

وہ اپنا ہاتھ ہٹاتا سے نزدیک کرتا اونچی سطح پر بٹھاتا بولا۔۔۔

"ہاتھ نہیں لگاؤ بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔"

وہ اس کا ہاتھ پرے ہٹاتی تکلیف سے بولی۔۔۔۔۔

جبھی کہہ رہا تھا کمر پر چڑھو تمہاری نازک مزاجی کا علم تھا مجھے۔۔۔۔۔!!!

وہ ڈپٹ کر بولا .....

اب دیکھوں گا نہیں تو پتا کیسے چلا گا کہاں لگی ہے؟؟؟

"پلیز افکن ہلکے ہاتھ سے دیکھنا تمہارا ہاتھ بہت بھاری ہے" ....

وہ سوں سوں کرتی درد کو برداشت کرنے گی ....

شہر یار نے گھور کر اسے دیکھا .....

اور سر جھٹک کر سرخ سفید پاؤں کے متاثرہ حصے کو دیکھا ...

کوئی نوکیلا پتھر پاؤں مڑنے کی وجہ سے گوشت میں گھسا ہوا تھا ..... .

مٹی جھاڑ کر جیب سے باریک نوک والا چاقو نکالا... گل کی توروح فنا ہوگی اُس خطرناک چاقو کو دیکھ کر....

یہ... یہ کیا کر رہے ہو... افگن تم.. میرا پاؤں کاٹو گے؟؟؟

شایان نے بے زاریت سے دیکھا اس میں صبر نام کی کوئی چیز ہی نہیں پائی جاتی .....

"نہیں تمہاری زبان !!! کم از کم اس لفظ کی تکرار سے تو جان چھٹے گی میری۔۔۔"

شایان کی آنکھوں میں زمانے بھر کی سنجیدگی رقم تھی۔۔۔۔۔

"وہ رہے دونوں۔۔۔ پکڑوا نہیں۔۔۔"

سلطان کے آدمی کی آواز پر شایان نے ہیولہ دیکھا اور لمحہ ضائع کیے بنا گل کو اٹھائے دوڑ

لگادی۔۔۔

مختلف قدموں کی آواز پر شایان نے پانچ چھ آدمیوں کی موجودگی کا اندازہ کیا۔۔۔

گل اپنے ہوا میں معلق جسم کو محسوس کر کے خوف و ڈر سے آنکھیں میچیں اس کی گردن کے  
گرد حصار باندھ گئی۔۔۔۔

کہاں گیا یہیں تو تھا؟؟؟؟

ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا۔۔۔

یہیں چھپے ہوں گے ڈھونڈو۔۔۔!

وہ جو گل کو لئے درخت کے تنے کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا۔ پاؤں کی انگلیوں میں کنکر دباتا پاؤں  
اوپر اٹھا کر کنکر ہاتھ میں پکڑا۔۔۔۔۔

اور دوسری سمت اچھال دیا۔۔۔

وہ وہاں سے آئی ہے آواز۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔

ان میں سے ایک نے کہا تو کچھ اس کی تقلید میں چل دیئے۔۔۔۔

شایان نے اسے درخت کی ٹیک سے اوٹ میں بٹھایا تبھی اسے کمر پر ہلکی سی چھبن کا احساس ہوا

۔۔۔۔

اپنے آپ کو میرے حوالے کر دو شایان۔۔۔۔۔!!!

گل کو اپنی موت بے حد قریب سے دیکھائی دی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اتنی دیر سے سڑکوں پر خوار ہو کر تھکا ہارا گھر آیا تو تقریباً سبھی سوچکے تھے۔۔۔۔

کمرے میں داخل ہوا تو ہنوز وہی حالت تھی جو صبح چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

واش روم وغیرہ چیک کیا تو وہاں بھی علیشہ کونہ پایا۔۔۔۔۔

موسم بھی خاصہ خراب ہو رہا تھا ہواؤں نے رخ بدل لیا تھا تمام لوگ اپنے اپنے گھروں میں

محصور ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

رانو علیشہ بی بی کہاں ہیں؟؟؟؟

ملازمہ کچن کا کام کر کے اپنے کوارٹر میں جا رہی تھی جب معاذ نے روک کر استفسار کیا۔۔

"صاحب جی تین گھنٹے پہلے میں نے انھیں چھت پر دیکھا تھا اب پتا نہیں۔۔"

اس کی لاعلمی پر معاذ کو تشویش لاحق ہوئی۔۔۔۔۔

ہمم !!

وہ ہنکارہ بھر کر چھت کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔

تیز ہوائیں آندھی کا پتا دینے لگیں۔۔۔۔

نیم تاریکی میں ایک کونے میں ہیولہ سا نظر آیا۔

علیشبہ نیچے چلو یہاں کیوں بیٹھی ہو؟؟؟

وہ اس کے نزدیک آکر بولا۔۔۔۔

"تمہاری محبت میں اندھی ہو کر میں نے اپنے ماں باپ کی عمر بھر کی ریاضت کو تیاغ کر دیا اور بنا

سوچے سمجھے تم پر بھروسہ کر لیا۔۔۔۔"

چھپ کر نکاح کیا۔۔۔ اپنے ماں باپ۔۔۔ جان سے زیادہ پیار کرنے والے بھائی۔۔۔ دادی۔۔۔

چاچو کسی کی غیرت کا خیال نہیں کیا اور تم نے کیا کیا؟؟؟؟؟

معاذ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس کے روبرو ہوا۔۔۔۔۔

"علیشبہ کمرے میں چلو وہاں بات کرتے ہیں بارش کسی بھی لمحے شروع ہو جائے گی

۔۔۔۔۔"

رات میں بھی آسمان سرخی سے بھرا ہوا تھا پانی سے لباب بادل چلے آرہے تھے۔۔۔

"کون سے کمرے میں عنقریب جہاں سے بد کرداری کا الزام اپنے متھے پہ سجا کر نکالی جاؤں گی

۔۔۔"

آواز کا بھاری پن روچکنے کی چغلی کھا رہا تھا۔۔۔۔۔

کیا تمہیں اب مجھ پر بھروسہ نہیں رہا؟؟؟؟

وہ اس کی آنکھوں کی سرخی پر لب بھینچ گیا۔۔۔

بھروسہ کے تحت ہی تمہاری جانب پر امید نگاہ اٹھائی تھی۔۔!

علیشبہ کا طنزیہ جملہ اسے نگاہیں پھیرنے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔۔

"میں اس وقت غصہ میں تھا اسی لئے کچھ نہ بولا۔۔۔"

پھر بات طے ہوئی کہ تم غصہ میں میرا ہاتھ پکڑ کر باہر نکال دو گے۔۔ میرے پاس کوئی دوسرا

ٹھکانہ نہیں ہے اسی لئے یہاں بیٹھے رہنے دو۔۔۔۔۔"

علیشبہ کی آنکھیں جل تھل مینا برسا رہیں تھیں۔۔۔ آج شدت غم حد سے سوا تھا۔۔۔

"دل گرفتگی والی باتیں کر کے کیوں اپنے آپ کو ہلکان کر رہی ہو۔۔۔ گر تمہاری طرف سے

بے وفائی بھی ملی تب بھی تم سے چھت نہیں چھینوں گا۔۔۔ اشتعال انگیز ہو سکتا ہوں کم

ظرف نہیں۔۔۔"

علیشبہ نے شکوہ کناں نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

"یقین اور اعتماد بھی کر لیتے لیکن میں جانتی ہوں تم یا کوئی بھی مرد ایسا کر ہی نہیں سکتا۔۔۔

ظاہری سی بات ہے جب میں نے حویلی والوں کے یقین کو چکنا چور کر دیا جس کے انگن میں میرا

بچپن گزرا ہے۔ ان سنہری یادوں کو اپنے پیروں تلے روند کر نکل گئی تو اب مجھے یہ بے اعتباری  
سہنی ہے۔۔۔۔"

"میں جانتا ہوں مام تمہیں نچاد کھانے کی تگدو میں ہیں۔۔۔ وہ میری شادی خالہ کی بیٹی سے  
کروانا چاہتیں تھیں لیکن یہاں میں نے تمہیں اپنا لیا۔۔۔  
ابھی تو خالہ جان کو بھی علم نہیں ہے۔۔۔"

خیر!! میں تم سے اپنے تلخ رویہ کی معافی مانگتا ہوں علیش تم مجھ سے بدگمان ہو یہ بات مجھے  
افسردہ کر رہی ہے۔۔۔۔"

ہتھیلی سے انکھوں کی نمی رگڑتا ماتھے سے ماتھا ٹکراتا بولا۔۔۔۔۔  
علیشبہ نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔۔

"مجھے تمہاری معافی نہیں تمہارا اعتماد چاہیے کم از کم اتنا تو یاد رکھو کہ میں اپنی تمام تر کشتیاں جلا  
کر تم تک آئی ہوں۔۔۔۔۔"

علیشبہ کا شکست خوردہ لہجہ معاذ کو شرمندہ کر رہا تھا۔۔۔

"میں جانتا ہوں میری جان یہ سب تم نے میری محبت میں کیا ہے ہم دونوں نے ہی جلد بازی  
سے کام لیا ہے۔۔۔ کچھ وقت تک پریشانیاں اور مشکلات ہمارے راستے میں حائل رہیں گیں

جب تک میں کمانے نہیں لگ جاتا تم نے صبر کرنا ہے۔۔۔۔۔"

"پھر ان شاء اللہ ہم اپارٹمنٹ کرائے پر لے لیں گے۔۔۔"

علیشبہ نے اثبات میں سر ہلایا تھا معاذ نے مسکرا کر اس کا ماتھا چوما۔۔۔

تبھی موٹی موٹی بوندیں زمین کو سیراب کرنے لگیں۔۔۔

"مجھے اندازہ ہے تم نے کچھ نہیں کھایا ہو گا آچلو میں تمہاری پسند کی بریانی لایا ہوں۔۔۔"

وہ اس کے اگے اپنی ہتھیلی کرتا ہوا بولا۔۔۔

علیشبہ نے ایک نظر اس کے چہرے پر ڈال کر اپنا ہاتھ اس کی چوڑی ہتھیلی پر جمادیا۔۔۔۔

معاذ کی پر مطمئن مسکراہٹ ہونٹوں پر رقصاں ہو گئی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بتا مجھے کہاں گئے ہیں وہ دونوں؟؟؟؟؟

ان چاروں نے سعد کے گرد گھیرا بنا لیا تھا ان میں سے ایک نے کڑک دار لہجے میں پوچھا؛

"اپنی زندگی میں تو کبھی زبان نہیں کھولوں گا بے شک جان سے مار ڈالو۔۔۔"

سعد نے نڈر انداز میں کہا:

" لے چلو اسے سلطان ہی اگلوائے گا۔۔۔ "

وہ اپنے ساتھی سے بولا۔ اس نے گن کی نال سعد کے دماغ کی جانب ماری جس کے نتیجہ میں وہ ہوش و خروش سے بیگانہ ہو گیا۔۔۔۔۔

اب کیا کریں اکرام انھوں نے تو سعد بھائی کو بے ہوش کر دیا۔؟؟؟؟

" اگر ہم نے انھیں اپنی موجودگی کا پتا دیا تو یہ ہمیں یرغمال بنا لیں گے۔۔۔ فلحال ہمیں استاد تک پہنچنا ہے۔۔۔ میں استاد کا تعاقب کروں گا تم ان گارڈز سے پوچھنا چھ کرو۔۔۔ ہونہ ہو گھر کا بھیدی ہی سلطان کا خبری ہے۔۔۔

جبھی اس کی ہمت ہو گئی مینشن میں گھسنے کی۔"

وہ جمال سے سرگوشی میں بات کر رہا تھا۔۔۔

" فلحال ان کو جانے دو ہمیں یہیں انتظار کرنا ہوگا۔"

اکرام کی بات پر اکتفا کرتے ہوئے وہ سعد کو لے جاتا دیکھنے لگے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ابو میرا یقین کریں یہ نکاح مصلحتاً طے پایا تھا.. اگر اکرام مجھ سے نکاح نہ کرتے تو بدنامی ہمارے گھر کا راستہ دیکھ لیتی.....

ہم پھپھو کے علم میں لائے بغیر اس نکاح کو ختم کر دیں گے...

اس نے مشتاق صاحب کے جھکے سر کو دیکھا.....

شگفتہ کو ساری صورت حال سے آگاہ کرنا ضروری ہے... یوں جھوٹ کی بنیاد پر رشتے قائم کرنا کسی طور درست نہیں ہے.....

"بلکل ٹھیک کہہ رہیں ہیں ابو پھپھو کو سمجھنا ہوگا اور مجھے نہیں لگتا کہ وہ اب آپ سے منیم بھائی کی شادی پر راضی ہوں گی۔۔۔"

زرین کی بات پر مشتاق صاحب نے بے چینی سے پہلو بدلاتا دوسری طرف رابعہ کو تسکین محسوس ہوئی۔۔

"ٹھیک ہے میں کرتا ہوں بات شگفتہ کے گھر جا کر جو بھی ہوگا اللہ مالک ہے۔۔۔"

وہ اٹھ کر جانے لگے تبھی پلٹ کر رابعہ کو دیکھا۔۔

"رابعہ مجھے افسوس ہوا کہ تم نے اتنے دن تک اپنے باپ سے یہ بات مخفی رکھی۔۔۔"

مشتاق صاحب کی بات پر وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تم لیکچر کے بیچ میں کلاس کیوں چھوڑ آئیں۔؟؟؟

مہرین زینب کے پیچھے پیچھے چلی آئی۔۔۔

مہر مجھے بے چینی ہو رہی ہے دل کہہ رہا ہے سعد اور بھائی مشکل میں ہیں۔"

مہرین نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا:

"زینبی تمہارا وہم ہو گا چلو کلاس میں چلو ورنہ سر ہمیں کچا چبا جائیں گے۔"

"تم جاو مہر میں گھر جا رہی ہوں میرا دل بہت زیادہ گھبرا رہا ہے اس ذہنی ٹینشن میں یکسوئی سے لیکچر سن نہیں سکوں گی۔۔۔"

چلو پھر میں بھی ساتھ ہی چلتی ہوں تمہیں پریشان دیکھ کر مجھے فکر ہی لگے رہے گی۔۔

وہ دونوں یونی کے احاطے سے باہر نکلیں تو مائیکل انہی کے انتظار میں گاڑی لئے کھڑا تھا۔

شایان نے اسے زینب کا ڈرائیور منتخب کیا تھا۔۔۔۔

زینب کو مائیکل کی آنکھوں کا رنگ مختلف لگا اس پر اس کا دیدے پھاڑے دیکھنا زینب کو کھٹکھا گیا

---

"مہر میں اپنا ریجیسٹر کلاس میں ہی بھول آئی۔۔۔"

وہ اونچی آواز میں بول کر راہ فرار اختیار کرتی کہ مائیکل کے بھینس میں موجود آدمی نے اسے

پیچھے سے دبوچا۔۔۔

مہرین اچانک افتاد پر گھبرا کر یونی کے مین گیٹ کی جانب بھاگی تاکہ گارڈز کو اطلاع کر سکے۔  
دوسرا آدمی بوتل کے جن کی طرح نمودار ہوا۔ اسے جھپٹ کر کار میں بٹھاتا ونڈولوک کر گیا

--

چھوڑو مجھے کون ہو تم؟؟؟

زینب چیختی چلاتی اپنا آپ اس کی وحشی گرفت سے چھڑوانے لگی۔ اس آدمی نے اپنا بھاری  
ہاتھ زینب کے منہ پہ دے مارا اس کا سر بری طرح گاڑی کے شیشے سے جا لگا۔

موقع پاتے ہی اس نے رومال زینب کے منہ پہ رکھا۔ آنکھوں کے اگے اندھیرا چھانے لگا دیکھتے  
ہی دیکھتے ہاتھ پاؤں ڈھیلے پڑھ گئے۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نامحسوس انداز میں وہ ہاتھ پیچھے لے کر گیا اور اسلحہ والا ہاتھ پکڑ کر پوری قوت سے درخت کے  
تنے پہ مارا۔۔۔

جس سے وہ شخص بلبلا اٹھا۔۔۔

شایان نے اسے سانس لینے کا موقع دیئے بغیر اس کی گردن دوسری جانب گھمادی۔۔۔ ٹرک  
کی آواز کے ساتھ گل کی چیخ بھی نکلی۔۔۔



وہ خوفزدہ سی منہ گھٹنوں میں چھپا گئی۔۔۔۔

شایان زمین پر پڑے ان کے لاشے کے قریب آیا اور تلاشی لینے لگا۔۔ اپنے کام کی تمام چیزیں  
پینٹ کی جیب میں اڑس کر اس گھنے درخت کے پاس آیا جہاں وہ ڈری سہمی سی بیٹھی تھی

۔۔۔۔

اس نے گل کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تو گل متعدی انداز میں دور ہٹی۔۔۔

"خبردار مجھے ہاتھ لگایا تو یہ چاقو تمہارے جسم میں اتار دوں گی۔۔۔"

وہ کسی اور کو سمجھ کر چاقو اس کے سامنے کرتی دھمکانے لگی۔۔۔

اوہ سچ میں !!!

شایان نے ابرو اچکا کر اپنا چاقو دیکھا جو وہ پہلے ہی نکال چکی تھی۔۔۔

تم۔۔۔۔ میں سمجھی سلطان کے آدمی ہیں !!

وہ چاقو والا ہاتھ عقب پر لے جا کر سنبھل کر گویا ہوئی۔۔۔۔

: اچھی بات ہے تمہیں اسی طرح چونکنار ہنا چاہیئے۔۔۔"

شایان اسے سرہانے والے انداز میں دیکھتا بولا۔۔۔۔

اب ہم کیا کریں؟؟؟؟

"فلحال تو تمہارے پاؤں سے یہ پتھر نکالنا ضروری ہے ورنہ زخم خراب ہو جائے گا۔۔۔"

کیسے نکالو گے؟؟؟؟؟

"ظاہری بات ہے کسی نوکیلی شے سے ہی نکلے گا۔"

"نہیں افگن مجھے پہلے درد ہو رہا ہے اسے ایسے ہی رہنے دو۔"

وہ اس جلاد کو جانتی تھی نجانے کیسے نکالتا پتھر۔۔۔۔

ادھر دو خنجر!!!

وہ ہتھیلی پھیلاتا کر خنگی سے بولا۔۔۔۔

"نہیں کسی صورت نہیں۔۔۔"

گل نے دونوں ہاتھ سے چاقو کو مضبوطی سے پکڑ کر انکار کیا۔۔۔۔

"گل بے وقوف مت بنو ہمیں یہاں سے نکلنے میں مہینے بھی لگ سکتے ہیں جب تک یہ اور اندر

گھس کر گوشٹ کو گلا دے گا۔۔۔"

"میں خود نکالنے کی کوشش کرتی ہوں۔۔"

وہ وہیں بیٹھ کر معائنہ کرنے لگی۔۔۔ شایان کو اس کی بے جا ضد سے چڑھونے لگی۔۔۔

نجانے سعد کس حال میں ہوگا۔۔۔

"یہ مجھ سے نہیں ہوگا بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔"

وہ خنجر دور اچھال کر بولی۔۔۔

شایان کا ضبط جواب دے گیا۔۔۔

وہ اٹھ کر اس کے پاس بیٹھا۔۔۔

اور ایک ہاتھ سے اس کے دونوں ہاتھوں کو جکڑا اور اپنا گھٹنہ اونچا کر کے اس کا پاؤں اس پر رکھا۔۔۔

"انگن چھوڑ دو خدا رات تمہیں میری تکلیف کا اندازہ نہیں ہے۔۔۔"

یہاں دیکھو میری طرف۔۔۔!

وہ نرمی سے بولا۔۔۔

گل نے بھیگی آنکھیں اٹھائیں۔۔۔

"درد کو برداشت کرنا سیکھو زینہ۔۔۔ ورنہ تمہاری چیخ بے حس انسانوں کے اگے دب جائیگی

---"

وہ شہادت کی انگلی ایڑی پر پھیرتا ہوا بولا۔۔۔

"کٹیلہ لہجہ برداشت کر چکی ہوں اب کچھ برداشت نہیں ہوتا۔۔۔"

وہ بجھے لہجہ میں بولی۔۔

شایان نے چاقو کی نوک گھسے پتھر کے اطراف پہ رکھ کر ہلکا سا داؤڈالا تو گل کی چینیں نکل گئیں۔۔

شایان رک کر سنجیدگی سے دیکھنے لگا۔۔۔

"میں تمہاری شکایت دادی سے کروں گی چاچو سے کروں گی جنھوں نے تمہیں میرے

حوالے کر دیا۔۔۔"

وہ سسکتی ہوئی گلہ کرنے لگی۔۔ اس پل اس کا رونا شایان کو بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا یقیناً اس کا

درد حد سے سوا تھا جہی اتنا زیادہ رورہی تھی۔

زمینہ تمہیں تمہاری امی کی یاد نہیں آتی؟؟

شایان کے غیر متوقع سوال پر رونا بھول کر حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔

شایان نے بڑی بڑی آنکھوں میں ٹہرے موٹے موٹے آنسو اپنی انگلی کی پور پر چنے۔۔

"مجھے ماں کی محبت دادی سے ملی ہے وہ ہی میری ماں ہیں۔۔"

اس نے شایان کے کھلے گریبان میں جھانکا چوڑا سینہ واضح دیکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔۔

دادی!!!!!!

"اپنی دادی سے ملو تو یہ ضرور پوچھنا کہ تمہاری ماں کا انتقال ہوا کیسے تھا۔۔۔"

شایان کا لہجہ زہر خندا تھا۔۔۔۔۔

تبھی گل کو چاقو کی نوک اندر گھستی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔

شایان نے وقت ضائع کئے بنا پتھر کو ایری سے نکال دیا۔۔۔

اپنا سر اس کے کندھے پہ رگڑ کر درد برداشت کرنے لگی۔۔۔

شایان نے اس کے لرزتے وجود کو پیچھے سے سہلایا۔۔۔۔

ناقابل برداشت درد اس کی جان لینے لگا۔۔۔۔۔

زرینہ!!!

شایان نے دھیرے دھیرے ساکت ہوتے اس کے وجود کو آنکھوں کے سامنے کیا۔۔۔۔۔

غنودگی کا بو جھل پن پلکوں پر اتر آیا۔۔۔۔۔

زیادہ درد ہو رہا ہے؟؟؟

وہ اس کا چہرہ نرمی سے سہلاتے بولا۔۔۔

جان نکل رہی ہے میں میں مر جاؤں گی!!!!

اس کی آواز اتنی ہلکے تھی کہ شایان بمشکل ہی سن سکا۔۔

"شایان تمہیں مرنے نہیں دے گا زمینہ۔۔۔"

وہ مضبوط لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

لیکن گل مکمل غنودگی میں جا چکی تھی۔۔۔۔

اس کا سر اس کے بازو پر ڈھلک گیا۔۔۔۔۔ لابی پلکوں کا اٹھنا جھکنا ساکت ہو چکا تھا۔۔۔

وہ خوبصورت تھی شانزے جیسی خوبصورت۔۔۔۔!!!!

شفاف چہرے پر گھلی ہوئی نمی، صبح پیشانی پر بل اس کے درد کے عکاس تھے۔۔۔

شایان نے اس کا سر اپنی گود میں احتیاط سے رکھا اور پاؤں کی جانب دیکھا جو ہلکا ہلکا سو جھن کا

شکار ہونے لگا۔۔۔۔

گل۔ کی چادر جو اس کے وجود کے گرد لپٹی ہوئی تھی اس کا کونہ لمبائی میں پھاڑا اور متاثرہ جگہ کو

کھینچ کر باندھنے لگا۔۔۔ تاکہ بیچ کھلی جگہ آپس میں جڑ جائے۔۔۔

آہ۔۔۔

درد بھری سسکاری پر شایان نے ہاتھ ہٹائے۔۔۔

بچی کی زوردار کڑک کے ساتھ ہی بارش شروع ہو گئی۔۔۔۔

تیز ہوائیں ختنکی پیدا کرنے لگیں۔۔۔ شایان کی فکر دوچند ہو گئی۔۔۔۔۔

اسے گل کے بھینگنے سے پہلے محفوظ جگہ لے کر جانا تھا۔۔۔

وہ اس کا چادر میں چھپانا زک وجود مضبوط بازووں میں اٹھاتا جگہ تلاش کرنے کیلئے نکل گیا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"مہراں میرا دل ڈوبے جا رہا ہے میری گل مصیبت میں ہے۔۔۔۔۔"

دادی سینے پہ ہاتھ رکھے ہول رہی تھیں۔۔۔

اماں اپ نے بی پی کی دوائی نہیں لی نہ؟؟؟

"ارے کیسے لیتی کوئی ایک گولی بچی تھی جو کل کھالی اب تو بھی تھکا ہارا آتا ہے۔۔۔ منہ نہیں پڑتا

۔۔۔۔"

آپ کی یہ ہی بے احتیاطی بری لگتی ہے اماں۔۔۔

رافیہ!!! رافیہ!!

"مہراں اسے کچھ نہ کہہ سارا دن کام کاج میں لگی رہتی ہے۔۔۔"

دادی کے ٹوکنے پر مہراں نے گہرا سانس لیا۔۔۔

"چلیں آپ اتنے رافیہ کے پاس چل کر بیٹھیں میں تب تک میڈیسن لے آتا ہوں۔۔۔۔"

وہ انھیں سہارا دے کر اٹھاتے ہوئے کمرے سے لے گیا۔۔۔۔

ارے چاچو ابھی تو آپ آئے ہیں؟؟

شہریار پورچ جارہا تھا جب مہراں کو آتا دیکھا۔۔۔۔

"اماں کی دوائیاں لینے جارہا ہوں۔۔ گل کو یاد کر رہی ہیں ڈر ہے کہیں بی پی شوٹ نہ کر

جائے۔۔۔"

"آپ مجھے بتائیں میں لے آتا ہوں عشبہ کی بھی دوائیاں لینے جارہا ہوں۔۔۔"

"چلو پھر لے آؤ میں نے چیخ نہیں کیا جا کر چیخ کرتا ہوں۔۔۔۔"

وہ شہریار کو میڈیسن سلپ تھما کر بولا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ماشاء اللہ چند مہتاب، چند آفتاب ہے نیچہ۔۔۔"

میرے منان کے بخت چمک جائیں گے دیکھنا۔۔۔"

رضیا آج ہی تہینہ بیگم کے ساتھ لڑکی دیکھ کر بات پکی کر آئیں تھیں۔۔۔"

"اللہ نظر بد سے بچائے رضیا تمہیں بیٹے کی خوشیاں دیکھائے۔۔۔"

تہینہ نے دل سے دعا دیتے ہوئے کہا:

آمین بھابھی آمین۔۔۔"

"دعا کریں میری علیشبہ کیلئے حویلی کے دروازے کھل جائیں۔۔۔"

تہینہ کی بات پر رضیا کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔۔۔"

"ہمارے دعا کرنے سے کیا ہوتا ہے بھابھی انسان جو بوتا ہے اسے کاٹنا ہوتا ہے۔۔۔"

رضیا کی بات پر تہینہ نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔"

تہینہ بیگم اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔"

"بھابھی میرا وہ مطلب نہیں تھا آپ تو خوا مخواہ خفا ہو گئیں۔۔۔"

رضیائے تہمینہ کے اٹھنے پر گڑ بڑا کر دیکھا۔۔۔

"میں چلتی ہوں شہریار کے بابا آچکے ہوں گے۔۔"

وہ سپاٹ لہجہ میں بول کر لان عبور کر گئیں۔۔۔

"خس کم جہاں پاک۔۔"

"ہوں گند کی پوٹلی کو حویلی لائیں گی۔۔۔"

رضیائے نحت سے کہتی سر جھٹک گئی۔۔

کیا بات ہے امی؟؟؟

تہمینہ کے جاتے ہی عشبہ لان میں چلی آئی۔۔۔۔

"اپنی ساس کی باتیں ملاحظہ کیں علیشہ کو لانے کی بات کرتی ہیں۔۔۔"

رضیائے انداز کٹیلہ تھا۔۔۔

"ان کے کہنے سے کیا ہوتا ہے امی شہریار نفرت کرتا ہے بھگوڑی بہن سے تاجا جان تو اس کی شکل

دیکھنے کے روادار نہیں۔۔۔"

عشبہ نے زہر خند لہجے میں کہا:

"اتنی مشکل سے تو اسے یہاں سے نکالا ہے ہر گز بھی اسے یہاں آنے نہیں دوں گی۔۔ بڑی گل آپی، گل آپی کرتی رہتی تھی گل تو اس کی شکل تک نہیں دیکھے گی۔۔"

"کیا مطلب کیا تو نے علیشہ کو۔۔۔"

وہ مصلحتاً بات ادھوری چھوڑ کر منہ پر ہاتھ رکھے شیطانی دماغ کی بیٹی کو تعجب سے دیکھنے لگیں جو ان سے بھی دو ہاتھ اگے نکلی تھی۔۔۔

"ہاں امی میں جانتی تھی کہ گل نے حویلی کی عزت بچانے کیلئے ہی علیشہ کو بھیجا تھا۔۔۔"

لیکن اس رات شہر یار کا گل سے محبت کا اظہار میری شادی کی رات میرے دل میں جو آگ لگا گیا تھا اسے بجھانا تو تھا نہ۔۔۔

جب شہر یار کی آنکھوں میں گل کیلئے بے یقینی دیکھی میرے سلگتے دل پر ٹھندی پھوار پڑی تھی جیسے۔۔"

عشہ نے رضیا کو تمام باتوں سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا۔۔۔

"صحیح کہہ رہا تھا فلن۔۔۔!"

اس حویلی کی محبتیں گھریلو سیاست کا شکار ہو گئیں تم اتنی کینہ پرور نکلو گی۔۔ گل سے نفرت میں اتنا اگے نکل گئیں کہ حویلی کی عزت و ابرو کی پروا نہ کی۔۔"

شہریار کی غیر متوقعہ آمد پر ان دونوں کو سانپ سونگھ گیا۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"نمک حرام۔۔۔ جس تھالی میں کھایا اسی میں چھید کر دیا۔۔۔"

جمال نے اسے مار مار کر آدھ موا کر دیا۔۔

بول کہاں لے جایا گیا ہے بھائی کو بول ورنہ تیری چڑی ادھیڑ دوں گا۔۔۔۔

جمال کا غصہ سوانیزے پر پہنچا ہوا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کا سردھڑ سے الگ کر

دے۔۔

معافی چاہتا ہوں مجھے معاف کر دیں۔۔!

وہ اس کے پاؤں میں گر کر ہاتھ جوڑتا گڑ گڑایا۔۔

کس کے کہنے پر کیا ہے؟؟

سردار ہاشم کے کہنے پر۔۔۔

سلطان کا ہاشم سے کیا تعلق ہے؟؟؟

جمال نے اس کے سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑ کر کھینچا۔۔۔

نہیں جانتا!!

جمال نے پستول اس کے سر پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔۔۔۔۔

وہ اوندھے منہ زمین پہ گرا۔۔۔۔۔

تمہارا اس سے بدتر حشر ہو گا۔۔

وہ دوسرے گارڈ کا گریبان پکڑ کر کھینچتا ہوا اپنے ساتھ لے گیا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بھائی۔۔۔۔۔ بھائی مہرین کو چھوڑ دو۔۔۔۔۔!!!

زینب کی پکار پر سعد کی آنکھ کھل گئی۔۔۔۔۔

"زینب! آنکھیں کھولو میری جان۔۔۔۔۔"

میں نے کچھ نہیں کیا پلینز چھوڑ دو سعد کو کچھ نہیں کرنا۔۔۔۔۔!!!

خوف سے پیلا پڑتے چہرہ زینب کا خوف عیاں کر رہا تھا۔۔۔

اس نے نیم تاریکی کمرے میں پانی تلاش کیا۔۔۔۔۔ شومی قسمت مٹی کا مٹکا اسے سامنے ہی نظر آ گیا

۔۔۔۔۔

مگر گلاس نثار د تھا۔۔۔

اسی پر شکر کرتا وہ دوڑ کر مٹکھ اٹھالایا۔۔۔ تھوڑا پانی ہاتھ میں لے کر چہرے پہ ملا۔۔۔

رخسار پر بڑا سرخ نشان اس کا خون کھولا گیا۔۔۔

امی۔۔۔ بھائی۔۔۔ بابا۔۔۔ سعد سعد۔۔۔

ٹوٹے پھوٹے الفاظ پر سعد نے اس کا گال تھپ تھپایا۔۔۔

زینب میری جان۔۔۔ میری زندگی میں یہیں ہوں انکھیں کھولو میری جان۔۔۔

سعد وہ بھائی کو مار دیں گے بچالیں انھیں وہ مجھے بھی مار دیں گے پلیز مجھے بچالیں۔۔۔ انہوں نے

مہر کو بے رحمی سے مار ڈالا سعد۔۔۔

وہ زور شور سے روتی سعد کا دل دہلا گئی۔۔۔

سعد نے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔۔۔۔۔

"میری بیسٹ فرینڈ کو مار دیا سعد اس نے۔۔۔"

وہ چیخ چیخ کر روتی سعد کے دل میں کہرام مچا گئی۔۔۔

انہوں نے میرے گال پر بہت زور سے مارا ہے اور یہ دیکھیں میرا بازو جلا دیا۔۔۔۔۔

سعد نے کرنٹ کھا کر اس کا سفید بازو آنکھوں کے سامنے کیا۔۔۔۔۔

سعد نے اس کا سر اونچا کر کے پانی پلایا۔۔۔۔۔

بس۔۔۔!!

وہ منہ دوڑھٹاتی پیچھے ہوئی۔۔

سرخ نشان پاشا کے لفظ سے داغا گیا تھا۔۔ زینب کا پورا بازو درد کر رہا تھا

سعد نے اس قدر سختی سے مٹھیاں بھینچیں کہ دماغ کی رگیں واضح دیکھائی دیں۔۔۔۔۔

سعد نے تڑپ کر اس کے جلے ہاتھ پر بوسہ دیا۔۔ زینب کی سسکیاں عروج پر تھیں۔۔۔۔۔

آپ بھائی کو بچالیں گے نہ؟؟؟

"قسم ہے تمہاری ان کے جسم کے ہر ہر اعضاء کو وہ تکلیف دوں گا جس سے ان کی روح کانپ

جائے گی۔۔۔

شایان کے سائے تک نہ پہنچ سکیں گے وہ۔۔۔

ہر اس ظلم کا دو گنا بدلہ لوں گا جو تم پر ڈھایا گیا ہے۔۔۔۔۔"

آنکھ سے آنسو نکل کر سعد کے گریبان میں جذب ہوا۔۔۔

مہرین اس کا کیا قصور تھا سعد۔۔۔؟؟؟؟

وہ سعد کے سینے میں چھپی تڑپ تڑپ کر رونے لگی دل بے تحاشہ غم برداشت نہ کر سکا تو وہ سعد کی پناہوں میں ہوش کھو بیٹھی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ جو دادی کی دوائیاں لے کر آیا تھا انھیں دے کر عشبہ کو دوائی دینے آ رہا تھا۔۔ دونوں ماں بیٹی کی گفت و شنید اسے گہری کھائی میں دھکیل گئی۔۔۔

شہریار کی غیر متوقع آمد پر ان دونوں کو سانپ سونگھ گیا۔۔

عشبہ نے تھوک نگل کر ماں کو دیکھا۔۔

شہری وہ آپ نے یک طرفہ بات سنی ہے بات وہ نہیں ہے جو آپ سمجھ رہے ہیں؟؟

بے وقوفی میں جو حرکت کر چکی تھی اب اسے حیلے بہانے سے ٹھیک بھی تو کرنا تھا۔۔۔۔

"ایک لفظ مت نکالنا منہ سے میرا تم جیسی چالباز عورت کے ساتھ گزارنا ممکن ہے۔۔"

"میں سب کچھ بھولا کر تمہاری طرف پلٹ آیا تھا اور تم نے میری ہی عزت کی دھجیاں بکھیر

دیں۔۔"

شہریار کی دھاڑ پر وہ ڈر کر پیچھے ہٹی۔۔

بیٹا ایک بار بات تو سن لو اس کی؟؟؟

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔"

"چچی جان میں آپ سے بتمیزی کر کے اپنا وقار نہیں گرانا چاہتا فیصلہ اب باباجان کے سامنے ہوگا۔۔۔"

شہریار کہہ کر عشبہ کا بازو دبوچ کر اسے اپنے ساتھ کھینچتا لے جانے لگا۔۔

"آرام سے شہریار وہ ماں بننے والی ہے۔۔۔"

رضیا کی پکار کو یکسر نظر انداز کئے وہ ہنوز کھینچتا ہوا لایا۔۔

تہمینہ بیگم اور قیوم ہمدان لیونگ روم میں براجمان تھے شہریار کو اس طرح آتے دیکھ گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے۔۔

شہریار یہ کس طرح لار ہے ہو پچی کو؟؟؟

قیوم ہمدان کی بلند آواز پر شہریار نے جھٹکے سے اسے چھوڑا بروقت دیوار کا سہارا نہ لیا ہوتا تو ناقابل تلافی نقصان اس کا مقدر ٹھہرتا۔۔۔

پوچھیں اس فتنہ سے کیوں اس نے ہماری خوشیوں میں زہر گھولا۔۔۔؟؟

"گل کی بہن ہو کر اس پر الزام تراشیاں کیں۔۔۔"

شہریار کے اونچا اونچا بولنے پر حویلی کے تمام فرد وہاں جمع ہو گئے۔۔۔

سبھی کی نظریں عیشہ پر اٹھیں۔۔۔

کیا کہہ رہا ہے شہریار؟؟؟

کیا کیا ہے تم نے ایسا بولو عیشہ۔۔۔؟؟

میران ہمدان کی کڑک دار آواز پر رضیا سہم کرا نہیں دیکھنے لگیں۔۔۔

خاموش کیوں ہو کچھ پوچھ رہا ہوں میں!!!

دادی بھی مہران ہمدان کے سہارے سے وہیں چلی آئیں۔۔۔

"گل کا کوئی قصور نہیں تھا ابو۔۔۔ عیشہ نے نکاح کے بعد گل کو بتایا تھا گل نے اسے ملنے کو

نہیں بھیجا تھا بلکہ معاذ کی ضد تھی کہ وہ ملنے آئے اس پر گل نے عیشہ کو اس تعلق کو عزت

طریقہ سے انجام دینے کی تجویز دی تھی۔۔۔

ان کی ساری باتیں میں سن چکی تھی۔۔۔

اس دن میں نے گل پر الزام لگایا تھا تاکہ وہ شہریار کی نظروں میں گر جائے۔۔۔"

وہ سر جھکائے اعتراف جرم کر رہی تھی۔۔۔۔

دادی کا عصا ہاتھ سے چھوٹ کر گرا۔۔۔۔

چٹاخ!!!!!!

زور دار تھپڑ لگنے سے وہ دور جا گری۔۔۔۔

میران جوان اولاد پر ہاتھ اٹھانا کہاں کی سمجھداری ہے؟؟؟؟

قیوم ہمدان نے ایک کونے میں گری عشبہ کو دیکھ کر غصہ سے کہا۔۔ رضیا بھاگ کر اس کے

پاس پہنچی۔۔۔۔

"بھائی جان میں نے گل کو کبھی باپ کی محبت نہیں دی شانزے کی موت کے بعد میں نے اسے

پلٹ کر نہیں دیکھا ساری پدرانہ محبتیں اس بد بخت پر نچاؤ کر دیں وہ محبت کی پیاسی چپ چاپ

رخصت ہو گئی لفظ شکایت تک منہ سے نہ نکالا۔۔۔۔"

میران ہمدان کا دامت سے برا حال تھا سر بوجھ تلے جھک گیا تھا۔۔

"میران وہ کہاوت تو سنی ہو گی چور کو کیا مارو چور کی ماں کو مارو۔۔"

"یہ ساری شہ تمہاری بیوی کی دی ہوئی ہے کتنا کہتی رہی تم سے لیکن تم نے ایک نہ سنی اب

رونے بیٹنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔۔۔۔"

دادی کی بات پر رضیانی نے قہر برساتی نظروں سے انھیں دیکھا۔۔۔۔

اماں میں کیسے شانزے سے نگاہیں ملا پاؤں گا روز محشر؟؟؟

رضیانی نے تھام کر عشبہ کو اٹھایا۔۔

اب جب آپ سب ہی یہاں موجود ہیں تو میرا بھی فیصلہ سن لیں۔۔۔۔؟؟؟

عشبہ نے مضبوطی سے رضیانی کا ہاتھ پکڑا۔۔

"جلد بازی میں کوئی ایسا فیصلہ نہ لینا جس پر بعد میں پچھتا نا پڑے۔۔۔۔"

قیوم ہمدان کی بات پر شہریار نے خفا نگاہیں ڈالیں۔۔

"باباجان میرا اس چالباز عورت کے ساتھ اب گزارہ ناممکن ہے۔۔"

عشبہ تڑپ کر شہریار کے پاس گئی۔۔۔۔

"مجھے معاف کر دو شہریار ایسا نہ کرو یہ سب میں نے تمہاری محبت میں کیا تھا باخدا۔۔"

وہ اس کے اگے ہاتھ جوڑ کر گڑ گڑائی۔۔۔

"بس بہت ہو گئی تمہاری چالبازیاں رضیانی لے جاو اپنی بیٹی کو۔۔ اس نے حویلی کی عزت کو

خاک میں ملانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔۔"

تہینہ کی بلند آواز پر رضیا کو سکتہ طاری ہوگا۔۔۔۔

بھا بھی ایسا تو نہ کہیں؟؟؟

"بچوں کی غلطیوں پر انہیں سمجھاتے ہیں انہیں گھر سے نہیں نکالتے۔۔۔"

رضیا کے طنز پر دادی نے ناگواری سے اسے دیکھا۔۔۔

"بچے چالبازیاں نہیں کرتے لے جاو اپنی بیٹی کو اپنے ساتھ۔۔۔۔"

تہینہ کے اٹل فیصلہ پر شہریار نے غصہ سے عشبہ کا ہاتھ جھٹکا جو وہ پکڑے ہوئے تھی۔۔۔

اور تن فن کرتا کمرے کی جانب چل دیا۔۔۔ باری باری سب بھی اپنی اپنی آرام گاہوں کی

جانب چل دیئے۔۔۔۔

میراں نے دونوں ماں بیٹی کو دیکھا اور چلا گیا۔۔۔

رضیا آنسو بہاتی بیٹی کا ہاتھ پکڑے اپنے پورشن میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بے آواز آنسو رازیگاں نہیں جاتے گل نے بھلے سے بددعا نہیں دی تھی لیکن اللہ تو باخبر تھا وہ

بڑا عدل و انصاف کرنے والا ہے۔۔۔ ظالم کی رسی دراز کرتا ہے تاکہ وہ اپنی سرکشی کو بھرپور

طریقہ سے انجام دیں۔۔۔ اور جب کھینچتا ہے تو سارے کس بل نکل آتے ہیں۔۔۔۔"

اماں جان نے درد بھرے لہجہ میں کہا:

" صحیح کہہ رہیں ہیں اماں بن ماں کی بچی کو راضیا بھابھی نے بہت ستایا ہے۔۔۔ اور اب بیٹی کو بھی  
اسی کام پر لگا دیا۔۔۔ "

رافیہ نے اماں جان کو دوائی کھلاتے ہوئے کہا؛

"خدا کی لاٹھی بے آواز ہے۔۔۔۔"

دادی نے نم ناک کی سے کہا۔۔۔

"اللہ ہوا شنائی۔۔"

پڑھ کر گولی منہ میں ڈالی تو آفیہ نے گلاس انھیں تھمایا۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بھائی تمہاری بات ٹھیک ہے لیکن منیم کو کیا کہوں گی؟؟؟

شگفتہ پریشانی کے عالم میں سر تھامے بیٹھی تھی۔۔۔

شگفتہ کا شوہر ایکسٹینٹ میں جہان فانی سے کوچ کر گیا تھا۔۔۔ ایک پیٹا اور ایک ہی بیٹی کے ساتھ

وہ باقی زندگی گزار رہی تھی۔۔۔ بیٹی کی شادی چچا کے بیٹے سے کر دی تھی۔۔۔

"تم کچھ نہ کہنا میں بات کروں گا منیم سے۔۔۔"

"مشاق بھائی میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے کیوں نہ مینا کو بیاہ دیں یوں بھی تین سال کا

فرق ہے دونوں میں۔۔۔"

"مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن تم منیم سے بات کر لو پہلے۔۔۔"

"میں سمجھا لوں گی اسے ان شاء اللہ راضی ہو جائے گا۔۔۔"

شگفتہ نے مشتاق کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

"تم پریشان نہ ہو بھائی رابعہ کو جو ٹھیک لگا اس نے کیا میں تو کہہ رہی ہوں ساتھ ہی اسے بھی

رخصت کر دو۔۔۔"

"بس اللہ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے۔۔۔"

مشتاق صاحب نے کہا تو شگفتہ نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گل نے آنکھیں کھول کر اپنے ارد گرد دیکھا ہلکی ہلکی سفیدی آسمان پر چھاتی جا رہی تھی۔۔۔

اسے گزر واقعہ یاد آیا تو اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

سامنے ہی شایان بند آنکھوں سے سگریٹ کے کش لے رہا تھا۔۔۔

افگن!!!!!!

اسے پکارنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔

کنچی آنکھوں کی روشنی گل کو تحافظ کا احساس دینے لگی۔۔

شایان سگریٹ پیروں تلے مسل کر اس کی جانب آیا۔۔

تم ٹھیک ہو اب؟؟؟؟

وہ تشویش سے پوچھنے لگا۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں مجھے وضو کرنا ہے نماز فجر کا وقت جا رہا ہے۔۔۔۔۔"

گل اٹھنے کی کوشش کرنے لگی تو شایان نے تھام کر احتیاط سے اسے اٹھایا۔

"لیکن زخم ابھی بھرا نہیں ہے پانی خطرناک ثابت ہو گا۔۔۔"

"اور تمہیں بخار بھی ہے۔۔۔"

شایان کا متفکر لہجہ گل کو پرسکون کر گیا۔۔۔

"میں پٹی پر ہی مسح کر لوں گی آپ لادیں بس۔۔۔"

گل نے نرمی سے کہا:

"اچھا یہاں چھوٹا سانا لاب ہے میں تمہیں وہاں لے چلتا ہوں۔۔"

اس کی بات پر گل نے سر ہلایا تو شایان نے اسے بازوؤں میں اٹھالیا۔۔۔ چادر ہنوز اسی طرح اس کے سراپہ کو ڈھکے ہوئے تھی۔۔۔۔

"ساری دنیا تمہیں مجرم سمجھے لیکن میرے لئے تم نیک انسان ہی رہو گے۔۔۔ مجھے تمہاری نیک نیکی پر کوئی شبہ نہیں رہا فلن۔۔۔ پہلے مجھے لگتا تھا کہ میرا انتظار رائیگاں ہو گیا لیکن تمہاری آنکھوں میں چھائی سچائی مجھے تم سے شدت سے محبت کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔۔۔"

شایان خود پر گل کی نگاہیں محسوس کرتا سر جھکا کر دیکھنے لگا تو گل نے سرعت سے نگاہوں کا زاویہ بدلا۔۔۔۔۔

شایان بمشکل مسکراہٹ روک کر اونچے ٹیلے پر بٹھانے لگا۔۔۔۔

وہ وہیں کھڑا اس کی حرکات و سکنات دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

سفید بازو کمنیوں تک بھگونے کہ بعد منہ دھویا پھر چادر سر سے سر کائی۔۔۔

کالے سیاہ بال پر مسح کیا۔۔۔۔۔

سنت طریقہ سے وضو کے فرائض ادا کئے۔۔۔۔

چادر کو نماز کی طرح باندھا۔۔۔ تو شایان اسے سابقہ جگہ پر لے آیا۔۔۔۔

چکنا فرش اونچی جگہ پر بنا ہوا تھا۔۔۔ لوہے کا جھپڑ دھوپ اور بارش سے بچانے کیلئے لگایا گیا تھا

---  
 وہ قریب ہی بیٹھ کر اگے کا سوچنے لگا۔۔۔ نگاہیں بھٹک کر معصوم نورانیت لیے چہرے پر ٹہر  
 رہیں تھیں۔۔۔ مشرقی اور مغربی ممالک کی ہر قسم کی عورت سے اس کا واسطہ رہا تھا۔۔۔ لیکن  
 جو خاص چمک اسے گل کے مکھڑے میں نظر آئی تھی وہ کسی عورت کے چہرے پر نہیں دیکھی

---  
 اس کی نماز میں یکسوئی شایان کو بے چین کرنے لگی۔۔۔ وہ ارد گرد سے غافل اللہ سے کلام  
 کر رہی تھی۔۔۔۔

شایان کا دل چاہا اسے جھنجھوڑ ڈالے۔۔۔ پوچھے اس سے یہ سکون کہاں سے آیا اتنا سکون تھا اس  
 کے چہرے پر جو شایان کو بے سکون کر گیا۔۔۔۔

"کاش مجھے بھی ایسا ہی سکون میسر آجائے۔۔۔۔۔"

پہلی دفعہ دل نے سکون کو تلاش کیا تھا چاہت کی تھی اس کی۔۔۔۔

شایان وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔۔

نجانے دل میں کیسا کہرام مچا ہوا تھا جو اس کی سمجھ سے بالاتر تھا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆



"آج رات پاکستان کی فلائٹ سے ہم اسے سعودیہ عرب لے کر جائیں گے جبکہ سرادر ہاشم  
اس کو لے کر سعودیہ پہنچے گا۔۔۔۔۔"

سعد کو جھٹکا لگا وہ وہیں دروازے سے لگا بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

زینب!!!

اے خدائے زوالِ جلال میری زینب کو اپنی حفاظت میں رکھنا اس کی معصومیت کو قائم رکھنا۔۔

وہ سجدے میں گرا اپنے رب سے زینب کی حفاظت مانگ رہا تھا۔۔

"ایک مسئلہ ہے۔۔ لیلیٰ کو بازیاب نہیں کروا سکے نجانے کہاں رکھا ہے اس کمینے نے۔۔ اگر وہ

فرار نہ ہوتا تو لیلیٰ کو بھی اپنے ساتھ ہی لے جاتے۔۔۔"

باتوں کی آواز قریب سے سنائی دینے لگی۔۔۔

تبھی کھٹکھا ہوا تو سعد اسی جگہ جا کر چُت لیٹ گیا۔۔

اس کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ ہی ایک طریقہ تھا زینب تک پہنچنے کا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اکرام شایان کی تلاش میں جنگلوں میں بھٹک رہا تھا۔۔ تبھی اسے درخت کے پاس لاشا

دیکھائی دیا۔۔۔۔۔

بارش اب بند ہو چکی تھی البتہ ہلکی ہلکی کن من جاری تھی۔۔۔

یعنی استاد زیادہ دور نہیں گئے ہیں۔۔۔

وہ اندازہ لگاتا سیدھے ہاتھ کی جانب مڑ گیا۔۔۔۔۔

کہاں چلے گئے تھے تم؟؟؟

گل نماز ادا کر کے اٹھی تو اسے اتنا دیکھتی پوچھ بیٹھی۔۔۔۔۔

کھانے کا انتظام کرنے گیا تھا۔۔۔

وہ ہاتھوں میں لکڑیاں اٹھائے چلا آیا۔۔۔۔۔

تم کھڑی کیوں ہو گئیں زخم کو ٹھیک ہونے دو گی یا نہیں۔۔۔؟

شایان نے سختی سے کہا؛

اب کیا چلنا پھرنا ترک کر دوں؟؟

گل نے چڑ کر کہا:

"ہاں جب تک تمہارا زخم ٹھیک نہیں ہو جاتا ایک جگہ ٹک کر بیٹھی رہو۔۔۔۔۔"

شایان کے دو ٹوک کہنے پر وہ منہ بسور کر بیٹھ گئی۔۔۔

شایان لکڑیاں اکھٹا کر کے اس کو سلگانے لگا لیکن لکڑیاں گیلی ہو رہی تھیں اس لئے جل کر ہی نہیں دیں۔۔۔۔۔

ایک خیال کے تحت اس نے جھاڑیوں کو چاقو کی مدد سے جمع کیا۔۔۔ لائبر سے شعلہ دکھایا تو جھاڑیوں نے آگ پکڑ لی۔۔۔

چہرہ پر طمانیت چھا گئی۔۔۔

وہ سرعت سے سلگتی جھاڑیوں کو لکڑیوں پر ڈال گیا۔۔۔۔۔

زیادہ آگ ان لکڑیوں کو سلگانے لگی۔۔۔

گل فرصت سے اس کا کارنامہ دیکھ رہی تھی۔۔۔ ابرو اچکا کر سر اٹھنے والے انداز میں اسے دیکھا

۔۔۔۔

"یہ طریقہ کار امی نے بتایا تھا۔۔۔"

شایان نے اس کی معلومات میں اضافہ کیا۔۔۔۔

وہ اور زیادہ جھاڑیاں کاٹ کر لکڑی پر ڈالتا ہوا بولا تاکہ آگ مکمل طور پر لکڑیوں کو سلگا دے

۔۔۔۔۔

کیا تم آنٹی کے ساتھ جنگل میں رہتے تھے؟؟؟۔

گل کے سوال پر شایان کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

"رہتے تو ہم چھوٹی سی جنت میں تھے لیکن تمہارے تایا جان کی کرم نوازی سے اس جنت سے

ہم نکال دیئے گئے۔۔۔۔"

گل نے اس کے زہر خند لہجے کو واضح محسوس کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو دن پہلے

"زینب آنکھیں کھولو۔۔۔۔"

نسوانی آواز بہت دور سے سنائی دی جیسے کوئی اس کے جسم کو زور زور سے ہلا رہا ہو۔۔۔۔۔ مندی

مندى آنکھوں کو کھول کر دیکھا تو سر میں ٹیس اٹھی۔۔۔۔۔

آس پاس کا۔ منظر گھومتا ہوا دیکھائی دیا۔۔۔

زینب تم ٹھیک ہو؟؟؟

شنا سا آواز پر اس نے غور سے اپنی جانب جھکے سر کو دیکھا۔۔۔

مہر۔۔۔۔۔!!!!

زینب کا ذہن بیدار ہوا تو وہ ارد گرد دیکھنے لگی۔۔۔

ہم کہاں ہیں؟؟؟

وہ خوف زدہ نگاہوں سے اس کا ہاتھ پکڑتی بولی۔۔۔

"نہیں جانتی۔۔۔"

ہم اغوا ہو چکے ہیں زینبی۔۔۔!!!

مہر کی اطلاع پر زینب کا سانس حلق میں ہی اٹک گیا۔۔۔۔۔

"تم پریشان نہ ہو ہم کوئی راستہ نکال لیں گے۔۔۔"

لیکن ہمیں اغوا کیوں کیا گیا ہے؟؟؟؟

مجھے نہیں پتا زینبی۔۔۔!!!

مہر نے پریشانی سے کہا؛

"مہر میرے پاس موبائل ہے ہمیں بھائی کو اطلاع دینی ہوگی۔۔۔"

زینب عقل کے گھوڑے دھراتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"اسے پہلی فرصت میں سائلنٹ کرو زینب اب یہ ایک ہی طریقہ ہے ہمارے

پاس۔۔۔۔۔"

ہاں ہاں ابھی کرتی ہوں تم پہلے دیکھو کوئی آا تو نہیں رہا۔۔۔۔۔

زینب نے موبائل نکالتے ہوئے احتیاطاً کہا۔۔۔۔۔

تبھی کنٹینر کا دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔۔۔۔۔

"اوائے خبیث تو نے انھیں بے ہوش نہیں کیا تھا۔۔۔"

وہ ان دونوں کے قریب آتا اپنے ساتھی پر چیختے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

زینب نے نامحسوس انداز میں موبائل والا ہاتھ کمر کے پیچھے چھپایا۔۔۔۔۔

یہ کیا چھپایا ہے تو نے ادھر کراہتا تھا؟؟؟

وہ زینب کے سر پہ پہنچ کر اس کا بازو دبوچتے بولا۔۔۔۔۔

"کچھ کچھ نہیں ہے۔۔۔"

"ہاں کچھ نہیں ہے اس کے پاس چھوڑو اسے۔۔۔"

مہرین نے اس آدمی کی پیچھے سے شرٹ پکڑ کر کھینچی۔۔۔۔۔

"اے قابو کر اس کو۔۔۔"

وہ مہرین سے شرٹ چھڑا کر بولا۔۔۔

دوسرے آدمی نے مہر کے منہ پر زوردار تھپڑ مارا۔۔۔

'یہ دیکھ موبائل چھپایا ہوا تھا اس نے۔۔۔'

وہ زینب سے موبائل لے کر اس کی گدی پکڑ کر بولا۔۔۔

"میرا موبائل تھا اس کا نہیں جو کہنا ہے مجھے کہو۔۔۔"

منہ سے نکلتے خون کو استین سے صاف کرتی وہ چیختے ہوئے بولی۔۔۔

"صبر رکھ تیری زیادہ زبان چل رہی نہ۔۔۔"

وہ قہر بارنگاہ مہرین پر ڈالتا ہوا غرایا۔۔۔

"جاوئے سلاخ دہکا کر لیکر آ۔۔۔"

زینب کی سنتے ہی روح فنا ہو گئی۔۔۔

اور تو موبائل کے ذریعہ کس کو بلانے والی تھی بول؟؟؟

وہ اس کا منہ تھوڑی سے دبوچتا بولا۔۔۔

"کسی کسی کو نہیں۔۔۔"

"تجھے بات سمجھ نہیں آتی چھوڑا سے۔۔۔"

مہرین اپنی سی کوشش کر کے اس کالی شکل والے آدمی کو پیچھے کی جانب دھکا دے کر بولی

۔۔۔۔

"کمینی رک تجھے بتاتا ہوں میں۔۔۔"

وہ زمین سے اٹھا اور مہرین کا سر زوردار طریقہ سے

دیوار سے مارا۔۔۔۔

مہرین کے سر میں درد کی ٹیس اٹھی۔۔۔

"سعد بچالیں مہر کو۔۔۔ خدا کیلئے ہم پر رحم کرو ہم نے کیا کیا ہے تمہارا۔۔۔"

زینب مہر کو پکڑے ہاتھ جوڑتی گڑ گڑائی۔۔۔۔

دوسرا آدمی سرخ سلاخ لئے وہاں چلا آیا۔۔۔

"داغ اس کے ہاتھ کو بہت اچھل رہی ہے یہ۔۔۔"

وہ مہرین کی جانب اشارہ کرتا بولا۔۔

"نن نہیں نہیں چھوڑ دو مجھے پلینز چھوڑ دو۔۔۔"

مہرین کی خوفزدہ نظریں سرخ انگارہ سلاخ پر تھیں۔۔۔۔

وہ مہرین کی التجائیں نظر انداز کرتا سے کرسی پر دکھیل کر بٹھانے لگا۔۔۔

مہرین کی دردناک چیخیں کنٹینر میں تہلکہ مچا گئیں تھیں۔۔۔

" پلیز چھوڑ دو کوئی تو بچا لو ہمیں۔۔۔ "

زینب کانوں پہ ہاتھ جمائے وہیں بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔۔

مہرین کی چیخیں سسکیوں میں بدل گئیں تھیں۔۔

" تم پر اللہ کا قہر نازل ہو۔۔۔ "

زینب کی منناہٹ جاری تھی۔۔۔

" اس کا منہ بند کرو اور نہ تیرا منہ ہمیشہ کیلئے بند کر دوں گا۔۔۔۔ "

وہ بھی مہرین کی بڑبڑاہٹ واضح سن چکا تھا۔۔۔۔

" ایک ہی راستہ ہے ویسے بھی سلطان کو یہ حسینہ چاہیے۔۔۔ "

اس کی معنی خیزی پر ساتھ والے آدمی کی آنکھیں چمک گئیں۔۔۔۔

" چل پھر لے جا سے تو۔۔۔ "

مکاری سے انکھ مارتا ہوا بولا۔۔۔

لعنت ہو تم پر چھوڑو مجھے ذلیل کمینہ۔!!!

جھلستا ہاتھ اس وحشی کی گرفت میں تھا۔۔۔ درد سے برا حال تھا لیکن اسے تو بس اپنی ہوس  
مٹانی تھی۔۔۔

مہرین کو بالوں سے پکڑ کر وہ اسے کنٹینر سے باہر لے گیا۔۔۔ زینب کی دھندلائی نگاہوں نے  
مہرین کا آخری دیدار کیا تھا۔۔۔

"اب تیری باری ہے بلبل۔۔۔۔۔"

وہ غلیظ نگاہوں سے گھورتا ہوا اس سے بولا۔۔۔

بلا اپنے یار کو؟؟؟؟

دے آواز!!!

زینب کو اپنا وجود سن ہوتا محسوس ہوا۔۔۔۔۔

وہ اس کے بالوں کو جکڑ کر جھٹک دیتے قہقہہ لگانے لگا۔۔۔۔۔ دوسرے ہاتھ سے پکری ہوئی

سلاخ کو زینب کی نگاہوں کے سامنے کیا۔۔۔۔۔

کچھ ہی پل میں وہ اس سلاخ سے پاشا لفظ اس کے سفید بازو پہ لکھنے لگا۔۔۔

!!!!!!-----

یہ آخری لفظ تھا جو اس کی زبان سے نکلا تھا۔۔۔۔۔

وہ کھال کے جلنا کا جان لیو اور درد برداشت نہ کر سکی اور بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔۔ گردن ایک طرف کو ڈھلک چکی تھی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سعد نے اپنا آپ ان کے حوالے کیا ہوا تھا۔۔۔ وہ اسے رسی سے جکڑ کر ایک بکسے میں بند کر رہے تھے چاروں طرف سے بند تھا سوائے دو تین سراخ کے.... تاکہ سانس کا دورانیہ بند نہ ہو۔۔۔۔۔

اسے الیگل طریقہ سے عرب امارات لے جایا گیا تھا۔۔۔۔۔

اسے ایک ہی پوزیشن بیٹھے میں چوبیس گھنٹے سے اوپر ہو چکا تھا۔۔۔ ہاتھ پاؤں اس قدر سن ہو چکے تھے کہ حرکت بھی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

گدی کی جانب ریڑھ کی ہڈی ٹوٹی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

بھاری قدموں کی چاپ سنائی دی تو وہ انکھیں بند کر گیا۔۔۔۔۔

اٹھاو اسے۔۔۔!

کرخت آواز پر دو تین آدمی اسے بکسا کھول کر اسے اٹھانے لگے۔۔۔۔۔

اگے کیا حکم ہے سردار؟؟؟؟؟

ایک آدمی بندوق تانے نرمی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

اس لڑکی کا کیا بنا؟؟؟؟؟

"سردار..... اس کو مکمل طور پر سلطان کی بندی بنا لیا گیا ہے۔۔۔"

اس آدمی کی اطلاع پر سعد کو اپنی ڈھڑکن رکتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

ابھی کہاں ہے وہ۔۔۔۔۔؟

سردار کے پوچھنے پر سعد کی سماعتیں چونکنا ہوئیں۔۔۔۔۔

"سردار چوبیس گھنٹے سے اوپر کا وقت ہو گیا لیکن اس کو ہوش نہیں آیا۔۔۔۔۔"

وہ متفکر لہجہ میں بولا۔۔۔۔۔

"یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے تو آج رات کو ان دونوں کو لے کر بلیک ہاوس نکل جاؤ۔۔۔۔۔ حبیب

خان سے رقم لے کر ہی واپس آؤ۔۔۔۔۔"

سردار اپنے مخصوص لب و لہجہ میں حکم دینے لگا۔۔۔۔۔

سردار اسے کہاں رکھوں جب تک ؟؟؟؟؟؟

وہیں پھینک اسے بھی اب کیا چھوٹی چھوٹی باتیں بھی میں ہی تجھے بتاؤں گا؟؟؟؟؟؟؟

مگر سردار۔۔۔۔۔

وہ مناتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

جارہا ہے یا پہنچاؤں دوسری دنیا میں۔۔۔!

سردار کے بگڑنے پر وہ اپنے آدمیوں کو اشارہ کرتا وہاں سے نود و گیارہ ہوا تھا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حال۔۔۔۔۔

تمہاری انتہا کی نفرت کی وجہ سمجھ نہیں آتی؟؟؟

شکار کئے ہرن کو چاک کر کے اس لکڑی پر باندھ کر بھننے لگا۔۔۔۔۔

"وجہ جان کر مجھ سے نفرت ہی کرو گی اس لئے لاعلمی ہی بہتر ہے تمہارے لئے۔۔۔۔۔"

وہ لکڑی کو آگ کے اوپر گھماتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

تمہیں ڈر لگتا ہے کہ کہیں میں تم سے نفرت نہ کرنے لگ جاؤں۔۔۔؟؟

گل کی بات پر وہ سراٹھا کر دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

"مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تمہاری نفرت سے۔۔۔"

شایان کی بے پرواہی پر گل کا دل مایوسی میں گہرا تھا۔۔۔۔۔

"کیوں کہ دونوں صورتوں میں تمہیں رہنا میرے ہی ساتھ ہے۔۔۔"

شایان کی اگلی بات پر گل نے بغور اس کا چہرہ دیکھا۔۔۔۔۔

تایا جان سے لاکھ اختلاف سہی لیکن دادی جان سے کیوں بتمیزی کرتے ہو؟؟؟؟؟

اسے اس دن والی بدکلامی یاد آئی۔۔۔۔۔

"کیوں کہ میں ان کا وہ چہرہ دیکھ چکا ہوں جس سے تم ناواقف ہو۔۔۔۔۔"

کون سا چہرہ؟؟؟۔

گل کا لہجہ عجیب تھا۔۔۔۔۔۔۔

تبھی جھاڑیوں میں حرکت ہوئی کسی کے قدموں کی آواز پر شایان فوری حرکت میں آیا اور وہ

ہی چاقو ہاتھ میں دبا تا درخت کی اوٹ میں ہوا۔۔۔۔۔

شششش!!!

شایان نے اسے وہیں سے خاموش رہنے کا اشارہ دیا۔۔۔۔

وہ جیسے ہی درخت کے پاس آیا شایان نے اسے گردن سے دبوچ کر چاقو نر خرے پر

رکھا۔۔۔۔

"ارے یہ اکرام ہے چھوڑو اسے۔۔۔"

گل کی طرف اس کا چہرہ تھا تبھی وہ چلا کر بولی کہ کہیں وہ سر پھرا چاقو ہی نہ پھیر دے۔۔۔

گل کی بات پر اکرام نے عصاب ڈھیلے چھوڑے۔۔۔

شایان نے چاقو ہٹا کر اس کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔

استاد آپ ٹھیک ہیں؟؟؟

ہاں تم ٹھیک ہو سعد اور جمال کیسے ہیں؟؟؟؟

شایان کے پوچھنے پر اکرام نے گردن جھکالی۔۔۔

شایان کو اس کے انداز پر خطرے کی گھنٹی سنائی دی۔۔۔

کہاں ہیں سعد؟؟؟؟

شایان کے گرجدار لہجے پر اکرام ساری روادات سناتا چلا گیا۔۔

"گل کو اسکی دادی کے یہاں چھوڑ دینا بحفاظت۔۔۔"

اس کے سپاٹ انداز پر اکرام کا خون خشک ہو گیا۔۔۔

کہاں جا رہے ہو مجھے چھوڑ کر؟؟؟

گل زخم کی پرواہ کئے بغیر بھاگتی ہوئی شایان کی جانب آئی۔۔۔

"واپس نہیں آیا تو صبر کر لینا۔۔۔"

گل نے کرنٹ کھا کر اسے کے لبوں پر ہاتھ رکھا۔

شایان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ہٹایا۔۔۔

"اکرام تمہیں حویلی چھوڑ دے گا۔۔۔"

شایان نے اس کے ہاتھ پر ہلکا سا داؤڈالا۔۔۔

"میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گی۔۔۔"

گل نے اٹل لہجہ میں کہا؛

اکرام۔۔۔!

وہ اکرام کو اشارہ کرتا اس کا ہاتھ چھوڑتا مڑ گیا۔۔۔۔

"تم برے ہو بہت کبھی نہیں مانتے میری۔۔۔"

اللہ کرے تم واپس آؤ تو میری شکل دیکھنے کو ترسو۔۔۔"

شایان کا تلخ رویہ اسے ایک بار پھر غم و غصہ سے دوچار کر گیا تھا۔۔۔۔۔

شایان کے لبوں پر زہر خند مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔۔ کون سی جھوٹی امید دلاتا وہ اسے۔۔۔ یہ دنیا

ہی ایسی تھی جہاں بدنامی کی موت گھاٹ لگائے بیٹھی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

"بھابھی آپ۔ دعا کریں استاد صحیح سلامت لوٹ آئیں۔۔۔"

وہ۔ گھٹنوں کے بل گری ہوئی گل۔ کو اٹھاتا بولا۔۔۔۔۔

گل کی نظروں نے تب تک اس کا پیچھا کیا جب تک وہ انکھوں سے او جھل نہ ہوا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ پریشانی سے اکرام کا نمبر ملار ہی تھی لیکن دوسری جانب ناٹ ریسپانڈنگ سننے کو مل۔ رہا تھا

۔۔۔

باہر صحن میں سب ہی جمع تھے آج تو منیم بھی کراچی سے آیا ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں گھسی شرمندگی سے منہ چھپائے بیٹھی تھی۔۔۔

آپی آپ پھپھو سے سلام تو کر لیتیں؟؟؟

زرین کمرے میں داخل ہوتے ہی بولی۔۔۔

"زری میری ہمت نہیں ہے ان کا سامنا کرنے کی۔۔۔"

آپ نے کوئی چوری کی ہے۔۔۔؟؟؟

"منیم بھائی خاصہ خاموش ہیں۔۔۔"

کیوں؟؟؟

"پھپھو نے بات ہی ایسی کر ڈالی۔۔۔"

"کیا پہیلیاں بھجوار ہی ہو سیدھی بات بتاؤ۔۔۔"

"پھپھو مینا آپ کی کارشتہ لیکر آئیں ہیں ابو کو تو کوئی اعتراض نہیں ہے البتہ منیم بھائی کی رضامندی

نہیں لگ رہی۔۔۔۔"

یہ کیا بکواس ہے زری میں منیم بھائی سے بھلا کیسے شادی کر سکتی ہوں؟؟؟

مینا زرین کی بات سن کر ہتھے سے اکھڑ گئی۔۔۔

"جیسے آپ کی کرنے والی تھیں ویسے ہی کر لینا۔۔۔" مینا اس کی بے تکلی بات پر پریشانی سے رابعہ

کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

بات ہوئی تمہاری اس لڑکے سے؟؟؟؟

پھپھو اچانک ہی اندر چلی آئیں۔۔۔۔

"اسلام و علیکم پھپھو۔۔۔"

رابعہ نے انھیں دیکھ کر سلام داغا۔۔۔۔

"نہیں پھپھو وہ کال نہیں اٹھا رہے۔۔۔"

رابعہ سر جھکاتے ہوئے شرمندگی سے بولی۔۔۔

ایسے ہی لٹکائے رکھے گا اس رشتے کو لڑکا؟؟؟

"پتا نہیں پھپھو۔۔۔"

پھپھو اسے گھوری سے نواز کر چلتی بنیں۔۔۔

"مشتاق بھائی میری مانو تو مینا کو رخصت کر دو اس لڑکے کا تو اتنا پتا نہیں ہے اب کیا اس کے

آسرے میں اسے بھی بٹھائے رکھو گے۔۔۔"

وہ صحن میں اکر حقیقت سے آگاہ کرتی ہوئی بولیں۔۔۔۔

نجانے کیسے خاندان کا ہے شگفتہ۔۔۔؟

"پریشان نہ ہو رب تعالیٰ سب اچھا کرے گا۔۔۔"

اللہ نے انھیں ایک ہی بھائی دیا تھا وہ اس کی پریشانی کو اپنی پریشانی سمجھتی تھیں۔۔۔۔۔

مشاق صاحب نے اثبات۔ میں سر ہلایا۔۔۔۔

"منیم اگلے ہفتہ کراچی چلا جائے گا میں اسی جمعہ کو بارات لے آؤں گی۔۔۔"

"ٹھیک ہے شگفتہ جیسی تمہاری مرضی۔۔۔"

ہممم!!

چلو بھئی کھانا لگاؤ۔۔۔۔!!

مشاق صاحب نے اونچی آواز میں کہا تو زرین اور مینا کچن میں چلی آئیں۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیوں آئی تم میرے کمرے میں؟؟؟؟۔

شہریار آفس سے سیدھا کمرے میں آیا تو عشبہ کی موجودگی پر ناگواری سے بولا۔۔۔۔۔

وہ جو شہریار کی شرٹ لئے بیٹھی تھی جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

"شہری میں تم سے معافی مانگنے آئی ہوں۔۔۔"

وہ آنسو بھری آنکھوں سے بولی۔۔۔

"نہیں ملے گی کوئی معافی اب نکلویہاں سے۔۔۔"

وہ بے رخی سے کہہ کر کمرے کا دروازہ کھول کر کھڑا ہوا۔۔۔۔

"اپنے بچے کے خاطر ہی معاف کر دو شہری۔۔۔"

وہ اپنی سی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"تمہاری مکاریوں سے عاجز آچکا ہوں ان مگرچھ کے آنسوؤں سے مجھ پر کوئی اثر نہیں ہونے

والا۔۔۔۔"

میں نے یہ سب تمہاری محبت میں کیا تھا تم سمجھتے کیوں نہیں ہو۔۔۔؟؟؟

وہ احتجاجاً چیخی۔۔۔۔۔۔۔

"دفعہ ہو جاویہاں سے۔۔۔ تم نیچہ دکھانا چاہتی تھیں گل کو سب سن لیا تھا میں نے اس دن

۔۔۔

انتظار کرو ڈیورس پیپر ز کا بہت جلد تم تک پہنچ جائیں گے۔۔۔"

شہر یار نے اس کا ہاتھ پکڑ کر دروازے کی جانب دھکیلا اور دھڑک کر کے منہ پر دروازہ بند کر دیا

۔۔۔۔۔

وہ سکتہ کی حالت میں وہیں کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔۔۔۔

شہر یار سر تھامے راکنگ چیر پر آ بیٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں سمجھا تھا تم نے اس دن گل سے معافی سچے دل سے مانگی ہے گر میرے وہم و گماں میں ہوتا

کہ تم نے گل کے خلاف۔ محاذ بنایا ہوا ہے تو کبھی تم سے شادی نہیں کرتا۔۔۔۔!!!

"چاہے کتنی ہی ایڑی چوٹی کا زور لگاؤ تم اب وہ مقام کبھی نہیں پاسکتیں۔۔۔"

شکاف آ گیا میرے دل میں تمہارے لئے۔۔۔۔۔۔!!!

وہ نفرت سے سوچتا سگریٹ سلگا گیا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لیلی کے مردہ وجود نے حبیب خان کو چکرا دیا۔۔۔۔۔

"اپنے پاشا کی خیریت چاہتے ہو تو سعد کو یہاں لا کر سامنے کھڑا کرو میرے۔۔۔۔"

شایان کی سپاٹ آواز پر سب نے حبیب خان کی جانب دیکھا۔۔۔ بازو دھڑ سے الگ زمین پر گرا

پڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"منہ کیا دیکھ رہے ہو جیسا کہتا ہے ویسا کرو۔۔۔۔"

"جمال لے کر جاو اسے"

وہ اشارتاً جمال سے کہنے لگا۔۔۔۔

ہاشم سردار دھوکے باز تو اپنی زندگی کے دن گننا شروع کر دے۔۔۔

وہ غم و غصہ سے ہاشم کو دیکھ کر دھمکاتے ہوئے دھاڑا۔۔۔۔۔

"اے ال حبیب خان پاشا۔۔۔ ہاشم سردار نہیں

کاشف۔۔۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"بہت بھاری قیمت اٹھانی پڑے گی تمہیں اس دھوکہ بازی کی شایان۔۔۔"

"فلحال تم اپنی جان بخشی کی دعا مانگو۔۔۔"

شایان نے اس کے گال پر چاقو کی نوک گھساتے ہوئے کہا؛

کیا بات ہے جمال؟؟؟

شایان نے اسے دیکھ کر پوچھا۔۔

"پاشا وہ دونوں بھاگ گئے۔۔۔"



"اس سے پہلے جمال کو اپنے ساتھ لے جانا۔۔۔"

"آپ۔ فکر نہ کریں حبیب خان پاشا اب ہر طرح سے ہمارے جال میں پھنس چکا ہے۔۔۔"

سعد اس کے کندھے پر تسلی آمیز ہاتھ مارتا زینب کو اٹھائے وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔۔

اسی اپارٹمنٹ میں آیا تو گرینی کی لاش دیکھ کر زینب کی چیخیں نکل گئیں۔۔۔۔

سعد نے اپارٹمنٹ کا مین گیٹ لاک کیا۔۔۔۔۔

"چپ ہو جاو زینب۔۔۔"

وہ روتی بلکتی زینب کو دلا سہ دیتے بولا۔۔۔۔۔

سعد اسے زبردستی وہاں سے اٹھا کر کمرے میں لایا۔۔۔ اور بیڈ شیٹ لے جا کر گرینی کے جسم پر

ڈالی۔۔۔۔۔

مائیکل کو وہ لوگ پہلے ہی ٹھکانے لگا چکے تھے اس کا بھینس بدل کر زینب کو اغوا کیا گیا تھا

۔۔۔۔۔

سعد کی نگاہیں جلے ہوئے بازو کی طرف گئیں تو دماغ کھول اٹھا۔۔۔۔۔

کچن کی کینبیٹ کھول کر دوائی ڈھونڈے لگا۔۔۔۔۔

پولیفیکس ٹیوب ادھ پچی ہوئی کونے میں رکھی تھی

زینب کا ملگجا چہرہ سعد کے ضبط کو آزار ہا تھا۔۔۔

مہر کے ساتھ بہت برا کیا۔۔۔

مہرین کی یاد اسے بے کل کر گئی۔۔۔۔۔

"نہیں لگانی دوائی۔۔۔"

وہ سعد کے ہاتھ سے کریم جھپٹ کر دور پھینکتی ہوئی جنونی انداز میں چلائی۔۔۔

کہاں تھے اس وقت آپ جب چیخ چیخ کر بلار ہی تھی مار دیا انہوں نے مہر کو اس کی نسوانیت کی  
دھجیاں بکھیر دیں۔۔۔

اب بھی کیوں آئے ہیں چلیں جائیں یہاں سے۔۔۔

وہ زور زور سے چیختی اپنے بالوں کو نوچنے لگی۔۔۔

سعد کا دل۔ خون کے آنسو رونے لگا۔۔۔۔۔

وہ دیکھیں مہر کو کیسے دیکھ رہی ہے مجھ سے شکوہ کر رہی ہے۔۔۔!!

یک دم ہی وہ سعد کا بازو پکڑ کر کھڑکی کی جانب اشارہ کرتے بولی۔۔۔

زینب کی یہ حالت سعد کی سمجھ سے بالاتر تھی۔۔۔

اسے جلد از جلد کسی ڈاکٹر کو دکھانا تھا۔۔۔۔

"بچائیں نہ جا کر بچائیں آپ کو اس کی چیخیں نہیں سنائی دے رہیں میرے کانوں کے پردے

پھاڑ رہی ہیں اس کی ہولناک چیخیں۔ میں بچاؤں گی اسے۔۔۔"

وہ سعد کا ہاتھ جھٹک کر کھڑی ہوئی اور کھڑکی کی طرف بھاگی۔۔۔

زینب۔۔۔!!!

رک۔ جاو زینب۔۔۔!!!

مہر میں آرہی ہوں۔۔۔

اسے سے پہلے کہ وہ پانچ منزلہ عمارت سے نیچے چھلانگ لگاتی سعد بروقت پہنچ کر اس کو کمر سے

جکڑے پیچھے کی جانب کھینچتا کھڑکھی سے دور ہٹایا۔۔۔

زوردار تھپڑ اس کے منہ پہ مارا۔۔۔۔۔

"پاگل ہو گئی ہو مر گئی ہے مہرین۔۔۔ تم مرنے جا رہی ہو۔۔۔ یہاں سے گر کر مر جاتیں تم

۔۔۔"

سعد دیواناوار اسے جھنجھوڑتا چلایا۔۔۔۔

وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

"سعد کو چھوڑ کر جا رہیں تمہیں تم جس نے ہر لمحہ ہر پل تمہیں سوچا۔۔۔"

"مہرین مر گئی"

زینب نے بے یقینی سے پوچھا۔۔۔۔

سعد کو یک۔ دم خیال آیا۔۔۔

'ایم سوری میری جان میں نے تمہیں مارا۔۔۔'

وہ اسے بھینچ کر سینے سے لگا گیا

--

زینب کے وجود میں کوئی حرکت نہیں ہوئی تو سعد نے اسے ڈھیلا چھوڑا۔۔۔

وہ ایک بار پھر ہوش و خروش سے بیگانہ ہو گئی۔۔۔۔

سعد نے اسے بیڈ پر لا کر بٹھایا۔۔۔۔

بخار اسکے دماغ کو چڑھ گیا تھا۔۔۔

سعد نے فوری طور پر ڈاکٹر کو بلانے کی تدبیریں شروع کر دیں۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گل کی آمد حویلی والوں کیلئے غیر متوقعہ تھی۔۔

کس کے ساتھ آئی ہو گل؟؟؟؟

اس کا سب سے پہلے سامنا تایاجان سے ہوا۔۔۔۔

"نفرت ہے مجھے اس شخص سے۔۔ آئندہ اس شخص کی وکالت میرے سامنے مت کرنا

۔۔۔"

شایان کی بات اس کے ذہن کے پردے پر ازبر ہوئی۔۔

"اکرام چھوڑ کر گیا ہے۔۔۔۔"

شیر افگن نہیں آیا؟؟ کیسا ہے وہ؟؟

قیوم ہمدان کی بے تابی گل کی سوچوں کو نئے رخ دے گئی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے تایاجان وہ۔۔۔"

گل سر جھٹک کر بولی۔۔

"میں ذرا ایک کام سے جا رہا ہوں تم اماں جان سے مل لو بہت یاد کرتی ہے تمہیں اچھا کیا تم

آگئیں ورنہ مہران اور میں آہی رہے تھے۔۔۔"

قیوم ہمدان کی تفصیلی بات پر وہ سر ہلا کر حویلی کی تیسری منزل کی سیڑھیاں چڑھ گئی۔۔۔۔۔  
 اماں جان صحن میں تخت ڈالے سائے کی طرف بیٹھی ہوئیں تھیں اسے آتا دیکھ خوشی سے بولیں  
 --

گل تو آگئی میری بچی؟؟؟

گل بھاگ کر ان کی باہوں میں سما گئی۔۔۔۔۔

دادی کیسی ہیں؟؟

"تو آگئی ہے تو بھلی چنگی ہو گئی میں۔۔۔۔۔"

مہراں چاچو اور چچی نظر نہیں آرہے کہاں ہیں؟؟؟

وہ سامنے کے کمرے کا دروازہ بند دیکھ کر استفسار کرنے لگی۔۔۔۔۔ عام دنوں میں رافعہ دروازہ کھلا  
 ہی رکھتی تھی۔۔۔

"ریان کو کوئی لڑکی پسند آگئی ہے اسے ہی دیکھنے گئی ہے کافی دیر ہو گئی اب تو آتے ہی ہوں گے  
 ۔۔۔۔۔"

"تو بتاتے دن لگا کہ آئی ہے دادی کی یاد نہیں ستاتی تجھے؟؟؟"

گل کا ہاتھ اپنے نیچے ہاتھوں میں تھام کر محبت سے بولیں۔۔۔۔۔

"دادی ہر لمحہ آپ کی یاد میرے ساتھ رہی لیکن کیا بتاؤں آپ کو۔۔"

یہ کیا ہوا تیرے پاؤں میں گل پٹی کیسے بندھی؟؟؟

اتنا چھپانے کہ بعد بھی دادی کی زیرک نظروں نے پٹی کو دیکھ لیا۔۔۔

"کچھ نہیں دادی کا بیچ گھس گیا تھا اندراب تو کافی بہتر ہے زخم۔"

اکرام اس کا معانہ لہجے سے معانہ کروا کر ہی حویلی لایا تھا۔۔

رضیا کو آتا دیکھ گل نے سلام کیا۔۔

وعلیکم اسلام تم کب آئیں گل اور اکیلی آئی ہو شیر افگن نہیں آیا تمہارے ساتھ؟؟؟

رضیا کا شیریں لہجہ گل کو حیرت کے سمندر میں غوطہ زن کر گیا۔۔ وہ حیرانی سے دادی کو دیکھنے

لگی۔۔۔

"ابھی آئی ہوں امی شیر افگن کو کام تھا۔"

گل نے کہا تو رضیا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

"اب آئی ہو تو کچھ دن رک کر جانا اماں جان بہت یاد کر رہیں تھیں تمہیں۔"

رضیا کا لہجہ بناوٹ سے عاری تھا گل جتنا حیران ہوتی کم تھا۔۔

وہ چاہ کر بھی یقین نہ کر پائی۔۔۔ کتنی خواہش کی تھی اس نے کہ رضیا اس سے ماں والا برتاؤ کرے

--

"اماں آپ بات کریں بھائی جان سے عشبہ کارور کر برا حال ہو گیا نہ کچھ کھاتی ہے نہ ہی کچھ پیتی ہے کل بھی کئی گھنٹوں تک شہریار کے کمرے کے دروازے کے باہر بیٹھی بلک رہی تھی

--"

رضیا کی بات پر گل نے نا سمجھی سے پہلے انھیں پھر دادی کو دیکھا۔۔۔۔۔

"میں کیا کہوں اس سے قیوم میری بات مان بھی لے تب بھی شہریار نہیں مانے گا بات صرف

گل کی نہیں ہے بات اس کی بہن کی ہے۔۔۔"

تم کیسی ماں ہو تمہیں پتا تھا سب پھر بھی تم نے اس کا ساتھ دیا؟؟؟

دادی کی بات پر رضیا نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

"قسم اٹھالیں خدا پاک کی اماں جان میں اس سب سے ناواقف تھی جس دن شہریار کو اس بات

کا علم ہوا تھا اسی دن مجھے بھی پتا چلا۔۔۔ پہلے سے پتا ہوتا تو کیا میں روکتی نہیں۔۔۔"

رضیا کی بات پر دادی نے نخوت سے رخ بدل۔۔۔

"رہنے دو بی بی جیسے میں تو تمہیں جانتی نہیں ہوں۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کب تم نے عشبہ کے

معاملے میں روک ٹوک کی ہے اسے ہمیشہ غلط بات پر شہ دی ہے اب بھگتو نتیجہ۔۔۔۔"

رضیا ڈوپٹہ کے پہلو سے اپنی آنکھیں رگڑنے لگی۔۔

"ہو سکے تو معاف کر دینا گل میری عشبہ ماں بننے والی ہے۔"

وہ روتے ہوئے وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔۔

دادی کیا ہو رہا ہے یہ مجھے بتائیں؟؟؟

رضیا کے جاتے ہی گل متفکر سی بولی۔۔۔

"مکافات عمل اسے ہی کہتے ہیں گل انھوں نے تیرے ساتھ برا کیا تو آج خود ان کے ساتھ برا

ہو رہا ہے۔۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

استاد سعد بھائی کی کال ہے؟؟؟

جمال موبائل شایان کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ہاں سعد۔۔۔۔

"زینب کو چھوڑ کر آنے کی ضرورت نہیں ہے تو فکر نہ کر یہ موت مانگیں گے مگر موت بھی

نصیب نہیں ہوگی۔۔۔

نہیں تو زینب کے ساتھ سائے کی طرح رہنا۔۔۔۔"

وہ حبیب پاشا کی ڈھلکی گردن دیکھ کر زہر خند خند لہجہ میں بولا۔

"ہوش میں لاوا سے۔۔۔۔"

جمال اکرام کو کھوڑ کیوں کو کوٹھے سے نکلوا کر ستارہ بانی اور اس کے چیلے سمیت آگ لگاوا دے

--

جو حکم استاد۔۔۔۔۔!!!

شایان کے اشارے پر ساتھ کھڑے آدمی نے ٹھنڈا برف پانی اس پر پھینکا تو وہ تھررا کر ہوش

میں آیا۔۔۔۔

یہ ہے وہ شخص جس نے زینب کو داغا تھا اور مہرین کو اسی نے اپنی حوس کا نشانہ بنا کر زندہ جلایا

تھا۔۔۔

کاشف کے بتانے پر شایان کا خون کھول اٹھا۔۔ بلیڈ زوالے ہاتھ کا مکہ بنا کر اس کی آنکھوں پر

مارا۔۔

وہ آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کر بلبلا تا ہوا دور جا گرا۔۔۔

دونوں آنکھوں سے خون ابل پڑا۔۔۔۔



بلین کی آرڈی ایکس کس کو بھیجی ہے بول؟؟؟؟

"رکمانی کمار کوروس میں اس کا بہت بڑا کارخانہ ہے جہاں کئی ممالک سے آرڈی ایکس بھیجی جاتی

ہیں۔۔۔"

انکھیں ماتھے کے جلنے سے بند پوچھیں تھیں۔۔۔۔

لے جاوا سے۔۔۔۔

وہ کاشف سے بولا۔۔۔

"تیری اور میری آخری ملاقات ہوگی اب۔۔۔"

وہ اسے زوردار لات رسید کرتا وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شہریار کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا گل تو چلی گئی تھی پھر وہ کون تھی؟؟؟؟؟

وہ متعدی انداز میں کھڑکھی سے ہٹ کر لان کی جانب بھاگا۔۔۔۔۔

قریب آنے پر گمان یقین میں بدلا۔۔۔

گل۔۔۔!!

لب پھڑ پھڑائے۔۔۔

گل نے اپنے نام کی پکار پر پلٹ کر دیکھا؛

کیسی ہو؟؟؟

انکھوں کی پیاس بجھاتا وہ ارد گرد کو فراموش کر گیا۔۔۔ دل ایک بار پھر سلگ اٹھا۔۔۔۔

"ٹھیک ہوں۔۔۔"

گل مسکرا بھی نہ سکی۔۔۔۔

"تم مجھے ان تشنہ انکھوں سے نہیں دیکھ سکتے میں کسی اور کی نہیں بلکہ تمہارے اپنے سگے بھائی

کی بیوی ہوں۔۔۔"

گل نے ناگواری سے کہہ کر رخ بدلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شہریار کے لبوں پر تلخ مسکراہٹ رینگ گئی۔۔۔

محبوب کہنا بھول گئیں تم گل شاید؟؟

وہ اس پر چوٹ کرتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

"یا وہ تمہیں وہ چاپت نہ دے سکا جس کی تم حقدار تھیں۔۔۔"

گل نے مڑ کر زخمی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔

"ایسے مت دیکھو گل آج بھی تمہاری انکھیں پڑھنے کا ہنر رکھتا ہوں۔۔۔"

"جاو یہاں سے شہریار میں رات کے اس پہر کوئی تماشہ نہیں چاہتی۔۔۔"

وہ بے رخی سے بولی۔۔۔۔

صاحب جی علیشہ بی بی۔۔۔!!!

گارڈ کی آواز پر ان دونوں نے مین گیٹ کی جانب دیکھا۔۔۔

جو چادر سر پہ موجود ہونی تھی وہ زمین پر گر گڑکھا رہی تھی بال بکھرے لٹی پٹی سی برہنہ پا چلی

آ رہی تھی۔۔۔

گل دوڑ کر اس کے پاس گئی۔۔۔

علیشہ کیا ہوا تمہیں؟؟؟

اتنی رات کو؟؟؟

شہریار بھی گل کے پیچھے ہی چلا آیا؟؟؟

معاذ کہاں ہے؟؟؟

شہریار کے استفسار پر علیشہ نے سوجی انکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

معاذ مر گیا۔۔۔!!!

شہریار کو دو سو والٹ کا جھٹکہ لگا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ بے ہوش ہو کر زمین بوس ہوتی گل نے بروقت اسے تھام لیا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر کو دکھایا کیا کہا ڈاکٹر نے کیسی ہے گڑیا؟؟؟

وہ بلیک ہاوس سے سیدھا فلیٹ آیا تھا۔۔۔

"سکون آورد و ایوں کے زیر اثر ہے مہرین کی دردناک موت انکھوں سے دیکھی ہے تو شدید

صدمہ میں ہے۔۔

ڈاکٹر کا کہنا ہے اگر ہوش میں آکر یہ شور و غل مچائے تو اسے انجیکشن دینا ہے ورنہ نروس سسٹم پر

گہرا اثر پڑنے کا خطرہ ہے۔۔۔۔"

سعد کا خود بھی اپنا حال ملگجاسا ہو رہا تھا۔۔ شایان بالوں کو مٹھی میں دبوچے وہیں گرنے کہ سے

انداز میں بیٹھا۔۔۔۔

"میں جتنا احتیاط برت رہا تھا اس سے زیادہ نقصان ہوا ہے مجھ سے اتنی بڑی غلطی کیسے ہو سکتی

ہے۔۔۔"

اپنی تیس سالہ زندگی میں پہلی دفعہ اس سے بے احتیاطی ہوئی تھی اور دشمن نے موقع غنیمت جان کر چاروں طرف سے شایان سمیت سب اپنے کو اسنگے میں لے لیا تھا۔۔۔۔۔

"شیر و غدار گھر کے اندر تھا ورنہ ہماری سیکیورٹی ہر گز بھی اتنی ہلکی نہیں تھی۔۔۔"

وہ سعد تھا شایان کا بازو اس کی ہمت اس کی طاقت گر شایان سے غلطی ہوئی بھی تھی تو سعد کبھی بھی اسے مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتا تھا۔۔۔

کیوں کہ سعد کو اس کی حکمت عملی کا اندازہ تھا یقیناً اس کا دماغ بہت سی سوچوں کا محور رہا ہوگا ورنہ وہ اپنے کام میں دوسرے کی کوتاہی کو برداشت نہ کرتا تھا کجا کہ خود کوتاہی

برتے۔۔۔۔۔

بھابھی کو کہاں چھوڑ آیا ہے تو؟؟؟؟

سعد زینب کو لے اتنا پریشان تھا کہ ارد گرد سب کو بھولا ہوا تھا۔۔۔ اب شیر و کودیکھا تو ذہن کو

تقویت ملی۔۔۔۔۔

"حویلی لے گیا تھا اکرام۔۔۔۔۔"

"ایسے میں ایک وہ ہی جگہ ہے جہاں میں اس کی طرف سے مطمئن ہو سکتا ہوں۔۔۔۔۔"



شایان نے اس کے ہاتھ میں موجود گلاس کو ہونٹوں سے لگایا۔۔۔

"پانی پیو مہر کا بدلہ لے چکا ہوں۔۔۔"

"اس سے کیا ہوگا بھائی وہ تو چلی گئی۔۔۔"

شایان کے پاس کہنے کو کچھ بھی نہ تھا سوائے دلا سے دینے کے۔۔۔۔

سعد وہاں سے اُٹھ آیا۔۔۔۔۔

وہ زینب کو اس حال میں دیکھ کر بڑی مشکل سے اپنے اوپر جبر کر رہا تھا۔۔۔

اس پر اس کا رونا سسکنا سعد کا طیش اہل کر آنکھوں میں سرخی بکھیر گیا۔ اس کے سامنے زینب

کا بچپن گزرا تھا وہ اس کی دلی کیفیت سے بخوبی واقف تھا تبھی تو اس کے ساتھ ازیت جھیل رہا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

من تو تھا کہ پاشا کو جا کر جہنم واصل کر آئے لیکن زینب کو اپنی نگاہوں سے دور کرنا اب اس

کیلئے دشوار تھا۔۔۔۔ وہ کیسے اسے چھوڑ کر جاسکتا تھا اس واقعہ کے بعد تو قطعی

نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

معاذ کی حادثاتی موت حویلی والوں کیلئے شدید صدمے کا باعث بنی ہر کوئی قدرت کی مصلحت

پر بے یقینی کی کیفیت میں گھیرا تھا۔۔۔

علیشبہ کو مسلسل غشی کے دورے پڑنے لگے تو اسے ہسپتال لے کے بھاگے اب بھی آئی سی یو میں موجود زندگی اور موت کے بیچ لٹکی ہوئی تھی۔۔۔ ڈاکٹرز نے کوئی اچھی امید نہیں دلائی تھی۔۔۔

تہمینہ بیگم کی تو جیسے دنیا ہی اجڑ گئی ایک طرف شہریار اپنا گھرا جاڑنے کی کوشش میں لگا تھا دوسری جانب علیشبہ کی ساس نے اسے دھکے مار کر گھر سے در بدر کر دیا تھا۔۔۔ کیسے کیسے کریگ الزامات لگائے تھے جو بھی سنتا کانوں کو ہاتھ لگاتا۔۔۔

جب جب ہوش میں آتی اس کے ہونٹوں سے معاذ کی صدا بلند ہوتی۔۔۔

قیوم ہمدان کی اولاد کے اس ناقابل تلافی غم نے کمر توڑ کر رکھ دی۔۔۔

دوسرے دن شہریار اور قیوم ہمدان نماز جنازہ میں شریک ہو گئے تھے۔۔۔

علیشبہ کا چھپ کر نکاح کرنا قیوم ہمدان کی پوزیشن کو کمزور کر چکا تھا وہ معاذ کے باپ سے کسی بھی گلہ شکوے کے اہل نہیں تھے۔۔۔

"بھاگ کر شادی کرنے کا یہ ہی انجام ہوتا ہے۔۔۔"

جتنے منہ تھے اتنی باتیں ہو رہیں تھیں اور وہ اپنی جگہ درست بھی تھیں۔۔۔

بیٹی کا غم ان کی نفرت کی آگ کو بجھا گیا تھا کتنی دفعہ وہ گل کے پاؤں پکڑ کر معافی مانگ چکیں تھیں۔۔

معاذناشتہ کرنے کے بعد گھر سے یونی کیلئے نکلا تھا واپس مردہ حالات میں آیا۔۔ پھر تو ایک لمحہ نہیں لگا یا معاذ کی ماں نے اسے معاذ کا دیدار بھی نصیب نہ ہوا ننگے سر، ننگے پیرا سے راتوں رات گھر سے نکال دیا۔۔ وہ چیختی رہی چلاتی رہی لیکن اس پر تمام دروازے بند کر دیئے۔۔

حویلی پہنچ کر اوسان خطا ہوئے اور اب بستر مرگ پر پڑی ہوئی تھی۔۔۔ کسی کو نہیں پتا تھا کہ آنے والے وقت میں جی بھی پاتی کہ نہیں۔۔۔

گل ہسپتال سے عیادت کر کے آکر بیٹھی تھی کہ اکرام کا پیغام لئے ریان چلا آیا۔۔

ریان کو علیشہ کی اجڑی حالت دیکھ کر قلق ہوا اس نے براتو کبھی نہیں چاہا تھا وہ تو اس کی خوشی پہ صبر کر چکا تھا۔۔۔۔۔

وہ ڈوپٹہ اوڑھ کر نیچے چلی آئی۔۔۔

استاد نے بلوایا ہے آپ کو؟؟؟

اکرام نے من و عن شایان کا پیغام دیا۔۔

"اس سے کہو حویلی والوں پر قیامت ٹوٹ پڑی ہے اب تو اپنی انا کا کھوکھلا مجسم توڑ دے۔۔۔"

بتاوا سے اس کی بہن زندگی اور موت کی کشمکش ہے۔"

گل کے نم ناکے سے کہنے پر اکرام بھی خاموش ہو گیا۔

آپ نہیں جا رہیں؟؟

"اکرام یہاں سب کو میری ضرورت ہے تم ان گن کو اطلاع دو وہ خود ہی بھاگا چلا آئے گا۔"

گل کی خوش فہمی پر اکرام کو افسوس ہوا۔ وہ اتنے ماہرنے کے باوجود اسے جان نہیں سکی تھی۔

اکرام جیسے آیا تھا ویسے لوٹ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مشاق صاحب کا کھڑا رویہ رابعہ کو وقفہ وقفہ سے رلا رہا تھا پہلی اولاد کا شرف اسے یہ ملا تھا کہ

مشاق صاحب اور ان کی اہلیہ کی تمام تر محبت و توجہ اس کے حصہ میں آئے تھی۔۔۔ مشاق

صاحب اس کی بات کو سنتے اور اہمیت دیتے تھے اب ان کا یہ ناراض رویہ اسے زندگی سے

اچاٹ کر گیا تھا اس پر اکرام کالا تعلق ہو جانا وہ مسلسل چڑچڑاہٹ کا شکار تھی۔۔۔

ماہوسی، اور دلگرفتی حد سے بڑھی ہوئی تھی۔۔۔

ابھی بھی وہ مینا کے ساتھ جانے والی چیزوں کی پیکنگ کر رہی تھی جمعہ میں محض دو دن باقی تھے

-- میناسب سے بول چال بند کئے ایک کونے میں پڑی تھی مشتاق صاحب نے جب اس کی  
رضامندی چاہی تو وہ لاکھ چاہنے کے بعد بھی انکار نہ کر سکی۔۔۔

رابعہ نے خود اس کی منت سماجت کی تھی پہلے ہی ابو میری وجہ سے پریشان ہیں اب تمہاری  
طرف کا انکار انھیں بیمار کر دے گا میں تو ان کی اچھی بیٹی نہ بن سکی تم ان کی امید کو مت توڑو

---

مینا رابعہ اور مشتاق کی شکل دیکھ کر چپ ہو گئی۔۔۔

اسے اپنی آگے کی زندگی مشکل نظر آرہی تھی۔۔۔

یہ لیس آپی پہلے کھانا کھالیں پھر بعد میں کریے گا کام۔۔۔

زرین اس کے سامنے کھانے کی ٹرے رکھتے ہوئے بولی۔۔۔

: مینا آپی آپ بھی ناراضگی چھوڑ کر اپنی شادی کے دنوں کو انجوائے کریں دیکھنا بعد میں بچھتا رہی

ہوں گی۔۔۔۔"

مینا نے زرین کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا؛

رابعہ نے اسے اشارے سے کچھ بھی کہنے سے منع کر دیا۔۔۔ آج کل اس کا مزاج ساتویں

آسمان پر پہنچا ہوا تھا۔۔۔۔۔

کھٹکھٹے کی آواز پر زرین نے چونک کر گھڑی دیکھی۔۔۔

اس وقت کون آسکتا ہے بھلا؟؟؟

وہ سوالیہ انداز میں رابعہ کو دیکھنے لگی رابعہ نے لاعلمی سے کندھے اچکائے۔۔۔

کون ہے؟؟؟

اکثر کی گرمیوں کی راتوں میں مشتاق صاحب چھوٹے سے صحن میں چارپائی ڈال کر سوتے تھے ابھی بھی عشاء کی نماز پڑھ کر آکر کھانا کھا کر لیٹے ہوئے تھے تبھی دستک پر اٹھ کھڑے ہوئے

۔۔۔

اسلام و علیکم!!!!!!

وہ اجنبی مرد کو دیکھ کر ہولے سے جواب دینے لگے۔۔۔

"میں اکرام ہوں۔۔۔"

اکرام کے تعارف پر انہوں نے پیر سے لیکر سر تک اس کا جائزہ لیا اور سامنے سے ہٹ کر اسے

راستہ دیا۔۔۔۔۔

اکرام کے ساتھ ایک اور نوجوان کو دیکھ کر ٹھٹکے۔۔۔

"ارے رابعہ آپ کی آپ کا ہینڈ سم آیا ہے۔۔۔"

زرین جو صحن میں کھلنے والی کھڑکھی میں کھری تھی اکرام کو پہچان کر رابعہ کو بتانے لگی

-----

رابعہ بھاگ کر کمرے کی چوکھٹ پہ آئی۔۔۔

"یہ میرے بھائی ہیں شایان۔۔۔"

اکرام کے تعارف پر شایان نے مودب انداز میں سلام کیا۔۔۔

مشاق صاحب کو اس کی آنکھیں بہت کچھ یاد دلا گئیں۔۔ ہو سکتا ہے یہ میرا وہم ہو۔۔۔

سر جھٹک کر انھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔

"آپ کو نکاح کرنے کی وجہ تو معلوم ہو چکی ہوگی"

"میں آپ سے ایک گزارش کرنے آیا تھا۔۔ اب جب یہ دونوں پاکیزہ بندھن میں بندھ ہی

چکے ہیں تو آپ اپنی بیٹی کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کر دیں۔۔ اکرام اس نکاح کو توڑنے کے

حق میں نہیں ہے خدا کے نزدیک یہ برا فعل ہے۔۔۔۔"

شایان نے تحمل بھرے انداز میں مشاق صاحب کو اپنے نظریہ سے آگاہ کیا۔۔۔۔۔

مشاق صاحب نے چوکھٹ پہ کھڑی رابعہ کو دیکھا:

ادھر آ اور رابعہ۔۔۔۔۔۔۔

مشتاق صاحب کی آواز پر اکرام نے گردن گھما کر اسے دیکھا۔۔۔

گرین پرنٹڈ لون کا سوٹ زیب تن کیا ہوا تھا چٹیا میں سے بال نکل کر چہرے کے اطراف میں  
پہرہ دے رہے تھے۔۔۔

وہ سر پہ ڈوپٹہ ٹھیک کرتی ہوئی صحن میں چلی آئی۔۔۔۔

میں بھی اس نکاح کو جوڑے رکھنے کے حق میں ہوں۔۔ تم کیا کہتی ہو؟؟؟؟؟

انہوں نے اس کی مرضی کو جاننا۔۔۔۔۔

جو آپ کی مرضی ابو میں پہلے ہی اپنے فعل سے آپ کو خفا کر چکی ہوں اب نہیں کرنا چاہتی

۔۔۔۔۔

رابعہ کا لہجہ کر لایا ہوا تھا اکرام نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔

ان کے سر ہلانے پر وہ کچن میں چلی آئی۔۔۔۔۔

"جمعہ کے دن میری دوسری بیٹی کا نکاح ہے۔۔۔ اتنی جلدی تو رابعہ کی رخصتی ممکن نہیں ہے

۔۔۔"

مشتاق صاحب نے عذر پیش کیا۔۔۔۔۔

"دیکھیے انکل ہمیں صرف آپ کی بیٹی سے غرض ہے اکرام اتنا کمالیتا ہے کہ وہ آپ کی بیٹی کی



"شایان۔۔۔"

"اچھا نام ہے۔۔۔"

"شکریہ۔۔۔"

چائے لوا اکرام ٹھنڈی ہو رہی ہے وہ شایان کو چائے کا کپ پکڑا کر اسے کپ اٹھا کر دینے لگے

۔۔۔۔

اکرام کے دل میں خواہش مچلی تھی اسے دیکھنے کی۔۔۔

برائے لگے تو تمہاری والدہ کا نام پوچھ سکتا ہوں۔؟؟

مشتاق صاحب کی بے چینی اکرام نے بھی بخوبی محسوس کی تھی۔۔۔

شایان کو اچھنبا ہوا۔۔۔ لیکن اپنے تاثرات نارمل کرتا گویا ہوا۔۔۔

"شانزے نام ہے انکل۔۔۔"

شایان کی بات پر انھیں سانپ سونگھ گیا۔۔۔

شایان جانے کیلئے اٹھ کھڑا ہوا تو وہ اسے روک بھی نہ سکے۔۔۔۔۔

"اکرام بھائی آپ اپنی فیملی کے ساتھ شرکت ضرور کیجیئے گا نکاح میں آپ کی منتظر رہیں

گی۔۔۔"

وہ آہستہ آواز میں بولی تو اکرام نے ہنس کر حامی بھری۔۔۔۔۔

"ہاں بیٹا زری ٹھیک کہہ رہی ہے گھر کے بڑے داماد کی حیثیت سے آپ کے گھر والوں کی

شرکت لازمی امر ہے۔۔۔"

"اب بوڑھا ہو گیا ہوں کچھ باتیں ذہن سے نکل جاتیں ہیں۔۔۔"

"کوئی بات نہیں انکل میں اجاؤں گا۔۔۔"

"آپ بھی ضرور آنا شایان۔۔۔۔۔"

ان کہ۔۔۔ لہجے میں اپنائیت تھی جو شایان محسوس کر کے بھی نظر انداز کر گیا۔۔۔۔۔

"استاد مجھے دال میں کچھ کالا لگ رہا ہے داماد ان کا میں ہوں اور ناز برداریاں آپ کی ہو رہیں

تھیں۔۔۔۔۔"

شایان نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تو اکرام نے کہا؛

تمہیں جیلیسی ہو رہی ہے؟؟؟؟؟

"جی بلکل ایسا ہی ہے"

شایان نے اس کے چڑ کر کہنے پر قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔

"ہوتے رہو میری بلا سے۔۔"

وہ موڑ کاٹتے ہوئے لا پرواہی سے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خبر تو خوشی کی تھی لیکن حالات کے پیش نظر کوئی اس خوشی کو محسوس ہی نہیں کر پارہا تھا۔۔

تہینہ بیٹی کو دیکھ کر آٹھ آٹھ آنسو بہاتیں۔۔۔

آج صبح ہی ڈاکٹر نے علیشہ کے ماں بننے کی خبر دی تھی۔۔

وہ ہوش میں تو آگئی تھی مگر اس کی نگاہیں چھت کو گھورتی رہتیں۔۔ نہ ہی کچھ بولتی تھی اور نہ ہی

بین کرتی تھی ڈاکٹر نے کل اسے ڈسچارج کرنے کا کہا تھا۔۔۔

عشہ کا بھاری وجود دن بہ دن بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ شہریار کا گل کے اگے پیچھے گھومنا دیکھ کر خون کے آنسو روتی تھی۔۔۔۔۔

گل کی آمد ایک بار پھر اس کی سوچوں میں زہر بھرنے لگی۔۔۔۔۔

رضیا بیٹی کو ہر ہفتہ چیک اپ کیلئے لے جاتیں۔۔۔۔۔

شہریار مجھے آپ سے ڈیوارس نہیں چاہیے؟؟

وہ ایک بار پھر اس کے کمرے کے وسط میں کھڑی اٹل لہجہ میں بولی۔۔۔۔

"اور مجھے تمہارا ساتھ نہیں چاہیے۔۔۔"

شہریار کی نفرت اپنی جگہ قائم تھی۔۔۔۔

"دینا چاہتے ہیں تو دے دیں کر دیں الگ مجھے۔۔۔"

لیکن پھر اس بچے کی شکل تک میں آپ کو دیکھنے نہیں دوں گی۔۔۔"

عشبہ کے چیخنے پر شہریار نے پلٹ کر اسے دیکھا؛

تم مجھے میری ہی اولاد کی شکل سے ترساو گی؟؟

وہ قدم قدم چلتا اس کی جانب آیا۔۔۔۔

"ہاں ایسا ہی کروں گی میں۔۔۔"

"میری اولاد ہے یہ اسے کوئی نہیں چھین سکتا تم بھی نہیں میرے ہی نام سے پہچانا جائے گا

یہ۔۔۔"

شہریار کہ کہنے پر عشبہ کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔۔۔۔

تو پھر اس دن آپ کو میرا مرہوا وجود ملے گا جس دن ڈیوارس فائل کریں گے۔۔۔ یہ دھمکی

نہیں ہے اس عمل کا رد عمل ہوگا جس کی ابتداء آپ۔ کریں گے۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"علیشبہ۔۔۔ علیشبہ میں تم سے بدگمان ہو بھی جاؤں تب بھی تمہیں چھوڑنے کا سوچ بھی

نہیں سکتا... اپنے دل سے یہ ڈر نکال دو میری جان" .....

معاذ کی کہی بات یاد آتے ہی اس کے زخموں سے لہور سننے لگا ....

"آخری بار بھی تمہیں دیکھ نہ سکی میں معاذ کیسے صبر کروں..... میری اولاد باپ کی محبت کو

ترسے گی اتنی جلدی چھوڑ گئے" .....

ہر سواندھیرا پھیلا ہوا تھا وہ لان میں قدرے کونے والی جگہ پر تنہا بیٹھی ہوئی معاذ کو یاد کر رہی

تھی ....

اسے ہسپتال سے آئے آج دوسرا دن تھا.....

وہ عدت میں بیٹھی ہوئی تھی سارے دن کمرے میں بند رہتی تھی۔۔۔ دل گھبرا یا تو اٹھ کر یہاں

چلی آئی..... ..

اور اب معاذ کی ناختم ہونے والی یادیں اسے گھیرے میں لئے ہوئے تھیں.....

\*\*\*\*\*

اوہ تو اب تم مجھے بلیک میل کرو گی؟؟؟۔

"یہ تو وقت آپ کو اچھی طرح بتا دے گا کہ بلیک میلنگ تھی یا حقیقت۔۔۔"

عشبه کے پتھر یلہ تاثرات شہریار کو ٹھٹھا گئے۔۔۔

بات اب اس کی اکیلی کی نہ تھی بلکہ اس کی کوکھ میں پلنے والی اس زندگی کی بھی تھی جس

سے شہریار کا خون کا رشتہ ہے۔۔۔

تم ایسا کچھ نہیں کرو گی سنا تم نے؟؟

وہ اسے تنبیہ نگاہوں سے گھور کر بولا۔۔۔

"اب میں وہ ہی کروں گی جو میرا دل چاہے گا مسٹر شہریار۔۔۔"

وہ نڈر انداز میں گویا ہوئی۔۔۔

شہریار کو اس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا۔۔۔

"کتنی خود غرض عورت ہو تم میری بہن کس حال کو پہنچ گئی اس کی ذرا برابر فکر نہیں ہے

تمہیں۔۔۔"

مجھ سے محبت کرتی ہو تو میری پریشانیوں کو بھی سمجھتی نہ بیوی اپنے شوہر کی عزت کی محافظ ہوتی

ہے اور تم نے کیا کیا؟؟؟؟

"تو دیں ناسزا۔۔۔۔ آپ کی تجویز کی ہر سزا قبول ہے لیکن یہ جدائی کی سزا مت دیں شہری

۔۔۔۔

میں ہاتھ جوڑتی ہوں آپ کہ اگے۔۔۔"

وہ اس کے پیروں میں گر کر رودی۔۔۔

شہر یار کو اس کا پھپک کر رونا نرمی برتنے پر مجبور کر گیا۔۔۔

"نہیں دیتا طلاق لیکن ایک بات یاد رکھنا شاید کبھی تم پر پہلے جیسا بھروسہ بھی نہ کر سکوں

۔۔۔"

وہ لگی لپٹی رکھنے بنا کہہ کر کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔

عشہ نے دھندلائی نگاہوں سے اسے جاتا دیکھا۔۔۔

وہ برا نہیں تھا غلط وہ خود تھی۔۔۔ اسے اس بات کا ادراک اچھی طرح سے ہو چکا تھا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ نماز عشاء ادا کر کے اٹھی تو اپنے سامنے افگن کو دیکھ کر ڈر گئی.....

تم یہاں کیسے آئے؟؟؟

گل نے دروازے کی جانب دیکھا جو ہنوز بند تھا۔۔۔

شایان نے ایک نظر بیڈ پر سوئی دادی کو دیکھا اور اس کا بازو پکڑ کر بالکونی کی جانب لایا .....  
 شایان نے بغور اس کا پر نور شفاف چہرہ دیکھا جو ڈوپٹہ کے ہالے میں چاند کی چمک کو بھی مات  
 دے رہا تھا۔۔۔۔۔

گل نے برہمی سے اسے دیکھا اور اپنا بازو اس کی ڈھیلی گرفت سے چھڑایا.....

اکرام کے ساتھ کیوں نہیں آئیں تم؟؟؟

شایان نے ناگواری سے اس کی حرکت کو دیکھا.....

"مرضی میری۔ تمہارے حکم کی پابند نہیں ہوں میں".....

گل نے تڑک کر کہا؛

زرمینہ گل تمہاری یہ بد تمیزی میں کسی طور برداشت نہیں کروں گا".....

شایان کے لہجہ میں غصہ تھا۔۔۔

"تومت کرو کس نے کہا ہے برداشت کرو ویسے بھی جو دل کرتا ہے تم وہی کرتے ہو تمہیں

کسی دوسرے کی کب پرواہ ہے".....

گل سینے پہ ہاتھ باندھ کر بے خوفی سے بولی۔۔۔

"میں یہاں تم سے تمہاری رائے مانگنے نہیں آیا ہوں چادر لو اور چلو میرے ساتھ".....

شایان کے حکمیہ لہجہ پر گل سیخپا ہوگی.....

جوتی جائے گی میری اب تمہارے ساتھ بھیجنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھانہ... جب تو پھنے خاں

بن کر منہ موڑ کر چلتے بنے تھے تم تب تمہیں خیال نہیں آیا.....؟؟؟؟؟

گل کی آواز قدرے دہیمی پر سخت تھی۔۔۔

گل آپنی آپ جاگ رہی ہیں؟؟؟؟؟؟؟؟

علیشبہ کی آواز پر گل نے گردن موڑ کر کمرے میں جھانکا.....

"ہاں علیشبہ جاگ رہی ہوں اجاؤ....."

گل جانے لگی تو شایان نے اس کی کلائی پکڑی۔۔۔

"میں یہاں تمہیں لینے کیلئے آیا ہوں۔۔ کسی بھی بکو اس کو نہیں سنوں گا اس لیے تمہاری

عافیت اسی میں ہے اپنے تایا جان کو بتا اور چلو۔۔۔"

شایان کا لہجہ اٹل تھا

گل نے کینہ تو زنگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔

"کہہ دیا نہ نہیں جاؤں گی۔۔۔ جو کرنا ہے کر لو۔۔۔"

کلانی چھڑا کر دو ٹوک کہتی کمرے میں چلی آئی۔۔۔

شایان کا دل چاہا ایک تھپڑ لگا دے حد ہو گئی تھی خود سری کی۔۔۔

دادی سو رہیں ہیں؟؟؟

علیشبہ نے دھیرے سے پوچھا؛

"ہاں نیند کی دوائی کھا کر سوئی ہیں۔۔۔"

"آپی مجھے آپ سے بات کرنی ہیں ہم باہر چلتے ہیں۔۔۔"

علیشبہ کی بات پر گل نے گردن موڑ کر بالکونی کی جانب دیکھا پھر اس کے ساتھ چل دی۔۔۔

وہ دونوں لاونج میں چلی آئیں۔۔۔

"گل آپی میں اس دن کیلئے بہت شرمندہ ہوں۔۔۔ میری غلط بیانی کی سزا مل گئی ہے جو ساری

زندگی بھگتی رہوں گی۔۔۔"

گل نے اس کے جھکے سر کو دیکھا۔۔۔۔۔

"مجھے دکھ ہوا تھا میرا ارادہ تو نیک تھا نہ۔۔۔ ویسے بھی انسان سے کسی صلہ کی امید نہیں رکھنی

چاہیے۔۔۔ یہ بات بہت اچھے سے سمجھ آگئی میرے۔۔۔"

"اور بات جہاں تک معاذ کی ہے وہ اتنی ہی زندگی لکھوا کر آیا تھا مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں ہے

۔۔۔"

گل نے ایک بار پھر اعلیٰ طرئی کا مظاہرہ کیا تھا۔۔۔۔۔

شایان کو سامنے سے آتا دیکھ گل کا سانس رک گیا۔۔۔ وہ تو سمجھ رہی تھی کہ وہ چلا گیا ہوگا۔۔۔

اب کیا کرنے والا تھا وہ۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم !!!

علیشبہ نے اسے دیکھ کر سر پہ ڈوپٹہ جمایا۔۔۔

اتنی رات کو شایان کا یہاں آنا عیشبہ الجھ کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

"و علیکم اسلام۔۔۔"

اللہ تمہیں صبر دے۔۔۔۔۔"

وہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر بولا تو عیشبہ کی آنکھیں جھلک پڑیں۔۔۔۔۔

وہ ایسا ہی تھا کام سے کام رکھنے والا۔۔۔ تعریفوں کے پل باندھنا ہمدردی جتنا اسے نہیں آتا تھا

۔۔۔ یہ تو گل تھی جس کی سخت بات کو بھی برداشت کر جاتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"اپنے باپ کو۔ بتا دینا زرمینہ کو میں اکر لے گیا۔۔۔"

شایان نے کہتے ساتھ ہی اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کی سنے بغیر کھینچتا اپنے ساتھ لے گیا

-----

یہ کیا متمیزی ہے افگن ہاتھ چھوڑو میرا گارڈ دیکھ رہے ہیں؟؟؟

گل نے پہر ادیتے یونیفارم میں ملبوس آدمیوں کو دیکھا۔۔۔

"شرافت کی زبان تمہیں سمجھ نہیں آتی۔۔۔"

شایان نے اسے لے جا کر گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر زبردستی بٹھایا۔

گل نے مزحمت ترک کر کے غصہ سے اسے دیکھا:

وہ لا پرواہ بنا گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔۔۔

گل خاموشی سے دوڑتے بھاگتے منظر کو دیکھنے لگی۔۔۔ الگ روٹ کو دیکھ کر اچھنبا تو ہوا لیکن منہ

سے کچھ نہ بولی۔۔۔

ویسے بھی اس اڑیل گھوڑے سے کوئی بھی بات کرنا سردیوار میں مارنے کے مترادف تھا گل

کے نزدیک۔۔۔

شایان بھی جیسے اسے یہاں لا کر یکسر غافل ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سعد کھانے کی ٹرے لئے کمرے میں آیا تو زینب کو کمرے میں موجود نہ پایا۔۔

پانی گرنے کی آواز پر مطمئن ساڑھے رکھ کر کھڑکھی میں اکھڑا۔

وہ سائے کی طرح زینب کے ساتھ رہ رہا تھا۔ اس کے دل میں ایک ڈر بیٹھ گیا تھا۔۔

فریش چہرے سے وہ واش روم سے باہر آئی۔۔ نیل کا نشان قدرے ہلکا ہو گیا تھا۔

سعد کو کھڑکھی پہ کھڑادیکھ کر اپنا ڈوپٹہ بیڈ سے اٹھا کر کندھوں پر پھیلا یا۔۔۔

آپ نے ابھی تک کھانا نہیں کھایا؟؟؟

وہ اس کے متوجہ کرنے پر پلٹ کر اس کی جانب آیا۔۔۔

"تم نے بھی تو نہیں کھایا تھا۔۔"

سعد ہولے سے مسکرایا۔۔۔

جب کہ زینب خاموشی سے بیڈ پر ٹک گئی۔۔۔

"زینب کب تک یوں ہی رہو گی زندگی ایک ہی ڈگر پر نہیں رکتی بے شک مہرین کی موت ایک

بہت بڑا صدمہ ہے لیکن تمہارے سوگ منانے سے وہ واپس تو نہیں آجائے گی۔۔"

سعد نے اس کے الجھے بکھرے بالوں کو دیکھ کر کہا:

"میں کیا کروں مجھے لگتا ہے میں کبھی مسکرا نہیں سکوں گی ایک گلٹ ہے میرے اندر میں اپنی

زندگی شروع کرنے کا سوچوں بھی تو مہرین کا شکوہ کناں چہرہ مجھے یاد آجاتا ہے۔۔۔"

سعد نے نوالا بنا کر اس کے قریب کیا تو زینب نے اسے دیکھا:

بال کیوں نہیں بنائے تم نے؟؟؟

"درد ہو رہا تھا سر میں۔"

"کھانا کھا لو پھر میں بنا دیتا ہوں۔"

اس کی محبت پر زینب کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔

"نہیں زہبی اب تم قطعی نہیں روگی۔"

وہ ہاتھ کی پشت اس کی نم پلکوں پر رکھتے ہوئے گویا ہوا۔

اگر آپ میرے ساتھ نہیں ہوتے تو میں کب کی مرچکی ہوتی سعد!!!

وہ اس کے ہاتھ پر پیشانی ٹکاتے ہوئے بولی۔

سعد نے افسردگی سے اسے دیکھا ایک حادثہ نے اسے کیا سے کیا بنا دیا تھا ہنسی مذاق کرنا تو درکنار

وہ مسکرا کر انا چھوڑ چکی تھی۔۔۔

"شیر واکرام کی رخصتی کی بات کرنے گیا تھا۔"

وہ موضوع تبدیل کرتا ہلکے پھلکے لہجہ میں بولا۔۔۔

اچھا کب گئے اور کیا بھابھی کے ابو مان گئے؟؟؟

"ہاں مان گئے اس جمعہ کو ان کی بہن کی بارات ہے اور ہم سب کو جانا ہے تمہیں بھی۔۔۔"

کھانا کھانے کے بعد اب وہ اس کے بالوں میں دھیرے دھیرے کنگا پھیرتا بولا۔۔۔

"میں کیا کروں گی وہاں جا کر پلیز مجھے نہیں جانا۔۔۔"

زینب نے منہ بسور کر کہا؛

"یہ عذر شیر و کو دینا۔"

سعد کے صفاچٹ انداز پر زینب چپ ہو گئی۔۔۔

یہ دیکھو۔۔۔!!!

وہ اس کی کمر تک آتی چٹیا کو اس کے سامنے کرتا بولا۔۔۔

آپ۔ کو کس نے سکھائی؟؟؟

وہ حیرانگی سے نفاست سے دیئے گئے بلوں کو دیکھتی پوچھنے لگی۔۔۔

"تم سے اور کس سے بھلا۔"

میں نے کب سیکھائی؟؟؟؟؟

"تم جب جلدی جلدی کالج جانے کیلئے تیار ہو تیں تھیں تب تب دیکھتا تھا۔"

سعد نے کندھے اچکائے۔۔

وہ سعد کی بات پر مسکرائی۔۔

"آپ بہت اچھے ہیں۔۔"

سعد کے چہرے پر جاندار مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔

بنایا بھی تم نے ہی ہے ورنہ پہلے تم کھڑوس کھڑوس کہتے نہ تھکتیں تھیں۔۔

آپ نے کب سنا؟؟؟

"تمہاری کوئی بات مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے زندگی۔"

زینب نے اس کے پر شوخ نگاہوں سے گھبرا کر سر جھکایا تھا۔۔

سعد کو زینب کے اس بدلتے موڈ پر دل سے خوشی ہوئی تھی۔۔۔۔

زینب اس کے طرز مخاطب پر جھجک کر برتن سمیٹنے لگی۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ایسے کیسے راتوں رات لے جاسکتا ہے وہ کم از کم مجھے تو بتانا چاہیے تھا۔۔۔"

دادی نے گل کے جانے کی بابت جب سے سنا تھا تب سے وہ خود بھی ہول رہیں تھیں اور سب کو بھی الگ پریشان کر رہیں تھیں۔۔۔۔۔

"دادی اپ سو رہیں تھیں اسی لئے گل آپ نے نہیں بتایا۔۔۔۔۔"

"نجانے اب کیا کرے گا بن ماں کی بچی کے ساتھ۔۔۔۔۔"

"قیوم تجھے خدا سمجھے تیرا کیا دھرا ہے جو اس عمر میں مجھے سہنا پڑھ رہا بھی تو نجانے کیا کیا

دکھائے گا وقت۔۔۔۔۔!!!

وہ سامنے بیٹھے قیوم ہمدان کو دیکھ کر روتے ہوئے بولیں۔۔۔۔۔

"اماں اس کا شوہر ہے شیر افکن اگر لے گیا تو کون سی قباحت آگئی۔۔۔ ہم سے زیادہ اس پر حق

ہے گل کا۔۔۔"

قیوم ہمدان کی بات پر اماں نے منہ پھیرا۔۔۔۔۔

"مہراں تو ہی جا کر پتا کرورنہ تیری ماں کل کی مرتی آج ہی مر جائے گی۔۔۔۔۔"

وہ پاس بیٹھے مہراں ہمدان سے گویا ہوئیں۔۔۔

"اچھا میں جاتا ہوں آپ روئے تو نہیں۔۔۔"

"بس ایک تو ہی فرمانبردار اولاد ہے اللہ تجھے اولاد کی خوشیاں دیکھنا نصیب کرے۔۔۔"

وہ مہراں کی پیشانی چوم کر گویا ہوئیں۔۔۔

شہریار وکیل سے بات ہوئی تیری؟؟؟

تہمینہ بیگم نے بیٹے کو آفس جاتے دیکھا تو بولی۔۔۔

"نہیں امی اور نہ میں بات کروں گا اب۔۔۔"

تہمینہ بیٹے کی بات پر ہتھے سے اکھڑ گئیں۔۔۔

"کیوں!!! کیوں نہیں کرے گا بات۔۔۔ تجھے اب بھی عقل نہ آئی تیری بہن کو اس حال میں

پہچانے والی تیری بیوی ہے۔۔۔"

"خدا کا خوف کھاؤ بہو اب بھی یہ باتیں کر رہی ہو۔۔۔"

تہمینہ کی بات پر دادی نے ناچواری سے کہا:

"میں ہی خدا کا خوف کھاؤں تب تو میں خاموش رہی اب نہیں رہوں گی اماں رضیا کی سازشی

بیٹی نے آج علیشہ کو یہ دن دکھایا ہے۔۔۔ میں ہر گز اب اسے برداشت نہیں کروں گی  
 "۔۔۔"

تہمینہ کا گستاخانہ لہجہ پر اماں نے قیوم ہمدان کو کینہ توڑنگا ہوں سے دیکھا:

"خاموش رہو تہمینہ عشبہ اس کی بیوی ہے وہ اچھا برا سمجھتا ہے۔۔۔"

قیوم ہمدان نے بیوی کو ناگواری سے ٹوکا۔۔۔۔

اور بیٹی کو کسی کی کوئی فکر نہیں ہے ساری زندگی پڑی ہے اس کے اگے کیسے گزارے گی تنہا  
 ???

تہمینہ سیخ پا ہو کر چیخیں۔۔۔

"اللہ کی مصلحت ہے ہم صرف صبر ہی کر سکتے ہیں۔۔۔"

تو پھر کرو صبر تم ہی۔۔۔ جب تک میری بیٹی کا گھر نہیں بس جاتا میں بھی عشبہ کو یہاں نہیں  
 لاؤں گی۔۔۔

تہمینہ کے دو ٹوک کہنے پر دادی نے اپنا سر تھام لیا۔۔۔۔۔

"شانزے کی بددعا ہے یہ جو آج تیر میر مچی ہوئی ہے۔۔۔۔"

دادی نے آنسو بہاتے کہا؛

"بھابھی میں کرواؤں گا ریان سے علیشہ کی شادی۔۔ آپ فکر نہ کریں۔۔۔"

خدا اس طرح کی باتیں کر کے رشتوں میں پھوٹ نہ ڈلوائیں۔۔۔۔"

مہراں ہمدان کی بات پر سب کو سانپ سو نگھ گیا۔۔ رافیہ تو سکتے کی حالت میں آگئی۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تمہیں جانا ہے شوق سے جاؤ مجھے کہیں نہیں جانا۔۔۔۔"

وہ کل رات اسے ون اسٹوری بنگلہ میں لایا تھا مینشن کے حساب سے چھوٹا تو تھا مگر ویل سیٹلڈ

۔۔۔۔

سامنے کے تین کمروں کے بعد قدرے کونے پر ایک کمرہ بنا ہوا تھا کمرے میں باہر ٹیرس بنایا گیا

تھا۔۔۔۔

جو ابھی شایان اور گل کے زیر استعمال تھا۔۔۔۔

مسئلہ کیا ہے زمینہ آخر اتنی اکڑ کس لئے ہاں؟؟؟

وہ ہاتھ میں تھامے شاپر کو کارپیٹ پر پھینک کر تن فن کرتا اس کے قریب آیا۔۔۔۔

"میں دکھا رہی ہوں اکڑ۔۔۔!! جب سے تم سے نکاح ہوا ہے تم اپنی انا کا خول چڑھائے ہوئے ہو۔۔۔ ہر بات کو بھلا کر نئے سرے سے زندگی جینے کا سوچتی ہوں لیکن تم پیدا ہونے سے پہلے ہی ہر امید کو خاک میں ملا دیتے ہو۔۔۔"

"میں نے کتنی منتیں کیں تمہاری مت جاو لیکن تم اس گھنے جنگل میں چھوڑ کر چلے گئے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ حویلی چھوڑ دیتے۔۔۔"

گل تو جیسے پھٹ پڑی۔۔۔

"اکرام ساتھ تھا تمہارے مت بھولو یہ۔۔۔"

وہ لفظوں کو چباتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

"اکرام کی ذمہ داری نہیں ہوں تمہاری ذمہ داری ہوں میں۔۔۔"

"یوں چوری چھپے رات کے اندھیرے میں تم میرا ہاتھ پکڑ کر لے آئے یہ تو سوچ لیتے کہ دادی کتنا پریشان ہو رہی ہوں گی۔۔۔"

تمہاری تو وہ کچھ لگتی نہیں ہیں لیکن میری ماں ہیں وہ بے شک پیدا نہیں کیا لیکن ماں سے بڑھ کر چاہا ہے مجھے۔۔۔"

"مجھے ان خالی خولی رشتوں کی دھونس دینا بند کر دو زرینہ گل کبوتر کی طرح انکھیں بند کر لینے

سے حقیقت چھپ نہیں جاتی۔۔۔۔"

شایان نے دانستہ بات کو گھمایا۔۔۔۔

"کیا مطلب ہے تمہاری بات کا کھل کر آج بتا ہی دو۔۔۔۔"

زرمینہ گل سینے پہ ہاتھ باندھ کر پتھر یلہ لہجے میں بولی۔۔۔۔۔

"مجھے مزید بحث نہیں کرنی وہ شاپرا اٹھا اور لباس تبدیل کرو جا کر۔۔۔۔ ہمیں آدھے گھنٹے میں

نکلنا ہے۔۔۔۔۔"

شایان پلٹ کر صوفہ پہ جا بیٹھا۔۔۔۔

"جب تک تم میری دادی سے بات نہیں کروا دیتے میں بھی اپنی بات سے ایک انچ پیچھے نہیں

ہٹوں گی۔۔۔۔"

شایان نے اس کی سرخ ناک دیکھی جو غصہ کی وجہ سے تومتار ہی تھی۔۔۔۔

کشیدہ ماحول میں بھی لب آہ ہی آہ مسکرا اٹھے۔۔۔۔۔

یک دم کی اس کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

گل نے گھور کر اسے دیکھا:

موبائل دے رہے ہو یا نہیں؟؟؟

"گل کو اس کی مسکراہٹ زہر لگی۔۔۔۔"

وہ رکھا ہوا لے لو۔۔۔"

اس کے مزے سے بولنے پر گل کا منہ کھل گیا۔۔۔۔۔

یعنی اس کو کوئی اثر نہیں ہوتا ڈھیٹ لٹ ثابت ہو رہا تھا وہ۔۔۔۔۔!!!

ہنوز گھورتی ہوئی سائیڈ ٹیبل کے قریب آکر موبائل اٹھایا۔۔

شایان کو اس کا استحقاق جمانے والا انداز مسرور کر گیا۔۔۔۔۔

ہیلو دادی۔۔۔!!

آواز میں فکر مندی نمایاں تھی۔۔

شایان لمبی سانس خارج کر کے کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔

نجانے وہ گل پر سختی کیوں نہیں کر پاتا تھا۔۔۔ اسے کہیں کہیں اس میں اپنی ماں کی شبیہ

محسوس ہوتی خاص کرتب جب وہ غصہ میں لال پیلی ہو جاتی۔۔ اور شایان اس کی صورت

دیکھ کر نرم پڑھ جاتا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"میں جانتا ہوں تمہاری خاموشی کی وجہ۔۔۔"

لیکن شاید تم اپنے بیٹے کی دل کی بات سے ناواقف ہو۔۔۔۔"

مہراں ہمدان نے کلانی سے گھڑی اتارتے ہوئے اس کے جھکے سر کو دیکھ کر کہا؛

"آپ تہینہ بھابھی کے مزاج کو جانتے ہیں وہ بیٹی کی غلط بات کو بھی غلط نہیں کہتیں۔۔۔۔"

"

رافیہ کا شکوہ اپنی جگہ بجا تھا۔۔۔۔۔

"جانتا ہوں رافیہ میں نے علیشہ کو دیکھا ہے یہ بہت بڑی ٹھوکر ہے مجھے یقین ہے وہ سنبھل گئی

ہوگی ہم ان کے اپنے ہیں سگے ہیں ہم ان کے زخموں پر مرمم نہیں رکھیں گے تو کون رکھے گا

بھلا۔۔۔

ریان کے اس اقدام سے عشبہ بھی اپنے گھر میں خوش رہے گی۔۔۔ اور مجھے یقین ہے علیشہ

ریان کی بیوی بن کر سارے دکھ بھول جائے گی۔۔۔۔"

مہراں ہمدان نے نرمی سے سمجھاتے ہوئے رافیہ کو دیکھا۔۔۔۔

"تم اپنے دل سے ہر خوف و ڈر کو نکال دو میں ہوں نا۔۔۔۔"

مہراں ہمدان ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولے۔۔۔۔

رافیہ آسودہ سی مسکرا دیں۔۔۔۔

بیٹے کی جس میں خوشی تھی وہ بھی اسی میں ہی خوش تھیں۔۔۔۔۔

گل سے بات ہوئی آپ کی؟؟

اماں کی بات یاد آئی تو فوراً پوچھ بیٹھیں۔۔۔۔

"ہاں فون آگیا تھا اس کا۔۔۔"

کیا کہہ رہی تھی؟؟؟

"کہنا کیا ہے شیر افگن پورا بھائی جان پر گیا ہے جو ٹھان لے پھر کر کے ہی دم لیتا ہے نفع و نقصان

کو کہاں خاطر میں لاتا ہے۔۔۔"

"لے گیا سے۔۔۔"

آپ کو نہیں لگتا گل کیلئے شیر افگن غلط انتخاب ہے؟؟؟؟

تمہیں ایسا کیوں کر لگا۔۔۔؟؟؟؟

"وہ جلد باز، ضدی ہی سہی اس سب سے بڑھ کر جو اس میں خوبی ہے وہ ذمہ دار ہے۔۔۔"

"گل کا اور اس کا جوڑ پر فیکٹ ہے۔۔۔"

"ہاں وہ دونوں ہی ابھی ایک دوسرے کے طور طریقہ سے واقف نہیں ہیں جبھی تو گل اس طرف اور افگن دوسری طرف چلتا ہے۔۔۔۔"

"اللہ سے دعا ہے دونوں کے درمیان باہمی محبت اور وفا قائم کر دے۔۔۔۔"

"گل بھی محبت کی ترسی ہوئی ہے ہر دم خاموش رہنے والی بچی ہے۔۔۔"

"آمین۔۔۔۔"

میری تو آرزو تھی کہ ریان کیلئے گل کو بیاہ لاتی۔۔۔

رافیہ کی بات پر مہران ہمدان کو چار سو والٹ کا کرنٹ لگا۔۔۔۔۔

رافیہ ہوش میں تو ہو۔۔۔؟،،،؟

"ان کی عمروں میں پورا پندرہ بیس سال کا فرق ہے۔۔۔"

گل۔۔ شیر افگن سے صرف دو سال چھوٹی ہے جب کہ ریان گھر کا سب سے چھوٹا بچہ ہے

۔۔۔"

"بس اسی لئے تو چپ تھی۔۔۔۔"

"رافیہ نے مہران ہمدان کی بات پر افسردگی سے کہا: اچھا ہی ہو ابو خاموش رہیں ان شاء اللہ تعالیٰ

علیشہ بہتر ہمسفر ثابت ہوگی ریان کیلئے۔۔۔۔۔"

"آمین۔۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

زینب پنک فراک میں تمام تر معصومیت لئے بے حد حسین لگ رہی تھی سعد دوپہر میں ہی کھانے کے وقت کمرے میں آیا تھا اب رات ہو چکی تھی اور وہ جانے کیلئے بالکل تیار بیٹھی تھی

---

سعد کی ہی محنت کا نتیجہ تھا کہ وہ کمرے سے باہر بھی آ جا رہی تھی۔۔۔۔۔

ارے یہ کون سی پری پرستان سے یہاں چلی آئی؟؟

کمال نے زینب کو اتادیکھ کر ہانک لگائی۔۔۔۔

یہ تو اپنی زینب ہے واہ بھئی کون سا جادو کر دیا تم پر زینب سچ سچ بتاؤ۔۔۔؟؟

وہ صوفہ سے چھلانگ لگاتا ایک ہی جست میں اس تک پہنچا۔۔۔۔۔

زینب جمال کی بات پر سرخ پڑھ گئی۔۔۔

تبھی نک سک سا تیار اکرام بھی لاونج میں چلا آیا۔۔۔۔۔

"ارے زینب خوشی ہوئی تمہیں ساتھ چلتے دیکھ کر ورنہ میں نے تو بورہی ہو جانا تھا۔۔۔۔۔"

"بس بس اللہ جھوٹ نہ بلوائے بیوی سے ملنے کی خوشی میں کب سے تیار بیٹھا تھا یہ۔۔۔۔۔"

جمال نے اس کی بات پر نحت سے کہا:

زینب ان کا ہنسی مذاق سن کر مسکرائی۔۔۔

جبکہ اکرام نے خفت سے اس کو دھمو کے جڑے۔۔۔

"ہائے اللہ مار دیا ظالم نے ابھی تو میری شادی بھی نہیں ہوئی اور میری بیوی کو شادی سے پہلے ہی بیوہ کرنے چلا ہے۔۔۔"

جمال کی بات پر کمرے سے نکلتی گل کی بھی ہنسی چھٹی۔۔۔

جمال ذرا ایکسپلین کرو شادی نہیں ہوئی تو بیوہ کیسے ہوئی؟؟؟

گل نے مزاحقانہ انداز اپناتے ہوئے زینب کے برابر میں خالی جگہ سنبھالی۔۔۔

"لوجی کر لو گل یعنی بات طے ہے کہ مرنا میں نے ہی ہے۔۔۔۔۔"

جمال کی بات پر زینب نے حامی میں سر ہلایا۔۔۔

"زیبی کی بچی رکو بتاتا ہوں ابھی پہلے اس نامعقول سے دو دو ہاتھ کر لوں۔۔۔"

وہ زینب کو تڑی دے کر اکرام پر چڑھ دوڑا۔۔۔

ارے رے او پا گل جنگلی دور ہٹ میرے کپڑے خراب کرے گا۔۔۔!!!



کیسی ہے میری گڑیا!!!

وہ جان بوجھ کر گل کے کندھے سے اپنا کندھا مس کرتے ہوئے گزر گیا۔۔

گل۔ کو اس کی حرکت پر حیرت نے آن لیا۔۔۔۔۔

وہ بالکل دور بیٹھی تھی اتفاق تو ناممکن سی بات تھی۔۔۔۔۔

بالکل ٹھیک آپ ابھی تیار نہیں ہوئے؟؟؟

وہ شایان کو دیکھ کر بولی۔۔۔

"میں تو ابھی ہو جاتا ہوں بس دو منٹ۔۔۔"

وہ گل کی جانب دیکھتا بولا جو احمقوں کی طرح منہ کھولے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

"بھابھی مکھی اندر جا رہی ہے جلدی بند کریں منہ۔۔۔"

جمال کی بات پر گل نے فوراً منہ بند کیا جب کہ شایان کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔۔۔

"جمالی تم سدھر جاو بھائی ابھی یہ کر مو کو بھی تنگ کر رہا تھا اب بھابھی کے پیچھے پڑھ گیا

۔۔۔۔۔"

زینب نے چھوٹے ہی اس کی شکایت کی۔۔۔۔۔

"لو بھائی ہم تو لاوارث ہی اس دنیا سے جائیں گے۔۔"

جمال کے مصنوعی سنجیدگی پر شایان نے گھورا۔۔۔

"بس اب ڈرامے نہ کرو جا کر گاڑیوں کو دیکھو پیٹرول بھروا کر لاوا اٹھو۔۔۔"

اچھا بھائی۔۔۔!

اکرام تو کہے تو گجرے لادوں؟؟؟

جاتے جاتے پھر رگ ظرافت پھڑکی تو رک کر غیر سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔

کیوں میں کیا گجرے پہنتا ہوا اچھا لگوں گا!!

"نہیں بھابھی سے ملاقات کیلئے جا رہا ہے گجرے تحفتاً پیش کر دینا۔۔۔"

جمال کی بات پر شایان نے نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا جو پوری توجہ سے جمال کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

لبے سیاہ بالوں کا ابشار کمر پہ بکھرا ہوا اتھاناک میں چمکتی لونگ جو دادی نے اسے دی تھی۔۔۔

ہاتھ خالی تھے۔۔۔۔۔ سرخی سے مزین لب مسکرا رہے تھے۔۔۔۔۔

گل کو نظروں کی تپش کا احساس ہوا تو زاویہ بدل کر دیکھا وہ گہری نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا

تھا۔۔۔

گل نامحسوس انداز میں پیچھے کی جانب ہوئی۔۔۔۔

شایان نے مسکرا کر رخ پھیرا۔

آج کل کی لڑکیوں والی کوئی بات نہیں تھی اس میں نہ ہی اپنا آپ ظاہر کرنا آتا تھا۔۔۔ یہ سادگی

ہی تھی جو شایان کو اس کی طرف دیکھنے پر مجبور کرتی۔۔۔

اسے بھاتی تھی گل کی سادگی۔۔۔۔

"مجھے چھوڑ سعد بھائی کو لادے۔۔۔"

اکرام نے جمال کی توپوں کا رخ سعد کی جانب موڑا۔۔۔

"زینب نے یہاں وہاں دیکھا جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ ہو۔۔۔"

بتاؤں تجھے!!!!

سعد نے گھرک کر کہا تو وہ بیٹسی نکالتا چلتا بنا۔۔۔۔۔

لو میں نے کیا کیا میں تو آپ کے حق میں بہتر ہی کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اکرام نے سعد کو اپنی جانب گھورتا پایا تو سر کھجاتے بولا۔۔۔

"فلحال اپنی بہتری کا سوچ۔۔۔"

ویسے بھی سنا ہے بھابھی صاحبہ کے ابو کی مہربانیاں شیر و کی جانب تھیں کہیں رخصتی سے انکار  
ہی نہ کر دیں۔۔۔!

گل کا چونکنا فطری تھا۔۔۔۔۔

"لا حول ولا قوۃ... شب شب بولیں سعد بھائی۔۔۔"

اکرام نے جلدی سے کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔۔

شایان کمرے میں جا چکا تھا۔۔۔

گل کو اب بے چینی لگ گئی تھی وہ سعد کے پیچھے آئی۔۔۔۔

سعد بات سنو۔۔۔

جی بھابھی۔۔۔

یہ رابعہ کے ابو اور افگن کا کیا معاملہ ہے؟؟

وہ ارد گرد دیکھتی رازداری سے بولی۔۔۔

سعد نے بمشکل اپنی ہنسی دبائی۔۔۔

"ہاں بھابھی مجھے تو دال میں کچھ کالا لگ رہا ہے ان کی چھوٹی بہن بھی ہے۔۔۔ اور شیر و کی

اخلاقیات کچھ زیادہ آسمان کو چھو رہی تھی آپ ہوتیں تو پکاشک میں مبتلا ہو جاتیں۔۔۔۔"

اب بچ کے دکھا تو بھا بھی سے!!!!

سعدا سے بھٹکا کر کمرے میں تیار ہونے چلا گیا۔۔۔۔

وہ سیدھا کمرے میں آئی۔۔۔

اپنے ہی ہم رنگ قمیض شلوار میں ملبوس دیکھ کر گل کی نگاہیں ہٹنے سے انکاری ہو گئیں۔۔۔

نم بال پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ سفید کلف لگا کرتا اس کی رنگت میں نکھار پیدا کر رہا

تھا۔۔۔۔

شایان نے سراٹھا کر آئینہ میں جھانکا تو اسے نرم گرم نگاہوں سے اپنی جانب دیکھتا پایا۔۔۔

کیا بات ہے بیگم آج کیا آنکھوں ہی آنکھوں سے سالم نکلنے کا ارادہ ہے؟؟؟؟۔

بالوں میں کنگا چلاتا سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔

گل بھی حواسوں میں لوٹی سعد کی بات یاد آئی تو کڑے تیور سے گھورتی اسکے قریب پہنچی۔۔۔

ذرا واضح کرو رابعہ کے ابو تم پر اتنا مہربان کیوں ہو رہے تھے کیا چکر ہے یہ؟؟؟؟

وہ کمر پہ ہاتھ باندھے سختی سے گویا ہوئی۔۔۔۔

"جاتور ہی ہو پوچھ لینا خود ہی۔۔۔"

واہ کیا شان بے نیازی تھی۔۔۔

"ہائے قربان نہ چلی جاؤں تمہاری اس معصومیت پر دیکھو افکن ہمارے بیچ کتنی ہی ناراضگی سہی

لیکن میں کسی دوسری لڑکی کا چکر ہر گز برداشت نہیں کروں گی۔۔۔"

گل کی اس سنجیدگی پر شایان نے اس کی جانب رخ موڑا۔۔۔

سفید کلر کی اونچی قمیض پر رنگ برنگے ڈیزائن بنے ہوئے تھے اس پر شیفون کا ڈوپٹہ کندھے پر

لیا ہوا تھا۔۔۔

وہ سرتاپا اس کا جائزہ لینے لگا۔۔

سعد نے کیا کہا ہے تم سے؟؟

وہ اس کے ٹھیک اندازے پر گڑبڑائی۔۔۔

"وہ کچھ کیوں کہے گا اور تم گھماومت بات کو۔۔۔"

"آج یہ خالص بیوی والے روپ میں ہو اللہ خیر کرے۔۔۔"

پرفیوم کی بوتل اٹھا کر اس پر اسپرے کرتا معنی خیزی سے بولا۔۔۔

گل کو اس آنکھوں سے نکلتی روشنی بہت کچھ جتا گئی۔۔۔

وہ مڑ کر جانے لگی تھی کہ شایان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔۔

"اگر گجرے چاہیں تو صاف بتاؤ۔۔۔"

وہ جھک کر اس کے کانوں کے قریب کہتا اسے سن کر گیا۔۔۔

گل نے مڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے کی غلطی نہیں کی۔۔۔

"نہایت ہی بے ہودہ انسان ہو تم۔۔۔"

وہ اپنا ہاتھ چھڑاتی کمرے سے نکل گئی۔۔۔

جب کہ۔۔۔ وہ آئینہ کی جانب پلٹ کر اسپرے کرنے لگا۔۔۔

"سعد تو تو گیا۔۔۔"

وہ جلدی جلدی گھڑی باندھ کر پشاوری چپل پہننے لگا۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسلام و علیکم چچی !!!

رضیا شہریار کو دیکھ کر کھل اٹھیں۔۔۔

کل تہینہ کی باتیں انھیں گہرے دکھ میں مبتلا کر گئیں تھیں تب سے چپ سادھے اپنے کمرے میں ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

بے شک شہر یار نے انکار کر دیا تھا لیکن رہنا تو اسے تہینہ بیگم کے بھی ساتھ تھا تو کیا وہ عمر بھران کے طعنہ، تشنہ برداشت کرتی رہے گی۔۔۔۔

اڑتی اڑتی خبر عشبہ تک بھی پہنچ چکی تھی کل سے بخار میں پھنک رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
ابھی بھی دادی سے ہی اسے معلوم ہوا تو چلا آیا۔۔۔۔

و علیکم اسلام!!!

آؤ بیٹھو۔۔۔۔

"چچی میں عشبہ سے ملنے آیا ہوں۔۔۔"

۔ وہ آنے کی وجہ بتاتے ہوئے بولا۔۔۔ رضیانی اس کا اکھڑا لہجہ واضح محسوس کیا تھا۔۔۔ جس میں سارا قصور اس کا خود کا تھا۔۔۔۔

"مل لو وہ کمرے میں ہی ہے۔۔۔۔۔"

وہ نرمی سے کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔ شہر یار سر ہلاتا کمرے کی جانب چل دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نائٹ بلب کی روشنی ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ وہ آڑی تر چھی بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

دھیرے قدم اٹھا کر وہ بیڈ کے قریب آیا۔۔۔

رنگت زردی مائل ہو رہی تھی اس نے ہاتھ بڑھا کر ماتھا چھوا تو آگ کی طرح تپ رہا تھا۔۔۔

عشبہ نے جانے پہچانے لمس پر آنکھیں وا کیں۔۔۔۔

شہری۔۔۔۔!

وہ اس کا ہاتھ تھام کر سسک اٹھی۔۔۔۔

میں نے کہا تھا نہ کہ نہیں چھوڑوں گا پھر یہ سب کیا ہے عشبہ؟؟؟؟

وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر وہیں بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

"تائی۔۔ تائی جان کہہ رہیں تھیں شہری وہ بہت غصہ میں ہیں۔۔۔"

شہر یار نے اس کے آنکھوں سے بہتے سیال کو ہتھیلی سے صاف کیا۔۔۔۔۔

شہر یار کو اس کی محبت پر یقین تو بہت پہلے ہی ہو گیا تھا۔۔ وہ یہ بھی سمجھتا تھا کہ عشبہ نے یہ سب

اسے پانے کیلئے کیا ہے لیکن جو حرکت اس نے کی تھی وہ نظر انداز کرنے والی ہر گز نہیں تھی

۔۔۔

"میری بات کی اہمیت نہیں ہے جب میں کہہ رہا ہوں نہیں چھوڑو گا تو دماغ میں بٹھالو۔۔۔

۔ اور ہمت کر کے اٹھو چیک اپ کرو اور چل کر میرے ساتھ۔۔۔۔"

شہریار کے کہنے پر وہ اس کے سہارے سے اٹھ کھڑی ہوئی لیکن۔۔ ایک قدم بھی آگے نہ بڑھ  
پائی۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟؟؟

'مجھ سے نہیں چلا جا رہا سر چکر رہا ہے۔۔۔'

وہ اس کے بازو پر سر ٹکائے بند آنکھوں سے بولی۔۔۔

شہریار نے احتیاط سے اسے بیڈ پر بٹھایا۔۔۔۔۔

"اچھا یہاں بیٹھو میں یہیں بلا لیتا ہوں۔۔۔۔۔"

عشہ نے سر ہلا کر بیڈ کروان سے ٹکا دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہاں تھے تم؟؟؟؟؟

تہینہ نے بیڈ کو کان سے فون لگائے اوپر سے آتے دیکھا تو غصہ سے بولی۔۔۔۔۔

"ہاں ندیم تو جلدی لیا یار میں گھر میں ہی ہوں۔۔۔"

دوسری طرف سے وہ بات مختصر کر کے موبائل ہاتھ میں لئے بھرپور سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔

"آپ سے یہ نہیں پوچھوں گا کہ کیا کہا ہے آپ نے۔۔۔۔۔ لیکن میں پہلے ہی کہہ چکا ہوں اور

اب بھی کہہ رہا ہوں میں کسی طور عشبہ کو طلاق نہیں دوں گا۔۔۔۔"

تہمینہ نے گھور کر بیٹے کو دیکھا۔۔۔

"بہت خوب بیوی نے کیا پٹی پڑھائی ماں سے بات کرنے کے انداز ہی بدل گئے۔۔۔۔۔ شرم

کرو کچھ۔۔۔۔"

امی وہ بخار میں تپ رہی ہے اور آپ کو یہ ہی باتیں رہ گئیں ہیں؟؟؟؟

"اس کے پاس ہیں باپ بھائی تم اپنی بہن کی فکر کرو۔"

تہمینہ نے دو ٹوک انداز میں باور کروایا۔۔۔

"علیشبہ کا فیصلہ چاچو کر چکے ہیں اور ریان کا رشتہ بہتر ہے فلحال اسے ریلیف دیں ابھی کچھ نہ

کہیں میں خود اس سے بات کر لوں گا۔۔۔"

وہ ایک نگاہ ان کو دیکھ کر اپنے کمرے میں فریش ہونے چل دیا۔۔۔ تہمینہ کی گھوریوں نے دور

تک اس کا پیچھا کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"میںا گر روتی رہو گی تو میک۔ اپ سارا خراب ہو جائے گا وودن تک مسلسل رو رہی ہو

۔۔۔۔"

رابعہ نے عروسی ڈوپٹہ کو سر پر ٹکا کر اس میں بال پن لگائی۔۔۔۔۔

"اب روو بھی نہیں کیا بلی کا بکرابنا دیا گیا ہے مجھے۔۔ میں کیسے ساری زندگی گزاروں گی ایسے شخص کے ساتھ جو چاہنا تو درکنار پسند بھی نہیں کرتا۔۔"

اس کی سوں سوں عروج پر تھی۔۔۔۔۔

"ایسا کچھ بھی نہیں ہے کیوں الٹا سیدھا سوچ سوچ کر خود کو ہلقان کر رہی ہو۔۔"

"بس اب بلکل نہیں روگی۔۔۔۔۔"

تبھی آسمانی رنگ کی کرتی زیب تن کئے زرین چلی آئی۔۔۔

بال کھول کر ایک سائیڈ پراگے کو۔ کئے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

آپی آپ کے بیٹھ سم آگئے اپنی فیملی کے ساتھ۔۔۔۔۔

زرین کی اطلاع پر رابعہ نے سر ہلایا۔۔۔۔۔

"ہاں ہاں کیا؟؟ جائیں جا کر خوش آمدید کہیں آفر آل ان لازم ہیں آپ کے۔۔۔"

"اچھا میری ماں تم سے چپ کرواؤدیکھتی ہوں میں۔۔۔"

وہ گھور کر کہتی ڈریسنگ روم سے باہر نکل آئی۔۔۔۔۔

"اس طرح روتے ہوئے پوری ڈرامہ کو مین لگ رہیں ہیں۔۔"

زرین نے اس کے کندھے پر لاپرواہی سے کوئی رکھی۔۔

دفعہ ہو جاو زری۔۔۔!!

مینا کی سنجیدگی پر زرین نے گویا ناک سے مکھی اڑائی۔۔۔

بلیک کرتے میں وہ جاذب نظر دکھائی دے رہا تھا۔۔۔ اکرام کی بولتی آنکھیں اس کا دل نیلے پردھڑکا گئیں۔۔۔

وہ گل اور زینب کے قریب آئی۔۔۔

اسلام و علیکم کیسی ہیں آپ دونوں؟

و علیکم اسلام ٹھیک ٹھاک۔۔۔

گل نے خوش دلی سے کہا۔۔۔

جبکہ شایان اور سعد پیچھے ہی کھرے تھے جمال گاڑی پارکنگ میں لگا رہا تھا۔۔۔۔۔

بارات آچکی تھی بس اب قاضی صاحب نے نکاح پڑھوانا تھا۔۔۔۔

مشتاق بھائی وہ لڑکا کون ہے؟؟؟

شگفتہ نے پرکشش سے شایان کو دیکھا جو مسکراتی نگاہوں سے گل کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

بہت گہرا رشتہ ہے ہمارا اس سے شگفتہ۔۔۔!

مشاق نے حسرت سے ان بان شان رکھنے والے شایان کو دیکھا۔۔۔۔

شگفتہ نے حیرانگی سے بھائی کو دیکھا؛

یہ ایک حیرانگی چھٹی اور آنکھوں میں والہانہ محبت در آئی۔۔۔ کیسی پیاس تھی شگفتہ کی نگاہوں

میں۔۔۔۔

یہ۔۔۔!

آنکھوں میں آنسو اور لبوں پر بے پناہ مسکراہٹ مچل رہی تھی۔۔۔۔

"چلو نکاح کی رسم ادا کر لیں۔۔۔"

مشاق نے کہا تو شگفتہ آنسو صاف کرتی ہوئی اسٹیج کی جانب چل دی۔۔۔

سعدیہ چکر کیا ہے پہلے انکل فریقہ ہوئے جارہے تھے اب انٹی۔۔۔ میں کیا عجبہ نظر آ رہا ہوں

؟؟

اس اجنبی عورت کا یوں دیکھنا سے کھٹکھا گیا تھا۔۔۔۔

"مکھڑا ادھر کر ذرا دیکھ کر بتاؤں۔۔۔"

سعد نے غیر سنجیدگی سے کہا؛

رابعہ سلام دعا کے بعد چلی گئی تھی۔۔۔۔۔

شایان کو گل کی بات یاد آئی تو اس کے پاؤں پر اپنا بوٹ مارا۔۔۔

"ہائے اللہ بے بیڑا غرق جائے تیرا۔۔۔"

سعد کی آواز اتنی اونچی تھی کہ گول میز پر بیٹھے پانچوں افراد نے بخوبی سنی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟۔

فکر میں گھلی آواز زینب کی تھی۔۔ گل نے بھی چونک کر سعد کی شکل دیکھی۔۔۔۔۔

"کچھ نہیں شاید کوئی زیریلہ جانور ڈنک مار گیا۔۔۔"

سعد نے کینہ توڑ نگاہوں سے شایان کو گھورا۔۔۔۔۔

شایان منہ پہ ہاتھ رکھے موبائل میں مصروف ہو گیا۔۔۔

تبھی مشتاق صاحب کے نزدیک آنے پر ان چاروں نے سلام دعا کی۔۔۔

نکاح کے بعد مینا کو منیم کے ساتھ اسٹیج پر بٹھا دیا گیا۔۔۔۔۔

مشتاق صاحب کے ساتھ وہ ہی عورت چلی آئی۔۔۔

تم شانزے کے بیٹے ہو؟؟؟

اس عورت کی بات پر شایان نے سر ہلایا۔۔۔۔۔

شگفتہ نے مارے محبت کے شایان کا ماتھا چوما۔۔۔ سب فق منہ سے اس عورت کو دیکھنے لگے

۔۔۔ خود شایان بھی ہونک سا اس عورت کو دیکھنے لگا۔۔۔

"میں شگفتہ ہوں شانزے کی بہن۔۔۔۔"

اس بار شایان نے انھیں بغور دیکھا:

"تمہاری حیرانگی بتا رہی ہے کہ شانزے نے کبھی ہمارا ذکر نہیں کیا۔۔۔"

شگفتہ نے آنسو بھری آنکھوں سے شایان کو دیکھا؛

"یہ بات نہیں ہے امی نے مجھے سب بتا دیا تھا لیکن یہ نہیں بتایا تھا کہ آپ ان کی غلطی کو معاف

کر کے مجھے گلے سے لگائیں گی۔۔۔"

"مجھے اس سے ایک دفعہ ملو اور بیٹا۔۔۔۔"

شگفتہ کی بات پر شایان نے لب بھینچ لئے۔۔۔

"انھیں اس دنیا سے گئے پندرہ سال ہو گئے ہیں۔۔۔"

شایان کی بات پر شگفتہ کی سسکی گونجی۔۔۔۔۔۔۔۔

مشاق صاحب نے شایان کے سر پہ ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

"ماموں وہ بری عورت نہیں تھیں بس وہ بہک گئیں تھیں۔۔۔۔۔"

کم از کم ایک بار مجھ سے بات تو کر لیتی وہ۔۔۔۔۔!!!

مشاق صاحب کے کاش پر شایان نے اچھنبے سے انھیں دیکھا۔۔۔

تو کیا آپ ان سے ناراض نہیں ہیں۔۔۔؟

"نہیں میں نہیں ہوں ناراض۔۔۔"

ان کی بات پر شایان کے لب مسکرائے۔۔۔

"میں چاہتی ہوں تم سب میرے ساتھ چلو۔۔۔ بہت کچھ کہنا ہے بہت کچھ سننا ہے۔۔۔"

"

شگفتہ نے محبت لٹاتی نگاہوں سے شایان کو دیکھا۔۔۔۔۔

"آنٹی میں ایسے کیسے جاسکتا ہوں میری فیملی بھی ہے ساتھ۔۔۔۔۔"

سعد مجھے آپ سے بات کرنی ہے؟؟؟؟؟

زینب سعد کے کان کے قریب دہیمہ سے بولی۔۔۔

"ابھی رکو چلتے ہیں گھر پھر بات کریں گے"....

وہ زینب کو کہہ۔۔۔ کر دو بارہ شایان کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زینب نے خفگی سے سعد کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پھر ایک نظر خود کو گھورتی ان موٹی بھدی آنٹی کو

دیکھا جو مسلسل اسے تاڑے جا رہی تھی۔۔۔

زینب نے سعد کے بازو پر چٹکی کاٹی تو گر بڑا کروہ اسے دیکھنے لگا۔۔۔

جمال نے اپنا منہ تاقہ قہمہ دبا یا۔۔۔۔

"چڑیل ہو پوری گھر چلونہ تمہارے ناخن کاٹے میرا نام بھی سعد نہیں"

وہ بازو سہلاتا دھمکی دیتا بولا۔۔۔۔

جمال نے زینب کو تھمس اپ کا اشارہ دیا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیا مصیبت ہے زینب کیوں تنگ کر رہی ہو؟؟؟

وہ عاجز ہو کر پیشانی پر بل لئے بولا۔۔۔

یہ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں؟؟

وہ ابرو اچکا کر سوالیہ انداز میں گویا ہوئی۔۔۔

سننے دو گی تو پلے پڑے گانہ !!!

سعد نے بے دریغ گھورا۔۔۔

"دیکھیں نا وہ موٹی مجھے گھور گھور کر دیکھ رہی ہے جیسے کھا جائے گی۔۔۔"

سعد نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو واقعی وہ اسے گھور رہی تھی۔۔۔

"ہاں وہ بھی یہ ہی سوچ رہی ہوں گی کہ بچارے لڑکے کا پالہ کس چڑیل کے ساتھ پڑھ گیا

۔۔۔"

سعد نے افسردگی سے کہا تو زینب نے ایک بار اور چٹکی کاٹی۔۔۔

اففففف کہاں پھنس گیا میں !!!

وہ بلبلا کر دوبارہ شایان کی باتوں کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

"کئی سال پہلے میں گئی تھی شانزے کے گھر وہ بھی ایک عورت کے توسط سے پتا چلا تھا کہ شانزے نے صابر نامی شخص سے نکاح کر لیا۔۔۔ میں پوچھتی ہوئی وہاں پہنچی تو پتا چلا وہ شانزے کو طلاق دے چکا ہے۔۔ کیا کچھ نہیں تھا صابر کے لہجے میں شانزے کیلئے حقارت، نفرت۔۔ اس کی گود میں کھیلتی بچی کو دیکھ کر میرا دل خون کے آنسو رونے لگا۔"

شایان نے چونک کر سعد کو دیکھا۔۔۔

کیا آپ کو پتا ہے گھر بدلنے کے بعد دوسرا گھر کہاں لیا تھا انہوں نے؟؟؟؟

"نہیں بیٹا میں تو نہیں جانتی ہاں شاید زلیخا کو پتا ہو۔۔۔۔"

تبھی رخصتی کا شور بلند ہوا تو شگفتہ نے بھیگی آنکھیں رگڑیں۔۔۔

گل نے پاس آکر اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔۔

شگفتہ نے اس کے ساتھ کھڑی چھوٹی موٹی سی نازک اندام لڑکی کو دیکھا:

شایان کے لبوں پر مسکراہٹ تھی بڑی خوبصورت مسکراہٹ۔۔ نامحسوس انداز میں آنکھوں سے آنکھوں کا نم کنارہ صاف کیا۔۔۔

"آئی یہ میری بیوی ہے زرمینہ گل۔ زرتاشہ گل کی اکلوتی بیٹی۔۔۔"

شایان کے لہجے میں فخر تھا مان تھا۔۔۔۔ وعدہ ایفا کرنے کی خوشی۔۔۔

شگفتہ کو تو سکتہ ہوا ہی تھا ساتھ گل بھی ششدر رہ گئی۔۔۔

وہ ہتھ بقیہ شایان کو دیکھے چلی گئی۔۔

وہ کیسے جانتا تھا اس کی ماں کو؟؟؟

کون تھا وہ؟؟؟

کیا تعلق تھا اس کی ماں سے اس کا؟

وہ ان سوالوں کے زیر اثر کھڑی تھی۔۔۔

شگفتہ !!!

مشاق صاحب کی پکار پر وہ ہوش میں آئیں۔۔

زرینہ گل میری بچی !!

"مشاق یہ زرتاشہ کی بیٹی ہے میری زرتاشہ کی۔۔۔"

مشاق صاحب نے کرنٹ کھا کر اسے دیکھا:

جبکہ اکرام، جمال، سعد اور زینب نا سمجھی سے انہیں دیکھنے لگے۔۔۔

آخر یہ ہو کیا رہا تھا پہلے شایان اور اب گل !!!

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر عشبہ کوچیک کر کے جاچکا تھا وہ دوائیوں کے زیر اثر نیند میں تھی شہریار اس پر کمبل۔ درست کرتا باہر آ گیا اور سگریٹ سلگا کر لبوں میں دبا گیا۔۔

تبھی ریان بھی وہیں چلا آیا۔۔

آ جاو ریان۔۔!!

وہ مسکان لئے بولا۔۔۔۔

میں یہاں سے گزر رہا تھا تو سوچا پوچھ لوں آپ سے؟؟

شہریار نے سر ہلا کر اسے بیٹھنے کا اشارہ دیا۔۔۔۔

بھائی آپ کو اس رشتے پر کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟؟؟

"نہیں ریان بلکہ تمہاری اعلیٰ ظرفی پر رشک آرہا ہے علیشہبہ کے اس اقدام کے باوجود تم سب

کچھ بھولا کر پھر اسے اپنا ناچاہتے ہو۔۔۔"

شہریار کی بات پر ریان آسودہ سا مسکرایا۔۔۔۔

"اس نے جو کیا محبت میں کیا بے شک غلط تھا لیکن نادانی ہی تو تھی اور اس کی بہت بڑی قیمت

اس نے معاذ کو کھو کر چکائی ہے۔۔۔ ہم جس سے محبت کرتے ہیں اس کا آنکھوں سے او جھل

ہونا بھی ہمیں گراں گزرتا ہے اور پھر معاذ تو کبھی لوٹ کر آ ہی نہیں سکے گا۔۔۔"

ریان کی بات پر شہریار نے سر ہلایا۔۔۔

"ہاں صحیح کہہ رہے ہو وہ بہت بدل گئی ہے بات کرنے سے پہلے دس بار سوچتی ہے۔۔۔ نجانے

اس نے کیسے حویلی سے قدم باہر نکالا تھا ورنہ اس کی تربیت ایسی نہیں ہوئی ہے۔۔۔"

شہریار کا لہجہ شکست خوردہ تھا۔۔۔

"تم سمجھ رہے ہو گے میں اس کا بھائی ہوں اسی لئے اس کی حمایت کر رہا ہوں لیکن ایسا نہیں ہم

نے جتنی سزا سے دینی تھی وہ وقت دے چکا ہے اور وقت بڑا بے رحم ہوتا ہے ہماری نہیں سنتا

پھر۔۔۔"

ہمممم !!!

ریان نے ہنکارہ بھرا۔۔۔

"تایا جان سے کہیں وہ کب تک شیر افگن بھائی کو اس حویلی سے دور رکھیں گے آخر کو ان کا حق

ہے اس پر۔۔۔"

ریان کی بات پر شہریار نے ادھ بچی سگریٹ جو توں تلے مسلی۔۔۔

"وہ تو تیار ہیں لیکن شیر افگن نہیں مانتا نفسیٹ وہ تو بابا جان کو اپنا باپ ہی نہیں مانتا۔۔۔"

کیوں ایسا کیوں ہے آخر؟؟؟

"پتا نہیں باباجان اس موضوع پر بات کرنے کیلئے تیار ہی نہیں ہیں دادی سے اس لئے کچھ نہیں

پوچھتے کہ کہیں وہ بیمار نہ پڑ جائیں۔۔۔"

"ہممم چلیں آپ بیٹھیں میں کچھ کھاؤں گا۔۔"

شہر یار نے سر ہلایا تو وہ اٹھ کر چلا گیا۔۔۔

شہر یار نے دوسری سگریٹ سگالی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں پاگل ہو جاؤں گی افگن یہ سب کیا ہو رہا ہے ہم کیوں جا رہے ہیں رابعہ کے سسرال؟؟؟

وہ ڈرائیو کرتے شایان سے بولی۔۔

سعد اور زینب کو جمال اور اکرام کے ساتھ گھر بھیج دیا گیا تھا۔

"وہ ہماری خالہ ہیں زرینہ۔ رابعہ کے ابو ہمارے ماموں ہیں"

شایان نے موڑ کاٹتے ہوئے بتایا۔۔

ہیں!؟؟؟

ہمارے؟؟؟

"اففف میرا سر گھوم رہا ہے۔۔"

شایان نے گردن موڑ کر اسے دیکھا جو سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھی تھی۔۔۔۔

سلکی بال پھسل کر اگے کو اکھٹا ہوئے۔۔

شایان نے ہاتھ پھیر کر ان کی نرماہٹ کو محسوس کیا۔۔

گل نے ٹھٹک کر گردن اٹھائی تو انگوٹھا اس کے گال سے مس ہوا۔۔

"آگے دیکھو مرنا نہیں ہے مجھے ابھی۔"

وہ خفگی سے بول کر سیدھی ہو بیٹھی جبکہ شایان نے اسٹیرنگ وہیل پر ہاتھ دھرا۔۔۔

کبھی جو وہ اس سے ڈر جائے۔۔ ناجی ناشیرنی ہی تو تھی وہ۔۔۔

تم امی کو کیسے جانتے ہو افکن؟؟؟؟

اس کے سوال پر شایان نے لبوں کا کنارہ دانتوں میں دبایا۔۔۔۔

کچھ سیکنڈ بعد بولا۔۔۔

"اس سوال کا جواب تمہیں شگفتہ آنٹی دیں گی اور ان سوالوں کا بھی جو تم آج تک مجھ سے

پوچھتی آئی ہو۔۔۔۔۔"

شایان کا لہجہ پتھر یلہ تھا گل نے بغور اس کے تاثرات جانچے۔۔۔۔۔

وہ لوگ بارات کے پیچھے پیچھے آئے تھے۔ شگفتہ کا گھر مشتاق صاحب کی بانسبت بہت اچھا بنا ہوا

تھا۔۔۔۔۔

ان میں سے ایک عورت مینا کو اس کے کمرے میں لے گئی۔۔ وہ منہ تھی شگفتہ کی۔۔۔۔۔

جبکہ کچھ مہمانوں کے ساتھ وہ دونوں بھی بھی لاونج میں ہی آ بیٹھے۔۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سعد بہت مشکل سے بڑے کئے ہیں چھوڑ دیں نا۔۔"

وہ اس کی سخت گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے مالتجی ہوئی۔

"چپ کر جاؤ آج میں تمہاری ان معصوم باتوں میں نہیں آنے والا۔۔"

وہ نیل کٹر سے اس کے انگوٹھے کا ناخن کاٹتے ہوئے بولا۔۔

"کھڑوس، گندے۔۔ چھوڑیں۔۔۔"

وہ پوری قوت سے ہاتھ چھڑانے لگی۔۔۔۔۔

اگر تم اب ہلیں نا تو بہت ماروں گا تمہیں۔؟؟؟

سعد کی دھمکی پر وہ ساکت ہو گئی۔۔

جیسے اس دن مارا تھا؟؟۔

آواز میں خوف نمایاں تھا سعد نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا؛

"اس دن تمہاری حرکت ہی ایسی تھی اس لئے مارنا پڑا"

سعد نے نرمی سے کہا:

"اور جب تم مجھے چھوڑ کر جانے کی بات کرو گی تو ہاں ماروں گا تمہیں۔۔"

سعد کی سنجیدگی پر زینب مسکائی۔۔

"یہ لو آخری ناخن بھی کٹ گیا۔۔"

وہ آخری چھوٹی انگلی کا ناخن کاٹ کر ہاتھ جھاڑنے لگا۔

"ظالم ایک تو چھوڑ دیتے۔۔"

وہ افسوس سے اپنا ہاتھ دیکھنے لگی۔۔

"واہ بھائی آپ نے تو کمال کر دیا قسم سے بہت بڑا معرکہ مارا ہے۔۔"

جمال پردے کے پیچھے سے نکل کر جوش سے بولا۔۔۔

"جمالی کے بچے"

پاس پڑا کشن اٹھا کر اس کو نشانہ لگایا۔

وہ سعد کا غصہ جمال پہ نکالتی ہوئی یکے بعد دیگرے کشن پھینکنے لگی۔۔

بس کر دو اب کیا بچے کی جان لو۔ گی؟؟؟

سعد نے جمال کا دفاع کرتے ہوئے بولا۔

"بیچ میں مت آئیے گا کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ پر بھی کشن کی بارش کر دوں۔۔۔"

زینب کے غصہ سے کہنے پر سعد خاموش ہوا جبکہ جمال کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔

"رک تجھے میں بھی بتاتا ہوں بڑی ہنسی آرہی ہے نا۔۔۔!!!"

سعد نے قریب پہنچ کر اس کی گردن دبائی۔۔۔ جبکہ جمال ہائے ہائے کرتا رہ گیا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات گئے تک گہماگی کہیں جا کر تھمی تو شگفتہ ان دونوں کو لئے کمرے میں چلی آئی۔۔۔۔۔

ابامیاں ظفر مراد گاؤں کے چھوٹے سے قصبے میں اپنی بیوی منیبہ اور چار بچوں کے ساتھ

خوشحال زندگی گزار رہے تھے۔۔۔۔۔

بڑا بیٹا مشتاق اس سے چھوٹی زرتاشہ گل پھر تیسرے نمبر کی شانزے اور چھوٹے نمبر کی شگفتہ  
یعنی کہ میں۔۔۔۔۔

شگفتہ نے ماضی سے پردہ اٹھاتے ہوئے بات شروع کی۔۔۔۔۔

"اچھا کھاتے، اچھا پہنتے منہ سے نکلی ہوئی ہر بات پوری ہوتی ابامیاں کہنے کو کاشت کار تھے لیکن  
اس کاروبار میں برکت بہت رکھی تھی سوہنے رب نے۔۔۔۔۔ تھوڑے میں بھی بہت خوش  
تھے ہم بہار کے دن شروع ہوئے تو ہر سوہریالی اور باغات میں جیسے رونق اتر آئی ہو۔۔۔ ان ہی  
دنوں ایک کنبہ وہاں نیا نیا آباد ہوا۔۔۔۔۔ منیب ہمدانی اپنے بیوی بچوں سمیت ہمارے  
پڑوس میں آکر رہنے لگے۔۔۔۔۔"

گل کی حسیت اپنے دادا کا نام سن کر تیز ہوئیں۔۔۔۔۔

"منیب ہمدانی کی بیوی ریسہ بیگم ان کی تابعدار اور فرمانبردار تھیں۔۔۔۔۔ ان کا بڑا بیٹا قیوم  
ہمدان باپ کے ساتھ مل کر کھیتی باڑی کرتا تھا جبکہ میران اپنی ماں کا ہاتھ بٹاتا تھا بیٹی تو اللہ نے  
دی نہیں تھی۔۔۔۔۔ سب سے چھوٹا مہران ہمدان پڑھنے لکھنے کا شوق رکھتا تھا اور آئے دن تختی  
اس کے ہاتھ میں پائی جاتی۔۔۔۔۔"

"اماں کے کہنے پر زر گل آپیا کھانا تیار کر کے ان کے یہاں لے گئیں۔۔۔۔۔ چونکہ نئے نئے لوگ

تھے اس لئے مجھے بھی شوق ہوا تو میں بھی لگ کر ان کے ساتھ چل دی۔۔۔"

"زر گل آپیا کا نصیب تھا کہ پہلا سا منا ہی قیوم سے ہوا۔۔۔ وہ ہل چلا کر لوٹا ہی تھا پسینے سے تر بتر سفید چہرہ سرخی مائل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ خوبصورت تھا اس بات میں کوئی شک نہیں تھا لیکن وہ دل پھینک بھی واقع ہوا تھا۔۔۔"

"آپیا گھر کی چار دیواری میں رہنے والی معصوم الہڑدو شیزہ قیوم پر دل ہار بیٹھی۔۔۔ لیکن قیوم کی نظریں ہمیشہ شانزے پر رہی تھیں۔۔۔۔۔"

"گزر تے وقت کے ساتھ روز کا آنا جانا یہ رنگ لایا کہ قیوم ہمدان ایک وقت شانزے اور دوسرے وقت آپیا کو اپنی جھوٹی محبت کے دام میں پھنسانے لگا۔۔۔۔۔"

گل کے چہرے پر تاریک سایہ لہرایا۔۔۔ شگفتہ نے رک کر اس کی شکل دیکھی۔۔۔

"ہمارے اپنے بھی کبھی کبھی غیروں سے زیادہ دشمنی پر اتر آتے ہیں زمینہ گل۔۔۔"

شگفتہ نے اس کی حالت کے پیش نظر کہا؛

جو دم سادھے انھیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

پھر وہیں سے گفتگو شروع کی جہاں سے چھوڑی تھی۔۔۔

"رئیسہ بیگم بیٹے کی چال چلن سے واقف تھیں جبھی اپنے دوسرے بیٹے کا رشتہ لے کر ہمارے

گھر آن پہنچیں۔۔۔"

"انہوں نے میرا ان ہمدان کا رشتہ زرتاشہ گل کیلئے مانگا تھا۔۔۔ ابامیاں اور اماں جان کو تو کوئی اعتراض نہیں تھا ہاں ایک خیال آیا تھا کہ بڑے بیٹے کے ہوتے ہوئے چھوٹے بیٹے کی پہلے شادی کیوں کر رہیں ہیں۔۔۔ خیر ایک خیال تھا جو ذہن سے مخفی ہوتا چلا گیا۔۔۔ ابامیاں نے ایسا کی رضامندی مانگی تو وہ حامی بھر گئیں۔۔۔ کیوں کہ ایک دن پہلے والی قیوم سے ملاقات میں جب انہوں نے اسے بتایا تو اس نے یہ کہہ کر جان چھڑالی تھی کہ اماں جان کو دوسری بہن پسند آگئی۔۔۔ اور اگر تم پھر بھی مجھ سے بیاہر چانا چاہتی ہو تو پھر تمہیں میری دوسری بیوی بن کے رہنا پڑے گا۔۔۔۔۔"

"آپا کو صحیح وقت پر قیوم کی اصلیت کا پتا چلا تھا سو وہ اپنے قدم پیچھے موڑ گئیں۔۔۔"

"میرا ان ہمدان اور آپا کی شادی اگلے ماہ میں مقرر ہوئی تھی۔۔۔"

"شانزے اور قیوم کی ملاقات اسی طرح جاری رہی ایسا بہن کی محبت میں شانزے کے حق میں فیصلہ دے گئیں تھیں یہ ان کی وہ غلطی تھی جو آگے جا کر سنگین ثابت ہوئی تھی۔۔۔۔۔"

شانزے قیوم کی چلا کیوں سے ناواقف اندھا دھند محبت میں گرفتار ہوتی چلی گی۔۔۔۔۔

ریسہ بیگم تاریخ طے کرنے آئیں تو پتا چلا وہ لوگ شہر جانے کی تیاریوں میں ہیں اور وہیں سے

بارات لانے کا عندیہ دیا۔۔۔"

"اس خبر پر سب کو خوشی ہوئی لیکن شانزے پہ یہ خبر بم بن کر گری تھی۔۔۔۔۔"

"کیوں کہ ان کی شہر میں مستقل رہائش قیوم سے انھیں دور لے جاتی۔۔۔۔۔"

وہ قیوم سے فوری طور پر ملاقات کے بہانے تلاش لگیں۔۔ اور انھیں موقع مل گیا۔۔ ابا میاں اور اماں رشتے داروں کے یہاں آپیا کی شادی کا انویٹیشن دینے گئے تھے مشتاق بھائی کام سے تھکا ہارا آیا اور کھانا کھاتے ہی سو گیا۔۔۔۔ وہ طوفانی رات گرج برس کے ساتھ بارش زور و شور سے برس رہی تھی۔۔۔ ہمیں پتا ہوتا کہ وہ رات شانزے کی ہمارے ساتھ آخری رات تھی تو میں اس کے پاؤں پکڑ لیتی۔۔۔۔۔"

"کالی رات میں سیاہ چادر اوڑھے گھر سے نکلی تو پھر کبھی واپس نہیں آئی۔۔۔۔۔"

میں نہیں جانتی قیوم نے اس کے ساتھ کیا کیا کہاں لے گیا اور صابر سے اس کی ملاقات کیسے ہوئی اور کس وجہ سے طلاق ہوئی ہاں بس اس بچی کا چہرہ میری آنکھوں میں ٹہر گیا وہ من موہنی سی بچی شانزے کی بیٹی تھی تم نے اسے ڈھونڈا کیوں نہیں؟؟؟؟

وہ شایان سے سوالیہ انداز میں گویا ہوئیں۔۔۔۔۔

شایان نے گردن موڑ کر گل کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

آنسو تواتر سے گالوں پر لڑھک رہے تھے۔۔۔ تا یا جان کا ماضی اس کی ہستی کو ہلا گیا



"وہ ان کی عادات و اطوار سے واقف ہو چکیں تھیں۔۔۔"

قیوم ہمدان کی مردانگی پر چوٹ پڑی تھی انہوں نے چھوٹے بھائی کی بیوی کا بھی لحاظ نہیں کیا اور ان پر ٹھپڑوں کی برسات کر دی۔۔۔

زمینہ گل کی پیدائش کے چند ماہ بعد ہی اس کی موت کی خبر ہم پر قیامت بن کر ٹوٹی تھی

۔۔۔۔

ان خاموں نے ہمیں تمہارا چہرہ دکھانے سے منع کر دیا تھا۔۔۔۔۔"

"ابامیاں ایسا کی موت کا سن کر اندر ہی اندر گھل کر ایک دن ختم ہو گئے۔۔۔۔۔ اماں تو پہلے دو

بیٹیوں کی جدائی کا غم سینے سے لگائے بیٹھیں تھیں مشتاق بھائی اور مجھے چھوڑ کر وہ بھی چل

بسیں۔۔۔۔۔"

ان کا گواہ آنا ہمارے خاندان کی بربادی کی نوید لایا تھا تنکہ تنکہ ہو کر بکھیر گیا ہمارا خوشحال گھرانہ

۔۔۔۔۔"

"نہ کبھی شانزے نے پلٹ کر دیکھا اور نہ ہم میں اتنا دم خم بچا تھا کہ ان سے مقابلہ کر کے

تمہیں حاصل کر سکیں۔۔۔۔۔"

قیوم کی عیار، عیاش فطرت نے میری دونوں بہنوں کی زندگی تباہ و برباد کر دی۔۔۔۔۔ اور خود

نے خوشی خوشی شادی رچالی۔۔۔۔۔

ہم اتنے اثر و سوخ والے نہ تھے کہ ان کی برابری کرتے لے دے کر ایک بھائی ہی بچا تھا  
میرے پاس۔۔ خاموشی سے بچی کچی زندگی گزارنے لگے۔۔۔۔۔"

زمینہ گل کا چہرہ جھک گیا تھا وہ ان کی محبتوں کا دم بھرتی تھی جو اس کی خوشیوں کے قاتل  
ٹھہرے تھے۔۔ کتنی سفاک حقیقت تھی حویلی والوں کی۔۔۔۔۔

"شگفتہ کے زخم پھر سے ہرے ہو گئے۔۔۔"

شایان گل کے روبرو ہوا جو بے آواز رو رہی تھی۔۔۔۔۔

تم سے ایک وعدہ چاہتا ہوں؟؟؟؟

زمینہ گل نے آنسوؤں سے تر چہرہ اونچا کر کے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

"حقیقت بہت تلخ ہے بہت تلخ۔۔۔ تم جان کر قدم پیچھے مت موڑنا۔۔ میری زندگی میں

سب سے زیادہ قریب دو عورتیں رہیں ہیں۔۔۔

ایک میری امی اور ایک تم۔۔۔۔۔"

گل نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔ وہ تو مجھ سے محبت نہیں کرتا تھا پھر میں اس کے قریب کیسے

ہو گئی۔۔۔۔!!

تمہاری آنکھوں کی پیاس میں نے محسوس کی ہے تم اپنوں کے درمیان رہ کر محبت کی متلاشی رہی  
 ہو۔۔۔۔

ہو سکتا ہے میرے وجود کی حقیقت جان کر تمہیں مجھ سے نفرت محسوس ہو کیوں کہ کئی بار  
 مجھے اپنے آپ سے نفرت محسوس ہوئی ہے۔۔۔۔

بس تم سے اتنا کہوں گا مجھے تمہارے وجود سے اپنی ماں کے وجود کی خوشبو آتی ہے کیوں یہ میں  
 نہیں جانتا۔۔۔۔

"میں کسی قیمت پر تمہیں ان کے حوالے نہیں کروں گا۔۔۔۔"

"اس حویلی میں ہماری کوئی جگہ نہیں ہے نہ ہماری ماؤں کیلئے کوئی جگہ تھی۔۔۔۔"

اس مختصر سے جملے نے گل کو بہت کچھ سمجھا دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ چہرہ اثبات میں ہلا کر شایان کو معتبر کر گئی تھی۔۔۔ شگفتہ نے باری باری دونوں کے ماتھے

چومے۔۔۔۔

"خالہ جانی آپ کا اور ماموں کا وجود مجھے سائبان دے گیا۔۔۔۔ مجھے لگتا تھا میں اپنے باپ کی وہ

بیٹی ہوں جسے خود اپنی بیٹی سے نفرت ہے۔۔۔ کئی بار ان کے رویوں سے تنگ آ کر میں دل ہار

بیٹھی اور حویلی چھوڑنا چاہا لیکن میں ایسا نہیں کر سکی کیوں کہ میرا کوئی اپنا نہیں تھا جس کے پاس

میں جاتی۔۔۔

گل کی آواز بھاری ہو رہی تھی۔۔۔ شایان کو اس کا درد بھرے انداز میں بولنا تکلیف دے رہا تھا وہ رو رہی تھی تو اس کا رونا برابر لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہاں اسے دیکھا تھا میں نے جب محض یہ پندرہ سال کا تھا۔۔۔۔۔ اس کا نڈر انداز تب مجھے بتایا جان سے پتا چلا تھا کہ یہ ان کا بیٹا ہے لیکن تائی جان کا نہیں۔۔۔ یہ الجھن رہی میرے دماغ میں اور آج تک ہے۔۔۔ کیوں کہ اتنا حوصلہ نہیں تھا کہ تیا جان سے پوچھ سکوں۔۔۔ بس اسے دیکھ کر یہ خیال آیا تھا کہ یہ مجھے یہاں سے لے جائے اُس عزت کے ساتھ جس کی میں نے چاہ کی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"مجھے نہیں پتا یہ خیال میرے دل میں کیوں کر اور کیسے آیا تھا۔۔۔"

پھر یہ آیا حالات و واقعات جیسے بھی رہے ہوں یہ مجھ سے نکاح کر کے مجھے وہاں سے لے گیا

۔۔۔۔۔

شادی کے بعد جب میں پہلی دفعہ حویلی دادی سے ملنے گئی تو وہاں سب بدل چکے تھے امی ابو کی دوسری بیوی۔۔۔ تائی جان جو مجھ سے جھڑک کر بات کرتی تھیں۔۔۔

ابو جو مجھے دیکھنا پسند نہیں کرتے تھے انہوں نے مجھے اپنے سینے سے لگایا تھا اور معافی مانگی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔



گھڑی کی ٹک ٹک سانس کی رفتار کے ساتھ جاری تھی اب وہ باقاعدہ اونگنے لگی تھی۔۔۔۔۔

تبھی ہلکی سی کلک کی آواز پر وہ اٹھ بیٹھی۔۔۔ شایان اسے سوتا سمجھ کر احتیاط برتنا کمرے میں

داخل ہوا لیکن گل کو کڑے تیوروں میں دیکھ کر وہیں جم گیا۔۔۔۔۔

تم سوئیں نہیں ابھی تک؟؟؟

وہ قدرے سنبھل کر بولا۔۔۔۔۔ فضا میں آذانوں کی ہلکی ہلکی آوازیں گونجنا شروع ہو رہیں تھیں

۔۔۔۔۔

تبھی گل نے کمرے کی تمام لائٹس آن کیں۔۔۔ کمرہ دیکھتے ہی دیکھتے روشنیوں میں نہا گیا

۔۔۔۔۔۔۔

سفید کرتے پر خون کا نشان واضح تھا۔۔۔۔۔ گل بڑے بڑے قدم اٹھا کر اس کے قریب آئی

۔۔۔۔۔ اور اس دھبے کو سونگھ کر بولی۔۔۔۔۔

کہاں گئے تھے تم؟؟؟؟؟

وہ اس کا راستہ روکے سینے پہ ہاتھ باندھ کر بولی۔۔۔۔۔

شایان نے لمبی سانس کھینچی۔۔۔۔۔

"حبیب خان پاشا اپنے انجام کو پہنچ گیا۔۔۔۔۔"

وہ نارمل انداز میں کہتا واش روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔

پندرہ منٹ بعد وہ باہر آیا تو فریش تھا تھوڑی دیر پہلے والی تھکن اب کہیں جاسوئی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

"اب کیا ساری رات یوں ہی کھڑی رہوں گی سو جاؤ آچکا ہوں میں گھر۔۔۔۔۔"

وہ اس کو ہنوز اسی انداز میں دیکھ کر لا پرواہی سے بولا۔۔۔۔۔۔۔

"تم یہ کام چھوڑ دو آنگن۔۔۔۔۔"

شایان کو اپنے کندھے پر اس کی نرم انگلیوں کا لمس محسوس ہوا۔۔۔۔۔

"سو جاؤ گل۔۔۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے کہہ کر بال بنانے لگا۔۔۔۔۔۔۔

شانزے آنٹی تمہیں یوں دیکھ کر کیسے سکون میں ہوں گی کیا تم انہیں یوں ہی بے سکون رکھو

گے۔۔۔۔۔؟

وہ اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"میں نے نہیں انہیں تمہارے سو کالڈ تیا نے سکون نہیں لینے دیا۔۔۔ جو آنٹی نہیں جانتی وہ

جانتا ہوں میں ایک پہاڑ چھپائے ہو اہوں سینے میں تمہارا نازک دل برداشت نہیں کر پائے گا

-----"

شایان نے تڑخ کر کہا تو گل نے سر جھکا لیا تھا اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تھی شایان کو دینے کیلئے-----

"وہ ماں تھیں ان کے وجود کا حصہ تھا انہوں نے بدنامی کو اپنے نام کر لیا لیکن مجھے کسی کے پالنے میں نہیں ڈالا، نہ ہی کہیں پھینکا۔۔۔ جو گناہ ان سے سرزد ہوا تھا اس کی پوری پوری سزا پائی ہے انہوں نے-----!!!!"

مجھ سے منہ نہیں موڑ لیا تھا میری پرورش سے انکھیں نہیں چرائیں تھیں انہوں نے-----"

"اس رات جب انہوں نے گھر سے قدم نکالا تھا تو وہ اس شخص کے پاس گئیں تھیں تاکہ وہ انھیں اپنا نام دے سکے شہر جانے سے پہلے لیکن اس نے کیا کیا؟؟؟"

ان کے خلوص کو پامال کر دیا محبتوں کی دھجیاں بکھیر دیں ان کے تن سے کپڑے نوچ لئے اس شخص نے----- میری نظر میں وہ ایک گندی نالی کا کیڑا ہے۔۔ جس کا تن من غلیظ ہے۔۔۔

"

"ان کو بے آسرا چھوڑ کر چلا گیا تھا جب انھیں ہوش آیا تو گندگی کے ڈھیر میں اپنے آپ کو پایا

---!!!

ایک محبت کی یہ حالت تھی کہ جو دیکھ رہا تھا کانوں کو ہاتھ لگاتا تھا۔۔۔۔۔

کس منہ سے جاتیں گھر واپس۔۔ سب کچھ وہ لوٹ کر لے گیا تھا جو ان کی محبت کا دم بھرتا تھا

---

تماشا یوں کے بھرے مجمعے میں ایک عورت تھی جو احساس دل رکھتی تھی اس نے انھیں پناہ دی تھی۔۔۔۔۔ کئی دن تک وہ اس کی جھونپڑی میں رہیں۔۔۔۔۔ مہینوں بعد پتا چلا کہ میں ان کی زندگی میں آنے والا ہوں تو وہاں سے چلی آئیں۔۔۔۔۔

گھروں میں جا کر کام ڈھنڈتیں کچھ تو دے دیتے تھے اور کچھ جھڑک دیتے تھے۔۔۔۔۔

اتناسب ہونے کہ باوجود بھی میری ماں کو اس آدمی سے نجانے کون سی امید تھی کہ ایک دن ان کے دماغ میں کیا سمائی میرا ہاتھ پکڑ کر وہ شہر جانے والی بس میں سوار ہو گئیں۔۔۔۔۔

شہر اڑتا تھا لیکن پھر بھی اُن کا گھر ڈھونڈ لیا ہم نے۔۔۔۔۔ کتنی منت کی اس آدمی کی کہ انھیں نکاح میں لے لے اور چھیننی ہوئی چادر اوڑھادے لیکن اس نے ایک نہ سنی۔۔ وہ عورت جو ان کی

ماں تھی میری ماں کو دھکے دے کر باہر نکال دیا۔۔۔۔۔ تب انھیں میں یاد نہیں آیا تھا۔۔۔ امی کے سر میں چوٹ لگ گئی تھی میں نے انھیں سنبھال کر قدرے کونے والی جگہ پر بٹھایا وہ کواٹر کا عقبی حصہ تھا۔۔

اس کواٹر کی کھڑکھی میں ایک عورت کھڑی نظر آئی وہ عورت کوئی اور نہیں بلکہ تمہاری ماں تھیں۔۔ امی چوٹ کی پرواہ کئے بغیر ان کی جانب لپکیں۔۔

آپیا اپیا!!!

شانزے تو کہاں چلی گئی تھی ہمیں چھوڑ کر!!!

"میری سیاہ بختی لے گئی تھی مجھے۔۔"

پچھتاوا تھا گہرا پچھتاوا۔۔

ہاہ ہم دونوں کیا ایک ہی قسمت لکھوا کر لائے ہیں۔۔؟؟؟

"وہ دروازہ کھول کر باہر آئیں ان کے ہاتھ میں نوزائیدہ بچی تھی

من موہنی سفید رنگت باریک نقوش۔۔۔ گلابی سے ہونٹ۔۔۔ انہوں نے لا کرامی کی گود

میں اسے ڈال دیا۔۔۔۔

"میری زندگی کا بھروسہ نہیں ہے شانزے یہ تمہاری امانت ہے اسے یہاں سے لے جانا حویلی میں بے حس لوگ آباد ہیں یہاں ہم جیسوں کیلئے کچھ نہیں رکھا سوائے بربادی کے ".....

اپنا ایسا کہیں یہ ابھی بہت چھوٹی ہے اسے آپ کی ضرورت ہے.....؟

مجھے برین ٹیومر ہے شانزے!!!.....

شانزے کے وجود کو جھٹکا لگا.... تم ابھی اسے لے کر چلی جاؤ قیوم تمہارا کبھی نہیں ہو سکتا وہ دھوکے باز ہے خدا اس کے فریب سے نکل آؤ".....

شانزے کھوکھی ہنسی ہنس دی اپنی بربادی کی ہنسی!!!!

شانزے یہ تمہارا بیٹا ہے؟؟؟؟

زرتاشہ کی نظر اس مغرور نقوش والے بچے پر پڑی.....

جی ایپا!!!

وہ یہ نہ بتا سکیں کہ یہ قیوم کا بھی بیٹا ہے....

کیا نام ہے تمہارا!!!

شایان.....

"شایان یہ زرینہ گل ہے میری امانت زندگی میں کوئی مقام پالو تو اسے لے جانا یہ تمہاری منتظر

رہے گی".....

وہ اس کا ہاتھ چوم کر بولیں---

"اماں وہ میرا بیٹا ہے میرا شیر افکن.. اس حویلی کا بڑا بیٹا"....

قیوم کا ضد بھرالہجہ رنیسہ بیگم کو سیخپا کر گیا....

"اسے جانے دو اس کی ماں کے ساتھ---"

ورنہ تمہیں میں عاق کر دوں گی جائیداد سے---!

تہینہ امید سے ہے اس کی اولاد ہی حویلی پہلی کی اولاد کہلائے گی....

اور یہ ہی میرا آخری فیصلہ ہے۔۔۔۔"

رئیسہ بیگم کی کڑک دار آواز واضح ان تک پہنچ رہی تھی....

"قیوم نے شادی کر لی ہے شانزے" ...

اور شانزے ڈھے گی تھی.....

"جاو لے جاو اپنی ماں کو اور اپنی خالہ کی بات یاد رکھنا زمینہ تمہاری امانت ہے اپنا وعدہ پورا

کرنا".....

آنٹی کے وہ الفاظ میرے کانوں میں آج تک گونجتے ہیں۔۔۔۔

گھر گھر جا کر انہوں نے مجھے پالا اور اتنی رقم جمع کر پائیں کہ کرائے پر مکان لے لیا۔۔۔۔۔

صابر صاحب ایک بہت اچھے ایماندار شخص تھے۔۔۔۔۔

انہوں نے میری ماں سے نکاح کر لیا میں جب دس سال کا ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ ہمیں لگا کہ ہم

اللہ کے امتحان میں پاس ہو گئے زندگی خوشیوں کی طرف مڑنے لگی تھی۔۔۔۔۔ اللہ نے

مجھے چھوٹی سی بہن دی امی نے مجھے پڑھایا لکھایا۔۔۔۔۔





کوئی اہمیت نہیں ہوتی عزت کس چڑیا کا نام ہے اس دنیا کا کوئی فرد نہیں جانتا۔۔۔۔

تنہا سفر میں سعد کا ساتھ ملا وہ بھی عزیزوں کا ستایا ہوا تھا۔۔

ہم دونوں نے اپنی دوستی کو اتنا گہرا کر لیا کہ آنکھوں سے ایک دوسرے کی دل کی بات جاننے

لگے۔۔۔ اسی طرح جمال اور اکرام کی بھی ملاقات ہم سے ہوئی دونوں بھائی یتیم تھے۔۔

"ہم میں سگارشستہ نہ سہی احساس کا رشتہ تو ہے۔۔۔"

شایان اندر سے کھوکھلا ہے زمینہ... اسے دنیا سے صرف نفرت ہی ملی ہے جو وہ اسے لوٹا رہا

ہے... .

تمہیں زینب کا کیسے پتا چلا؟؟؟؟؟

گل کی بات پر وہ آنکھیں رگڑتا اٹھ بیٹھا.....

"صابر انکل کی موت کے بعد جب وہ سلطان کے ذریعہ مجھ تک پہنچی تو میں اسے پہلی نظر میں

پہچان گیا تھا سعد نے پتا کروایا تو میرے یقین کو مہر لگ گئی کہ زینب ہی میری بہن ہے.....

"

افگن!!!

تم کہتے ہو نہ کہ میں یہ نام کیوں لیتی ہوں بار بار کیوں کہ مجھے تمہارے نام سے محبت ہے یہ پہلا لفظ تھا جو میرے دل پر نقش ہو گیا.....

تم اس کام کو چھوڑ دو افگن ".....

میں نہیں چھوڑ سکتا تم سمجھتی کیوں نہیں ہو؟

شایان نے اس کا ہاتھ تھام کر دباو بڑھایا.....

"میں تمہارے ساتھ زندگی کا نیا سفر شروع کرنا چاہتی ہوں تم یہ بھی تو سمجھو".....

میں ناحق کسی کا قتل نہیں کرتا انھیں اذیت پہنچاتا ہوں جو بے ضرر انسانوں کا خون چوستے

ہیں".....

شایان نے سپاٹ لہجہ میں کہا:

"سو جاو مجھے بھی نیند آرہی ہے" .....

وہ دو ٹوک کہہ کر اٹھ گیا جبکہ گل اسے دیکھتی رہ گئی...

اس کی باتیں تلخ تھیں وہ تلخ نہیں تھا... گل مؤذن کی صدا پر لبیک کہتی وضو کرنے چلی گئی.....

تھوڑی دیر بعد شایان نے آنکھوں پر سے بازو ہٹایا تو وہ دعا میں رو رہی تھی.....

اٹھ کر بیٹھے ہوئے شایان اسے بے آواز روتا دیکھنے لگا..

اسے اپنے غم چھپانا آتے تھے وہ شیرنی تھی..... شایان اسے دیکھتے دیکھتے نیند کی وادیوں میں کھو گیا.....

اُداس راہیں، شکستہ آہیں، میرا مقدمہ، میرا اثاثہ

طویل کاوش پس سفر ہے، بہت ہی مشکل میرا خلاصہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

زینب!!!

وہ پاپ کارن کا بول گود میں رکھے مووی دیکھ رہی تھی کہ جمال کی ہانک پر گردن موڑ کر  
دروازے کی جانب دیکھا جہاں وہ بتیسی نکالے ایستادہ تھا.....

ارے جمالی آجاو دیکھو میں کتنی اچھی مووی دیکھ رہی ہوں..... وہ اس کیلئے جگہ بناتے  
ہوئے بولی.....

وہ سر کھجاتے چلا آیا۔

یار تم سے ایک کام ہے؟؟

زینب نے بھرے منہ سے کہا؛

کون سا کام؟

ہم کل رات بارات میں گئے تھے وہاں تم نے بھابھی کی بہن کو دیکھا تھا؟؟؟

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کس طرح اس سے بات کرے۔۔۔

رابعہ بھابھی کی چھوٹی بہن کی بات کر رہے ہو؟؟؟

جمال نے زور زور سے سر اثبات میں ہلایا۔۔

"ہاں زرین نام ہے اس کا۔۔۔"

اوہوووووونام بھی پتا کر لیا ہیں!!! کیا چکر ہے بتاؤ جلدی۔۔؟

وہ والیوم میوٹ کرتی معنی خیزی سے بولی۔

بتا رہا ہوں سنو تو صحیح۔۔۔

وہ اس ک جلد بازی پر چڑا۔۔۔۔۔ تبھی سعد وہاں چلا آیا۔۔۔

ایک تو اس طوطا مینا کی جوڑی کو ایک دوسرے سے فرصت نہیں۔۔

وہ سعد کی آمد سے بدمزہ ہو کر بڑبڑایا۔

تم کچھ کہہ رہے تھے جمالی۔۔۔۔؟

وہ اسے خاموش ہوتا دیکھ کر بولی۔۔۔

"نہیں پھر کبھی سہی چلتا ہوں میں۔۔۔۔"

وہ اٹھ کر جانے لگا تو سعد نے اس کا چہرہ دیکھا۔۔۔۔۔

"کیا تم ہر وقت اس ٹی وی کے آگے بیٹھی رہتی ہو چلو اٹھ کر پانی پلاؤ۔۔۔۔۔"

وہ زینب کی گود سے ریوٹ اٹھا کر بولا

"کیا ہے سعد خود پی لیں اینڈ ہو رہا ہے مووی کا اتنے اچھے موٹر پر ہے۔۔۔"

وہ ریٹوٹ سے والیوم بڑھاتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جمال کیا کہہ رہا تھا؟؟؟؟

"بھابھی کی بہن کی بات کر رہا تھا میرا خیال ہے پسند آگئی ہے۔۔۔"

"ہائے کتنا مزہ آئے گا جمالی گھوڑی چڑھے گا۔۔۔"

وہ پر جوش سی تالی پیٹ کر بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں کیوں مزہ آئے گا؟؟؟

وہ اب باول میں سے پاپ کارن کھانے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"لو میرے دوست کی شادی ہوگی۔۔۔۔۔"

تھوڑا تھوڑا کھائیں آپ تو ابھی ہی سب ختم کر دیں گے۔۔۔

وہ اس کے ہاتھ پر مار کر بولی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"ہاں کھائیں گے تو ختم ہوں گے ہی۔۔۔۔۔"

سعد نے لاپرواہی سے کہا؛

آپ بھائی سے بات کریں نا؟؟؟؟؟

کس بارے میں؟؟

"جمال کی شادی کی۔۔۔"

تم سے کچھ کہا ہے کیا اس نے؟؟

کہنا ہی والا تھا لیکن آپ کی انٹری میں بچہ گھبرا گیا۔۔۔۔۔

تمہیں بڑا پتا ہے اپنی خیر مناواب میں شیرو سے رخصتی کی بات کرنے والا ہوں۔۔۔۔

سعد نے تپے ہوئے انداز میں کہا۔۔۔۔۔

کیوں!!!!

سعد اس کی لمبی کیوں پر گھورنے لگا۔۔۔

"کیا مطلب کیوں نکاح کے بعد ہی رخصتی ہوتی ہے جو تمہاری پڑھائی کی وجہ سے رہ گئی تھی

۔۔۔۔"

ہاں تو ہو جائے گی آپ کو اتنی جلدی کیا ہے؟؟؟؟

"اللہ کو مانو یا دو سال ہو گئے ہمارے نکاح کو ابھی بھی جلدی ہی لگ رہا ہے تمہیں۔۔۔۔"

سعد کی سنجیدگی پر زینب نے نگاہوں کا زاویہ بدلا۔۔۔۔

"اچھا ابھی تو آپ بات کریں نا بھائی سے۔۔۔ رابعہ بھابھی کی رخصتی کے ساتھ جمال کی بھی  
بارات لے جائیں گے۔۔۔"

"اچھا کروں گا بات تمہیں پتا ہے رابعہ کے ابو تمہارے ماموں ہیں۔۔۔"

پھر سعد اس تمام تر حقیقت سے آگاہ کرتا چلا گیا۔۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

زرین اور رابعہ پھوپھو کے گھر ناشتہ لے کر گئیں تھیں اور واپسی میں مینا کو ساتھ ہی لے آئیں  
تھیں۔۔۔۔۔

مشاق صاحب نے تو شایان اور اکرام سے بھی کہا تھا لیکن اس نے صہولت سے انکار کر دیا  
۔۔۔۔۔ ہاں ولیمہ میں آنے کا کہا تھا۔۔۔۔۔

"میں کہہ رہی تھی نہ اب خود دیکھ لیں میڈم کا شرمانا ہی ختم نہیں ہو رہا۔۔۔"

"کل تک ٹسوے بہا بہا کر ہمارے گھر کو ڈوبا دیا تھا ان محترمہ نے۔۔۔۔۔"

زرین نے استہزائیہ انداز میں کہا؛

"بکو اس نہ کرو۔۔۔ جاو جا کر چائے لادو سرد کر رہا ہے۔۔۔"

میںنا نجل سی ہوئی۔۔۔۔۔

کہیں تو منیم طیب کو بلا لوں۔۔۔۔؟

زرین کا شوخا پن عروج پر تھا۔۔۔۔۔

آپی دیکھیں نہ اسے۔۔۔

وہ تنگ کر رہا ہے سے بولی۔۔۔

جاوڑی کیوں تنگ کر رہی ہو ابو کو بھی چائے دے دینا۔۔۔۔۔

وہ زرین کو بھیج کر میںا کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔

اللہ تمہیں یوں ہی خوش رکھے میںا۔۔۔

آپی آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں نا؟؟؟؟؟

"میں بھلا کیوں ناراض ہونے لگی۔۔۔ تم یہ سب نہ سوچو۔۔۔ آرام کر لو پھر پار لڑ کیلئے نکلنا

ہے۔۔۔"

وہ اس سے کہتی وہاں سے اٹھ آئی ابو سے پتا چلا تھا کہ ان کی ایک نہیں بلکہ تین پھپھو تھیں

----

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"امی میں اب کبھی شادی نہیں کروں گی۔۔۔۔۔"

علیشبہ کا انکار شہریار تک پہنچ چکا تھا۔۔۔۔۔

کیوں نہیں کروں گی اپنی مرضی چلا کر تم نے دیکھ لیا نا انجام۔۔۔

وہ آج ہی عدت سے اٹھی تھی تب تمہینہ نے اسے یہ خبر دی تھی۔۔۔۔۔

"شہریار آرام سے بات کرو ورنہ چلے جاؤ میں خود بات کر لوں گا اپنی بیٹی سے۔۔۔۔۔"

قیوم ہمدان نے بیٹی کے ندامت سے جھکے سر کو دیکھ کر کہا:

"باباجان۔۔۔ ریان آج بھی اس سے محبت کرتا ہے مہراں چاچو نے اپنے تئیں تو اس رشتہ کا

نہیں کہا نا۔۔۔۔۔"

شہریار کو علیشبہ کا انکار طیش دلا گیا تھا۔۔۔۔۔

"بات تو ٹھیک کر رہا ہے علیشبہ تمہارے آگے ساری زندگی پڑی ہے کیا کروں گی اکیلی عورت کا

کوئی نہیں ہوتا ریان تمہارے لئے بہتر ثابت ہو گا اور یوں تم ہماری آنکھوں کے سامنے بھی رہو

گی۔۔۔۔۔"

تبھی مہران ہمدان بوکھلاتے ہوئے وہاں آئے۔۔۔

کیا بات ہے مہران؟؟؟؟

قیوم ہمدان نے ان کے چہرے کا خوف واضح محسوس کیا۔۔۔

"بھائی جان اماں بے ہوش ہو گئیں۔۔۔"

مہران ہمدان کا کہنا تھا شہریار پلک جھپک کر اماں کے پاس پہنچا۔۔۔

انھیں اپنے مضبوط، بازوؤں میں اٹھا کر پورچ کی جانب بھاگا.....

باباجان آپ فکر نہ کریں دادی ٹھیک ہو جائیں گی.....

وہ ساتھ قیوم ہمدان کو دلاسہ دیتا مہران اور ان کے ہمراہ دادی کو لئے ہسپتال کی جانب چل

دیا.....

"رافیہ گھبراؤ نہیں اللہ بہتر کرے گا اماں جان کو"....

رضیائے روتی رافیہ کو سنبھال کر صوفہ پہ بٹھایا.....

بھابھی میں تو ناشتہ لے کر گئی تھی کمرے میں دیکھا تو وہ چت لیٹی ہوئیں تھیں.....

عشبہ اور علیشہ بھی وہاں ارکی....

اپنے بھائی کو بلاو عشبہ ".....

رضیا بھی اچانک صورتحال پر گھبرا گئیں.....

داوی!!!

گل چیخ مار کر اٹھ بیٹھی.....

چہرہ پسینہ سے تر تر تھا.... وہ اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو سنبھالے بیڈ سے اتر کر کمرے سے نکلی.....

جمال افگن کہاں ہے؟؟؟

"گل کے متحمل حواس جمال کو ٹھٹکا گئے... بھا بھی وہ تو کام سے نکلے ہیں تھوڑی دیر پہلے.....

مجھے حویلی جانا ہے جمال چلو جلدی "....

گل کی آواز میں لرزپن واضح تھا۔۔۔

"جی بھابھی آپ چادر لے لیں میں گاڑی نکالتا ہوں" ...

جمال کہہ رہے تھے پر وہ لٹے قدموں کمرے میں دوڑی.....

ڈرائیونگ کرتے جمال نے گل کو دیکھا جو مسلسل کچھ نہ کچھ بڑبڑا رہی تھی....

بھابھی سب ٹھیک تو ہے نہ؟؟؟؟؟

جمال نے فکر مندی سے پوچھا.....

سب ٹھیک ہو جمال اللہ میری دادی کو ٹھیک رکھنا" .....

جمال بمشکل سن پایا وہ اسے حواسوں میں نہ لگی.....

ایم سوری شی از نومور" .....

ڈاکٹر کا یہ جملہ آئی سی یو کے باہر کھڑے مردوں کے جسم سے جان کھینچ گیا تھا.....

گل خوفزدہ نگاہوں سے حویلی کے در و دیوار کو دیکھنے لگی.....

اسے لگا اگر وہ اندر گئی تو دادی سے نہیں مل پائے گی... وہ گاڑی سے اترنے ہی لگی تھی پھر ایک

دم فرنٹ ڈور بند کر کے جمال سے بولی...

"چلو واپس جمال یہاں دادی نہیں ہیں"....

گل کا لہجہ عجیب تھا...

"لیکن آپ کی دادی تو یہیں رہتی ہیں"...

جمال نے سوچا وہ شاید نیند کے زیر اثر ہے تبھی تو بہکی بہکی باتیں کر رہی تھی پندرہ منٹ کا سفر کر کے آئی بھی اور ملے بغیر جا رہی ہے..

"تم نے سنا نہیں میں نے کہا ہے دادی یہاں نہیں ہیں"...

تبھی پورچ میں ایسبولینس کے پیچھے ایک گاڑی آر کی...

گل ایسبولینس دیکھ کر گاڑی سے نکلی....

بھا بھی !!!

"جمال دادی آگئیں".....

وہ کہتے ساتھ ہی دوسری طرف بھاگی...

گل !!!

شہر یار نے گل کو پاگلوں کی طرح بھاگتے دیکھا تو دوڑ کر اسے پکڑا....

جمال پریشانی سے شایان کا نمبر ملانے لگا....

دادی شہری دادی!! ....

وہ اسٹرپچر پر ان کا بے جان وجود دیکھ کر بے ہوش ہو گئی.....

شایان کو جیسے ہی خبر ملی وہ بھاگ بھاگ حویلی پہنچا وہ گل کی دادی سے واقفیت بخوبی جانتا تھا..... جو فکر اسے حویلی کھینچ لائی وہ زرینہ گل کی تھی دوسری بار بھی وہ صرف اسی کیلئے آیا ہے....

اس پاس کے لوگ تعزیت کرنے جمع ہو رہے تھے.... اس نے لان میں کھڑے مہران ہمدان کو دیکھا...

قیوم ہمدان نے بیٹے کو آتے دیکھا تو انہیں یہ یقین ہو چلا کہ وہ ان سے ملنے آیا ہے لیکن اس کی سمت مہران ہمدان کی جانب دیکھ کر وہ بچھ گئے.....

زرینہ کہاں ہے???

مہران ہمدان کے گلے لگ کر سیدھا ہوا.....

مہران ہمدان نے سرد سانس کھینچی.....

وہ شایان کو اپنے ساتھ لئے لاونج میں آئے... سامنے ہی وہ دادی کے جنازے کے پاس بیٹھی  
ان کے سینے پہ سر رکھے ہوئے تھی.... اسے پرواہ نہیں تھی وہاں موجود عورتیں اس کے اس  
طرح آنے پر باتیں بناتی...

زرینہ!!!!

مردانہ جانی پہچانی آواز پر سر اٹھایا۔۔۔۔

افگن دادی چلی گئیں مجھے چھوڑ کر.....

انکھوں کے پوٹے بے حد بھاری ہو رہے تھے.....

شایان نے اس کے سر سے ڈھلکتا ڈوپٹہ درست کیا....

مجھے ماں کی محبت ان سے ملی تھی اس حویلی میں میری سائبان تھیں یہ مجھے نہیں پتا انہوں نے

کس کے ساتھ کیا کیا لیکن انہوں نے مجھے پالا ہے محبت کے ساتھ۔۔۔۔

یہ میری دادی نہیں تھیں ماں تھیں مجھے اکیلا چھوڑ کر چلی گئیں... ..

وہ شایان کی شرٹ تھا مے دل کے غم کا ماتم بنا رہی تھی... ..

افگن انھیں معاف کر دو!!!!

گل نے آس بھری نگاہوں سے اسے دیکھا....

انکھیں لباب پانی سے بھری ہوئی تھیں....

پہ. در پہ پلکوں سے ٹوٹے آنسو ہاتھ بڑھا کر صاف کئے....

"معاف کیا زمینہ رنیسہ بیگم کا سب ستم معاف کیا....

اللہ ان کی اگے کی منزل آسان کرے".....

شایان کی اعلیٰ طرفی پر وہ سسک اٹھی.....

تد فین کیلئے انھیں لے جانے لگے.....

چلیں"....

وہ اسے سہارا دے کر اٹھاتے ہوئے بولا.....

گل کا بھی اب یہاں کچھ نہیں بچا تھا وہ سر ہلاتی اس کے ساتھ باہر چلی آئی....

شیر انگن!!!!!!

قیوم ہمدان کی آواز نے اس کے قدموں کو جکڑ لیا.....

گل نے شایان کی جانب دیکھا جس کے چہرے پر سختی چھانے لگی.....

وہ ہاتھ جوڑ کر اس کے سامنے اکھڑے ہوئے.....

اپنے گناہ گار باپ کو معاف کر دو" .....  
 جوانی ڈھل چکی تھی کندھے ڈھلک گئے تھے....

باپ!!!

گالی ہیں آپ

میں نے اپنا نام خود بنایا ہے۔ اپنی ماں کی تربیت سے جانا جاتا ہوں..

میرا اس شخص سے کوئی لینا دینا نہیں ہے جس نے ایک عورت کی عصمت کو اپنے پیروں تلے  
 روند اٹھا...

معافی لفظ آپ کیلئے نہیں بنا...

آج یوں پکار لیا لیکن آئندہ مجھے مخاطب کرنے کی غلطی نہیں کریئے گا.....  
 میری ماں نے میرا نام شایان رکھا ہے....

وہ نفرت زدہ لہجہ میں پھنکارتا گل کا ہاتھ سختی سے تھامتاتا جاتے جاتے پلٹا.....

دنیا میں تو خوشیاں دیکھ لیں آخرت میں آپ کا گریبان پکڑیں گی میری ماں اور خالہ نہ انہوں  
 نے آپ کو معاف کیا ہے نہ ہی میں کروں گا.....

وہ متنفر انداز میں کہہ کر حویلی عبور کر گیا.....

قیوم ہمدان پورے قد سے گرے تھے۔۔

باباجان!!

شہریار کی پکار پر گل نے زور سے آنکھیں میچ لیں تھیں جبکہ وہ کان بند کئے اسے وہاں سے لے آیا۔۔

وہ گل کو گھرانے کی بجائے پرسکون جگہ پر لے آیا تھا....

شایان کو اس کا رونا تکلیف دے رہا تھا وہ اس کی سسکیوں پر لب بھینچے بیٹھا تھا.....

"گھر چلو فلگن مجھے دادی کیلئے ایصالِ ثواب کرنا ہے" ....

وہ اس کے ہمراہ گھر کی جانب چل دی.....

اللہ تعالیٰ نے جوانی کی عبادت کو پسند اسی لئے فرمایا ہے کہ اس وقت بندہ تندرست و توانا ہوتا

ہے وہ چاہتا ہے میرا بندہ پورے زوق و شوق سے میرے آگے سجدہ ریز ہو کیوں کہ نماز بے

حیاتی اور برے کاموں سے روکتی جب انسان جوانی میں نماز ادا کرتا ہے تو نفسانی خواہشات کو

خیر آباد کہنا شروع کر دیتا ہے اور اللہ کے خوف کو دل میں بٹھالیتا ہے ان حدوں کو پار نہیں کرتا جن سے رب تعالیٰ نے سختی سے منع کیا ہے۔۔۔

اور جب بندہ اپنے نفس کو بے لگام گھوڑے کی طرح کھلا چھوڑ دیتا ہے تو پھر وہ اپنے لئے دنیا و آخرت کے سکون کو حرام کر لیتا ہے۔۔ انسان اس کی قائم کردہ حدوں کو توڑ کر کبھی سکون میں نہیں رہ سکا۔۔۔۔۔ اور نہ ہی کبھی رہ پائے گا۔۔۔۔۔

تین سال بعد

بارہ کرسیوں کی بڑی سی میز پر ناشتہ کی غرض سے گھر کے سبھی فرد براجمان تھے۔۔۔۔۔

زرینہ بریڈینا

زرینہ بٹردینا

وہ وقفہ وقفہ سے اسے مخاطب کرتا۔۔ گل سب کے سامنے شایان کا اس طرح بولنے پر گھور کر

رہ جاتی لیکن اسے کوئی فرق نہ پڑھ رہا تھا۔۔۔۔

سال بھر کا افنان شایان کی گود میں ٹھاٹ سے بیٹھا انگوٹھاپی رہا تھا۔۔۔۔

استاد سیدہ سیدہ کہیں کہ بھا بھی آپ کو اپنے ہاتھ سے ہی ناشتہ کروادیں یوں ٹکڑوں میں کیوں  
بات کر رہے ہیں۔۔۔

شایان نے اکرام کی بات پر فلک شگاف قہقہہ لگایا۔۔۔

گل پزل ہوتی ہوئی وہاں سے واک آٹ کر گئی۔۔۔

"گدھے سدھر جا باپ بننے والا ہے اور حرکتیں ابھی تک ویسی ہیں۔۔۔۔"

اکرام کی عزت افزائی پر رابعہ کھل کر مسکرائی۔۔۔۔

جمال نے بھی گفتگو میں حصہ ڈالا۔۔۔۔

رابعہ کے بہنوئی بھی کہلاو گے تم اب جمال ذرا بچ کر کہیں ایسل نہ ہو اکرام سالی کا رشتہ دینے

سے انکاری ہو جائے۔۔۔۔

گل کے کہنے پر اکرام نے چمکیلی نگاہوں سے جمال کو دیکھا۔۔۔۔۔

بات تو سولہ آنے ٹھیک کہی بھابھی نے تو زرا مجھ سے تمیز سے پیش آنا ایسا نہ ہو کہ کنوارہ ہی رہ

جائے۔۔۔۔۔"

اکرام کے گردن اکڑا کر کہنے پر جمال نے منہ بسورا۔۔۔۔۔

دھیان کہاں ہیں تمہارا دیکھ کہاں رہی ہو۔۔۔۔۔؟؟؟

سعد نے زینب کو ڈپٹا جو کھچڑی اس کے منہ میں کھلانے کی بجائے ناک کو کھلا رہی تھی۔۔۔

اوہ سوری سوری۔۔۔۔۔

گڑیا کا منہ نیپکن سے صاف کرنے لگی۔۔۔۔۔

"لاؤ مجھے دو ماہ نور کو تم ناشتہ کرو۔۔۔۔۔"

وہ زینب سے گڑیا کو لیتے ہوئے بولی جو اب ایک سال کی ہونے والی تھی۔۔۔۔۔

گل نے شایان کے برابر میں بیٹھ کر اسے گود میں بٹھایا جبکہ افنان ماں کو دیکھ کر ریں ریں شروع

کرنے لگا۔۔۔۔۔

شایان نے جھک کر اس کی ننھی پیشانی چومی۔۔۔ ماموں کا یہ انداز پہچان کر وہ کھلکھلا دی۔۔۔  
افغان اسے مسکراتے دیکھ تالی بجانے لگا۔۔۔۔

"گل نے شایان کا ساتھ نہیں چھوڑا تو اللہ نے انھیں بیٹے کی رحمت سے نوازہ۔۔۔"

زینب کی رخصتی۔۔۔ رابعہ کی رخصتی کے ساتھ ہی کر دی تھی۔۔۔۔

سعد نے ناشتہ کی ٹیبل سے اٹھتے ہوئے زینب کو روز کی طرح اشارہ کیا لیکن آج زینب نے اسے  
نظر انداز کر دیا۔۔۔۔۔

"زینب کوٹ دو کمرے میں آکر۔۔۔۔"

سعد کی بات پر جمال زور زور سے کھنکھارا۔۔۔ جبکہ گل نے شایان کو دیکھ کر ہنسی دبائی

۔۔۔۔۔

"خود لے لیں جا کر میں ناشتہ کر رہی ہوں۔۔۔"

زینب نے کندھے اچکا کر کہا:

سعد اسے گھوریوں سے نوازتا کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

جاو زینب !!!

شایان کے سنجیدگی سے کہنے پر زینب منہ بناتی اٹھ گئی۔۔۔۔۔

سعد نے اس کمرے میں آتے دیکھا تو غصہ سے منہ پھولا یا۔۔۔

اب کیوں آئی ہو؟؟؟

زینب نے اس کے پھولے منہ کو دیکھا تو مسکرا دی۔۔۔

سعد بلائے اور زینب نہ آئے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔۔

سعد کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔

وہ اس گرد حصار باندھتا ہوا بولا۔۔۔

دن بہ دن چلاک ہوتی جا رہی ہو۔۔۔۔

تم جانتی ہو ایسی باتوں سے میرا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ جاتا ہے جی مسکے لگاتی ہو۔۔

زینب نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔۔

"اس بار اپنی ور سری پر ہم دبئی جائیں گے اور میں کوئی بہانہ نہیں سنوں گی۔۔۔۔"

جو حکم میری گڑیا کی ماما!!

سعد نے اس کا ماتھا چوم کر والہانہ انداز میں کہا؛



وہ مصلے پہ کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اگئی اگئی بس۔۔۔

وہ وضو کر کے جلدی جلدی دوپٹہ چہرے لے گرد لپیٹنے لگی۔۔۔۔۔

پچھلے سال سے وہ بیچ وقت نماز ادا کرنے لگا تھا۔ فجر کی نماز وہ افگن کی امامت میں ادا کرتی تھی

--

اور پھر یوں ہی نئے دن کا آغاز ہوتا۔۔۔۔۔

الارم کیوں نہیں لگاتی تم۔۔ کل سے اتنی دیر کرو گی تو میں مسجد چلا جاؤں گا۔۔"

افگن کی روازنہ کی دھمکی پر وہ سوری کرتی اور وہ بس مسکرا کر رہ جاتا۔۔۔

دونوں کا ایک ہی مقصد تھا رب کے عشق کی صدا۔

دونوں کے دل سبحانہ و تعالیٰ کی رضامانگتے تھے۔۔۔

انسان کے دلوں کا سکون اسی کی یاد میں ہے۔۔۔

دونوں نے اللہ تعالیٰ کی محبت کو جانا تھا۔۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت تو ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنے

کا ذریعہ ہوتی ہے۔۔ بنجر زمین پر اس کی محبت کا کوئی نپل نہیں پھونٹتا کیوں کہ وہ محبت سے نا آشنا

ہوتا ہے۔۔۔۔۔

محبت سے آشنائی عشق کی راہوں میں جانے کا راستہ ہوتی ہے۔۔۔ دونوں کے سجدے طویل  
ہوتے تھے سجدوں میں وہ ایک ہی صدا کرتے تھے اپنے رب سے عشق کی صدا۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ختم شدہ۔۔۔

الحمد للہ صدائے عشق بھی اختتام کو پہنچا۔۔۔

کوئی ایسا لفظ کوئی ایسی بات جو آپ کو گراں گزری ہو اس کیلئے معذرت۔۔۔  
اپنے قارئین کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے اس ناول کو پڑھا اور پسند کیا۔۔۔

جویریہ شبیر سیدہ



ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔  
 ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی  
 ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ  
 کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے  
 ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات  
 کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین